محمد عزیز مرزا صاحب

الحمد للہ کہ اردو زبان میں حالات صحابہ کی سب سے پہلی اور بےنظیر کتاب یعنی

ترجمہ اسد الغابہ

جلد پنجم

جسمیں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (۱۶۶۱) اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کا تذکرہ

ہے یہ کتاب علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفی سنہ ۶۳۰ھ کی تالیف ہے علامہ ذہبی نے

تجرید اسماء الصحابہ میں لکھا ہے کہ مصنف نے اس کتاب میں سات ہزار پانچ سو

تذکرے لکھے ہیں اور ان میں سے جو فروگذاشت ہو گئی تھی

اسکو بھی پورا کیا اور انکے اغلاط بھی بیان

کیے ہیں اللہ تعالی اس کتاب سے

مسلمانوں کو نفع

پہنچائے

مترجم یعنی بندۂ ناچیز معترف بالعجز والقصور محمد عبد الشکور غفرلہ کے اہتمام سے صحیفہ انجم کے ساتھ سنہ ۱۳۲۵ھ میں

عمدۃ المطابع لکھنؤ سے شایع ہوئی

اعلان — جلدیں اس سے پہلے شایع ہو چکی ہیں ہر جلد کی قیمت ... پہلی جلد میں (۲۴۷) اصحاب کرام کا تذکرہ ہے دوسری جلد میں (۶۶۳) اصحاب کا ...

ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الشین والقاف والکاف

(سیدنا) شقران (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اسی لقب سے مشہور ہین بعض لوگ کہتے ہین انکا نام صالح تھا حبشی غلام تھے عبدالرحمن
ابن عوف کی ملک مین تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہدیتاً انکو پیش کیا تھا اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ
ایسا نہین ہوا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین عبدالرحمن بن عوف سے مول لیا تھا اور بعد بدر کے آپنے انکو آزاد کر دیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت انکے لیے بھی وصیت کی تھی یہ بھی اُن لوگون مین ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے غسل مین شریک تھے شقران کی نسل کے آخری شخص نے مدینہ مین بعہد خلافت ہارون رشید ... بصرہ مین بھی انکی نسل کا ایک شخص تھا
مصعب نے کہا ہو کہ مین نہین جانتا آیا اُسنے کوئی اولاد چھوڑی تھی یا نہین۔ ابو معشر نے کہا ہو کہ شقران بدر مین شریک تھے مگر حضرت نے
انکو حصہ نہین دیا۔ ہمین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمین زید
ابن اخزم طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن فرقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے جعفر بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے
سنا کہ وہ کہتے تھے جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے (قبر مین) آپکے نیچے چادر
بچھائی وہ شقران تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام جعفر کہتے تھے مجھے ابن ابی رافع نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے شقران
سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم مینے ہی قبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے
اپنے والد سے انھون نے اسود بن عامر سے انھون نے مسلم بن خالد سے انھون نے عمرو بن یحیی مازنی سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے شقران سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار خیبر کی طرف
جارہے تھے اور اشارہ سے نماز پڑھتے تھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا شقیق رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ - کنیت انکی ابو وائل اسدی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا مگر آپ سے کچھ سنا نہین - حضرت عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد ہین - ہشیم نے مغیرہ سے انھون نے ابو وائل سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق[1] آیا وہ ہر چالیس اونٹ مین ایک اونٹ لیتا تھا مین اسکے پاس اپنا مینڈھا لے آیا اور مینے کہا کہ اسکی زکوۃ لے لو اُسنے کہا اسپر زکوۃ واجب نہین ہو یہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے اُسوقت مین بچہ تھا (مگر ایسا تھا کہ) جانورون کو (چرا کے) اپنے گھر واپس لے آتا تھا اور عاصم نے ابو وائل سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اپنے گھر کے اونٹون کو چرا رہا تھا کچھ سوارون کا میری طرف گذر ہوا میرے اونٹ بھڑک کر بھاگے اُن سوارون مین سے ایک شخص نے کہا کہ تم لوگون نے اس لڑکے کے اونٹون کو بھگا دیا ہو اسکے اونٹون کو اسکے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ میرے اونٹون کو لے آئے مینے انہین سے کسی شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہین جنھون نے کہا کہ اس لڑکے کے اونٹون کو اس کے پاس لے آؤ اس شخص نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ حدیث اسی طرح مروی ہو مگر صحیح نہین ہو انکی وفات ۹۹ھ مین ہوئی - انھون نے نرکل کا ایک چھپر بنا لیا تھا اسی مین یہ اور انکے جانور رہتے تھے جب کسی جہاد مین جاتے تو اس چھپر کو کھول کے رکھ دیتے اور جب لوٹتے تو پھر اسکو بنا لیتے جنگ صفین مین حضرت علی کے ہمراہ تھے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی و سعد و ابن عباس و ابن مسعود وغیرہم سے انھون نے روایت کی ہو - ان سے شعبی نے اور منصور بن معتمر نے اور سبیعی نے اور اعمش وغیرہم نے روایت کی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا شکل رضی اللہ عنہ)

ابن حمید عبسی - ان سے انکے بیٹے شتیر نے روایت کی ہو - ہمکو اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورۃ (ترمذی) تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو احمد زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعد بن اوس نے بلال بن یحیی عبسی سے انھون نے شتیر بن شکل سے انھون نے اپنے والد شکل بن حمید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا تعلیم کیجیے کہ مین اسکے ذریعہ سے پناہ مانگا کرون حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو اللھم انی اعوذ بک[2] من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر منیی - انھون نے حضرت علی اور حذیفہ سے روایت کی ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

[1] مصدق اُس شخص کو کہتے ہین جو زکوۃ تحصیل کرنے کے لیے حاکم وقت کی طرف سے مقرر ہو ۱۲ [2] ترجمہ اے اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کان کے شر سے - اور اپنی آنکھ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے - ان چیزون کا شر یہ ہو کہ ان سے ناجائز فعل صادر ہو ۱۲

باب الشین و المیم

(سیدنا) شماس (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن شرید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی - عامر بن مخزوم کی اولاد سے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ شماس انکا لقب ہے اور عثمان انکا نام ہے یہ ابو عمر کا قول ہے انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی عثمان کے نام مین بھی کیا جائیگا یہ شروع زمانے مین اسلام لائے تھے اور انھون نے اور انکی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس نے جو شیبہ اور عتبہ کی بہن تھین حبش کی طرف ہجرت کی تھی پھر یہ حبش سے لوٹے اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے غزوہ بدر مین شریک ہوے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے چونتیس برس کی عمر مین انکی شہادت ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مینے (لڑائی مین) شماس کے مثل کسیکو نہین پایا سوا سانپ[۱] کے مطلب یہ تھا کہ وہ غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت لڑے اُس دن جس طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اُٹھتی تھی داہنی طرف یا بائین طرف آپ شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ آپ کی طرف سے لڑ رہے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انھون نے اپنے کو ڈھال بنا دیا ہے یہانتک کہ مقتول ہو[illegible] اور مدینہ اُٹھا کے لائے گئے اُس وقت کچھ جان انمین باقی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو ام سلمہ کے پاس لیجاؤ چنانچہ لوگ انکو وہین لے گئے وہین انھون نے وفات پائی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بمقام احد مین لیجا کے انھین دفن کیا جاے انھین کپڑون مین جنمین انکی وفات ہوئی حالانکہ[۲] یہ ایک دن رات (معرکہ جنگ سے آنیکے بعد) زندہ رہے مگر انھون نے کچھ کھایا پیا نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ انپر نماز[۳] پڑھی اور نہ انھین غسل دلوایا اور ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ شماس بدر کے دن شہید ہوے مگر یہ انکا وہم ہے - انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شمعون (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن خناف - کنیت انکی ابو ریحانہ - ازدی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انصاری ہین اور بعض کہتے ہین قرشی ہین اور بعض کا قول ہے کہ قرظی ہین اور انصار کے حلیف تھے - مگر صحیح میرے نزدیک یہ ہے کہ یہ ازدی ہین - بعض لوگون نے بیان

---

[۱] سانپ کی لڑائی مشہور ہے جب وہ غصہ مین آجاتا ہے تو پیچھا نہین چھوڑتا اور نہایت چالاکی اور تیزی سے حملہ کرتا ہے یہانتک کہ اپنے مقابل کو مار ڈالے یا خود مارا جائے ۱۲

[۲] شہید کا حکم یہ ہے کہ اُسے غسل نہین دیا جاتا اور نیا کفن نہین دیا جاتا بلکہ انھین خون آلود کپڑون کے ساتھ دفن کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ معرکہ جنگ سے زندہ نہ آئے یا زندہ آئے تو منافع حیات سے متمتع نہو ۱۲

[۳] حنفیہ کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی کیونکہ شہداء احد کے لیے نماز پڑھنا احادیث صحیحہ مین وارد ہے ۱۲

گیا ہی کہ انکا نام شمعون ہی عین مہملہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہی کہ غین معجمہ کے ساتھ ابن یونس نے کہا ہی کہ یہی میرے نزدیک صحیح ہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین آپ سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ شام مین بیت المقدس مین رہتے تھے اِن سے عمرو بن
مالک جنبی اور ابو رشدین بن کریب بن ابرہہ اور عبادہ بن نسی اور شہر بن حوشب نے اور مجاہد وغیرہم نے روایت کی ہی یہ ان
لوگون مین تھے جو فتح دمشق مین شریک تھے اور مصر بھی گئے تھے سرزمین جزیرہ کے مقام میافارقین مین سرحد پر بھی رہے تھے
پھر شام لوٹ آئے صحابہ کے نیکوکار اور عابد لوگون مین تھے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی یاسر وقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن
احمد تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زید بن حباب نے بیان کیا
وہ کہتے تھے مجھسے یحییٰ بن ابی ریحانہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ دس باتون کو بہت ناپسند کرتے تھے
دانتون کے تراشنے کو۔ بالون کے اُکھاڑنے کو۔ گودنا گودنے کو۔ دو مردون یا دو عورتون کے باہم لپٹ کے لیٹنے کو اس طرح
کہ دونون کے درمیان مین کوئی کپڑا نہو اور چیتے پر سوار ہونیکو اور ریشمی کپڑا اس جگہ اور اس جگہ لگانے کو یعنی کپڑون کے نیچے اور
شانون پر اور سوا حاکم کے اور کسی کے انگوٹھی پہننے کو۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی بیٹی ریحانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھین یہ اپنی کنیت سے
مشہور ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

باب الشین والنون

(سیدنا) شُنْتُم (رضی اللہ عنہ)

اِنسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپکے دونون گھٹنے ہاتھون سے پہلے
زمین پر پہونچتے تھے اور جب دو رکعتون کے بعد آپ اُٹھتے تھے تو صرف اپنے زانو پر ہاتھ رکھکر اُٹھتے تھے بغوی نے اس حدیث مین
انکا نام شنتم لکھا ہی اور کہا ہی کہ شنتم کا ذکر اس حدیث کے سوا اور کہین مینے نہین سنا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے شنتم سے لاعلمی ظاہر
کی ہی اور انھون نے شتیم دو یائے تحتانیہ کے ساتھ لکھا ہی اور حسن بن علی بردعی اور ابو العباس مستغفری اور ابن ماکولا وغیرہم نے ان دونون کے
درمیان مین فرق بیان کیا ہی انکا ذکر شین مع الیاء کی ردیف مین انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئیگا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے یہان لکھا ہی۔

باب الشین والہاء والواو

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن اشما ابن مر بن شہاب بن ابی شمر بن معدی کرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن

(۱) بعض لوگ خوبصورتی کے خیال سے دانتون کو ترشواتے ہین اور بعض لوگ اسمین ہونے کی کیلین جڑوانے کی غرض سے انکو ترشواتے ہین ۱۲

ثور بن مرتع کندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے پھر اسلام لائے۔ یہ ابن شاہین اور ابن کلبی کا قول ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

ابن خرفہ۔ انکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم رکھا تھا۔ عبد اللہ بن ولید عبسی نے یزید بن شہاب بن خرفہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے میںنے کہا شہاب بن خرفہ آپ نے فرمایا تمھارا نام مسلم بن عبد اللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن مذعور بکری ذہلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے۔ انکی حدیث عمیر بن حاجب بن یزید ابن شہاب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا شہاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے گیا تھا پھر آپکا ذکر کرتے رہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

سعد بن ہشام کے والد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھوں نے کہا شہاب آپ نے فرمایا نہیں تمھارا نام ہشام ہے ہمنے انکا ذکر اس مقام کے سوا اور جگہ بھی کیا ہے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے قتادہ سے انھوں نے زرارہ سے انھوں نے سعد بن ہشام سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسکا نام شہاب تھا آپ نے فرمایا تمھارا نام ہشام ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یمامی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یقیر بن عبد اللہ بن شہاب بن مالک نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا شہاب بن مالک سے روایت کی ہے کہ یہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو سنا کہ ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم لوگوں کی دعا سے سلامتی کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ تم ایسے قبیلہ سے ہو جو بڑی بات کو کم سمجھتے ہیں اور آپ نے انکو ایسی بات کے کہنے سے جو فائدہ نہ دے اور اس بات کے پوچھنے سے جو مفید نہو منع فرمایا[۱]۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

---

[۱] اللہ اکبر کیسی جامع نصیحت ہے اگر آدمی التزام کرلے کہ بے فائدہ بات نہ کہے نہ پوچھے تو اکثر برائیوں سے محفوظ رہیگا ۱۲

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن مجنون جرمی - قبیلہ جرم بن ابان سے ہین عاصم بن کلیب کے داداہین یہ اور انکے والد کلیب دونون صحابی ہین اور انھون نے حضرت سے حدیثین سنی ہین اور روایت کی ہین انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ انکو شتیر کہتے ہین اور بعض لوگ انکو شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی کہتے ہین مگر یہ صحیح نہین - انکا شمار اہل کوفہ مین ہو - عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین مسجد (اقدس) مین گیا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین بیٹھے ہوے فرماتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکا نام شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی لکھا ہو اور ابونعیم اور ابوعمر نے شہاب بن مجنون لکھا ہو یہ دونون ایک ہین -

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - صحابہ مین سے ایک شخص تھے مصر مین فروکش تھے ابوعمر نے انکو شہاب انصاری لکھا ہو انسے جابر ابن عبداللہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص کسی مومن کی عیب پوشی کرے تو گویا اُسنے ایک مردہ کو زندہ کیا حضرت جابر اس حدیث کے پوچھنے کے لیے انکے پاس مصر[۱] گئے تھے انھون نے بیان کیا کہ ہان یہ حدیث مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس حدیث کو بیان کیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) شہر (رضی اللہ عنہ)

ابن باذام انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صنعاء کا حاکم بنایا تھا جب اسود عنسی نے دعوی نبوت کیا تو شہر نے اُس سے قتال کیا شہر کی شہادت اسود کے ظہور کے پچیس دن بعد ہوئی اسود نے انکی بی بی آزاد سے نکاح کیا جو فیروز دیلمی کی چچازاد بہن تھی انکی بی بی نے اسود کے قتل مین مدد دی تھی - انکا تذکرہ طبری وغیرہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) شویفع (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - انکی حدیث عبداللہ بن عمرو بن شویفع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شویفع سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خود بات کہنے مین یا دوسرے کی بات سننے مین حیا سے کام نہ لے وہ یا تو ولد الزنا ہو یا اسکی ماں نے ناپاکی کی حالت مین اسکا حمل حاصل کیا یہ حدیث حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہو - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو -

---

[۱] اے دلون کے بدل دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ ۱۲ [۲] دیکھیے تحصیل احادیث کا شوق صحابہ کرام کو کس قدر تھا اُس زمانہ مین مدینہ سے مصر کا سفر آسان نہ تھا جسکو حضرت جابر نے صرف ایک حدیث کے لیے اختیار کر لیا تھا ۱۲

باب الشین والیاء

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہین مشہور شخص ہین انکا ذکر ابراہیم کے نام مین ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

علی بن شیبان کے والد ہین۔ انسے انکے بیٹے علی نے روایت کی ہی۔ انکی ساتھیین اہل یمامہ سے مروی ہین مدار انکی حدیثون کا محمد بن جابر یمامی پر ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یا ابن یحیی انصاری ثم السلمی۔ ابو ہبیرہ یعنی یحیی بن عباد بن شیبان کے دادا ہین۔ اہل کوفہ سے ہین اشعث بن سوار نے ابو ہبیرہ سے انھون نے انکے دادا ابو ہبیرہ سے انھون نے انکے دادا شیبان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اسوقت موذن (فجر کی) اذان دے رہا تھا اور حضرت سحور کھا رہے تھے (مجھسے) فرمایا کہ آؤ برکت والی سحور کھاؤ مینے عرض کیا کہ مین روزے کا ارادہ رکھتا ہون ہمارے اس موذن کی آنکھ مین کچھ کمزوری ہی اس وجہ سے اسنے صبح ہونے سے پہلے اذان دیدی ہی اور ابو ہبیرہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے بھی روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبکیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن سلمی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی۔ عبد الصمد بن سلیمان ازرق بصری نے اپنے والد سے انھون نے شبیہ بن عبد الرحمن سلمی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بکری کو برکت کی چیز فرماتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کنیت انکی ابو ہاشم قریشی عبشمی ہین معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہین۔ انکی والدہ جناس بنت مالک بن مالک بن مضرب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ہین انکی آنکھ جنگ یرموک مین شہید ہو گئی تھی حضرت معاویہ کے زمانے مین انھون نے وفات پائی۔ طبرانی اور سعید قرشی وغیرہ نے انکا نام شیبہ لکھا ہی مگر یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین ہم کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر اس سے زیادہ کرینگے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **شیبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی - قریشی عبدری حجبی ہین اہل مکہ سے ہین کنیت انکی ابو عثمان ہو اور بعض لوگ ابی صفیہ کہتے ہین انکے والد عثمان ہین جو بلقب اوقص مشہور ہین جنکو حضرت علی نے احد کے دن اسی حال مین کہ اوقص کافر تھے قتل کیا تھا - شیبہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین حنین کے دن - زبیر نے کہا ہو کہ شیبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن اس ارادہ سے ہو لیے تھے کہ آپ کو دھوکہ دے کے شہید کر دین چنانچہ (ایک موقع پر) حضرت کو غافل پا کے اسی ارادہ سے آگے بڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے شیبہ آگے آؤ پس اللہ نے انکے دل مین رعب ڈالدیا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے تو آپ نے اپنا ہاتھ انکے سینے پر رکھا اور اور بعد اسکے فرمایا کہ شیطان کو اپنے پاس سے دور کر دو پس اللہ نے انکے دل مین ایمان پیدا کر دیا اور یہ مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتے رہے یہ اسدن اُن لوگون مین تھے جو ثابت قدم رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل سے انکے باز رہنے کے اور وجوہ بھی بیان کیے گئے ہین - ہمین ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوۂ حنین کے متعلق روایت کرتے تھے کہ جب مسلمانون کے قدم ڈگ گئے تو کلدہ بن حنبل چلایا کہ آگاہ رہو جادو باطل ہو گیا صفوان بن امیہ نے جو اُسوقت مشرک تھے کہا کہ چپ رہ خدا تیرے مُنھ کو چاک کرے خدا کی قسم یہ بات کہ مجھے قریش کا کوئی آدمی پرورش کرے مجھے اس سے زیادہ پسند ہو کہ ہوازن کا کوئی شخص مجھے پرورش کرے - شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ نے کہا ہو کہ آج مین اپنا بدلہ لے لونگا شیبہ کے والد اُحد کے دن بحالت کفر مقتول ہوے تھے (پس شیبہ نے کہا کہ مین اپنے باپ کے عوض مین) آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دونگا چنانچہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے چلا مگر کوئی چیز سامنے سے آئی اور اُسنے میرے دل کو چھاپ لیا جس سے مجھے اس کام پر قدرت نہوئی مین سمجھ گیا کہ حضرت پر قابو نہ ملے گا - شیبہ نیک مسلمانون مین سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور انکے چچا کے بیٹے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو کعبہ کی کنجی دی تھی اور فرمایا تھا کہ اے ابو طلحہ کی اولاد اسکو تم ہمیشہ ہمیش قیامت تک اپنے پاس رکھو کوئی شخص تمسے کو نہ لیگا مگر جو ظالم ہوگا چنانچہ انھین شیبہ کی اولاد مین کعبہ کی حجابت ہو کعبہ کی کنجی ہمارے اس زمانے تک انھین کے پاس ہو - ہمین ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے واصل احدب سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین شیبہ بن عثمان کے پاس (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا انھون نے کہا ایک مرتبہ حضرت عمر اسی مقام پر بیٹھے جہان تم بیٹھے ہو اور انھون نے کہا مینے یہ ارادہ کیا ہو کہ کعبہ مین جسقدر سونا چاندی ہو اسکو لوگون مین تقسیم کر دون مینے کہا یہ آپ کو زیبا نہین ہو آپ سے پہلے آپ کے صاحبین (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر صدیق) نے

ایسا نہیں کیا پس حضرت عمر اپنے ارادہ سے باز آ گئے اور کہا کہ ہاں وہ دونون ایسے ہی تھے کہ انکی اقتدا کی جائے انکی وفات
سنہ میں ہوئی بعض لوگون نے انکو مولفۃ القلوب میں ذکر کیا ہے اور یہ کہ آخر میں انکا اسلام اچھا ہو گیا تھا سفیان بن عیینہ نے
عبداللہ بن زرارہ سے انھون نے مصعب بن شیبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو دیکھے کہ اگر اُس مقام میں گنجایش ہو تو وہین بیٹھ جائے
ورنہ دوسرے کسی مقام کو تلاش کرے اور وہان بیٹھ جائے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کثیر اشجعی۔ انکا تذکرہ سعید قرشی وغیرہما نے صحابہ میں لکھا ہے سعید نے کہا ہے میں انکو صحابی سمجھتا ہون۔ واقدی نے محمد بن
عمر سے انھون نے شملہ بن عمر بن واقد سے انھون نے عمر بن شبیہ بن ابی کثیر اشجعی سے انھون نے اپنے
والد سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا منہ نبیذ پینے سے بھول گیا ہو اُسکی نیکیان
سب گر جاتی ہین۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت میں واقدی شملہ سے متفرد ہین اور یحیی بن عمیر مدنی نے عمر
ابن شبیہ بن ابی کثیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں اپنی بی بی سے اختلاط کر رہا تھا یکایک وہ
گرین اور مر گئین یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس میں اپنے والد کے پاس گیا اور میں نے اپنی بی بی کا ذکر کیا کہ مجھسے یہ غلطی ہوئی میرے
والد نے کہا کہ تم اس عورت کے وارث نہیں ہو سکتے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شتیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعاصم۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابوسعید سہمی ہین یعنی قبیلۂ بنی سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن
ریث بن غطفان سے ہین۔ اپنے والد سے انھون نے روایت کی ہے کہ وہ (کافرون کے) ایک لشکر میں تھے جبکہ خیبر کے یہودیون نے
کفار کی مدد کی تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کی پیداوار سے آدھے چھوہارے دینے کا وعدہ فرمایا بشرطیکہ وہ
لوٹ جائین مگر میرے والد نے اس سے انکار کیا یہ کہتے تھے پھر ہمنے لشکر میں ایک آواز سنی کہ اے لوگو اپنے اپنے گھرون کو
واپس جاؤ یہ آواز سنتے ہی لوگ بے تامل واپس چلے گئے اور ہم ٹھیر گئے پھر ہمنے جاسوسون کو داہنی بائین جانب بھیجا مگر
ہمین پتہ نہ چلا کہ یہ آواز کہان سے آئی تھی ہم سمجھتے ہین کہ یہ آواز آسمان سے آئی تھی اور تحقیق یعنی ابولیث نے عاصم بن شتیم سے
انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونون گھٹنے ہاتھون سے پہلے
زمین پر پہونچتے تھے انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور بعض لوگون نے شتیم ابوعاصم اور شتیم ابوسعید کے درمیان
مین فرق کیا ہے ابوعاصم کے متعلق انھون نے کہا ہے کہ انکا نام شتیم ہے نون اور تے کے ساتھ اور ابوسعید کے بارے میں کہا ہے کہ

انکا نام شیم ہی دو یائے تحتانیہ کے ساتھ اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ شتیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہی۔

حرف الصاد المہملہ ٭ باب الصاد والالف

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی۔ انکا ذکر ابو سعید خدری کی حدیث میں ہی۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انہوں نے سعید بن عبد الرحمن ابن ابی سعید خدری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بنی عمرو بن عوف کی مسجد کی طرف گئے آپنے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو جنھیں لوگ صالح کہتے تھے (انکے مکان پر جاکر) آواز دی وہ باہر نکل آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ لیا یہانتک کہ جب آپنے مسجد کے اندر جانیکا ارادہ کیا تو صالح نے اپنا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے نکال لیا اور کسی باغ میں جاکے غسل کیا پھر اسکے آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوے انکا انتظار کر رہے تھے آپنے فرمایا کہ اے صالح تم کہان چلے گئے تھے انھون نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بی بی کے ساتھ اختلاط کر رہا تھا جس وقت میں نے آپکی آواز سنی فوراً نکل آیا مگر جب آپ نے مسجد میں جانا چاہا تو مجھے یہ بات پسند نہوئی کہ بغیر غسل کیے ہوے مسجد میں جاؤن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پانی[1] پانی سے ہی۔ اس حدیث کو ذکوان نے بھی ابو سعید سے روایت کیا ہی مگر انھون نے انکا نام نہین بیان کیا اسیطرح ابوہریرہ اور ابن عباس نے بھی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن خیوان۔ سبائی۔ بکر بن سوادہ نے صالح سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا اسنے آپ کے عمامہ پر سجدہ کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر سے عمامہ اتار دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ صالح عقبہ بن عامر وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور میں انکو صحابی نہین سمجھتا۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عرف انکا شقران ہی اور وہ اسی لقب سے مشہور ہین نام انکا صالح ہی حبشی تھے پہلے عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انکو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انکو

[1] مطلب یہ ہی کہ خروج منی سے غسل لازم ہوتا ہی اسی حدیث سے بعض لوگوں نے یہ مسئلہ نکالا ہی کہ بغیر نزول کے غسل واجب نہین ہی مگر یہ حدیث منسوخ ہی مستند انکا کتب فقہ میں دیکھو ۱۲

آزاد کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مول لیا تھا - یحییٰ بن عبید اللہ بن احمد بن یحییٰ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے بن عبد اللہ بن عبید اللہ نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین اترے تھے وہ یہ لوگ تھے علی بن ابی طالب فضل بن عباس اور قثم بن عباس اور شقران غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس بن خولی - انسے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم بھی اترآؤ چنانچہ یہ بھی سب لوگون کے ساتھ اترے تھے یہ سب لوگ پانچ تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک مین رکھے گئے اسوقت شقران نے اُس چادر کو لیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھتے تھے اور کبھی بچھا لیتے تھے اس چادر کو انھون نے قبر مین بچھا کر آپ کے ساتھ اسکو بھی دفن کر دیا ابن عباس سے ایک دوسری سند سے مروی ہی کہ شقران آپکے غلام تھے نام انکا صالح تھا اور بواسطہ سعید بن مسیب کے حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

قبطی - مصر سے حضرت ماریہ قبطیہ کے ساتھ مدینہ آئے تھے -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن متوکل - کنیت انکی ابو کثیر ہے یحییٰ بن ابی کثیر کے والد ہین - مازن بن غضوبہ کے غلام تھے یہ اور مازن بن غضوبہ شقاء بن ذہ مین شہید ہوے تھے ان دونون کی قبر وہین ہی - علی بن حرب نے حسن بن کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے میرے والد ابو کثیر ایک حسین و جمیل آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مازن سے پوچھا کہ اے مازن یہ تمھارے ساتھ کون ہی انھون نے کہا یہ میرے غلام ہین صالح بن متوکل حضرت نے فرمایا کہ انکے ساتھ بھلائی کرتے رہو انھون نے (اسی وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انکو آزاد کر دیا [1] - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا یہ صحابہ مین سے ایک شخص ہین - ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ایک شخص جنکا نام صالح تھا اپنے بھائی کو لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مین یہ چاہتا ہون کہ اپنے اس بھائی کو آزاد کر دون حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہی نے انکو آزاد کر دیا جب وہ تمھاری ملک مین آئے [1] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

---

[1] شریعت نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہی کہ اگر کسیکا عزیز غلام ہو اور کسی طرح وہ اپنے عزیز کی ملک مین آجائے تو ملک مین آتے ہی آزاد ہو جائیگا اپنے آزادی میں اسکی رضا کی ضرورت نہین

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ مینے اشیری مغربی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہو اس کتاب مین جو انھون نے ابوعمر یعنے ابن عبد البر پر استدراک کرنے کے لیے لکھی ہو کہ ابو عیسی نے انکا نام اُن لوگون مین روایت کیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کی حدیث روایت کی ہو اور ابو اسحاق سبیعی نے انکی حدیث کو بھی بیان کر دیا ہو انھون نے کہا ہو کہ ہمسے ابراہیم بن محمد نے معن بن ابی قتیبہ سے انھون نے عبد الرحمن بن ثابت بن صامت سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اپنے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ صدفی نے بھی اپنی کتاب معجم مین حربی کی ایسی حدیث روایت کی ہو مگر ابوعمر نے اس حدیث کو ثابت بن صامت کے نام سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ صحابی ثابت ہین اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ (ثابت بھی صحابی نہین ہین بلکہ) انکے بیٹے عبد الرحمن صحابی ہین ثابت کی وفات تو زمانہ جاہلیت مین ہو چکی تھی ابوعمر نے اپنی کتاب استیعاب مین انکا تذکرہ ثابت کے نام مین کیا ہو اور مسلم نے طبقات مین انکا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

حبیب بن خراش تمیمی کے غلام تھے۔ انکے غلام کا ذکر صبح کی روایت مین ہو چکا ہو حبیب بدر مین شریک تھے اور انکے ساتھ انکے غلام صامت بھی تھے۔ صامت خاندان انصار سے بنی سلمہ کے غلام تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

باب الصاد والباء والحاء

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

ابو صبیح یعنے سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے غلام تھے۔ انھون نے بدر کی طرف جانیکا ارادہ کیا تھا اور اسکا سامان کر لیا تھا مگر بیمار ہو گئے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اونٹ پر ابو سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر دیا اسکے بعد تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انھون نے خود ابو سلمہ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سوار نہین کیا تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہو۔ اور ابن منده اور ابونعیم نے کہا ہو کہ صبیح ابو العاص بن امیہ ابی احیحہ کے غلام تھے مگر صحیح ابوعمر کا قول ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابن ماکولا نے انکا نام صبیح بالضم لکھا ہو اور کہا ہو کہ صبیح عاص کی اولاد کے غلام تھے یا ابو العاص کے غلام تھے مین نہین جانتا یہ وہی صبیح ہین یا اور کوئی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) صُبیح (رضی اللہ عنہ)

خویطب بن عبد العزی کے غلام تھے محمد بن اسحاق کے نانا ہیں جیسا کہ سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن صبیح سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ محمد بن اسحاق کے نانا صبیح حویطب کا غلام تھا صبیح نے حویطب سے خواہش کی کہ وہ مکاتب کر دیں اسی پر یہ آیت نازل ہوئی والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوہم ان علمتم فیہم خیرا[1]۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صُبیح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے۔ ابراہیم بن عبد الرحمن بن صبیح غلام حضرت ام سلمہ نے اپنے دادا صبیح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھا کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین آئے اور ایک گوشہ میں بیٹھ گئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ بہت بھلائی پر ہو آپ اسوقت ایک خیبری چادر اوڑھے ہوئے تھے وہی چادر آپنے ان لوگوں کو اڑھادی اور فرمایا جو کوئی تمسے لڑے میں اس سے لڑونگا اور جو کوئی تمسے صلح کرے میں اس سے صلح کرونگا۔ یہ حدیث صبیح سے اسی سند سے مروی ہے اور سدی نے صبیح سے انہوں نے زید بن ارقم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صُبیحہ (رضی اللہ عنہ)

بیٹے حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی ہیں۔ مہاجرین میں سے تھے یہ قریش کے ان چند لوگوں میں سے تھے جنکو حضرت عمر بن خطاب نے نشانات حرم کی تجدید پر مقرر کیا تھا۔ حضرت عمر نے انکو سفر میں اپنے ساتھ رہنے کے لیے بلایا تھا چنانچہ یہ سفر میں حضرت عمر کے ساتھ رہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صُحار (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عباس اور بعض لوگ کہتے ہیں صحار بن صخر بن شراحیل بن منقذ بن حارثہ بن ظالم ابن وثی بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس سے ہیں عبدی ہیں۔ انسے انکے دونوں بیٹوں عبد الرحمن اور جعفر نے اور منصور بن ابی منصور نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک روایت کر کے خبر دی کہتے تھے ہمسے قواریری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن ایاس جریری نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انہوں نے عبد الرحمن

[1] ترجمہ جو غلام تمہارے مکاتبت کی خواہش کریں ان کو مکاتب کردو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانتے ہو مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جسکو اسکا مالک لکھدے کہ اسقدر روپیہ دیدو تو تم آزاد ہو

ابن صحار عبدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ چند قبیلے فلان فلان زمین مین نہ دھنس جائینگے مین سمجھ گیا کہ یہ لوگ عرب کے ہین کیونکہ اہل عجم مین قبیلہ نہین ہوتے بلکہ وہ اپنی بستیون کے نام سے مشہور ہوتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو-

باب الصاد مع الخاء و الدال

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن جبر انصاری - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا تذکرہ طبرانی نے لکھا ہو مگر انھون نے کوئی حدیث انکی نہین بیان کی - سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے حسین بن سالم سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا صخر بن جبر کہتے تھے ہم چوتھی ذیحجہ کو حج کا احرام باندھکر پہونچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا تو ہمنے حج کا احرام توڑ کے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان مین سعی کرکے اس احرام سے باہر ہوگئے اور تمام وہ باتین ہمارے لیے جائز ہوگئین جو غیر محرم کے لیے جائز ہوتی ہین اور ہمنے وہ باتین کین جو غیر محرم کیا کرتے ہین یعنے عورتون کے پاس جانا اور خوشبو لگانا وغیرہ یہانتک کہ جب ترویہ (آٹھوین ذیحجہ) کا دن آیا اور اُسکے دوسرے دن ہم عرفات جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا کہ ہم اپنے حج کو پورا کرلین ہم مین سے ایک شخص نے کہا کہ ہم لوگ عرفات کیونکر جا سکتے ہین ہمارے عضو مخصوص سے تو منی ٹپک رہی ہو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ کو ناگوار ہوا اور آپنے فرمایا کہ اے لوگو مجھے تمھاری باتون کی خبر پہونچی اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو مین بھی تمھارے مثل ہوتا مگر مین احرام سے باہر ہونگا جب تک ہدی اپنے مقام تک نہ پہونچ جائیگی-

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو حازم - قیس بن ابی حازم احمسی کے والد ہین - طبرانی نے اور سعید قریشی وغیرہما نے انکا ذکر صاد کی ردیف مین کیا ہو - بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام عوف بن حارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح ہو یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایک دوسرے باب مین کیا ہو اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ نہین کیا ہو-

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی کنیت انکی ابو سفیان ہو قریشی ہین

مطلب یہ ہو کہ شہوت کا غلبہ ہے اور اب ترک جماع نہایت مشکل ہے ۱۲

اُموی ہیں ایک دوسری کنیت انکی ابو حنظلہ ہے اسکے ایک بیٹے حنظلہ بھی تھے ابوسفیان کی والدہ صفیہ بنت حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ ابن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہیں وہ حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں - ابوسفیان واقعہ فیل سے دس سال پہلے پیدا ہوے تھے اور فتح مکہ کی شب میں اسلام لائے تھے غزوۂ حنین اور طائف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت خیبر سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے تھے جیسا کہ آپنے تمام مولفۃ القلوب[۱] کو دیا تھا اور ابوسفیان کے دونوں بیٹوں یزید اور معاویہ کو بھی دیا تھا ابوسفیان نے حضرت سے کہا کہ واللہ آپ بڑے صاحب کرم ہیں میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہو جائیں واللہ جب میں آپ سے لڑتا تھا تو آپ لڑنے والے بھی بہت اچھے تھے اور جب میں نے آپ سے صلح کی تو آپ صلح کرنے والے بھی بہت اچھے ہیں اللہ آپ کو جزاے خیر دے - ابوسفیان کی ایک آنکھ غزوۂ طائف میں پھوٹ گئی تھی انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کا حاکم بنایا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ وہاں کے حاکم تھے بعد اسکے پھر یہ مکہ لوٹ آئے اور وہاں ایک مدت تک رہے پھر اُسکے بعد مدینہ گئے اور وہیں وفات پائی - واقدی نے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب بوقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے حاکم نجران ہونے سے انکار کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ابوسفیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مکہ میں تھے اور نجران میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاکم عمرو بن حزم تھے بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ابوسفیان کی دوسری آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی تھی جنگ یرموک میں مسلمانوں کے لشکر میں واعظ بھی تھے یہی انکو جنگ کا جوش دلاتے تھے - انسے ابن عباس نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو خط لکھا تھا یونس بن عبید نے کہا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ اور اُنکے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور ابو جہل بن ہشام اور ابوسفیان یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی کوئی راے زمانۂ جاہلیت میں رد نہ کی جاتی تھی پھر جب اسلام کا زمانہ آیا تو ان لوگوں کی کچھ راے ہی نہ تھی جب ابوسفیان نابینا ہو گئے تو انکا ایک غلام انھیں لے کے چلتا تھا - ابوسفیان کی وفات ۳۱ھ میں ہوئی تھی جبکہ انکی عمر اٹھاسی برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۳۲ھ میں انکی وفات ہوئی اور بعض کہتے ہیں ۳۴ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی عمر نوّے برس کی تھی - انکا قد میانہ تھا سر بڑا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پستہ قد تھے - انکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان بن عفان نے پڑھی تھی - ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ لکھینگے اس سے زیادہ ذکر کرینگے کیونکہ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمان - انکے نام میں اختلاف ہے - یہ اُن رونے والوں میں سے ایک شخص تھے انکے اور انکے ساتھیوں کے

[۱] یہ وہ لوگ تھے جو اسلام میں داخل ہو گئے تھے مگر ابھی ان کے دل میں اسلام پوری طرح راسخ نہ ہوا تھا ... انکو مولفۃ القلوب کہتے ہیں ۱۲

حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی تولوا واعینہم تفیض من الدمع - کلبی نے ابو صالح سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ لوگ سواریاں مانگنے آئے تا کہ آپکے ہمراہ غزوۂ تبوک میں جائیں حضرت نے فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ[1] ان لوگوں میں سالم بن عمیر تھے جو بنی عوف کے بھائی تھے اور عبد اللہ مغفل تھے اور علبہ بن زید حارثی تھے اور ابو لیلی یعنی عبد الرحمن بن کعب مازنی تھے اور صخر بن سلمان تھے اور عمرو بن حضرمی تھے اور ثعلبہ بن عثمان تھے یہ لوگ محتاج تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں نہ تھیں جنپر انکو سوار کر دیتے لہذا یہ جہاد کے شوق میں روتے ہوے واپس گئے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ - کنیت انکی ابو صعصعہ زبیدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ ہمارے ساتھ (جہاد میں) کوئی کمزور سواری یا شریر جانور لے کے نہ چلے (چنانچہ انھون نے اعلان کر دیا) مگر ایک منافق نے اپنی ایک کمزور اونٹنی قصداً لے لی اور اُسی پر سوار ہو لیا رات کی تاریکی میں (ہم لوگوں کو تمیز نہوئی اور) ہمنے اُسکی اونٹنی کو کجاوہ کس لیا جب صبح ہوئی تو ہم اُسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے (اور اس منافق کی شرارت بیان کی) حضرت نے فرمایا اے صخر انھون نے عرض کیا لبیک وسعدیک آپ نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ جائیگا بیشک اللہ نے جنت کو نافرمان پر حرام کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حرملہ مدلجی - سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے - انسے محجل بن محمد بن یحیی نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہنکر اللہ تعالی کا شکر کرے اللہ اسکے گناہوں کو بخشدیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ صخر صحابہ میں معلوم ہی نہیں ہوتے چہ جائیکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کریں یہ تابعین سے روایت کرتے ہیں -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن عیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن عمرو بن علی بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی احمسی انکا شمار اہل کوفہ میں ہے انکی حدیث عثمان بن ابی حازم نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا صخر بن عیلہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو (غنیمت میں) لے لیا اور انکو لے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا پھر مغیرہ (مسلمان ہوکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی پھوپھی کے مانگنے کو آئے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو میں نے انکی پھوپھی کو واپس دیدیا یہ کہتے تھے کہ نبی

[1] ترجمہ دولت کے اس حالت میں ہرائی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے ۱۲ [2] ترجمہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جسپر تمکو سوار کردوں ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ مال قبیلہ بنی سلیم کا (جو غنیمت میں آیا تھا) دیا تھا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا مال مانگا حضرت نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اے صخر جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اپنے مال اور اپنی جانیں محفوظ کر لیتے ہیں لہذا انکے مال انھیں واپس کر دو چنانچہ میں نے انکو واپس کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو حازم ہے اور انکی حدیث یہ ہے جو ہم سے ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابان بن عبد اللہ بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچاؤں نے اپنے دادا سے انھوں نے صخر بن عیلہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ قبیلہ بنی سلیم کے ظہور اسلام کے بعد اپنی زمین چھوڑ کے بھاگ گئے میں نے انکی زمین پر قبضہ کر لیا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور اُس زمین کی بابت انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں دعوی کیا حضرت نے اُس زمین کو واپس دلا دیا اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عیلہ انکی والدہ کا نام تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ عیلہ نام قریش میں بہت ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان صخر کا تذکرہ لکھا ہے اور صخر ابو حازم کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابو نعیم نے صخر ابو حازم کا تذکرہ لکھا ہے اور ان صخر کا تذکرہ نہیں لکھا شاید ان لوگوں نے ان دونوں صخر کو ایک سمجھا ہے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ صخر بن عیلہ اور ہیں جس نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے وہ حق پر ہے اور جس نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ صخر ابو حازم جو قیس بن ابی حازم کے والد تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے وہی صخر ہیں اس سے وہم ہو گیا ہے چونکہ اُسنے ان صخر کی کنیت ابو حازم دیکھی اس وجہ سے اُسنے سمجھا کہ یہ صخر والد ہیں قیس کے اسکو نسب کا علم اچھی طرح نہیں ہے ورنہ اسکو معلوم ہو جاتا کہ یہ صخر اور ہیں صخر ابو حازم جو قیس کے والد ہیں عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار کی اولاد سے ہیں اور یہ صخر بن عیلہ علی بن اسلم کی اولاد سے ہیں اسلم میں جا کے دونوں کا نسب مل جاتا ہے دونوں کی کنیت ایک ہونے سے اسپر یہ بات مشتبہ ہو گئی نہ اس مقام میں ابو عمر حق پر ہیں انھوں نے صخر والد قیس کا ذکر اس مقام پر نہیں کیا بلکہ عوف کے نام میں انکو ذکر کیا ہے کیونکہ وہی نام انکا زیادہ مشہور ہے اور ابو نعیم نے تو بالکل انکا تذکرہ ترک کر دیا ہے حالانکہ انکا تذکرہ چاہیے تھا اور ابو نعیم نے انکے نام میں اختلاف بھی بیان کیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ ترک کرنے کی کیا وجہ ہے شاید انھوں نے عیلہ انکی والدہ کا نام سمجھا ہے جیسا کہ ابو عمر نے بعض لوگوں کا قول بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے ان دونوں صخر کا ذکر کیا ہے اور پہلے صخر کی نسبت کہا ہے کہ نام انکا عوف تھا اور کنیت انکی ابو حازم ہے اور انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ صخر بن عیلہ احمسی صحابی ہیں کنیت انکی ابو حازم ہے بعد اسکے کہا ہے کہ ابو حازم احمسی کا نام عوف ہے یا حارث ہے انکے نام میں اختلاف ہے جو بیان کیا جائیگا وہ بھی صحابی ہیں پس امیر ابو نصر نے بھی ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے۔ اور ان دونوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ان صخر کے نام میں اختلاف نہیں ہے اور صخر

والد قیس کے نام میں اختلاف ہو اور زیادہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انکا نام عوف تھا۔ اور حق بات یہ ہو کہ جس شخص نے ان دونوں کو ایک سمجھ لیا اسپر بھی کوئی ملامت نہیں ہوسکتی کیونکہ اسنے دیکھا کہ نسب بھی ایک ہو اور کنیت بھی ایک ہو اور شہر بھی ایک ہی یعنے کوفہ پس اسنے زیادہ غور نہ کیا اور شبہہ میں پڑگیا۔ باقی رہا ابو عمر کا یہ کہنا کہ عبلہ نام قریش کی عورتوں میں بہت ہوتا ہو مجھے نہیں معلوم کہ قریش کی کس عورت کا نام عبلہ ہو ہاں عبلہ باے موحدہ کے ساتھ اکثر ہوتا ہو عبلات انھیں کی طرف منسوب ہوتی ہیں عبلہ یاے تحتانیہ کے ساتھ ہو واللہ اعلم۔ اور ابو موسی نے ابو حازم والد قیس کا نام صخر بتایا ہو حالانکہ اوپر گذر چکا ہو (کہ انکا صحیح نام عوف ہو) اور اسکو انھوں نے طبرانی اور سعید قریشی کی طرف منسوب کیا ہو یہ بھی صحیح نہیں ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ عقیلی حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے صخر بن قدامہ سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو برس کے بعد کوئی شخص ایسا نہ پیدا ہوگا جس سے اللہ اپنا کام لے ایوب کہتے تھے پھر میں صخر بن قدامہ سے ملا اور انسے یہ حدیث پوچھی انھوں نے اس حدیث سے اپنی ناواقفی بیان کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قعقاع باہلی۔ یہ سوید بن حجیر کے ماموں ہیں۔ قزعہ بن سوید نے اپنے والد سوید بن حجیر سے انھوں نے اپنے ماموں صخر بن قعقاع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان میں ملا اور میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑلی اور میں نے پوچھا کہ کون کام ایسا ہو جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے مجھے دور کر دے آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت مختصر بات پوچھی لیکن درحقیقت وہ بہت بڑی اور طویل ہو (اچھا سنو) فرض نماز پڑھا کرو اور فرض زکوۃ دو اور کعبہ کا حج کرو اور جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں اسکو تم بھی کسی کے ساتھ نکرو (بس یہی باتیں تمھیں جنت سے قریب اور دوزخ سے بعید کر دینگی اچھا اب) اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ احنف۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ضحاک ہو تمیمی ہیں سعدی ہیں۔ انکا ذکر احنف کے نام میں ہو چکا ہو کیونکہ وہی زیادہ مشہور ہو کنیت انکی ابو بحر تھی۔ حلیم تھے کریم تھے مدبر تھے متین تھے بہت ہی عقلمند اور ذہین اور فصیح اور بڑے باعزت تھے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (بعد شہادت حضرت عثمان) بصرہ گئیں تو انھوں نے صخر کو اپنی طرف داری لڑنے کے لیے بلایا یہ حضرت عائشہ کے پاس گئے (اور لڑائی سے انکار کیا) حضرت عائشہ نے کہا کہ تم خدا کے سامنے امیر المومنین عثمان کے قاتلوں سے جہاد نکرنیکا کیا عذر پیش کروگے (اور یہ بات ظاہر ہو کہ مجھے علی سے لڑنا مقصود

نہین ہی بلکہ صرف قاتلان عثمان سے قصاص لینا ہی انھون نے کہا اے ام المومنین آپ بھی تو حضرت عثمان کی برائی بیان[1] کرتی تھین حضرت عائشہ نے کہا (ہین انکے قتل کو تو نہین کہتی تھی) ان لوگون نے تو انکو اس طرح چھوڑا[2] جس طرح کپڑا نچوڑا جاتا ہی پھر انکو قتل کر دیا صخر نے کہا اے ام المومنین مین آپکے اس قول پر عمل کرونگا جو آپ نے بحالت سکون کہا تھا اور جو بات آپ غصہ مین کہہ رہی ہین اُسپر عمل نکرونگا پھر جب حضرت علی بصرہ پہونچے تو انھون نے انکو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا انھون نے کہا آپ چاہین تو مین اپنی ذات سے آپکی خدمت مین حاضر ہو جاؤن اور آپ چاہین تو مین اپنے گھر بیٹھ رہون اور دس ہزار[3] تلوارین آپ سے روک لون حضرت علی نے فرمایا اچھا تم بیٹھ رہو چنانچہ یہ اور جن لوگون نے انکا کہنا مانا کوئی جنگ جمل مین شریک نہین ہوا جنگ صفین مین یہ حضرت علی کے ساتھ تھے - یہ حضرت مصعب (بن زبیر) کی حکومت عراق تک زندہ رہے اور انکے ساتھ کوفہ گئے تھے وہین وفات پائی - حضرت مصعب انکے جنازے کے پیچھے پیچھے پیادہ پا گئے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ اہل عراق کے سردار تھے - کوفہ سے باہر مدفون ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن لوذان - انکا شمار اہل حجاز مین ہی انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا - انسے انکے بیٹے حبیب نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین ان لوگون مین تھا جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا اور انسے فرمایا تھا کہ لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے رہنا اور پے در پے وعظ کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جسکی طرف تمھین لوٹ کر جانا ہی اور اللہ کی راہ مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری - انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند سے یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ سے انھون نے حکیم سے انھون نے اپنے چچا صخر بن معاویہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نحوست کسی چیز مین نہین ہی ہان کبھی برکت عورت مین اور گھوڑے مین اور گھر مین ہوتی ہی - ابن قانع نے اسیطرح اس حدیث کو صخر بن معاویہ سے روایت کیا ہی اور ابو عمر وغیرہ نے انکا ذکر حکیم بن معاویہ کے نام مین کیا ہی ... انکا ذکر اس کتاب مین لکھا ہی جو انھون نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے تالیف کی ہی -

---

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت مین چند واقعات ایسے ... لوگون نے حضرت عثمان پر اعتراض کیے حالانکہ ... ان اعتراض کرنے والون مین حضرت عائشہ بھی ... [2] مطلب یہ ہی کہ ہر طرح سے انکو دبایا اور ... [3] یعنی اگر مین منع کرونگا تو میری وجہ سے دس ہزار آدمی آپکے لڑنے سے باز آجائینگے ۱۲

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن وداعہ غامدی۔ غامد ایک شاخ ہی قبیلہ ازد کی۔ غامد کا نام عمرو بن عبد اللہ بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک ابن نصر بن ازد تھا۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہی طائف میں رہتے تھے۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن عطاء نے عمارہ بن حدید سے انھون نے صخر غامدی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میری امت کے لیے صبح کے اوقات مین برکت عنایت فرمائی ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت جب کوئی لشکر بھیجتے تھے تو اُسے صبح کے وقت روانہ کرتے تھے۔ یہ صخر ایک تاجر شخص تھے (انھون نے معمول کر لیا تھا کہ) جب کسی تجارت کے لیے (کسی کو) بھیجتے تھے تو صبح کیوقت بھیجتے تھے انکی تجارت مین بڑی برکت ہوئی اور انکا مال بڑھ گیا۔ صخر سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث معروف نہین ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عجلان بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عجلان بن وہب کنیت انکی ابو امامہ باہلی ہی سہمی ہین سہم ایک شاخ ہی قبیلہ باہلہ کی یہ سہم بیٹے تھے عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن کے انکی کنیت انپر غالب تھی مقام حمص مین رہتے تھے جو شام کا ایک موضع ہی انسے سلیمان بن عامر جنائزی نے اور قاسم یعنی عبد الرحمن اور ابو غالب حزور اور شرحبیل بن مسلم اور محمد بن زیاد وغیرہم نے روایت کی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت کی ہی انکی وفات سنہ ۸۱ھ مین ہوئی یہ اپنی داڑھی کو زرد رکھتے تھے سفیان ابن عیینہ نے کہا ہی کہ انکی وفات شام مین تمام صحابہ کے بعد ہوئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ شام مین تمام صحابہ کے بعد حضرت عبد اللہ بن بشر کی وفات ہوئی تھی اور یہی صحیح ہی سلیمان بن حبیب محاربی نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین حمص کی مسجد مین گیا دیکھا کہ مکحول اور ابن ابی زکریا دونون بیٹھے ہوئے ہین مکحول نے کہا کہ (اسوقت دل چاہتا ہی کہ) ہم حضرت ابو امامہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین چلتے اور کچھ انکی خدمت کرتے اور کچھ حدیثین انسے سنتے سلیمان کہتے تھے پس ہم لوگ اُٹھے اور اُنکے پاس گئے ہم لوگون نے انھین سلام کیا انھون نے سلام کا جواب دیا بعد اسکے فرمایا کہ تمہارا میرے پاس آنا تمہارے لیے باعث رحمت بھی ہی اور تمہارے اوپر یہی حجت بھی ہوگا (اگر تم حدیث سنکے اسکی خلاف ورزی کروگے) مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت کے حق مین جھوٹ اور تعصب[1] سے زیادہ اور کسی چیز کا خوف کرتے ہوئے نہین دیکھا آگاہ رہو جھوٹ اور تعصب سے بچو آگاہ رہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا تھا کہ ہم یہ باتین تم تک پہونچا دین آگاہ رہو ہمنے پہونچا دین پس اب تم

[1] تعصب سے مراد بیجا حمایت خواہ اپنے عزیزون کی ہو یا دین کی ورنہ مذہب جو سختی کیساتھ اپنے مذہب کی پابندی کے معنی مین ہی تعصب محمود چیز ہے ۱۲

ان باتون کو جو ہمنے تمھین پہونچائی ہین دوسرون کو پہونچادینا۔ انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئیگا۔

(سیدنا) صُرَد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ازدی۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا قبیلہ ازد کے وفد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عبد اللہ ازدی آئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانون پر سردار مقرر کیا تھا اور انھین حکم دیا تھا کہ مسلمانون کو ساتھ لیکر اپنے قرب وجوار یعنے قبائل یمن کے مشرکون سے جہاد کرین چنانچہ صرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جہاد کرنے کے لیے نکلے یہانتک کہ مقام جرش مین پہونچے وہ اس زمانے مین ایک شہر تھا شہر پناہ کا پھاٹک بند رہتا تھا یمن کے قبائل اسی شہر مین تھے قبیلہ خثعم نے بھی وہان جاکے پناہ لی تھی جب انھون نے سنا تھا کہ مسلمان بارادہ جہاد نکلے ہین پس صرد قریب ایک مہینے کے انکا محاصرہ کیے رہے وہ لوگ اُسی شہر کے اندر محفوظ بیٹھے رہے پس صرد لوٹے یہانتک کہ جب ایک پہاڑ مین پہونچے جسکا نام کشر تھا تو جرش کے لوگون نے سمجھا کہ مسلمان بھاگ گئے لہذا وہ انکے تعاقب مین نکلے یہانتک کہ انکو (پہاڑ مین) پا لیا پس صرد لوٹ پڑے اور انھون نے مشرکون سے سخت جنگ کی۔ اہل جرش نے دو آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجے تھے تاکہ وہ آپکے حالات پر غور کرین وہ دونون آدمی حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے عصر کے بعد کا وقت تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ شکر (نامی پہاڑ) کس شہر مین ہے ان دونون جرشیون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے شہر مین ایک پہاڑ کشر نامی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا نام کشر نہین ہے بلکہ شکر ہے ان دونون نے کہا کہ اس پہاڑ کا ذکر آپ کیون فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی بھیڑیان وہان اسوقت قربانی کی جا رہی ہین پس وہ دونون آدمی حضرت ابو بکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور کہا کہ دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے قوم کی ہلاکت کی خبر تمھین سنا رہے ہین تم دونون آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انسے درخواست کرو کہ اللہ سے دعا کرین کہ تمھاری قوم سے اس مصیبت کو دور کرے چنانچہ یہ دونون گئے اور انھون نے حضرت سے درخواست کی حضرت نے فرمایا اے اللہ اس مصیبت کو انسے اٹھا لے پھر وہ دونون آدمی جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آئے تو انھین معلوم ہوا کہ جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُسی دن انپر یہ مصیبت آئی تھی پھر جرش کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ سب لوگ مسلمان ہوگئے۔ صرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible] آئے تھے۔

(سیدنا) صرم (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعید رکھا تھا عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن صرم نے اپنے دادا سے انھون نے

اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے پوچھا کہ ہم بڑے ہیں یا تم انھوں نے عرض کیا کہ آپ مجھسے بڑے ہیں اور عمر میری آپ سے زیادہ ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعید رکھا اور فرمایا کہ صرم[1] تو جاتی ہے ۔۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) صرمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انس ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس ۔ انصاری ہیں اوسی ہیں خطمی ہیں کنیت انکی ابو قیس ہے کلبی نے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ صرمہ بن انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک دن دوپہر کو آئے روزے کی وجہ سے پریشان تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو قیس آج تمھارا چہرہ خشک کیوں ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں کل دن بھر باغ میں پانی بھرتا رہا پھر گھر میں آیا تو کھانا کھانے سے پہلے سو گیا سونے کے بعد پھر اُٹھکر کھانا کھانے کی اجازت نہیں ہے لہذا کل شب کو بھی پینے کچھ نہیں کھایا آج روزہ پر روزہ ہو گیا اسی وجہ سے آج مجھے روزہ کی تکلیف زیادہ ہے پس اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود[2] اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ صرمہ بن قیس نے الخ حضرت ابن عباس انسے شعر سیکھا کرتے تھے اسکی بحث انشاء اللہ آگے آئیگی ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) صرمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی انس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنے ابن مندہ انکا تذکرہ علیحدہ لکھا ہے حالانکہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور ابن مندہ نے بھی لکھا ہے کہ یہ وہی ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس تذکرہ میں یہ حدیث روایت کی ہے جو ہمسے ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک بیان کی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا صرمہ بن قیس نے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور وہان آپکو اور آپکے صحابہ کو امن ملا یہ اشعار کہے تھے

اشعار

ثوی[3] فی قریش بضع عشرۃ حجۃ ۔ یذکر لو یلقی صدیقا مواتیا ۔ و یعرض فی اہل المواسم نفسہ ۔ فلم یر من یؤوی و لم یر داعیا

[1] صرم کے معنی انقطاع و پریشان حالی یعنے اسلام نے پریشانی و انقطاع کو دور کر دیا ہے ۱۲ [2] ترجمہ کھاؤ پیو یہانتک کہ سپید تاگہ (یعنی صبح کی سفیدی) سیاہ تاگہ (یعنی رات کی سیاہی) سے علیحدہ معلوم ہونے لگے اس سے پہلے رمضان کی راتوں میں سونے کے بعد کھانا پینا جائز نہ تھا ۱۲ [3] ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں دس برس سے زیادہ رہے اگر کوئی دوست ملجاتا تو اُسسے خدا کی یاد دلاتے تھے اور زمانہ حج میں آپ اپنی ذات کو باہر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لے چلو کیونکہ قریش میری تبلیغ سے مانع ہیں بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں مجھے ستاتے ہیں مگر آپکو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپکو اپنے ہاں جگہ دیتا اور آپکی دعوت قبول کرتا ۱۲

فلما اتانا و اطمأنت بہ النوی ۔ واصبح مسرورا بطیبۃ راضیا
واصبح لا یخشی عداوۃ واحد ۔ قریبا و لا یخشی من الناس باغیا
بذلنا لہ الاموال من جل مالنا ۔ و انفسنا عند الوغی و التاسیا
اقول اذا صلیت فی کل بیعۃ ۔ حنانیک لا تظہر علی الاعادیا

یہ قصیدہ بہت بڑا ہے ۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ صرمہ وہی ہیں جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر الخ مگر ابو عمر نے صرف صرمہ بن ابی انس کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو انس کا نام قیس بن صرمہ بن مالک ابن عدی بن نجار ہے انصاری ہیں کنیت انکی ابو قیس ہے پس ابو عمر نے کوئی اشتباہ باقی نہیں رکھا انھوں نے یہ کہدیا کہ ابو انس کا نام قیس ہے تا کہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ یہ دو شخص ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صرمہ بن مالک کہا ہے انھوں نے انکو دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے یہی ہیں کہ انکے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم الی قولہ من الفجر ابو عمر نے کہا ہے کہ صرمہ ایک شخص تھے جو زمانہ جاہلیت میں رہبانیت اختیار کر چکے تھے کمل پہنتے تھے اور بتوں سے علحدہ رہتے تھے اور جنابت سے غسل کرتے تھے اور حائضہ عورتوں سے علحدہ رہتے تھے انھوں نے نصرانی ہوجانیکا ارادہ کیا تھا مگر پھر (کچھ سمجھ کے) رک گئے۔ اپنے گھر میں جسکو انھوں نے مسجد بنا لیا تھا گوشہ نشین ہوگئے تھے وہاں کسی حائضہ عورت یا جنب کو نہ آنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں برابر اسی حال میں رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے پس یہ مسلمان ہوگئے اور انکا اسلام اچھا ہوا یہ ایک بہت بوڑھے آدمی تھے ابو عمر نے انکے چند اشعار بھی ذکر کیے ہیں جو انکی کنیت میں ذکر کیے جائینگے۔ حضرت ابن عباس انکے پاس شعر سیکھنے جایا کرتے تھے۔ ابن کلبی نے بھی انکا نام صرمہ بن ابی انس لکھا ہے اور نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا عمر نے بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا صرمہ رضی اللہ عنہ)

عذری ۔ بعض لوگ انکو ابو صرمہ کہتے ہیں ۔ عبد الحمید بن سلیمان نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے صرمہ عذری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق سے جہاد کیا تو ہمیں غنیمت میں عرب کی شریف زادیاں ملیں

سلہ ترجمہ پھر جب آپ ہمارے پاس (مدینہ میں) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوے ؛ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوے ؛ اور آپ کو قریب سے کسی دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی باغی کی وحشت باقی رہی ؛ ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ پر خرچ کیے ؛ اور صلح و جنگ (دونوں موقعوں) میں ہم نے اپنی جانیں آپ پر نثار کیں ؛ میں جب کسی عبادت خانے میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار اپنی مہربانی سے ہمپر دشمنوں کو غالب نہ کر ؛ ۱۲ سلہ ترجمہ تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے اختلاط کرنا حلال کیا گیا ہے ۱۲ سلہ رہبانیت دنیاوی زندگی کی ان آسائشوں کو بھی ترک کر دینا جنمیں کوئی شرعی قباحت نہو ۱۲

اور ہم پر تجرد کی کیفیت غالب تھی ہمنے چاہا کہ ہم انسے حاجت روائی کریں اور عزل کریں پھر ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہمیں سزاوار نہیں ہو کہ ہم اس کام کو بغیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوے کریں درحالیکہ آپ ہم میں موجود ہیں چنانچہ ہمنے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عزل کر دیا نکرو جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہو وہ ضرور پیدا ہوگی - ابو سعید خدری سے بھی ایسا ہی مروی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو عمر نے انکا نام صرف لکھا ہو واللہ اعلم -

باب الصاد مع العین

(سیدنا) صعب (رضی اللہ عنہ)

ابن جثامہ جثامہ کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبد اللہ بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ لیثی - والدہ انکی زینب بنت حرب بن امیہ ہیں جو ابو سفیان کی بہن تھیں - جثامہ نے قریش سے حلف کی دوستی کی تھی صعب ودان اور ابواء میں جو سرزمین حجاز میں ایک مقام ہو رہتے تھے - انکی وفات حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت میں ہوئی انسے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چراگاہ کا محدود کرنا اللہ اور اسکے رسول کے سوا کسی کو جائز نہیں ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اور اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انسے صعب بن جثامہ نے بیان کیا کہ (اثنائے سفر حجۃ الوداع میں) مقام ودان یا ابواء میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف ہوا تو انھوں نے ایک گورخر (کا شکار) ہدیتاً آپ کی خدمت میں پیش کیا آپنے واپس کر دیا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چہرہ میں رنجیدگی کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تمھارا ہدیہ واپس کرتے مگر مجبوری یہ ہو کہ ہم احرام باندھے ہوے ہیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابن مندہ نے لکھا ہو کہ انکی وفات حضرت ابو بکر کی خلافت میں ہوے پھر لکھا ہو کہ یہ فتح فارس میں شریک تھے پس اگر وہ اس قول کو علماے متقدمین سے نقل کرتے تو بیشک معذور ہوتے کیونکہ انمیں باہم اس قسم کے اختلافات ہوتے ہیں مگر انھوں نے تو اس قول کو اپنی طرف سے لکھا ہو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا کہاں فتح فارس کہاں حضرت ابو بکر کی خلافت فتح فارس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی ہو -

(سیدنا) صعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن منقر - انسے انکی بیٹی ام الحسین نے روایت کی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ ایک کنواں اپنے گھر میں کھودیں حضرت نے انھیں اجازت دی اور اس بات کا حکم دیا کہ کسی کو پانی بھرنے سے نہ روکیں

(چنانچہ انھون نے کنوان کھودا) مگر وہ شور نکلا تو حضرت نے انھین ایک تیر دیا انھون نے اُس تیر کو اُسمین گاڑ دیا وہ میٹھا ہو گیا۔

(سیدنا) **صعصعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان۔ انکا نسب انکے بھائی زید کے نام مین گذر چکا ہو صعصعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان تھے مگر آپکو دیکھا نہین اس زمانے مین بہت کم سن تھے۔ اپنی قوم عبد القیس مین سردار تھے فصیح اور خطیب اور زبان آور دیندار فاضل تھے۔ انکا شمار اصحاب علی رضی اللہ عنہ مین ہی یہ حضرت علی کے ساتھ سب لڑائیون مین شریک رہے صعصعہ وہی شخص ہین کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے اُس مال کو تقسیم کیا جو ابو موسی (اشعری) نے اُنکے پاس بھیجا تھا جو دس لاکھ درہم تھا اور اسمین سے کچھ بچ رہا اور لوگون نے باہم اختلاف کیا کہ ہم اسکو کس کام مین صرف کرین تو حضرت عمر نے لوگون کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمھارے مال مین بعد تقسیم کچھ بچ رہا ہو پس یہ صعصعہ کھڑے ہو گئے حالانکہ اس زمانے مین نوجوان تھے اور کہا کہ اے امیر المومنین مشورہ اس کام مین لیا جاتا ہو جسکی بابت قرآن نہ نازل ہوا ہو اور جس امر کی بابت قرآن نازل ہو چکا ہو اسکو آپ اسی مقام مین صرف کیجیے جہان اللہ عزوجل نے حکم دیا ہو آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو تم میرے ہو مین تمھارا ہون پس اسکو حضرت عمر نے مسلمانون کے درمیان مین تقسیم کر دیا یہ اُن لوگون مین سے تھے جنکو حضرت عثمان نے شام کی طرف بھیجا تھا۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانے مین ہوئی تھی بہت ثقہ تھے حدیث کی روایت کم کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **صعصعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن حصن یا ابن حصین بن عبادہ نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔ نام انکا حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ ابن تمیم بن مرہ ہو احنف بن قیس کے چچا ہین۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انکی روایت صرف حضرت عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے ہو۔ انسے احنف بن قیس نے اور حسن بصری نے اور انکے بیٹے عبد ربہ بن صعصعہ نے روایت کی ہو۔ یہ صعصعہ بھائی ہین جزء بن معاویہ کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بصری نے صعصعہ بن معاویہ سے جو فرزدق کے چچا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے انکے سامنے یہ آیت پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ[1] صعصعہ کہتے تھے مجھے یہی کافی ہو اور کچھ پروا نہین اگر مینے حضرت سے سوا اسکے کوئی حدیث نہین سنی اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے اور ابن مبارک نے جریر سے روایت کیا ہو اور ان دونون نے بھی یزید بن ہارون کی طرح کہا ہو کہ صعصعہ فرزدق کے چچا تھے

[1] ترجمہ پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا ۱۲

حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہیں غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک ابن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کے۔ ابونعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے صعصعہ بن ناجیہ کے تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابوعمر نے صعصعہ بن ناجیہ ہی کے تذکرہ میں لکھا ہے انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا ہیں اس سے بھی ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا کہنا غلط ہے اسکی بحث انشاء اللہ صعصعہ بن ناجیہ کے نام میں آئیگی۔۔۔ اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صعصعہ بن معاویہ کے تذکرہ میں جو احنف کے چچا تھے غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا تھے اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔۔۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم۔ یہ صعصعہ فرزدق شاعر کے دادا تھے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہیں غالب بن صعصعہ کے۔ یہ صعصعہ اقرع بن حابس بن عقال کے چچازاد بھائی ہیں ان سے انکے بیٹے عقال بن صعصعہ نے اور طفیل بن عمرو نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے بھی انسے روایت کی ہے اور انھوں نے انکو فرزدق کا چچا کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ فرزدق کے دادا ہیں بنی تمیم کے اشراف اور بنی مجاشع کے سرداروں میں سے تھے زمانۂ جاہلیت میں یہ زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کو فدیہ دے کے بچا لیتے تھے فرزدق نے انکی اسی بات کی اپنے اس شعر میں تعریف کی ہے[۱]

وجدی الذی منع الوائدات واحیی الوئید فلم توئد

ہمیں یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوموسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابی سویہ منقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عباد بن شیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے طفیل بن عمرو نے صعصعہ بن ناجیہ سے جو فرزدق کے دادا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا حضرت نے مجھپر اسلام پیش کیا میں مسلمان ہوگیا اور حضرت نے مجھے چند آیتیں قرآن کی تعلیم فرمائیں میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں بھی کچھ نیک کام کیے ہیں کیا مجھے انکا ثواب ملیگا حضرت نے پوچھا تم نے کیا نیک کام کیے ہیں میں نے عرض کیا کہ میری دو اونٹنیاں کھو گئی تھیں میں انکے ڈھونڈنے کے لیے اپنے ایک اونٹ پر سوار ہوکے نکلا (چنانچہ وہ

---

[۱] زمانۂ جاہلیت میں تمام عرب کا یہ دستور تھا کہ جب لڑکی پیدا ہوتی تو اسکو زندہ دفن کرا دیتے تھے لڑکی کی ولادت انکو بہت ناگوار تھی ۱۲ [۲] ترجمہ میرے دادا وہ شخص ہیں جو زندہ درگور کرنے والیوں کی روک لیتے تھے اور زندہ درگور کیجانے والی لڑکی کو بچا لیتے تھے ۱۲ [۳] عشراء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دس مہینے کی حاملہ ہو یعنی اسکے وضع حمل کا زمانہ قریب ہو ایسی اونٹنیوں کی قدر زیادہ ہوتی ہے ۱۲

اونٹنیاں مجھے مل گئیں) اثناء راہ میں ایک میدان کے اندر مجھے دو مکان دکھائی دیے میں نے ان دونوں میں جانیکا ارادہ کیا ایک مکان میں میں نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا اتفاقاً اس حال میں کہ وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور میں اس سے باتیں کر رہا تھا ایک عورت نے آواز دی کہ میرے بچہ پیدا ہو گیا اس بوڑھے نے کہا کیا پیدا ہوا عورت نے کہا لڑکی بوڑھے نے کہا تو اسکو دفن کر دے میں نے کہا میں اسکی روح کو تجھ سے مول لیتا ہوں تو اسکو قتل نکر چنانچہ میں نے اسکو اپنی دونوں اونٹنیوں اور اس اونٹ کے عوض میں جس پر میں سوار تھا مول لے لیا اور اسلام کے ظاہر ہو جانے کے بعد تین سو ساٹھ زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کو بچایا ہر ایک کو دو عشرا اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض میں مول لیتا تھا پس کیا مجھے کچھ ثواب ملیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بہت بڑی نیکی تمہاری ہے اسکا ثواب تو تمہیں مل گیا کہ اللہ نے تمہیں اسلام کی ہدایت فرمائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صعق (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبداللہ۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعید قرشی نے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں اور انہوں نے اپنی سند سے عبداللہ بن صعق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کے ٹوٹ جانے میں غصہ اور ناخوشی نہ کیا کرو کیونکہ برتنوں کی بھی عمر ہوتی ہے آدمیوں کی عمر کی طرح۔

باب الصاد والفاء

(سیدنا) صفرہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو حمدان۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ حافظ ابوزکریا نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن یاسین نے انکا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات میں آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ انکی والدہ صفیہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہیں۔ انکی کنیت ابو وہب ہے اور بعض لوگ ابو امیہ کہتے ہیں۔ انکے والد امیہ بن خلف غزوہ بدر میں بحالت کفر قتل کیے گئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو صفوان بن امیہ اپنے دادا کے پاس بھاگ گئے پھر عمیر بن وہب بن خلف جو صفوان کے چچازاد بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور انکے ساتھ انکے بیٹے وہب بن عمیر بھی تھے ان دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صفوان کیلئے امان مانگی آپنے انکو امان دی اور علامت کیلئے اپنی وہ چادر یا عمامہ انکے پاس بھیجا جس کو پہنکر حضرت مکہ میں داخل ہوئے تھے پس وہب بن عمیر

صفوان سے ملے پس صفوان وہب کے ساتھ آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کھڑے ہوگئے اور اسوقت لوگ بہت جمع تھے اسلیئے انھون نے بلند آواز سے کہا کہ اے محمدؐ یہ وہب بن عمیر کہتے ہین کہ آپنے مجھے بقدر مسافت دو ماہ کی امان دی ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اے ابو وہب (سواری سے) اترو انھون نے کہا نہین جب تک آپ مجھسے صاف صاف بیان نکردین مین نہ اترونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترو تمھین چار ماہ کی مسافت کے بقدر امان دیا جاتا ہی پس یہ اترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین تک گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کچھ ہتیار عاریتًا مانگے تھے انھون نے عرض کیا کہ خوشی سے آپ مانگتے ہین یا جبرًا حضرت نے فرمایا نہین بلکہ خوشی سے بطور عاریت کے کہ اگر وہ تلف ہو جائین تو انکا تاوان دیا جائیگا پس انھون نے حضرت کو عاریتًا دیدیئے غزوۂ حنین مین یہ کافرون کیطرف سے تھے جب مسلمانون کو ہزیمت ہوئی تو کلاہ بن حنبل نے جو صفوان کا اخیافی بھائی تھا کہا کہ دیکھو جادو ٹوٹ گیا صفوان نے کہا چپ رہ خدا تیرے منہ کو چاک کردے واللہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہی کہ قریش کا کوئی شخص تربیت کرے مراد انکی عوف بن مالک نضری سے تھی پھر جب مسلمانون کو حنین کے دن فتح ملی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی (مال غنیمت سے حصہ) دیا۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن آدم نے ابن مبارک سے انھون نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے صفوان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن دیا حضرت سے مجھکو نہایت ہی بغض تھا مگر آپ مجھے برابر دیتے رہے یہانتک کہ تمام لوگون سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہوگئے جب صفوان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بخشش کی کیفیت دیکھی تو کہا کہ خدا کی قسم اس قدر بخشش نبی کے سوا اور کوئی نہین کرسکتا پس یہ اسلام لے آئے پہلے مؤلفۃ القلوب سے تھے پھر انکا اسلام بہت اچھا ہوگیا مکہ مین مقیم رہتے تھے انسے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہین کی وہ ہلاک ہو جائیگا اور جو ہجرت نہ کرے اسکا اسلام قبول ہی نہ ہوگا پس یہ مدینہ مین ہجرت کرکے آئے اور حضرت عباس بن عبد المطلب کے یہان اترے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی کیفیت بیان کی تو آپنے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت ضروری نہین ہی حضرت نے انسے پوچھا کہ تم کس کے یہان اترے ہو انھون نے کہا عباس ابن عبد المطلب کے یہان حضرت نے فرمایا تم ایسے شخص کے یہان اترے ہو جو تمام قریش مین سب سے زیادہ قریش سے محبت کرنے والا ہی یہ زمانہ جاہلیت مین بھی اشراف قریش سے تھے اور کھلانے والون[سلہ] مین سے تھے ان کو لوگ سداد البطحا کہتے تھے قریش مین سب سے زیادہ فصیح تھے لوگون نے کہا ہی کہ کسی خاندان مین پانچ کھلانے والے نہین سوا عمرو بن عبد اللہ بن صفوان بن امیہ بن خلف کے خلف نے بھی کھلایا اور امیہ اور صفوان اور عبد اللہ اور عمرو نے کھلایا حضرت معاویہ نے ایکروز

سلہ یعنی اُن لوگون مین تھے جو غربا اور مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے مسافرون کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے ۱۲

پوچھا کہ مکہ میں آجکل کون کھلاتا ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن صفوان حضرت معاویہ نے کہا مبارک ہو مبارک ہو یہ وہ روشنی ہے جو کبھی گل نہ ہوگی عبداللہ بن صفوان مکہ میں عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ نے مکہ میں سنہ ۴۲ھ میں حضرت معاویہ کی شروع خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہنگامہ شہادت میں شہید ہوئے۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن حارث نے اور عامر بن مالک نے اور طاؤس نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

بن امیہ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں۔ غزوہ بدر میں انکی شریک ہونے کی بابت اختلاف ہے انکے بھائی مالک بن امیہ بدر میں شریک تھے اور یہ دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبیلہ بنی عمرو کے حاکم تھے سیف نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن عمرو بنی اسد کے حاکم تھے اور صفوان بن صفوان بنی عمرو کے حاکم تھے انکا تذکرہ طبری نے ابو عمر پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ خزاعی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث موقوف ہے انسے عبداللہ بن اوس نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب میں مرجاؤں تو میرے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا اس کو چاک کردینا اسکے بعد میرے اوپر مٹی ڈالنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ یا عبداللہ بن صفوان۔ داؤد بن ابی ہند نے عامر سے انھوں نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میرا گذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوا میں دو خرگوش (شکار کئے ہوئے) لٹکائے ہوئے تھا میں نے کہا کہ مجھے چھری نہیں ملی تو میں نے انکو پتھر سے ذبح کردیا ہے حضرت نے فرمایا کھاؤ (حلال ہے) اس حدیث کو علی بن سلیمان واسطی نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے اور یزید بن ہارون نے داؤد سے اس کو روایت کیا ہے اور ان دونوں نے انکا نام صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن بن صفوان قریشی جمحی انکے والد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں فتح مکہ کے دن لائے تھے تاکہ یہ آپ سے ہجرت پر بیعت کریں حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہیں حضرت عباس نے انکی سفارش کی تو آپ نے انسے بیعت لی انکا تذکرہ [illegible] والد عبدالرحمن کے تذکرہ میں

انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو اور نیز انھون نے عبدالرحمن بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ یا انکا نام صفوان بن عبدالرحمن ہی انکی حدیث اسی طرح شک کے ساتھ روایت کی ہو اور اکثر راوی انکے متعلق یہ کہتے ہین کہ اسکا نام عبدالرحمن بن صفوان ہی انھون نے کہا ہو میرا خیال بھی یہی ہی کہ انکا نام عبدالرحمن بن قدامہ ہی مگر یہ صحیح نہین کیونکہ انھون نے اس تذکرہ مین لکھا ہی کہ یہ جمحی ہین اور ابن قدامہ کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ یہ تمیمی ہین پس یہ دونون ایک کیونکر ہو سکتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن یا عبدالرحمن بن صفوان۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے مجاہد سے انھون نے صفوان بن عبدالرحمن یا عبدالرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مین) تشریف لائے اور کعبہ مین داخل ہوئے تھے تو مینے اپنا لباس پہنا بعد اسکے مین گیا آپ اور آپکے اصحاب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان مین تھے استلام کر رہے تھے اور اپنے رخسارون کو کعبہ پر رکھے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت سب لوگون کے دروازہ سے قریب تھے مین انہین سے دو آدمیون کے پاس گیا اور مینے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا کام کئے اُن دونون نے کہا کہ آپنے اس ستون کے پاس جو دروازہ کے پاس ہی دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ میرا خیال یہ ہی کہ یہ صفوان اور وہ جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ایک ہین کیونکہ ابوعمر نے عبدالرحمن بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ انسے مجاہد نے روایت کی ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ انکا نام صفوان بن عبدالرحمن یا عبدالرحمن بن صفوان ہی پس قریب (قیاس) یہی ہی کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عسال۔ بنی جمل بن زاہر بن عامر بن عوثبان بن مراد سے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انھون نے بارہ جہاد کئے تھے۔ انسے عبداللہ بن مسعود نے اور زر بن حبیش نے اور عبداللہ بن سلمہ اور ابوالغریف نے روایت کی ہی۔ ابوعمر نے کہا ہی کہ لوگ کہتے ہین یہ بنی جمل بن کنانہ بن ناجیہ ابن مراد سے ہین۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ یہ بنی زاہر بن مراد سے ہین اور ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہی جیسا ہم نے شروع تذکرہ مین کہا کہ یہ بنی زاہر سے ہین۔ ہمین ابومنصور بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صعق بن حزن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حکم بنانی نے منہال بن عمرو سے انھون نے زر سے انھون نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے صفوان بن عسال مرادی کہتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے مسجد مین بیٹھے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین طلب علم کیلئے آیا ہون آپنے مرحبا طالب العلم کو مرحبا ہو

طالب علم کو فرشتے اپنے بازوؤں سے گھیر لیتے ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اسدی۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مہاجرین مدینہ میں آ آکے ٹھہرے ... کے بعد رہ گئے اور بنی غنم دودان بھی مسلمان تھے یہ بھی اپنے مردوں عورتوں سمیت ہجرت کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ میں رہتے تھے انھیں میں سے صفوان بن عمرو تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سلمی بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہیں۔ احد میں شریک تھے مگر بدر میں شریک نہیں ہوئے انکے بھائی مدلج اور ثقف اور مالک البتہ اس میں شریک تھے یہ سب بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ صفوان وہی ہیں جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو اسدی لکھا ہی اور ابو عمر نے انکو سلمی یا اسلمی لکھا ہی ثقف بن عمرو کے تذکرہ میں وہ مضامین آچکے ہیں جو دونوں کے ایک ہونے پر دلالت کرتے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ تمیمی مرائی۔ بنی امراء القیس بن زید مناۃ بن تمیم سے ہیں۔ انکے بیٹے عبد الرحمن بن صفوان ابن قدامہ نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ یہ مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہجرت کرکے گئے تھے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اسپر صفوان نے مسح کیا پھر صفوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہی صفوان بن قدامہ نے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اس وقت اپنی قوم کو اور اپنے بھائی کے بیٹوں کو بلایا تاکہ وہ بھی انکے ساتھ ہو جائیں مگر انھوں نے نہ مانا لہذا یہ انکو چھوڑ کے چل دیے اور اپنے ہمراہ اپنے دونوں بیٹوں عبد العزیٰ اور عبد نہم کو لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا نام بدل کے عبد الرحمن اور عبد اللہ رکھدیا اسیکے متعلق انکے نضر بن قدامہ کے بیٹے نے یہ اشعار کہے تھے ؎

تحمل صفوان فاصبح غادیا	بابنائه عمدا وخلی الموالیا
طلاب الذی یبقی واثر غیره	فشان ما یفنی وما کان باقیا
فاصبحت مختارا الا مرفسد	واصبح صفوان بیثرب ثاویا
بابنائه جار الرسول محمد	بحبل الذی جاء بالحق داعیا

۱ ترجمہ۔ صفوان اپنے بیٹوں کو لیکے سفر کر گئے اور انھوں نے (اپنے) اعزہ کو چھوڑ دیا۔ وہ اس چیز کے طالب تھے جو باقی رہیگی (یعنی آخرت) اور جو چیز فنا ہونے والی ہے اسکے علاوہ دوسری چیز اختیار کی۔ پس باقی رہنے والی اور فنا ہو جانیوالی میں بڑا فرق ہی پس انھوں نے ایک خراب چیز کو ترک کیا۔ اور صفوان اپنے بیٹوں کو لیکے مدینہ میں آ ٹھہرے اور رسول اللہ کے پڑوسی ہو گئے۔ اور جب کہ رسول حق کی طرف بلاتے تھے صفوان نے انکی بات مان لی ۱۲

اس مین اور اشعار بھی ہین۔ صفوان مرتے وقت تک مدینہ مین رہے اور اپنے بیٹے عبد الرحمن کو مدینہ مین مقیم چھوڑ گئے تھے عبد الرحمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہے پھر حضرت عمر نے عراق مین مثنیٰ بن حارثہ کی مدد کیلیے جب کہ انھون نے حضرت عمر سے مدد مانگی تھی جریر اور عبد الرحمن بن صفوان مرائی کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجدیا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان بن ۔ ن بن حلاحل بن اقیش بن مجاشن بن معاویہ بن شریق بن حروہ بن اسید ابن عمرو بن تمیم تمیمی اسیدی صحابی ہین نیکوکار مہاجرین سے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہی۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن محمد یا محمد بن صفوان۔ علی بن عبد العزیز نے حجاج بن منہال سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے محمد بن صفوان سے روایت کی ہی کہ وہ اپنی بکریون کے گلہ مین آئے اور دو خرگوش انھون نے شکار کیئے اور انھین ایک پتھر سے ذبح کیا پھر انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مینے انکو ایک پتھر سے ذبح کیا ہی آپنے فرمایا انکو کھاؤ حلال ہین ہم انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہی اور بواسطہ ابن قانع کے ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہی وہ حجاج سے اپنی سند سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام صفوان بن عبد اللہ ہی انکو اسمین شک نہ تھا اور ابوالاحوص یعنی سلام بن سلیم سے مروی ہی وہ عاصم بن احول سے وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام محمد صیفی ہی۔ اور شعبہ وغیرہ نے عاصم سے انھون نے شعبی سے انکا نام محمد بن صفوان روایت کیا ہی اور بعض راویون نے انکا نام ابوصفوان بن محمد کہا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ قریشی زہری۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ کے بھائی ہین۔ انسے انکے بیٹے قاسم نے روایت کی ہی۔ ہمین ابوالفرج یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشیر بن سلمان قاسم بن صفوان زہری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ظہر کی نماز (گرمیون مین) ٹھنڈا کرکے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے پیدا ہوتی ہی۔ اس حدیث کو مروان فزاری نے اور ابواحمد زبیری نے اور عثمان بن عمر نے اور محمد بن سابق نے اور نضر بن احمر اور فضل بن دکین نے بشیر بن سلمان سے انھون نے قاسم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی ابوحاتم نے کہا ہی کہ قاسم بن صفوان زہری غیر معروف شخص ہین صرف بشیر بن سلمان کی حدیث مین انکا ذکر ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن معطل بن ربیضہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہتہ بن سلیم بن منصور سلمی ذکوانی - ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور کلبی نے کہا ہی صفوان بن معطل بن ربیضہ بن موئل بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج اور کہا ہی کہ کنیت انکی ابو عمر ہی غزوہ مریسیع سے پہلے اسلام لائے اور غزوہ مریسیع مین شریک ہوئے واقدی نے کہا ہی کہ یہ صفوان غزوہ خندق مین اور تمام مشاہد مین جو اسکے بعد ہوئے شریک تھے غزوہ خندق ۵ھ مین ہوا ہی - یہ کرز بن جابر فہری کے ہمراہ قبیلۂ عرنیہ کے اُن لوگون کی تلاش مین گئے تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیون کو لوٹا تھا ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی ساق مین رہتے تھے - انسے حضرت ابو ہریرہ اور عبد الرحمن بن حارث نے روایت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہی آپ فرماتے تھے کہ مین سوا اچھائی کے ان مین کچھ نہین جانتا ہی مین جنکے بارہ مین اہل افک[1] نے کہا جو کچھ کہا پھر اللہ عزوجل نے اور اسکے رسول نے انکو بری کر دیا انکا واقعہ مشہور ہی جب صفوان کو یہ خبر ملی کہ حسان بن ثابت بھی اُن لوگون مین ہین جنھون نے انکی نسبت وہ باتین کہین تو انھون نے انکو تلوار ماری وہ زخمی ہوگئے اور صفوان نے یہ اشعار (انسے مخاطب ہوکے) کہے -

تلق ذباب السیف منی فاننی ۔ غلام اذا ہوجیت لست بشاعر ۔ ولکننی احمی حمای واشتفی ۔ من الباہت الرامی البواء الظواہر[1]

پس حسان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی آپنے اسکے معاوضہ مین انکو ایک باغ جو بیرحا کے پاس تھا اور ایک لونڈی شیرین نامی عنایت فرمائی اسی لونڈی سے عبد الرحمن بن حسان پیدا ہوئے صفوان بڑے شجاع اور نیک برگزیدہ تھے - بصرہ مین انکا ایک گھر بھی تھا - غزوہ ارمینیہ مین بعہد خلافت حضرت عمر ۱۹ھ ہجری مین شہید ہوئے اس دن سردار لشکر عثمان بن ابی العاص ثقفی تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ایک جزیرہ مین انکی وفات ہوئی جو شمشاط کے قریب ہی اور وہین مدفون ہوئے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ حضرت معاویہ کی خلافت مین روم مین جہاد کرنیکے لیے گئے تھے وہین انکی پنڈلی ٹوٹ گئی مگر برابر نیزہ چلاتے رہے یہانتک کہ وفات پائی یہ واقعہ ۵۸ھ کا ہی واللہ اعلم - مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا صفوان بن معطل سلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ مین ایک بات آپسے پوچھنا چاہتا ہون کہ آپ اُسے جانتے ہین اور مین اُسے نہین جانتا آپنے فرمایا وہ کیا بات ہی انھون نے کہا کیا دن رات مین کوئی وقت ایسا بھی ہی جسمین

[1] اہل افک ان لوگوں کو کہتے ہین جنھون نے ام المومنین عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تھی وہ تہمت انھین صفوان کیساتھ لگائی تھی ۱۲ منہ ترجمہ تلوار کی باڑ کا مزہ چکھ یاد رکھ جب تجھے ہجا مین لاؤنگا کیونکہ مین ایک نوجوان ہون شاعر نہین ہون - ہان مین اپنی عزت بچاتا ہون - اور بہتان باندھنے والے اور پاک دامن لوگون پر عیب لگانیوالے سے نجات حاصل کر لیتا ہون ۱۲

نماز مکروہ ہو حضرت نے فرمایا ہاں جب تم نماز صبح پڑھ چکو تو نماز ترک کردو یہانتک کہ آفتاب نکل آئے کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگوں کے درمیان میں طلوع کرتا ہو پھر طلوع آفتاب کے بعد نماز ترک کردو یہ وہ وقت ہو کہ اسمیں جہنم بھڑکائی جاتی ہو یہانتک کہ جب آفتاب سمت الراس سے ہٹ جائے تو نماز پڑھو نماز قبول ہوگی یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھ لو اسکے بعد پھر غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کہا ہے

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ابونعیم اور ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام بن محمد نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو صفوان بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث۔ یہ ابن بیضا کی کنیت سے مشہور ہیں بیضا انکا نام دعد تھا ہمنے انکا ذکر انکے بھائی بھائی سہل کے نام میں کیا ہے۔ یہ بدر میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہو اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ بدر میں شہید ہوئے انکو طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا اور انھوں نے کہا ہو کہ بعض لوگوں کا قول ہو کہ یہ بدر میں شہید نہیں ہوئے بلکہ رمضان ۳۸ھ میں انکی وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ طاعون عمواس میں جو ملک شام میں ہوا تھا انھوں نے وفات پائی یہ واقعہ ۱۸ھ ہجری کا ہو بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور رافع بن عجلان کے درمیان میں مواخات کرادی تھی یہ دونوں بدر میں شہید ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عبداللہ بن جحش کے سریہ کیساتھ ابواکبطر بھیجا تھا وہاں انھیں نے مال غنیمت پایا انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ[1] اسکو عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے بھائی ہیں۔ خود قبیلہ عبس سے ہیں مگر حلیف ہیں بنی عبدالاشہل کے۔ اپنے والد حسیل کیساتھ احد میں تھے اور انکے بھائی حذیفہ بھی انکے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ انکے والد کے نام میں لکھا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

یا ابن صفوان اسی طرح انکے نام میں شک کیا گیا ہو سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انھوں نے سماک بن حرب سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں نے صفوان یا ابن صفوان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک پائجامہ بیچا آپنے مجھے حساب سے زیادہ چاندی تولکر دی۔ اس حدیث کو ابن مہدی نے شعبہ سے انھوں نے سماک سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ میں نے مالک بن عمر ابو صفوان سے سنا اور زہیر بن معاویہ نے ابوالزبیر سے انھوں نے صفوان یا ابن صفوان سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ حم سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

[1] ترجمہ تم سے پوچھتے ہیں کہ ماہ حرام میں جنگ (جائز) ہے؟

باب الصاد واللام

(سیدنا صلت (رضی اللہ عنہ)

زبید بن صلت کے والد ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ صلت بن زبید بن صلت نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چھوہاروں کے اندازہ پر مامور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ نصف ہمارے لیے رکھنا اور نصف انکے لیے چھوڑ دینا کیونکہ وہ چرا لیتے ہیں اور ہم ان تک پہونچ نہیں سکتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ زبید کے نام میں زے کے بعد دو یای تحتانیہ ہیں۔

(سیدنا صلت (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوکلیب ہے انکے بیٹے کلیب نے روایت کی ہے سلیمان بن مروان عبدی نے ابراہیم بن ابی یحیی سے انھوں نے عثیم سے انھوں نے ابن کلیب بن صلت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور انھوں نے کہا کہ آپ کفر کی علامت اپنے بیان سے دور کر دیجیے یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں نے عثیم بن کثیر ابن کلیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے یہی اولی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا صلت (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس اور قاسم فرزندان مخرمہ کے بھائی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور انکے بھائی قاسم کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے اور قیس کو پچاس وسق دیئے تھے اس کو ابوعمر نے انکے بھائی قاسم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار اور ابن اسحاق نے بھی اسکو بیان کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صلت بن مخرمہ کو اور انکے بھائی کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے جنمیں چالیس وسق صلت کے تھے اس سے ابوعمر کے قول کی تائید ہوتی ہے

(سیدنا صلصال (رضی اللہ عنہ)

ابن دلہمس کنیت انکی ابوالغضنفر۔ علی بن سعید نے محمد بن ضو بن صلصال بن دلہمس بن جندلہ بن محتجب بن اعز بن غضنفر بن تمیم بن ربیعہ بن نزار بن سعد سے انھوں نے اپنے والد ضو سے انھوں نے اپنے والد صلصال بن دلہمس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم (ایکدن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ اپنے صحابہ کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے آپنے ہمسے فرمایا کہ عبادہ صامت بیمار ہیں چلو تاکہ انکی عیادت کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آگے آگے چلے ہم آپکے پیچھے ہو لئے راستے میں آپکا گذر

ملہ غالبا یہ واقعہ خیبر کا ہے وہانکے لوگ اپنی نصف بیداوار پر صلح ہوئی تھی لہذا اپنے درختوں کے اندازہ کیلئے انکو مقرر کیا تاکہ اسی اندازہ کے موافق انسے نصف چھوہارے لئے جائیں۔

ایک یہودی پر ہوا جسکا لڑکا مر رہا تھا حضرت اسکی طرف تشریف لیگئے اور آپ نے فرمایا اے قوم یہود کیا تم مجھے توراۃ مین لکھا ہوا پاتے ہو (جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ) یہودی نے سر سے اشارہ کیا کہ نہین اس لڑکے نے (بحالت نزع مین تھا) کہا ہان واللہ ای رسول خدا یہ لوگ توراۃ مین آپکا ذکر دیکھتے ہین اس کے ہاتھ مین ایک ٹکڑا توراۃ کا تھا اور بے شک اسمین آپ کی صفت اور آپکے اصحاب کی صفت چمک رہی ہو مگر آپ کو دیکھکر وہ ٹکڑا اس یہودی نے چھپا لیا ہو اور مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور بے شک محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہین اسکے سوا پھر کوئی بات اس لڑکے نے نہین کی یہانتک کہ اسکا انتقال ہوگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے پاس ٹھیرو اور اسکا حق ادا کرو صفوان کہتے ہین پس ہم لوگ اس یہودی اور اس کے لڑکے کے درمیان مین حائل ہوگئے اور اسکی تجہیز و تکفین کرکے اس کو دفن کیا اور لوٹ آئے یہ حدیث غریب الاسناد والنسب ہی جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا صلصل رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ مین انکے نسب سے واقف نہین ہون صحابی ہین انکی کوئی روایت نہین انکا واقعہ مشہور ہی کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ اور سبرۃ عنبری اور وکیع دارمی اور عمرو بن محجوب عامری کی طرف بھیجا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدون مین سے ایک یہ بھی تھے۔

(سیدنا صلہ رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم عدوی۔ عدی بن رباب کے خاندان سے ہین۔ یہ عدی بیٹے ہین عبد مناۃ بن اد بن طابخہ کے۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی نے صلہ بن اشیم سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اسمین دنیا کا کچھ خیال نکرے تو وہ جو چیز اللہ تعالی سے طلب کریگا اللہ اسکو دیگا۔ یہ صلہ سجستان مین ۳۵ھ مین شہید ہوئے اس وقت انکی عمر اکیس تئیس برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلہ کا ذکر کیا کرتے چنانچہ یزید بن جابر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین ایک شخص ہوگا صلہ اسکی شفاعت سے جنت مین اس قدر لوگ داخل ہونگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا صلہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارث غفاری۔ انکا شمار اہل مصر مین ہو صحابی ہین انسے ابو صالح غفاری نے یعنی سعید بن عبد الرحمن نے اور ابو قبیل نے روایت کی ہی سعید بن یونس کہتے تھے کہ جو لوگ فتح مصر مین شریک تھے انہین صلہ بن حارث بھی تھے ابو صالح یعنی عبد الرحمن غفاری نے بیان کیا کہ سلیم ابن عنز تجیبی کھڑے ہوئے لوگون کے سامنے وعظ بیان کر رہے تھے

انسے صلہ بن حارث غفاری نے کہا جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے کہ خدا کی قسم ہم نے اپنے نبی کا عہد اس وقت تک ترک نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

باب الصاد والنون

(سیدنا) صنابح (رضی اللہ عنہ)

ابن اعسر احمسی کوفی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ انسے صرف قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہی۔ یہ وہ صنابحی نہین ہین جو ابو بکر صدیق سے روایت کرتے ہین اور انسے عطاء بن یسار نے وضو کی فضیلت مین اور اوقات ثلاثہ (یعنی طلوع غروب اور استواء کے وقت) مین نماز کی ممانعت کی حدیث روایت کی ہی انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ صنابحی منسوب ہی یمن کے ایک قبیلہ کی طرف صنابح انکا نام ہی نسبت نہین ہی صنابحی تابعی ہین اور صنابح صحابی ہین انکا شمار اہل شام مین ہی اور یہ کوفی ہین انکی روایت موجود ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکا نام صنابح اعسر احمسی ہی اور بعض لوگ انکو صنابحی کہتے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سند سے وہ حدیث روایت کی ہی جو ہمسے ابو الفرج بن ابی الرجاء نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن جعفر بن اسحاق بن علی بن جابر جابری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے صنابح سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو مین حوض کوثر پر پہونچکے تمھارے لئے انتظام کر رکھونگا اور مین تم لوگون کی کثرت امت کا فخر کرونگا پس تم میرے بعد باہم جنگ نکرنا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صنابح (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صنابح احمسی کے علاوہ ہین یہ ابو نعیم کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی مگر میرے نزدیک یہ وہی ہین اور کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ علیحدہ لکھا ہی اور انھون نے وکیع سے انھون نے صلت بن بہرام سے انھون نے صنابح سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت ہمیشہ اپنے دین پر قایم رہیگی جب تک کہ جنازون کو انکے اعزہ پر نہ چھوڑدیگی[1]۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے اس حدیث کے بعد کہا ہی کہ اس کو ابو الشیخ صنابحی سے

[1] مطلب یہ ہی کہ جب تک باہم ہمدردی رہیگی اور ایک دوسرے کے درد و غم مین شریک رہینگے اسوقت تک دین ہاتھ مین رہیگا اور جب باہم ہمدردی نہ رہیگی یہانتک کہ جنازون مین سوا میت کے اعزہ کے اور کوئی نہ ہوگا اس وقت دین ہاتھ سے نکل جائیگا ۱۲

روایت کیا ہو اور انھون نے لنکے اور صلت کے درمیان مین حارث بن وہب کو ذکر کیا ہو۔ مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہو
مگر ابن مندہ نے انکا ذکر نہین لکھا جو ابونعیم ان پر ردکرین مجھے نہین معلوم کہ بعض متاخرین سے اس مقام مین ابونعیم کی کیا مراد ہی
انکی عادت تو یہ ہی کہ اس لفظ سے ابن مندہ کو مراد لیا کرتے ہین۔

باب الصاد والہاء

(سیدنا) صہبان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان کنیت انکی ابوطلاسہ ہی۔ انکا شمار اہل شام مین ہی فلسطین کے رہنے والے ہین۔ عبداللہ بن عبدالکبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اپنے صہبان ابوطلاسہ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالجبار بن عبدالجبار شامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرکے ہمارے پاس آئے پھر وہ لوٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپ کے ساتھ ایک جہاد مین شریک ہوئے اور اسی مین شہید ہوئے اور مین (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناة بن نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ یعنی نمری کلبی اور ابونعیم نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہی اور واقدی نے کہا ہی کہ یہ صہیب بیٹے ہین سنان بن خالد بن عبد عمرو بن عقیل بن کعب بن سعد کے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ صہیب بیٹے ہین سنان بن خالد بن عبد عمرو بن طفیل بن عامر بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد کے پس انھون نے عقیل کے بدلے طفیل کا نام لکھا ہی اور جذیمہ کے بدلے خزیمہ لکھا ہی۔ یہ نمر بن قاسط کے خاندان سے ہین اور انکی والدہ سلمی بنت قعید بن مہیص بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہین انکی کنیت ابویحیی ہی یہ کنیت انکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ انکو رومی اس وجہ سے کہتے ہین کہ اہل روم انکو کمسنی کی حالت مین قید کرکے لے گئے تھے انکے والد اور انکے چچا کسری (شاہ فارس) کی طرف سے مقام ابلہ مین حاکم تھے ان لوگون کے مکانات لب دجلہ شہر موصل کے پاس تھے اور بعض لوگ کہتے ہین لب فرات تھے سرزمین جزیرہ مین پس اہل روم نے ان پر حملہ کیا اور صہیب کو جو اُس وقت چھوٹے تھے پکڑ لے گئے انھون نے روم ہی مین نشو و نما پائی اسی وجہ سے انکی زبان مین لکنت تھی پھر انکو اہل روم سے قبیلہ کلب کے لوگون نے خرید لیا اور مکہ لے آئے پھر عبداللہ بن جدعان تیمی نے جو قبیلہ کلب کے لوگون سے انکو مول لیکر آزاد کردیا یہ انھین کے ساتھ رہے

یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا۔ اور صہیب کی بی بی اور انکے لڑکے اور مصعب زبیری یہ کہتے تھے کہ یہ جب بڑے ہوئے اور انکو عقل
آئی تو یہ خود روم سے بھاگ کر مکہ چلے آئے تھے اور ابن جدعان سے انھون نے حلف کی دوستی کی تھی اور انھین کے ساتھ رہے
یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہ اسلام لے آئے اور اسلام کی طرف سبقت کرنے
والون مین ہوئے۔ واقدی نے کہا ہے کہ صہیب اور عمار ایک ہی دن اسلام لائے تھے اور ان دونون کا اسلام کچھ اوپر تیس آدمیون کے
بعد ہوا یہ مکہ مین اُن کمزور لوگون مین سے تھے جنھین (راہ خدا مین) تکلیف دیجاتی تھی۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد
نے اپنی سند سے ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبد اللہ بن جدعان نے صہیب کو قبیلۂ کلب سے مکہ مین مول لیا
اور قبیلۂ کلب کے لوگ روم سے انکو مول لائے تھے پھر عبد اللہ ابن جدعان نے انکو آزاد کردیا جب صہیب اسلام لائے اس وقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین تھے کچھ اوپر تیس آدمیون کے بعد یہ اسلام لائے یہ مکہ مین ان کمزور لوگون مین تھے جن کو
راہ خدا مین تکلیف دیجاتی تھی اور آخری لوگون کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ مین علی بن ابی طالب اور صہیب آئے تھے ماہ ربیع الاول
اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبا مین تھے وہان سے آگے نہ بڑھے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حارث
بن صمہ کے درمیان مین مواخاۃ کرادی تھی۔ جب یہ ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے تو چند مشرکون نے انکا تعاقب کیا انھون نے اپنا ترکش
نکال لیا اور کہنے لگے اے گروہ قریش تم جانتے ہو کہ مین تم سب سے زیادہ تیر انداز ہون خدا کی قسم تم مجھ تک نہین پہونچ سکتے یہانتک کہ جتنے
تیر میرے پاس ہین وہ سب مین تمھین مار دونگا بعد اسکے پھر اپنی تلوار سے تمھین قتل کرونگا جب تک وہ میرے ہاتھ مین رہیگی ہان اگر
تم میرا مال چاہتے ہو تو مین تمھین بتادون ان لوگون نے کہا اچھا تم اپنا مال ہمین بتادو تو ہم تمھین چھوڑدین اُسپر اُن لوگون نے عہد کیا تو
صہیب نے اپنے مال کا پتہ اُن لوگون کو بتادیا اور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے ابو یحییٰ تمھاری تجارت بہت اچھی
رہی پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد[1] حضرت صہیب بدر
اور احد اور خندق مین اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے
ابوزکریا سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن حسن حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حذیفہ یعنی موسی بن مسعود نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سبقت کرنے والے چار ہین مین اہل عرب مین سبقت کرنے والا ہون اور صہیب اہل روم مین سبقت
کرنے والے ہین اور سلمان اہل فارس مین سبقت کرنے والے ہین اور بلال اہل حبش مین سبقت کرنے والے ہین۔ نیز وہ
کہتے تھے ہمین ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین نے

[1] ترجمہ بعضے لوگ وہ ہین جو اپنی جان اللہ کی رضا مندی کیلئے بیچڈالتے ہین اور اللہ بندون پر بڑا مہربان ہے ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے عفیف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انھون نے مجاہد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جن لوگون نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر بلال صہیب خباب عمار بن یاسر سمیہ والدہ عمار رضی اللہ عنہم اجمعین یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ نے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو انکی قومی وجاہت نے انکے علاوہ اور لوگ (بہت ستائے گئے) پکڑکے انھین لوہے کی زرہین پہنائی جاتی تھین پھر وہ دھوپ مین لٹائے جاتے تھے ۔ ہمین ابوجعفر بن مبارک ابن احمد زریق واسطی امام جامع مسجد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالسعادات یعنی مبارک بن حسین بن عبدالوہاب نے خبر دی سنہ ۵۲۵ھ مین مین نے اونسے پوچھا کہ کیا تم سے ابوالفتح بن منصور نے بیان کیا ہی انھون نے اقرار کیا کہ ہان میں نے انسے کہا کہ تم سے ابوبکر بن منصور خلف مصری نے یہ بیان کیا تھا کہ ہمین ابوالحسین عبداللہ بن احمد بن علی حنبلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے صہیب سے نقل کرکے بیان کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت جنت مین داخل ہوجاینگے تو ایک منادی ندا کریگا کہ اللہ عز وجل کا تم سے ایک وعدہ ہی وہ چاہتا ہی کہ اسکو پورا کرے وہ لوگ کہینگے کہ وہ کون وعدہ ہی کیا اوسنے ہماری نیکیون کا پلہ بھاری نہین کردیا اور ہمارے چہرون کو روشن نہین کیا اور ہمین جنت مین نہین داخل کیا اور ہمین دوزخ سے نہین نکالا (پھر اب کون سا وعدہ باقی ہی) پس انسے حجاب اٹھالیا جائے گا اور وہ اللہ تبارک وتعالی کو دیکھینگے پھر کوئی چیز جو انکو دیگئی ہوگی اس دیدار سے زیادہ انھین محبوب نہ ہوگی اسی کو اللہ نے زیادہ کی لفظ سے تعبیر فرمایا ہی انسے حضرت ابن عمر نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلا آپ نماز پڑھ رہے تھے مینے سلام کیا آپنے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا ۔ ہمین ابواسحاق یعنی ابراہیم محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمعیل واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوفروہ یعنی یزید بن سنان نے ابومبارک سے انھون نے صہیب سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ فرماتے تھے وہ شخص قرآن پر ایمان نہین رکھتا جو اسکی حرام کی ہوئی چیزون کو حلال سمجھے ۔ حضرت صہیب کی طبیعت مین باوجود اس فضل اور علو مرتبہ کے مذاق اور حسن خلق بہت تھا انسے مروی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ مقام قبا مین تھے آپکے سامنے رطب اور تمر رکھے ہوئے تھے اور مجھے آشوب چشم تھا مگر مینے کھانا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم آشوب چشم کی حالت مین تمر کھاتے ہو مینے کہا یا رسول اللہ مین اس آنکھ کی طرف سے کھاتا ہون جو اچھی ہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہانتک کہ آپکے دندان مبارک کھل گئے حضرت صہیب کی زبان مین سخت عجمیت تھی زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین حضرت عمر کے ساتھ چلا وہ بلندی مدینہ مین حضرت صہیب کے ایک باغ مین گئے جب حضرت صہیب نے انکو دیکھا تو یہ

کہنے لگے یا مری یا س حضرت عمر (نہ سمجھے اور) کہنے لگے کہ یہ لوگون کو کیون پکارتے ہین صہیب نے کہا وہ اپنے ایک غلام کو پکارتے ہین جس کا نام یحنس ہی زبان کی لکنت کے باعث صاف لفظ نہین نکلتا حضرت عمر نے کہا اے صہیب صرف تین باتین تم مین ایسی ہین جنکو مین برا سمجھتا ہون اگر وہ نہ ہوتین تو مین کسی کو تم پر فضیلت نہ دیتا مین دیکھتا ہون کہ تم اپنے کو عرب کیطرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تمھاری زبان عجمی ہی اور تم اپنی کنیت ابویحیی بتاتے ہو جو ایک نبی کا نام تھا اور اپنا مال فضول خرچ کرتے ہو حضرت صہیب نے کہا مال فضول خرچ کرنیکو جو آپنے کہا تو مین بیجا صرف نہین کرتا اور میری کنیت ابویحیی خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہی لہذا مین اسکو ترک نکرونگا اور مین جو اپنے کو عرب کیطرف منسوب کرتا ہون تو درحقیقت مین عربی ہون مگر کمسنی مین اہل روم مجھے پکڑ لیگئے تھے لہذا مین نے انکی زبان حاصل کرلی اور مین قبیلۂ نمر بن قاسط سے ہون پس مین اپنے کو ضرور انکی طرف نسبت کرونگا۔ حضرت عمر بن خطاب صہیب سے بہت محبت رکھتے تھے اور انکو بہت اچھا سمجھتے تھے یہانتک کہ جب وہ زخمی کئے گئے تو انھون نے وصیت کی کہ صہیب نماز جنازہ پڑھائین اور تین مرتبہ مسلمانون کی جماعت کیساتھ نماز پڑھین یہانتک کہ اہل شوری کسی کو خلیفہ منتخب کرلین حضرت صہیب کی وفات مدینہ مین شوال سنہ ۳۸ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی عمر ستر برس کی تھی مدینہ مین مدفون ہین۔ رنگ انکا بہت سرخ تھا نہ لمبے تھے نہ پستہ قد مگر ہان قد چھوٹا تھا سر مین بال بہت تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ طبرانی نے اور ابن انکا بیٹے اور بہت سے لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی ہمین ابوموسی نے کتابۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کوشیدی ابوغالب اور نورلی اور ابوشروان نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمین ابن زید نے خبر دی نیز ابوموسی کہتے تھے ہمین ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن علی معمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسہل بن محمد دندان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مصعب قرقسانی سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منصور نے ہلال بن یساف سے انھون نے صہیب بن نعمان سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر مین نماز پڑھنے کی فضیلت بہ نسبت اُس جگہ نماز پڑھنے کے جہان لوگ دیکھین ایسی ہی جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔ اس حدیث کو عمر بن محمد ابن مہدی نے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

باب الصاد والواو والیاء

(سیدنا) صواب (رضی اللہ عنہ)

صحابہ مین سے ایک شخص ہین انکا ذکر کیا جاتا ہی۔ بصرہ مین رہتے تھے محرز بن ابی یعقوب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ یہان ایک شخص رہتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا نام صواب تھا جب انکے پیئے کھانا آتا تو ایک یتیم یا دو یتیم کو ضرور بلاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن اصلت کنیت انکی ابو قیس۔ انصاری ہین بنی وائل بن زید مین سے ایک شخص ہین یہ اور ان کے بھائی وحوح قریش کیساتھ مکہ چلے گئے تھے اور وہین رہتے تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ ابن اسحاق کا قول ہی اور زبیر نے کہا ہی کہ ابو قیس بن صلت شاعر جو وحوح کے بھائی تھے اسلام لائے ہی نہین۔ انکا نام حارث بن اصلت تھا انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو عبداللہ کہتے ہین ابن اسحاق اور زبیر نے جو انکی بابت لکھا ہی اسمین اعتراض ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الحارث بیٹے ہین ساعدہ بن عبد الاشہل بن مالک بن لوذان کے۔ کسی جہاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے تھے اثنای راہ مین مقام کدید مین وفات پائی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کرتہ مین کفن دلوایا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی بن اوس انکے صحابی ہونے مین کلام ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد بن عباد بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے بدر مین شریک نہین ہوئے ابن اسحاق نے انکا نام صیفی بن سواد لکھا ہی اور ابن ہشام نے صیفی بن اسود بن عباد لکھا ہی اور نسب ویسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہم نے لکھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر قبیلۂ بنی ثعلبہ کے سردار تھے انکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی اسمین انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی ابن عمرو بن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبد الاشہل۔ بھائی ہین حباب کے بھانجے ہین ابو الہیثم بن تیہان کے والدہ انکی صعبہ بنت تیہان ہین۔ احد کے دن شہید ہوئے انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

مرقع بن صیفی کے والد ہین - انکی حدیث عمرو بن مرقع بن صیفی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹی کے مارنے سے منع فرمایا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابوموسی نے کہا ہو کہ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ یحیی بن عبید بن صیفی کے دادا ہین اور انھون نے اپنی سند سے عبید بن صیفی سے انھون نے اپنی والدہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ اپنے پیشاب کرنے کی جگہ بھی تجویز کر لیتے تھے جس طرح بیٹھنے کی جگہ تجویز کرتے تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

حرف الضاد * باب الضاد والحاء

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

انصاری - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے محمد بن عبادہ بن صبیح سے انھون نے نصر بن مزاحم سے انھون نے مندل بن علی سے انھون نے اسماعیل بن زیاد سے انھون نے ابراہیم بن بشیر انصاری سے روایت کی ہو کہ ضحاک انصاری کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف چلے تو آپنے علی کو مقدمہ لشکر کا سردار مقرر کردیا اور فرمایا کہ جو شخص باغون میں داخل ہوجائے اُسکے لئے امن دیدینا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرما چکے تو حضرت علی نے اسکا اعلان کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہین آپنے پوچھا کہ تم کیون ہنستے ہو جبریل نے کہا مین (علی کو دیکھکے خوش ہو رہا ہون) مین انکو دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہا کہ جبریل کہتے ہین کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون حضرت علی نے کہا مین اس مرتبہ پر پہونچگیا کہ جبریل مجھے دوست کہتے ہین آپنے فرمایا ہان اور جبریل سے بھی جو افضل ہو یعنی اللہ عز وجل وہ بھی تمھین دوست رکھتا ہی اس حدیث کو عبد اللہ بن اسلم رازی نے نصر سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ حدیث بواسطہ ابراہیم کے ضحاک سے مروی ہو - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبیرہ بعض لوگ انکو ابوجبیرہ بن ضحاک کہتے ہین - حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت مین لقب رکھنے کا دستور تھا پس اللہ عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تنابزو[1]

---

[1] ترجمہ کسی کے برے لقب نہ رکھو ۱۲

بالالقاب اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور اسمٰعیل بن علیہ اور شعبہ اور حفص بن غیاث نے داؤد سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے جبیرہ بن ضحاک سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولاتنابزوا بالالقاب ترمذی نے کہا ہے کہ ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن ضحاک کے مگر ابو یعلی موصلی نے انکا نام ضحاک بن ابی جبیرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے ہدبہ نے اور ابراہیم بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زمانہ جاہلیت میں لقب کا دستور تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسکے لقب کے ساتھ پکارا تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ اس لقب کو برا سمجھتا ہے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ولاتنابزوا بالالقاب اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ضحاک بن ابی جبیرہ وہی ضحاک بن خلیفہ ہیں ہم انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کرینگے مگر صحیح یہ ہے کہ ابوجبیرہ بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ عروہ بن زبیر نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو بیعت عقبہ میں شریک تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنیکے لیے حاضر تھے اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے انکو شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل انصاری الاشہلی۔ احد میں شریک تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں وفات پائی۔ یہ ضحاک والد ہیں ثابت بن ضحاک کے اور ابوجبیرہ کے والد ہیں۔ یہی ہیں جنھوں نے محمد بن مسلمہ سے پانی کی بابت جھگڑا کیا تھا یہ جھگڑا حضرت عمر کے سامنے پیش ہوا تو انھوں نے محمد بن مسلمہ سے کہا واللہ اسکے یہاں پانی ضرور جائیگا گو تمہارے پیٹ پر ہو کر بہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ انکا بنی نضیر تھا۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے ابن انکے اس قول کی جو ضحاک بن جبیرہ کے تذکرہ میں گذر چکا ہے کہ یہ ضحاک بن خلیفہ ہیں تردید ہوتی ہے انھوں نے انکو وہاں ابوجبیرہ کہا تھا اور ابوجبیرہ ضحاک کے بیٹے ہیں اور یہاں خود ابوجبیرہ کو ضحاک بنایا پس انھوں نے اپنے قول کے خلاف کہدیا صحیح یہ ہے کہ ابوجبیرہ بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ حمیری۔ انکا ذکر کتاب العلاء میں ہے اس سے پہلے انکا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن زمل جہنی۔ یہ طبرانی کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن زمل ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ان لوگوں میں

لکھا ہی جنکا نام معلوم نہین مسلم بن عبد اللہ جہنی نے اپنے چچا ابو مشجعہ بن ربعی سے انھون نے ضحاک بن زمل سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز صبح کے اپنا پیر اسی طرح دھرے ہوے ستر مرتبہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا پھر فرماتے ہین کہ ستر مرتبہ اسکا پڑھنا سات سو گناہون کا معاوضہ ہو سکتا ہی اور جس کے گناہ ایک دن مین سات سو سے بھی زیادہ ہون اسمین کچھ بھلائی نہین پھر اسکو دو مرتبہ کہکر لوگون کیطرف منہ کرکے بیٹھ جاتے تھے اور آپ (اس وقت) خواب کا سننا پسند کرتے تھے اسکے بعد انھون نے پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن زمل کا نام مین کسی روایت مین نہین دیکھتا ہون طبرانی نے انکا ذکر کیا ہی اور ابو نعیم نے انکی پیروی کی ہی مین سمجھتا ہون کہ ان دونون سے غلطی ہوگئی ہی شاید انکو ضحاک بن زمل کا نام یاد ہوگا وہ سمجھے کہ یہ وہی ابن زمل ہیں حالانکہ ضحاک بن زمل تبع تابعین مین ایک شخص ہین انکو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن حارث بن زائدہ بن عبد اللہ بن حبیب بن مالک بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت انھون نے اٹھائی ہی اور آپنے انکے لئے ایک جھنڈا بھی بندھوا دیا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہی

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی کنیت انکی ابو سعید ہی۔ اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہی۔ بادیہ مدینہ مین اترا کرتے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانون پر حاکم مقرر کیا تھا اور انکو ایک خط بھی لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دین وہ دھوکے سے مقتول ہوگئے تھے یہ ضحاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلوار لئے (پہرہ دینے) کھڑے ہوا کرتے تھے۔ بہادر اور جری تھے تنہا سو آدمیون کی برابر سمجھے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلئے چلے تو انکو قبیلہ بنی سلیم پر سردار بنایا وہ نو سو آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین کوئی شخص ایسا ہی جو سو کی برابر ہو تاکہ تم پورے ہزار ہو جاؤ پھر آپنے ضحاک سے اس کمی کو پورا کردیا یہ ان کے سردار تھے ان کو اپنے حاکم اپنا مقرر کیا کہ وہ سب قبیلہ قیس غیلان سے تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کا امیر بھی مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر عباس بن مرداس سلمی نے اپنے شعر مین کیا ہی۔

ان الذین وفوا بما عاہدتہم ... جیش بعثت علیہم الضحاکا ... امرتہ ذرب اللسان کانہ ... لما تکنفہ العدو یراکا ... طورا یعانق بالیدین وتارۃ ... یفری الجماجم صارما بتاکا

ترجمہ۔ پختہ ارادہ وہ لوگ جنھون نے (اے رسول اللہ) آپکے عہد کو پورا کیا اور لشکر کے ساتھ تھے [illegible] ضحاک کو سردار بنایا تھا آپنے انکا تیز زبان کا سردار بنایا تھا جب انکو دشمن گھیر لیتا تھا تو انکا سر جاتا تھا اور وہ پھر کبھی ہاتھون سے معانقہ کرتا تھا [illegible] چھانٹ دیتا تھا

انسے سعید بن مسیب اور حسن بصری نے روایت کی ہی۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ دیت عاقلہ کو ملیگی اور عورت اپنے شوہر کی دیت سے میراث نہ پائیگی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے انسے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دو اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے زہری سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی۔ بنی دینار بن نجار سے ہین بھائی ہین نعمان بن عبد عمرو کے یہ دونون بھائی غزوہ بدر مین شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہو اور یہ دونون احد مین بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ سعدی۔ سعد تمیم کے خاندان سے ہین۔ عبد اللہ بن عرادہ نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھون نے ضحاک بن عرفجہ سے روایت کی ہو کہ انکی ناک واقعہ کلاب مین زخمی ہوگئی تھی اور ابو الاشہب نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہو کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی اور ابن مبارک نے جعفر بن حیان سے انھون نے ابن طرفہ سے انھون نے عرفجہ سے انھون نے اپنے دادا یعنی عرفجہ سے نقل کیا ہو کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی پس کچھ لوگون نے انکا نام عرفجہ بتایا ہو اور کچھ لوگون نے طرفہ اور کچھ لوگون نے ضحاک۔ یہ ابو عمر کا کلام تھا اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن عرادہ کا قول نقل کرکے لکھا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ انکا نام عرفجہ بن اسعد ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے کہا ہو کہ انکی ناک زخمی ہوگئی تھی یہ غلط ہو صحیح یہ ہو کہ انکا نام عرفجہ ابن اسعد ہو یہ قول صرف ابن مندہ کا نہین ہو بلکہ اور لوگون نے بھی انکی موافقت کی ہو اور انھون نے اسکی غلطی بھی بیان کی ہو پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہ رہا واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد الاکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی فہری۔ کنیت انکی ابو انیس اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی امیمہ بنت ربیعہ کنانی ہین۔ یہ ضحاک چھوٹے بھائی ہین فاطمہ بنت قیس کے بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً سات برس پہلے پیدا ہوچکے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صحابی نہین ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ نہیں سنا یہ حضرت معاویہ کیطرف سے حاکم تھے حضرت معاویہ کیطرف سے لڑائیون مین انھون نے بڑے بڑے کام کئے ہین حضرت معاویہ نے انکو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا پس پہنچ کا پل عبور کرکے مقام رقہ مین گئے اور وہان اہل عراق پر حملہ کیا اور مقام ہیت مین مقیم رہے پھر حضرت معاویہ نے انکو زیاد کے بعد ۵۳ھ مین کوفہ کا حاکم مقرر کیا اور ۵۷ھ مین انکو معزول کیا جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تو انہین نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور شہر کو حراست مین لے لیا یہانتک کہ یزید بن معاویہ آگیا پھر یہ یزید کے اور اسکے بیٹے معاویہ کے ہمراہ رہے جب یہ دونون مرگئے تو ضحاک نے دمشق مین حضرت عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کر لی مروان بن حکم نے جب شام کے بعض حصص پر قبضہ کیا تو ضحاک اس سے مقام مرج راہط مین دمشق کے پاس لڑے ضحاک وہین شہید ہوئے اور انکے ساتھ بہت سے لوگ قبیلۂ قیس غیلان کے شہید ہوئے انکی شہادت ۱۵ ذیحجہ ۶۴ھ مین ہوئی۔ ان سے حسن بصری اور تمیم بن طرفہ اور محمد بن سوید فہری اور سماک اور میمون بن مہران نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن زید نے حسن بصری سے انھون نے ضحاک بن قیس سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ضحاک بن قیس نے ابن ہیثم کو جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا یہ لکھ کے بھیجا۔ السلام علیکم امابعد مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے قریب کچھ فتنے ہون گے تاریک مثل دھوئین کے ان فتنون مین آدمی کا قلب مر جائیگا جس طرح بدن مرجاتا ہے صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا کچھ لوگ اپنے دین کو تھوڑے سے مال دنیا پر بیچ ڈالینگے یزید بن معاویہ مرگیا اور تم لوگ ہمارے بھائی ہو لہذا تم ہمسے پیشقدمی نکرنا یہانتک کہ ہم کسی کو اپنے لئے منتخب کرین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معاویہ تمیمی۔ انھین کو احنف بن قیس کہتے ہین انکا تذکرہ احنف اور ضحاک کے نام مین ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن سعد۔ انکا تذکرہ ابوبکر بن ابی عاصم نے وحدان مین کیا ہے۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم اور عبد الرحمن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی عبد اللہ بن محمد بن فورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کثیر بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے انھون نے سلیمان بن عمر سے انھون نے ضحاک بن نعمان بن سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ مسروق بن وائل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوگیا پھر انھون نے عرض کیا کہ مین چاہتا ہون کہ آپ میری قوم کی طرف کچھ لوگ ان کو بھیجین جو انھین اسلام کی ترغیب دین اور آپ

پیری قوم کو ایک خط بھی لکھیں [illegible] اپنا ہی کہ اللہ انھیں ہدایت کرے پس آپ نے حضرت معاویہ کو حکم دیا انھون نے خط لکھا (جسکا مضمون یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاقیال من حضرموت باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ علی التیعۃ ولصاحبہا التیعۃ وفی السیوب الخمس وفی البعل العشر لاخلاط ولا وراط ولا شغار ولا جلب ولا جنب ولا اشناق والعون للسرایا المسلمین لکل عشرۃ مایحمل القراب من اجبی فقد اربی وکل مسکر حرام یہ خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیاد بن لبید کے ہاتھ بھیجا۔ یہ خط غریب ہی اور مشہور یہ ہی کہ یہ خط آپ نے وائل بن حجر کو لکھدیا تھا۔

باب الضاد والراء

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن ازور۔ ازور کا نام مالک بن اوس بن جذیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ تینون نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکا نسب دوسری طرح بیان کیا ہی انھون نے کہا ہی ضرار بن ازور بن مرداس بن حبیب ابن عمرو بن کثیر بن عمرو بن شیبان اسدی۔ مگر پہلا ہی نسب زیادہ مشہور ہی کنیت انکی ابو الازور ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو بلال مگر پہلی زیادہ مستعمل ہی بڑے شہسوار اور بہادر اور شاعر تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو انکی ملک مین ایک ہزار اونٹ معہ انکے چرواہون کے تھے انھون نے حضرت سے بیان کیا کہ مین اسقدر مال چھوڑ کے آیا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے کچھ شعر کہا ہین آپ نے فرمایا سناؤ تو انھون نے کہا ؎

خلعت القداح وعزف القیان ۔ والخمر اشربہا والثمالا ۔ وکری المحبر فی غمرہ ۔ وجہدی علی المسلمین القتالا
فیا رب لا اغبنن صفقتی ۔ فقد بعت اہلی ومالی بدالا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسکے جواب مین) فرمایا کہ اے ضرار تمہاری تجارت خسارہ مین نہ رہیگی۔ یہی ہین جنھون نے مالک بن نویرہ تمیمی کو حضرت خالد بن ولید کے حکم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین قتل کیا تھا اور یہی ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی صیدا کیطرف جو قبیلہ بنی اسد کی ایک شاخ ہی اور بنی دیل کیطرف قاصد بنا کے بھیجا تھا۔ یہین ابو منصور بن مکارم

ف۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی محمد رسول اللہ کیطرف سے اقیال حضرموت کے نام نماز پڑھنے اور زکوۃ لینے کیلئے ہر چالیس بکریون پر زکوۃ فرض ہی اور نصاب سے زیادہ بکریون پر کچھ نہیں ہی اور کھیتی مین [illegible] مال مین پانچوان حصہ ہی اور ان درختون مین [illegible] کی ضرورت نہین دسوان حصہ ہی دو آدمی اپنا مال باہم مخلوط نکرین چھپائین نہین کوئی شخص نکاح شغار نکرے اور اپنے مال کو [illegible] زکوۃ [illegible] مسلمانون کے لشکر کو رسد پہونچانا چاہیئے فی دس آدمی اتنا دینا چاہیئے جو ایک اونٹ اٹھا سکے ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہی ۱۲ ف۲ ترجمہ میں نے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیئے + مین شراب اور [illegible] + اور میری تمام قوت اور ہمت مسلمانون سے جنگ کرنے مین صرف ہوتی تھی + پس اے پروردگار میری تجارت کو خسارہ مین نکر + مینے (ان افعال کے) بدلہ مین اپنے عزیزون کو اور مال کو چھوڑ دیا ہی

ابن احمد سود ب نے اپنی سند سے ابوذکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ حسن بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمین حجاج بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن عبید نے اعمش سے انھون نے یعقوب بن بحیر سے انھون نے ضرار بن
ازور سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ کے لئے ایک بکری کا دودھ
دوہا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ دودھ کے خواہشمند کو بلاؤ۔ یہ ضرار جنگ مسیلمہ (کذاب) مین یمامہ مین موجود تھے اور اسمین انکی بڑی آزمایش ہوئی
انکے دونون پیر کٹ گئے تو یہ گھٹنون کے بل چلتے تھے اور لڑتے تھے اور گھوڑے انکے اوپر سے نکل جاتے تھے یہانتک کہ موت کی کیفیت انپر
طاری ہوئی یہ واقدی کا قول ہی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ جنگ یمامہ مین زخمی ہو گئے تھے بعد اسکے انکا انتقال ہوا اور بعض لوگون نے
کہا ہی کہ یہ جنگ اجنادین واقع ملک شام مین شہید ہوئے یہ موسی بن عقبہ کا قول ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انھون نے کوفہ مین عہد
خلافت حضرت عمر بن خطاب وفات پائی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ اُن لوگون مین سے ہین جو سرزمین جزیرہ کے مقام حران مین فروکش
ہوئے تھے اور جنگ یرموک اور فتح دمشق مین شریک تھے۔ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ ابو جندل اور انکے اصحاب کے ساتھ تھے جب کہ
انھون نے شراب پی تھی اور انسے ابو عبیدہ نے پوچھا تھا (کہ تم نے شراب کیون پی) تو ان لوگون نے جواب دیا کہ فهل انتم منتهون یعنی کیا تم
شراب پینے سے باز آؤگے کوئی تاکیدی حکم نہین دیا حضرت ابو عبیدہ نے یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے لکھا کہ ان کو
بلاکے پوچھو اگر وہ کہین کہ شراب حلال ہی تو انکو قتل کر دو اگر وہ کہین کہ حرام ہی تو انپر درے لگاؤ حضرت ابو عبیدہ نے ان لوگون سے پوچھا ان
لوگون نے کہا حرام ہی پس انھون نے ان لوگون کے دُرّہ مارے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مرداس بن کثیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قرشی فہری انکے والد مرداس اپنے زمانے مین
بنی فہر کے رئیس تھے اپنی قوم کیلیے ایک مسافر خانہ بنایا تھا ضرار جنگ فجار کے دن بنی محارب بن فہر کے سردار تھے قریش کے شہسوارون اور
بہادرون اور شیرین کلام شاعرون مین سے تھے یہ اُن چار آدمیون مین سے تھے جنہون نے خندق کو عبور کیا تھا زبیر بن بکار نے کہا ہی کہ
قریش مین انسے اور ابن زبعری سے بہتر کوئی شاعر نہ تھا فتح مکہ کے مسلمانون مین سے تھے جو اشعار انھون نے فتح مکہ کے دن کہے تھے
انھین مین سے یہ اشعار ہین۔

یا نبی الہدی الیک لجا حی قریش و انت خیر لجا   والتقت حلقتا البطان علی القوم و نودوا بالصیلم الصلعاء
ان سعدا یرید قاصمة الظهر   باهل الحجون والبطحاء

ترجمہ اے نبی ہدایت آپ کے یہان قریش کا قبیلہ پناہ گزین ہوا ہی اور آپ بہتر جائے پناہ ہین ۔ قریش پر دونون حلقہ کمند کے پڑ گئے تھے اور
انھین عذاب شدید کی خبر سنا دی گئی تھی ۔ سعد چاہتے ہین کہ اہل حجون و بطحا کی پیٹھ توڑ دین ۱۲

اس شعر میں سعد بن عبادہ کیطرف اشارہ ہی انھوں نے فتح مکہ کے دن کہا تھا کہ آج حرمت حلال کیجائیگی۔ ضرار نے ایک دن حضرت
ابوبکر صدیق سے (بطور مذاق کے) کہا کہ قریش کے حق میں ہم آپ سے زیادہ فائدہ رسان تھے ہم نے انکو جنت میں داخل کیا اور تم نے
انکو دوزخ میں داخل کیا یعنی ہم نے مسلمانوں کو قتل کیا وہ جنت میں گئے اور آپ لوگوں نے کافروں کو قتل کیا وہ دوزخ میں گئے۔ اوس
و خزرج نے باہم اس بات میں اختلاف کیا کہ سب سے زیادہ احد کے دن کسنے شجاعت دکھلائی تھی ادہر سے ضرار بن خطاب کا گذر ہوا
لوگوں نے کہا یہ بھی احد میں (کافروں کیطرف سے) شریک تھے یہ بھی انکے حالات سے واقف ہیں انسے پوچھو ضرار نے کہا میں اوس و خزرج کو نہیں
جانتا مگر یہ جانتا ہوں کہ احد کے دن تم میں سے گیارہ آدمیوں کا نکاح حوروں سے کرادیا تھا یہ کلام ابوعمر کا تھا مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ ضرار بن خطاب کا
ذکر کیا جاتا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں ہے انسے حضرت عمر بن خطاب نے روایت کی ہے۔ ابونعیم نے ابن مندہ کا کلام نقل کرکے کہا ہے کہ بعض
متاخرین نے انکو ذکر کیا ہے اور کسی نے انکا تذکرہ صحابہ میں نہیں کیا اور نہ ان لوگوں میں کیا ہے جو اسلام لائے مگر ابوعمر کا کلام بھی ابن مندہ
کے قول کی تائید کرتا ہے اور ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ مستقل طور پر
لکھا ہے لیکن شاید انکے استدراک کرنیکی وجہ یہ ہے کہ ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن عساکر دمشقی نے تاریخ دمشق میں انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ
یہ صحابی ہیں حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ فتوح شام میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے ان کا اسلام مشہور رہا اور ان کی
نظم و نثر انکے اسلام پر دلالت کرتی ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن قحذم۔ بجالی ہیں عوف بن قحذم کے ... انکی حدیث زید بن اسطام بن ضرار بن قحذم نے اپنے باپ سے روایت کی انھوں نے انکے دادا سے
روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے میں انکے ساتھ تھا ہمارے ساتھ بہت سے لوگ تھے
پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر شخص کو دو دو چادریں دیئے جانے کا حکم دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزنی۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے جب انھوں نے ربیع الاول سنہ ۱۲ھ میں مقام حیرہ کو فتح کیا یہ طبری کا قول ہے اور
انھوں نے کہا ہے کہ یہ دس بھائی تھے۔

(سیدنا) ضرس (رضی اللہ عنہ)

ابن قطبہ۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا ذکر حنظلہ بن حذیم کے نام میں ہوچکا ہے یہ وہی یتیم ہیں جو حنیفہ کے پاس تھے اور وہ ان کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے تھے قریب بلوغ تھے پس حنیفہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر شاہد بنایا تھا کہ انھوں نے
انکو چالیس اونٹ دئے تھے۔ انکا ذکر حنیفہ کے نام میں ہوچکا ہے۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ضریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ بعض لوگ انکو عرفجہ بن ضریح کہتے ہیں لیث نے زیاد بن علاقہ سے انھوں نے ضریح بن عرفجہ یا عرفجہ بن ضریح سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عنقریب کچھ فتنے ہونگے پس جس شخص کو تم دیکھو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں تفریق اور انکے اتحاد میں خلل ڈالتا ہے تو اسکو قتل کر دو چاہے کچھ ہو جائے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگ عرفجہ بن شریح اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

باب الضاد والغین والمیم

(سیدنا) ضغاطر (رضی اللہ عنہ)

روم کے پادری تھے۔ محمد بن اسحاق نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ ہرقل (شاہ روم) نے دحیہ بن خلیفہ کلبی سے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکے اس کے پاس گئے تھے کہا کہ خدا کی قسم تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں اور وہ ہی ہیں جنکے ہم منتظر ہیں اور جنکا ذکر ہماری کتابوں میں ہے مگر میں اہل روم سے اپنی جان کا خوف رکھتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً میں انکی پیروی کر لیتا پس تم پادری ضغاطر کے پاس جاؤ اور انسے اپنے صاحب کا حال بیان کر دو وہ مجھسے زیادہ اہل روم کے نزدیک معظم و مطاع ہیں دیکھو وہ کیا کہتے ہیں پس دحیہ گئے اور انھوں نے ضغاطر سے بیان کیا ان باتوں کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ضغاطر نے کہا کہ خدا کی قسم تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں ہم انکا حال جانتے ہیں اور انکا نام ہماری کتاب میں ہے بعد اسکے ضغاطر نے سیاہ لباس جو ان کے جسم پر تھا اتار دیا اور سفید لباس پہن لیا اور عصا ہاتھ میں لیکے اہل روم کے پاس گئے وہ لوگ اسوقت گرجا میں تھے پھر انھوں نے کہا کہ اے گروہ روم ہمارے پاس احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خط آیا ہے وہ اس خط میں ہمیں اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور احمد خدا کے رسول ہیں پس سب لوگوں نے یکبارگی ان پر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا پس دحیہ ہرقل کے پاس لوٹ کر گئے اور اس سے سارا حال بیان کیا ہرقل نے کہا میں تو تم سے کہہ چکا کہ ہم اپنی جان کا خوف ہے ضغاطر ان کے نزدیک خدا کی قسم مجھسے زیادہ باعظمت تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضماد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ ازدی۔ قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں جاہلیت کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ وہ علاج اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اور علم کی تلاش میں رہتے تھے شروع زمانہ میں اسلام لائے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ضماد بن ثعلبہ ازدی قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں ابن مندہ نے اتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ بعض لوگ انکو ضمام کہتے ہیں۔ ان سب لوگوں نے

حضرت ابن عباس کی یہ حدیث روایت کی ہے ہم سے ابو الفرج یحییٰ بن محمود ثقفی اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک
بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم نے عبد الاعلیٰ یعنی ابو ہمام سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داود نے عمرو بن سعید
سے انھون نے سعید بن جبیر سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ ضماد مکہ مین آئے قبیلہ ازدشنوءہ سے تھے
آسیب کی جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے جب انھون نے مکہ کے بیوقوف لوگون سے سنا کہ محمد کو جنون ہوگیا ہی تو کہنے لگے اگر مین انھین دیکھتا تو
شاید اللہ انکو میرے ہاتھ سے شفا دیتا چنانچہ وہ حضرت سے ملے اور کہا کہ ای محمد مین آسیب کی جھاڑ پھونک کرتا ہون اور اللہ میرے ہاتھ
جسکو چاہتا ہی شفا دیتا ہی کہ آپ کو کچھ ضرورت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ
واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ضماد نے کہا حضرت ان کلمات کو پھر پڑھیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑھا ایسا ہی تین
مرتبہ ہوا انھون نے کہا واللہ مین کاہنون کا قول سنا ہی اور ساحرون کی گفتگو سنی ہی اور شاعرون کا کلام سنا ہی مگر مینے ایسے کلمات کسی سے
نہین سنے واللہ یہ کلام دریا کی مثل ہین آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ مین آپ سے اسلام پر بیعت کرون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھا
دیا اور انھون نے بیعت کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی انھون نے عرض کیا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی اسکے بعد
ایسا اتفاق ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طرف لشکر بھیجا اس لشکر کا گذر انکی قوم کی طرف ہوا تو سردار لشکر نے لشکر والون سے پوچھا
کہ کیا تم مین سے کسی شخص نے کوئی چیز ان لوگون کی پائی ہی جسنے کوئی چیز پائی ہو وہ واپس کردے ایک شخص نے کہا مینے ایک طہارت کا برتن
پایا ہی سردار نے کہا اسکو واپس کردو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم کے ہین (کافر نہین ہین کہ ان کا مال لے لینا جائز ہو)

(ضمام بن ثعلبہ) (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ [illegible] بنی سعد بن بکر سے ہین اور بعض لوگ انکو تمیمی کہتے ہین مگر صحیح یہ ہین کہ بنی سعد بن بکر سے تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس [illegible] آئے تھے [illegible] کہتے ہین [illegible] کا ذکر ہی محمد بن حبیب [illegible] کا یہی قول ہی اور بعض لوگ کہتے ہین [illegible] کا ذکر ہی
اور بعض کہتے ہین [illegible] کا اسکو ابن ہشام نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہی انکی حدیث ابن عباس اور انس اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ نے
روایت کی ہے طلحہ نے انکا نام نہین لیا انکی حدیث کی سند [illegible] صحیح ہین ہمین عبید اللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک
انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ولید نے کریب مولی ابن عباس سے انھون نے ابن
عباس سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا وہ آئے
اور انھون نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر باندھا یا دہ ایک بہادر آدمی تھے گیسو انکے بڑھے ہوئے تھے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ

لہ ترجمہ سب تعریفین اللہ کیلیے ہین ہم اسکی تعریف کرتے ہین اور اس سے مدد مانگتے ہین جسکو اللہ ہدایت کرے اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین ہی اور جسکو وہ گمراہ کرے
اسکا کوئی ہدایت کرنیوالا نہین مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور یہ کہ محمد اللہ کے بندہ اور اسکے رسول ہین ۱۲۔

وسلم کے سامنے آکے کھڑے ہوگئے آپ اپنی مسجد میں اپنے صحابہ کیساتھ بیٹھے ہوے تھے ضمام نے پوچھا کہ تم میں ابن عبد المطلب کون ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر ضمام نے کہا ای ابن عبد المطلب میں آپسے ایسا باتیں پوچھونگا اور پوچھنے میں سختی کرونگا آپ مجھپر ناخوش ہوں حضرت نے فرمایا نہیں ناخوش ہونگا جو تمہارا جی چاہے پوچھو ضمام نے کہا میں آپ کو آپکے خدا اور اگلوں پچھلوں کی خدا کی قسم دلاکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف سے رسول بناکر بھیجا ہی آپنے فرمایا بار خدایا ہاں پھر ضمام نے کہا میں آپ کو آپکے خدا اور اگلوں پچھلوں کے خدا کی قسم دلاکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہی کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے چھوڑ دیں آپنے فرمایا بار خدایا ہاں اسکے بعد ضمام نے تمام فرائض اسلام کو یکے بعد دیگرے پوچھا نماز کو زکوۃ کو روزے کو حج کو اور تمام شرائع اسلامیہ کو اور ہر مرتبہ قسم دلاکر پوچھتے تھے جس طرح پہلی مرتبہ پوچھا تھا جب اس سے فراغت پائی تو کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ میں ان فرائض کو ادا کرتا رہونگا اور جن باتوں سے آپنے منع فرمایا ہی ان سے پرہیز رکھونگا نہ اس پر زیادتی کرونگا اور نہ اس سے کمی کرونگا اسکے بعد وہ لوٹ گئے جب وہ چلدیئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ گیسو والا سچ کہتا ہی تو یہ جنت میں داخل ہوگا ضمام اپنی قوم کے پاس گئے وہ سب لوگ ان کے پاس جمع ہوے سب سے پہلی بات جو انھوں نے کہی یہ تھی کہ لات وعزی بہت ہی برے ہیں لوگوں نے کہا ای ضمام [illegible] کہیں برص نہ ہوجائے کہیں جذام نہ ہوجائے کہیں جنون نہ ہوجائے ضمام نے کہا تمہاری خرابی ہو واللہ لات وعزی نہ نقصان پہونچا سکتے ہیں نہ نفع دیسکتے ہیں اور بیشک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہی اور انپر کتاب نازل کی ہی اس کتاب کے ذریعہ سے تمہیں اس (جہالت) سے نکالا ہی جسمیں تم تھے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہی کوئی اسکا شریک نہیں اور محمد اسکے بندہ اور اسکے رسول ہیں جن باتوں کا انھوں نے حکم دیا ہی اور جنسے منع کیا ہی وہ سب باتیں اسی رسول کے پاس سے لایا ہوں راوی کہتا تھا کہ شام تک انکی مجلس میں جسقدر مرد اور عورت تھے سب مسلمان ہوگئے ابن عباس کہتے تھے ہم نے کوئی وفد ضمام سے افضل نہیں سنا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضمام (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثوابہ بن حکم ہمدانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور اسلام لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک تحریر بھی لکھدی تھی [illegible] انکا ذکر ابو عمر نے ضمضم کے نام میں کیا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن النضر انصاری۔ ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی سے بن ابی الحجاج مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابی نصر نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن بکار براد حمصی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں
نے قیس بن سعد سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ ابتدای اسلام میں یہ حکم تھا کہ
نماز عشا پڑھنے کے بعد (رمضان میں) کھانا پینا اور عورتوں سے اختلاط کرنا حرام ہو جاتا تھا ایک روز (بعد نماز مغرب) کے ضمرہ بن انس کو
نیند کا غلبہ ہوا اور وہ بغیر کھانا کھائے سو گئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا پڑھ چکے تو وہ اٹھے اور انھوں نے کھایا پیا
صبح کو رسول خدا صلی علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کیفیت بیان کی پس اللہ عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی احل لکم لیلۃ
الصیام الرفث الی نسائکم الایہ[^1] پس یہ حکم اللہ عز و جل کی رحمت سے منسوخ ہو گیا انکے نام میں بہت اختلاف ہے جنکی وجہ سے یہ آیت
نازل ہوئی۔ انکا ذکر کئی مقام پر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بہزی۔ بہز ایک قبیلہ ہے بنی سلیم بن منصور کا۔ یہ ضمرہ مقام حمص میں رہتے تھے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن
احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے بقیہ یعنی ابن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن جابر سے انھوں نے ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں دو حلہ یمنی پہنے ہوئے آئے حضرت نے فرمایا ای ضمرہ کیا تم اپنے اس لباس کو سمجھتے ہو کہ تمھیں جنت
میں داخل ہونے دیگا انھوں نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے استغفار کیجئے میں ابھی انکو اتار ڈالونگا بیٹھوں گا نہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ای اللہ ضمرہ کی مغفرت کر پس یہ بہت جلد ساتھ گئے اور انھوں نے ان دونوں حلوں کو اتار ڈالا انسے ابو یحییٰ نے
روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہو گے تاوقتیکہ باہم حسد نہ کرو گے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی۔ یہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انھوں نے محمد بن جعفر ابن زبیر سے روایت
کی ہے کہ انھوں نے زیاد بن ضمرہ کو عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ انکے والد سعد بن ضمرہ نے انسے بیان کیا سعد بن ضمرہ
اور انکے والد ضمرہ دونوں حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ظہر کی نماز پڑھ کے ایک
درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور آپ کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے وہ کہتے تھے کہ دو آدمی کھڑے ہوئے عیینہ بن حصن فزاری جو قبیلہ قیس

[^1]: ترجمہ حلال کر دیا گیا تمھارے واسطے رمضان کی راتوں میں اپنی عورتوں سے اختلاط کرنا ۱۲

غیلان سے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی جو قبیلۂ خندف سے تھے یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے اور اپنے ایک مقتول کی بابت جھگڑا شروع کیا پس عیینہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ میں اسکو نہ چھوڑونگا یہانتک کہ اسکی عورتوں کو وہی مزہ چکھا دوں جو اسنے میری عورتوں کو چکھایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دیت کیلئے کہا اور برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگ دیت پر اصرار کرتے رہے یہانتک کہ وہ دیت پر راضی ہو گئے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہاں ہے قاتل کو لے آؤ میں اسکے لئے استغفار کروں چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اسنے کہا میں محلم بن جثامہ لیثی ہوں مقتول عمرو بن اضبط تھے ان لوگوں نے جنمیں ابو قتادہ اور ابو حدرد اسلمی بھی تھے عمرو بن اضبط سے ملاقات کی عمرو بن اضبط ایک اونٹ پر سوار تھے اور ایک ظرف دودھ کا ان کے سامنے رکھا تھا عمرو بن اضبط نے ان لوگوں کو سلام کیا پس محلم بن جثامہ نے انکو قتل کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے انکا نام ضمرہ بن سعد سلمی بتایا ہے اور بعض لوگ انکو ضمیرہ کہتے ہیں۔

(سیدنا ضمرہ رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبید اللہ ہے انکے بیٹے عبید اللہ نے روایت کی ہے کہ ایکبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حروری (مذہب کے لوگ) یاسر کی نہروں سے نکلیں گے میں نے عرض کیا کہ یاسر میں تو کوئی نہر نہیں ہے آپنے فرمایا عنقریب ہو نگی۔ ابو زرعہ نے انکا تذکرہ افراد میں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا ضمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض لوگ انکو ضمرہ بن بشر کہتے ہیں مگر اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیٹے ہیں عمرو بن عدی جہنی کے۔ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلۂ خزرج کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی ساعدہ کے حلیف تھے یہ لوگ بھی خزرج کے ہیں موسی بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بنی طریف کا حلیف ہونا اور بنی ساعدہ کا حلیف ہونا باہم مخالف نہیں ہے کیونکہ بنی طریف ایک شاخ بنی ساعدہ کی ہے طریف بیٹے تھے خزرج ابن ساعدہ کے یہ لوگ سعد بن عبادہ کے گروہ سے تھے۔

(سیدنا ضمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمر خزاعی۔ بعض لوگ انکو ضمرہ جندب کہتے ہیں اور بعض لوگ ضمضم کہتے ہیں جنمیں ضحاک نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنے ایک خط میں اہل مکہ کو یہ آیت لکھکر بھیجی ان الذین توفاھم الملائکۃ ظالمی انفسھم الخ حبیب

سلہ اس آیت میں ان لوگوں پر وعید ہے جو باوجود قدرت کے دار الحرب سے ہجرت نکریں عبد الرحمن بن عوف کا مقصود اس آیت کے لکھنے سے یہ تھا کہ جو مسلمان مکہ میں باقی رہ گئے ہیں ان کو ہجرت پر آمادہ کریں

(مکہ کے) مسلمانوں نے اس آیت کو پڑھا تو ضمضم بن عمرو نے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ضمرہ بن عمرو خزاعی نے کہا کہ واللہ میں ضرور
(مکہ سے) چلا جاؤنگا اسوقت یہ بیمار تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (درحال بیمار نہ تھے بلکہ) بیمار بنگئے تھے تاکہ مکہ سے (تبدیل آب و ہوا کا
بہانہ کرکے) چلے جائیں پھر انھوں نے کہا کہ مجھے لیجلو بیان کی گرمی مجھے اذیت دیتی ہی چنانچہ یہ چلدیئے مقام تنعیم تک پہونچے تھے کہ وفات
ہوگئی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت الایہ - ہمیں ابوالفضل منصور
بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر بن ابان
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن اشعث نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے
ضمرہ بن جندب اپنے گھر سے چلے انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے سوار کردو پھر یہ راستہ ہی میں انتقال کرگئے قبل اسکے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچیں پس یہ وحی نازل ہوئی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد
وقع اجرہ علی اللہ - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض جہنی - انصار کے خاندان بنی سواد کے حلیف تھے - احد میں شریک تھے اور یمامہ میں شہید ہوئے عبداللہ بن انیس
کے چچازاد بھائی ہیں - انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العیص بن ضمرہ بن زنباع اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن العیص خزاعی ہیں بارادہ ہجرت اپنے گھر سے چلے تھے راستہ میں
وفات پائی سعید بن جبیر نے اللہ تعالی کے قول ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ کی تفسیر میں روایت کیا ہی کہ قبیلہ خزاعہ کے
ایک شخص تھے ضمرہ بن عیص بن ضمرہ بن زنباع جب لوگوں کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو وہ بیمار تھے انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ
ایک تخت پر انکو لٹا کر اس تخت کو اونٹ پر رکھدیں اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا دیں اُن لوگوں نے ایسا ہی
کیا پھر مقام تنعیم میں جو مکہ کے قریب ہی انھوں نے وفات پائی انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور عکرمہ نے کہا ہی
کہ جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی انکا نام ضمرہ بن ابی العیص تھا اسکو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس
سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہی
کہ انھوں نے کہا ضمرہ بن ابی العیص اور عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھوں نے
کہا ضمرہ یا ابوضمرہ ابوعمر نے کہا ہی صحیح یہ ہی کہ انکا نام ضمرہ تھا نہ ابوضمرہ - عکرمہ نے کہا ہی کہ میں چودہ برس تک اس شخص کے نام کی

[1] ترجمہ جو شخص اللہ و رسول کیطرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے چلے پھر راستہ میں اسکو موت آجائے تو اللہ کے ذمہ اس کا ثواب ثابت ہو چکا ۱۲

تلاش میں رہا جسکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا سمجھ رہا تھا کہ میں واقف ہو گیا اسی قسم کا حال ضمرہ بن عمرو خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہی اگر سب لوگون نے اس تذکرہ کو علیحدہ نہ لکھا ہوتا تو ہم یہ حالات پہلے ہی تذکرہ میں بڑھا دیتے مگر ہم تو انہیں لوگون کی پیروی کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عزیہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ احد میں اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے اور جسر ابو عبید کے دن قتال فارس میں بعہد خلافت حضرت عمر شہید ہوئے یہ بھتیجے ہین منقذ بن عمرو والد حبان بن منقذ کے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی انصاری خزرجی ساعدی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگون کے نام میں جو خاندان انصار کی شاخ خزرج کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب سے جنگ بدر میں شریک تھے ضمرہ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن جہینہ کا نام بھی روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی اور دونون نے انکے نسب میں جہینہ کا ذکر کیا ہی حالانکہ قبیلۂ ساعدہ جہینہ کے علاوہ ہی مگر یہ کہین کہ ایک کو بوجہ حلف کے جہنی کہا اور دوسرے کو بوجہ نسب کے مگر میرا گمان غالب یہ ہی کہ یہ ضمرہ اور ضمرہ بن عمرو دونون ایک ہین اور کعب کا ذکر انکے نسب میں بوجہ اختلاف کے ہی ابونعیم نے انکو دو سمجھ لیا اور ابوموسیٰ نے بھی انکا اتباع کیا حالانکہ نسب بھی ایک ہی اور حلف بھی ایک ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انسے سعید بن مسیب نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے مال کیلئے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن جشم بن عبید سلمی انھون نے حنین کے دن چند اشعار کہے تھے جنمین سے دو شعر یہ ہین۔

ابی لا ازال علی رحالۃ نہدۃ　　جرداء تلحق بالنجاد ازاری　　یوما علی اثر النہاب وتارۃ　　کانت مجاہدۃ مع الانصار

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خزاعی بعض لوگ انکو ضمرہ کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

[1] ترجمہ کیونکہ مین ہمیشہ قبیلۂ نہد کے قافلہ کیساتھ رہتا اور تلوار کی مشابہت میری ازار ملی رہتی تھی یعنی ساتھ رہتا تھا۔ وہ قافلہ بھی [illegible] مارین مدود ہوتا تھا اور کبھی انصار کے ہمراہ جہاد کرتا تھا

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ قطبہ بن عمرو بن ہرم بن قطبہ نے روایت کی ہو کہ لوگ نے انسے بیان کیا کہ ضمضم بن قتادہ کے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا پیدا ہوا قبیلۂ بنی عجل کی ایک عورت سے انکو تشویش ہوئی (کہ میری اولاد سیاہ رنگ کی کیسے پیدا ہوئی) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ کیا تمھارے یہان کچھ اونٹ ہین انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کس رنگ کے ہین انھون نے عرض کیا کہ سُرخ بھی ہین سیاہ بھی ہین آپنے فرمایا سیاہ کہان سے آئے انھون نے کہا کوئی رگ اچھل آئی آپ نے فرمایا تو یہان بھی رگ اچھل گئی پھر کچھ بڑھیان قبیلۂ بنی عجل کی آئین اور انھون نے بیان کیا کہ اس عورت کی کوئی دادی سیاہ رنگ کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسی نے بسند غریب کہا ہو اور کہا ہو کہ یہ اسناد عجیب ہی یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے صحیح ہی اور حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا ہو کہ یہ عورت قبیلۂ بنی فزارہ کی تھی۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

تصغیر ہی ضمرہ کی۔ یہ ضمرہ بیٹے ہین جندب کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے ہین جندب کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے ہین انس کے۔ یہی ہین جو اپنے گھر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی نیت سے چلے تھے اور راستہ مین انتقال کر گئے اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی تھی ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ الایہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اشعث سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے ضمرہ سے روایت کیا ہو نام انکا بغیر تصغیر کے بیان کیا ہو واللہ اعلم ضمرہ بن ابی العیص کے نام مین انکی بابت بہت اختلاف بیان ہو چکا ہو۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی بعض لوگ انکو ضمری کہتے ہین یہ دادا ہین زیاد بن سعد بن ضمیرہ کے انکی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہی ان کا شمار اہل مدینہ مین ہو انسے انکے بیٹے سعد بن ضمیرہ نے روایت کی ہو محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے محلم بن جثامہ کا قصہ روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے ضمرہ کے نام مین ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہو چکا ہو۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ضمیرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ یہ اور ان کے والد ابو ضمیرہ دونون صحابی ہین دادا ہین حسین بن عبد اللہ بن ابی ضمیرہ کے انکا شمار اہل مدینہ میں ہو۔ ابن ابی ذئب نے حسین بن عبد اللہ بن ابی ضمیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ضمیرہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ضمیرہ کی والدہ کی طرف گذرے وہ رو رہی تھین حضرت نے پوچھا کیون روتی ہو کیا بھوکی ہو کیا تمھارے پاس کپڑے نہین ہین انھون نے کہا یا رسول اللہ میرے اور میرے لڑکے کے درمیان مین جدائی پڑگئی

(مالک نے مجھے توڑ کھڑ لیا اور میرے لڑکے کو بیچ ڈالا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اور اسکے بچہ کے درمیان میں تفریق کیجاسکے پھر آپنے اس شخص کو بلوایا جنکے یہاں ضمیرہ تھے اور ایک اونٹ کے عوض میں ضمیرہ کو خرید لیا ابن ابی ذیب کہتے تھے کہ حسین بن عبد اللہ نے مجھے ایک خط بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھوایا جو ان لوگوں کے پاس تھا (مضمون اسکا یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب لابی ضمیرۃ من محمد رسول اللہ لبنی ضمیرۃ واہل بیتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقہم وانہم اہل بیت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان احبوا رجعوا الی اہلہم لاتعرض لہم الابحق من لقیہم من المسلمین فلیستوص بہم خیرا وکتب ابی بن کعب۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

حرف الطاء و باب الطاء والالف

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر۔ عثمان بن عبد اللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تحریر دیکھی (جسکی عبارت یہ تھی) من محمد رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الثمرۃ حتی تبلغ ولا السہم حتی تخمس ولا اعطاء المجالی حتی یضعن۔ ابن قانع نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہی اور دارقطنی نے کہا ہی کہ طارق بن احمر حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہین انسے عبد الکریم جوزی نے روایت کی ہی یہی زیادہ صحیح ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن مسعود اشجعی والد ہین ابو مالک کے۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور خدا کے سوا اور معبودون کا انکار کرتا ہو اس کا مال اور اسکا خون (ضائع کرنا) حرام ہو اور اسکا حساب اللہ عز وجل کے ذمہ ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ حدیث انکی ابو اسامہ۔ مالک بن مغول نے ابان بن مسلم سے روایت کی ہی وہ طارق بن زیاد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے

ط۱ ترجمہ یہ تحریر ہی نبی ضمیرہ کیلئے محمد رسول اللہ کی طرف سے بنی ضمیرہ اور انکے گھر والون کیلئے لکھا جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین آزاد کردیا ہی وہ عرب کے خاندان سے ہین اگر چاہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہین اور اگر چاہین اپنے گھر لوٹ جاوین انکو ناحق کوئی نہ ستائے جو مسلمان انکو ملے وہ انکے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اس تحریر کو ابی بن کعب نے (اپنے قلم سے) لکھا ۱۲ ط۲ ترجمہ محمد رسول اللہ کی طرف سے یہ تحریر ہی نہ بیچو پھل کو یہانتک کہ پک جائے اور نہ مال غنیمت کو یہانتک کہ تقسیم ہو جائے اور حاملہ عورتون سے جماع نہ کرو یہانتک کہ انکو وضع حمل ہو جائے ۱۲

کہا میں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ ہمارے یہاں کچھ انگور کے اور کچھ چھوہارون کے درخت ہیں الخ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید حضرمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں سوید بن طارق ان سے وائل بن حجر حضرمی نے اور انکے بیٹے علقمہ بن وائل نے روایت کی ہے۔ ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ (بن خالد) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے انھون نے علقمہ بن وائل بن حجر سے انھون نے طارق بن سوید حضرمی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک میں انگور پیدا ہوتے ہیں ہم انکو نچوڑ کر رکھ لیتے ہیں کیا اسکو پئیں آپ نے فرمایا نہیں میں نے پھر دوبارہ پوچھا اور کہا کہ ہم اسکو بغرض شفا پیتے ہیں حضرت نے فرمایا وہ شفا نہیں بلکہ مرض ہے۔ اس حدیث کو اسرائیل نے سماک سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا انکا نام سوید طارق ہے اور شریک نے سماک سے انھون نے علقمہ سے انکا نام طارق بن زیاد یا زیاد بن طارق روایت کیا ہے اور ولید بن ابی ثور نے سماک سے انھون نے علقمہ سے طارق بن بشیر یا بشر بن طارق روایت کیا ہے اور شعبہ نے علقمہ بن وائل سے انھون نے اپنے والد سے طارق بن سوید یا سوید بن طارق سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ انکی حدیث مرسل ہے کیونکہ وہ حدیث فروہ بن نوفل سے مروی ہے ان سے زیاد بن علاقہ نے اور عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بجلی احمسی کنیت انکی ابو عبد اللہ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے ابن مندہ سے روایت کیا ہے کہ یہ طارق بیٹے ہیں شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس کے جو ایک شاخ ہے قبیلہ بجیلہ کی۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن عبد القاہر یعنی ابو الفضل نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور حضرت ابو بکر کی خلافت میں چھوٹے چھوٹے لشکرون کے ساتھ رہکر جہاد بھی کیا ہے انسے قیس نے یہی روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ملاء اعلی کس بات میں جھگڑتے ہیں آپ نے فرمایا کفارات اور درجات میں درجات[1] یہ ہیں کھانا کھلانا ہر ایک کو سلام کرنا رات کو جب

[1] درجات سے مراد وہ عبادات ہین جو باعث ترقی درجات ہوں ۱۲

لوگ سوتے ہوں اٹھکر نماز پڑھنا اور کفارات[1] یہ ہیں سخت سردی کے زمانے میں اچھی طرح وضو کرنا جماعت کیلئے جانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ محاربی۔ قبیلۂ محارب بن خصفہ سے ہیں صحابی ہیں انسے جامع بن شداد اور ربعی خراش نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہمسے بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن سعید نے سفیان سے انھوں نے منصور سے انھوں نے ربعی سے انھوں نے طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکو اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائیں جانب یا پیچھے یا پیر کے نیچے۔ اور جامع بن شداد نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم میں ایک شخص تھے جنکا نام طارق بن عبداللہ تھا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہمارے لوگوں کیطرف ذوالمجاز نامی بازار میں ہوا میں اپنی دوکان میں بیٹھا ہوا تھا آپ ایک سرخ حلہ[2] پہنے ہوئے تھے میںنے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے لوگو لا الہ الا اللہ کہو نجات پا جاؤ گے اور ایک شخص آپ کے پیچھے دوڑتا ہوا آپ کو پتھر مارتا جاتا تھا آپ کے دونوں ٹخنوں سے اُسنے پتھر مار مار کے خون بہا دیا تھا اور وہ کہتا جاتا تھا کہ اسکی بات نہ ماننا یہ بڑا جھوٹا ہے۔ میںنے پوچھا کہ کون ہے تو لوگوں نے کہا یہ عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں میںنے پوچھا وہ کون ہے جو انکو پتھر مار رہا ہے لوگوں نے کہا وہ انکا چچا ابولہب ہے پھر پورا قصہ ذکر کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن مسعود۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے بدر کے دن قیدی گرفتار کئے تھے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالیسر نے اور مالک بن دخشم عوفی اور طارق بن عبید بن مسعود انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی قیدی کو گرفتار کرکے لے آئیگا اسکو اتنا ملے گا اور جو کسی کافر کو قتل کریگا اسکو اتنا ملیگا اور ہم نے ستر آدمی گرفتار کئے تو سعد بن معاذ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم بھی ایسا کرسکتے تھے مگر صرف اس وجہ سے نہیں کیا کہ ہم مسلمانوں کی محافظت کررہے تھے کہ پیچھے سے کوئی کافر نہ آجائے غنیمتیں کم ہیں اور آدمی بہت ہیں لہذا اگر آپ ان لوگوں کو جسقدر آپنے وعدہ کیا ہے دیدینگے تو اور لوگوں کو کچھ نہ ملیگا پھر آپس میں اُن لوگوں نے رد و کد شروع کی اسپر یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] کفارات سے مراد وہ عبادتیں ہیں جو باعث عفو گناہ ہیں ۱۲

[2] حلہ کہتے ہیں چادر اور تہ بند کو سرخ سے خالص سرخ مراد نہیں ہے بلکہ وہ دھاری دار سوسی تھا ... خالص سرخ لباس ... استعمال نہیں فرمایا ۱۲

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن ابی رافع ان سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ ابن جریج نے عبید اللہ ابی یزید سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی زید سے انھون نے عبدالرحمن بن طارق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر مین ایک مقام پر تشریف لیجا کر نماز پڑھتے تھے اور قبلہ رو ہوکر دعا مانگتے تھے مسلمان عورتین بھی آپ کے ساتھ دعا مانگنے کو آتی تھین۔ ابو عاصم نے اور روح نے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہو اورانھون نے کہا ہو کہ عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہین مگر محمد بن بکر برشانی نے ابن جریج سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا عبدالرحمن نے اپنے چچا سے روایت کی اور عبدالرزاق نے جو ابن جریج سے روایت کی تو انھون نے باپ کے عوض مان سے روایت کرنا نقل کیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقع۔ اہل حجاز سے ہین۔ ان سے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہو۔ عبداللہ بن یزید بن مقسم نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انھون نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے مین اس دن اپنے والد کے ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درہ تھا جیسا کہ معلمون کے پاس رہتا ہو مینے اعراب کو اور نیز اور لوگون کو دیکھا طبطبیہ طبطبیہ کرتے ہین پس میرے والد حضرت کے قریب گئے اور کہا کہ مین جیش عثرات مین شریک ہو چکا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس جیش کو پہچان گئے پھر طارق بن مرقع نے کہا کہ کون شخص اپنا نیزہ اسکے ثواب کے عوض مین دیتا ہے (راوی کہتا ہو) کہ اس کا ثواب کیا ہو طارق نے کہا مین اسکے ساتھ اپنی سب سے پہلی بیٹی جو ہوگی بیاہ دونگا پس مینے اپنا نیزہ ان کو دیدیا بعد اسکے مین انتظار کرتا رہا یہانتک کہ انکے لڑکی پیدا ہوئی اور وہ بالغ ہوئی اس وقت مین انکے پاس گیا اور مینے کہا کہ میری بی بی کو میرے ساتھ رخصت کر دیجئے طارق نے کہا مین اسے رخصت نکرونگا جبتک تم اور مہر ندو مین نے قسم کھائی کہ مین ایسا نکرونگا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث مشہور ہو طارق بن مرقع کی ایک حدیث مسند صفوان بن امیہ سے مروی ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ حجازی ہین اور صحابہ مین انکو شمار کیا ہو مگر مین انکا صحابی ہونا بلکہ مسلمان ہونا بھی نہین جانتا ہم اگر یہ مسلمان ہو گئے ہونگے تو تابعی ہونگے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہین صفوان بن امیہ سے مروی ہو کہ ایک شخص نے ایک چادر چرائی تو اسکو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا حضرت نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا انھون نے کہا یا رسول اللہ مینے اسے معاف کر دیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابو وہب کاش یہ معافی قبل اسکے ہوتی کہ تم اسکو میرے پاس لائے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ طارق بن مرقع سے عطاء اور ان کے بیٹے عبداللہ بن طارق نے روایت کی ہو انکے صحابی ہونے مین کلام ہو مین خیال کرتا ہون

۱؎ مطلب یہ ہو کہ دو شتر مرغ کے بچے ہین عرب کے محاورہ مین ... کی آواز کو طبطبیہ کہتے ہین جیسے ہمارے یہان اردو مین کہتے ہین کہ کھٹ پٹ کرتے ہوئے آرہے ہین ۱۲

کہ انکی حدیث زمین افتادہ کی بابت مرسل ہوگی۔

(سیدنا) طاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہالہ۔ بھائی ہیں ہند بن ابی ہالہ کے اسدی ہیں تمیمی ہیں۔ ابو ہالہ کا نام بناش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جبرہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔ حلیف ہیں بنی عبد الدار بن قصی بن کلاب کے۔ والدہ انکی ام المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے بعض اضلاع کا حاکم بنا کے بھیجا تھا سیف بن عمرو نے اپنی سند سے ابو موسی اشعری سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیوں کے ساتھ یمن کیطرف بھیجا ہمیں تھا اور معاذ بن جبل اور خالد بن سعید بن عاص تھے اور طاہر بن ابی ہالہ تھے اور عکاشہ بن ثور تھے ہم لوگوں کو وہاں حاکم بنا کر مختلف کاموں کیلئے بھیجا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم باہم متفق ہو کے رہیں اور لوگوں پر نرمی کریں سختی نکریں اور انکو خوش رکھیں نفرت نہ دلائیں اور جب معاذ آئیں تو ہم بھی آئیں ہم انکی مخالفت نکریں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اور بعض لوگ انکو طلحہ بن قیس کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ پوری طرح طلحہ کے نام میں انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

باب الطاء والراء

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

والد ہیں تمیم کے۔ سعید قرشی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں۔ احمد بن عاصم انصاری نے ابو بکر حنفی سے انھوں نے سفیان سے انھوں نے سماک سے انھوں نے تمیم بن طرفہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور بعد سلام کے اکثر اپنے داہنی جانب پھر کر بیٹھ جاتے تھے ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ سماک قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ سعید نے ابن عاصم سے بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ۔ انکی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی اسمیں بدبو آگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دیدی ... کو ثابت بن یزید ... ابو الاشہب نے روایت کیا ہے۔ ان کی بابت اختلاف ہے بیان

ملہ ام المومنین خدیجہ کے پہلے شوہر سے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ... ۱۲

بیان ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **طریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عقبہ کنیت انکی ابو اسماعیل ثقفی قبیلہ جاہلہ سے ہین۔ محمد بن عوف نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اسمٰعیل بن طریح نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے انکے دادا سعید بن عقبہ کو غزوہٴ طائف مین تیر مارا انکی آنکھ اس سے شہید ہو گئی پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھ خدا کی راہ مین شہید ہو گئی حضرت نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین اللہ سے دعا کرون تمہاری آنکھ پھر تم کو ملجائے گی اور اگر چاہو تو جنت مین آنکھ لینا انھون نے کہا مین جنت ہی مین لونگا انکے بیٹے اسمٰعیل نے اپنے والد طریح سے انھون نے انکے دادا سعید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین امیہ بن ابی صلت ثقفی کے پاس گیا جب انکا انتقال ہو رہا تھا وہ بیہوش تھے پھر انکو ہوش آیا تو گھر کی طرف دیکھکر کہا مین تم دونون کے پاس حاضر ہون مین ابھی تمھارے پاس آیا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **طریف** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان بن حارثہ بن فہم بن عبلہ بن انمار بن مبشر بن عمیر بن اسد بن ربیعہ بن نزار عمیرہ بھائی ہین خویلد بن اسد کے۔ یہ طریف وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ یہ قول ہشام بن کلبی کا ہے۔

(سیدنا) **طریفہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حاجر۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا جاتا ہے سیف بن عمر نے کہا ہے کہ یہ وہی ہین جنکو حضرت ابوبکر صدیق نے فجاۃ سلمی کے بابت لکھا تھا جس کو حضرت ابوبکر صدیق نے آگ مین جلایا طریفہ فجاہ کی تلاش مین گئے طریفہ اور انکے بھائی معن اور خالد بن ولید یہ سب ساتھ ہین تھے فجاہ کے ساتھ نجبہ بن ابی المیثا بھی تھا پس نجبہ اور طریفہ سے ملاقات ہو گئی دونون باہم لڑے نجبہ بحالت ارتداد مقتول ہوا پھر طریفہ آگے بڑھے یہانتک کہ فجاہ سلمی کو پایا اس کا نام ایاس بن عبد اللہ بن عبد یالیل تھا طریفہ نے اسکو گرفتار کیا اور حضرت ابوبکر کے پاس بھیجدیا جب فجاہ حضرت ابوبکر کے پاس پہونچا تو انھون نے اسکو آگ مین جلوادیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) **طعمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ظفر بدر کے سوا تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ ابو اسحاق مستملی نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہے لیکن انکو ابو طعمہ بشیر بن ابیرق انصاری کہتے ہین۔ خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری کہتے ہین۔ خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین آپ کے آگے آگے چلا جا رہا تھا ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص اپنی بی بی سے بہ نیت طلب ثواب

ہمبستری کرے اسکی کیا فضیلت ہی حضرت نے فرمایا وہ دونون بخشدیے جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابو سجاد نے ایسا ہی لکھا ہی مگر طعمہ کے مسلمان ہونے مین کلام ہی۔

باب الطاء والفاء

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن کعب انصاری۔ انکا نسب انکے والد کے نام مین گذر چکا ہی۔ انکی مان طفیل بن عمرو دوسی کی بیٹی تھین یہ حضرت ابن عمر کے دوست تھے انکا پیٹ بڑا تھا حضرت ابن عمر (مذاقاً) انکو ابو بطن کہتے تھے یہی انکا لقب ہو گیا۔ واقدی اور جعابی نے کہا ہی کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے۔ انھون نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ انکی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ثقفیہ ہین۔ یہ اور انکے بھائی عبیدہ اور حصین فرزندان حارث بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے عبیدہ بدر مین شہید ہوے انکا حال انکے نام مین انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا۔ ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے شرکای بدر کے نام مین طفیل بن حارث بن مطلب کا نام بیان کیا ہی۔ وفات انکی ۳۱ھ مین ہوئی اور بعض کہتے ہین ۳۲ھ مین۔ انکی اور انکے بھائی حصین کی وفات ایک سال مین ہوئی پہلے طفیل کی وفات ہوئی انکے چار مہینے بعد حصین کی وفات ہوئی انسے روایت ہی کہ انھون نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

جویریہ کے بھتیجے ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ریشمی کپڑا پہننے کی بابت روایت کی ہی۔ انکی حدیث شریک بن جابر نے ابی خالد ام عثمان سے انھون نے طفیل سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الرجاء احمد بن عبد العزیز فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد اللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن سعدان فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو القاسم طیب بن علی تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسن بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سکن بن سعید نے اپنے والد سے

انھون نے کلبی سے انھون نے عوانہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر خطاب نے ایک دن اپنے پاس بیٹھنے والوں سے
پوچھا کہ کیا تم مین کوئی شخص ایسا ہی جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت زمانہ جاہلیت کی معلوم ہو جب آپ نبی نہین ہوئے
تھے طفیل بن یزید حارثی نے جنکی عمر ایک سو سولہ برس کی تھی کہا کہ ہان یا امیر المومنین (مجھے معلوم ہی) مامون بن معاویہ کی کہانت
و علم کا حال تو آپکو معلوم ہی ہی اسکے پاس لوگون کے سامنے عقاب آتے تھے اور اسکے آگے بیٹھ جاتے تھے اور اپنی زبان مین شور کرتے
تھے تو وہ کہتا تھا کہ یہ عقاب فلان فلان بات بیان کرتے ہین پس جیسا وہ بیان کرتا تھا ویسا ہی واقع ہوتا تھا وہ نصرانی تھا
ہر اتوار کے دن وہ باہر نکلتا تھا ایک دن عقاب اسکے پاس آئے اور بول کر چلے گئے دن چڑھے وہ باہر نکلا اور اسنے ایک حدیث
دلائل نبوت کی ذکر کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار انصاری۔ خاندان بنی نجار سے ہین
موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا انصار کے خاندان بنی نجار سے ہین بیر معونہ کے دن طفیل بن
سعد شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ احد مین شریک تھے۔ اور بیر معونہ کے دن شہید ہوگئے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حارث بن سخبرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن مرہ بن اوس بن نمر بن عثمان بن نصر ابن زہران بن کعب بن حارث
بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن ازد۔ ازدی۔ کبھی انکو انکے دادا کی طرف منسوب کر کے طفیل بن سخبرہ بھی کہدیتے ہین وہ یہی ہین۔
یہ اخیافی بھائی ہین حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے ان سب کی والدہ ام رومان ہین
(انکے والد عبد اللہ تھے) انکے بعد ام رومان سے حضرت ابو بکر صدیق نے نکاح کیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہی کہ یہ قریشی ہین مگر یہ نہین
جانتا کہ قریش کے کس خاندان سے ہین مگر صحیح یہ ہی کہ یہ ازدی ہین قریشی نہین ہین۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے
عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہز اور عفان نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے طفیل بن سخبرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھون نے خواب مین دیکھا
کہ گویا انکا گذر یہود پر ہوا انھون نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو ان لوگون نے کہا ہم یہودی ہین انھون نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے
اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر خدا کے بیٹے ہین یہودیون نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہین پھر انکا گذر نصاری
پر ہوا انھون نے پوچھا تم لوگ کون ہو ان لوگون نے کہا ہم نصاری ہین انھون نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ مسیح

لہ حضرت کو یہ معلوم تھا کہ صحابہ کی نیت شرک کی نہین ہی ورنہ صرف حیا کے سبب سے کسی بات کی تعلیم کا ترک ہو جانا آپ سے ممکن نہ تھا ۱۲

خدا کے بیٹے ہین ان لوگون نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہین پس صبح کو انھون نے اپنا خواب کچھ لوگون سے بیان کیا بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا پس نماز کے بعد حضرت نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا ہے جسکو تم مین سے بعض لوگون سے بیان بھی کیا ہے تم لوگ ایک لفظ ایسی کہا کرتے ہو کہ مجھے حیا مانع ہوتی تھی کہ تمکو اس سے منع کرون تم اگر اللہ چاہے اور محمد چاہین نہ کہا کرو بلکہ صرف یہ کہا کرو اگر اللہ چاہے - اس حدیث کو سفیان اور شعبہ نے عبد الملک سے روایت کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ طفیل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خواب دیکھا الخ اور حماد نے عبد الملک سے انھون نے جابر بن سمرہ سے اسکو روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ حضرت عائشہ اور عبد اللہ کے بھائی حالانکہ حضرت عائشہ کی ماں کا کوئی لڑکا عبد اللہ نہ تھا جیسا کہ ہم عبد اللہ کے نام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ اور عبد الرحمن کے بھائی تھے جیسا کہ ہمنے ان دونون کے نام مین ذکر کیا ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن حارثہ بن کعب بن عبد اللہ بن نصر بن ازد ازدی دوسی - لقب انکا ذو النون تھا - ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبیب بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن ایوب نے ابراہیم بن سعد سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دوسی بیان کرتے تھے کہ وہ مکہ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہین تھے پس انکے پاس قریش کے کچھ لوگ گئے طفیل شریف اور شاعر اور ذی ہوش شخص تھے انسے لوگون نے کہا اے طفیل تم ہمارے شہر مین آئے ہو اور یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہمارے یہان ہے اسنے ہمین سخت مشکل مین ڈالدیا ہے اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اسکی باتین (بالکل) جادو کی طرح (سریع التاثیر) ہوتی ہین وہ باتین باپ بیٹے کے درمیان مین بھائی بھائی کے درمیان مین میان بی بی کے درمیان تفرقہ ڈالدیتی ہین ہم تمھارے حق مین اور تمھاری قوم کے حق مین خوف رکھتے ہین (کہ کہین تم اسکے پاس جاؤ اور وہ تمکو بہکالے) لہذا تم اس سے بات نکرنا اور نہ اسکی بات سننا طفیل کہتے تھے کہ واللہ ان لوگون نے اسقدر کہا کہ مین نے قطعی ارادہ کر لیا کہ اسکے ہر گز مین کی کوئی بات سنونگا اور نہ انسے بات کرونگا اور مین نے کان مین روئی رکھ لی کہ کہین ایسا نہو کہ بلا قصد انکی کوئی بات میرے کان مین پہنچ جائے پس صبح کو مین کعبہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے مین بھی انکے قریب جاکے کھڑا ہو گیا پس اللہ نے بے اختیار مجھے انکی بات سنا دی مین نے ایک نہایت عمدہ کلام انسے سنا مین نے اپنے دل مین کہا کہ

۱؎ عقاب ایک جانور کا نام ہے اسکا پاس مین اس شکل مین آتے تھے ۱۲ -

عجب کی بات ہے واللہ میں شاعر ہون عقلمند ہون اچھی بُری بات کو پہچانتا ہون پھر مین کیون نہ اس شخص کی تقریر سنون جو باتین اسکی
اچھی ہونگی انکو قبول کر لونگا جو بُری ہونگی انکو ترک کر دونگا پس مین (وہین) ٹھیرا رہا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز ختم کر کے اپنے گھر لوٹے مین بھی آپکے پیچھے پیچھے چلا جب آپ اپنے گھر کے اندر چلے گئے تو مین آپکے سامنے گیا اور مین نے کہا اے محمد
آپکی قوم نے مجھسے ایسا ایسا کہا تھا (لہذا مین آپکی باتون کے سننے سے بہت پرہیز کرتا رہا) مگر خدا نے مجھے آپکی باتین سنا ہی دین
مین نے سنا تو بہت ہی اچھی باتین ہین آپ مجھسے اپنا دین بیان کیجئے حضرت نے میرے اوپر اسلام کو پیش کیا اور قرآن کو پڑھکر
مجھے سنایا واللہ مین نے اس سے بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا نہ اس سے زیادہ معتدل مذہب کوئی دیکھا تھا پس مین اسلام لے آیا
اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنی قوم مین بہت مانا جاتا ہون اب مین لوٹ کے اپنی قوم کی طرف جاؤنگا تو انھین
اسلام کی ترغیب دونگا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ میرے لئے (سچائی کی) کوئی نشانی مقرر کر دے جس سے مجھے دین کیطرف
انکو دعوت دینے مین مدد ملے آپنے فرمایا یا اللہ طفیل کیلئے کوئی نشانی بنا دے یہ کہتے تھے پھر مین اپنی قوم کیطرف چلا
یہانتک کہ جب مین اس مقام پر پہونچا جہانسے سب لوگ مجھے دیکھ سکتے تھے تو ایک روشنی میری آنکھون کے درمیان
مثل چراغ کے پیدا ہو گئی یہ کہتے تھے (اسوقت) مین نے دعا کی کہ یا اللہ (اس نور کو) کسی اور مقام مین پیدا کر دے کیونکہ
مجھے خیال ہے کہ (حالت موجودہ مین) کفار اس نور کو ایک قسم کا مسخ سمجھینگے جو اسلئے کہ مین انکے دین کو ترک کر دیا ہے
پس (دعا کرتے ہی فوراً) وہ نور میرے کوڑے کے نوک مین اُتر آیا تمام حاضرین کو وہ میرے کوڑے مین اسطرح معلوم
ہوتا تھا کہ گویا ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے اور مین (اس قندیل کو لئے ہوئے) انکی طرف پہاڑی کے اوپر سے اُتر رہا ہون
جب مین اُتر کے نیچے آگیا تو میرے والد میرے پاس آئے وہ بہت ہی بوڑھے تھے مین نے کہا مجھسے الگ رہنا نہ مین تمہارا
ہون اور نہ تم میرے ہو میرے والد نے پوچھا کہ اے بیٹے یہ کیون مین نے کہا مین مسلمان ہو گیا ہون میرے والد نے کہا
اے میرے بیٹے جو تمہارا دین ہے وہی میرا بھی دین ہے (یہ کہکے) وہ بھی مسلمان ہو گئے اسکے بعد میری بی بی میرے پاس آئین
انسے بھی مین نے اسیطرح (ڈانٹ کے) کہا وہ بھی مسلمان ہو گئین اور مجھسے کہا کہ (مین تمہارے خیال سے مسلمان تو ہو گئی مگر)
کیا ذی الشری نامی بت کے ناراض ہو جانے کا (میرے لڑکون کو) خوف نہین مین نے کہا نہین مین انکا ذمہ دار ہون - اسکے بعد مین نے
قبیلہ دوس کو اسلام کی دعوت دی مگر انھون نے اسلام لانے مین تاخیر کی تو مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر لوٹ کے
مکہ گیا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس پر [illegible] اثر نہین کرتا (وہ ابھی تک مسلمان نہین ہوئے) آپ
اللہ سے انکے لئے بددعا کیجئے [illegible] آپ بددعا فرمائینگے مگر آپنے دعا دی کہ یا اللہ دوس کو میری (پیروی کی)
طرف ہدایت کر پھر مجھسے مخاطب ہو کر فرمایا (تم اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ اور انکے ساتھ نرمی کرو یہ کہتے تھے مین لوٹ کے

پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور وہین مقیم رہا انکو اسلام کی دعوت دیتا رہا یہانتک کہ وہ (مسلمان) ہوگئے اور (میں) ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ پہونچ گئے اس درمیان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر اور احد اور خندق کی لڑائیان ختم کر چکے تھے طفیل اپنے (ہمراہ) مین باقی مسلمانون کو اپنے ساتھ لیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اسوقت خیبر مین تھے خیبر کے مال غنیمت مین آپنے اور مسلمانون کے ساتھ ہمارا حصہ بھی لگایا پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا یہانتک کہ اللہ نے مکہ آپ (کے ہاتھ) پر فتح کردیا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے ذی الکفین کیطرف بھیجئے جو قبیلہ عمرو بن حممہ کا بت ہے تاکہ مین اسکو جلادون چنانچہ (حضرت نے انکو اجازت دیدی اور) یہ وہان گئے اسکو جلاتے جاتے تھے وہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اور یہ مصرعے پڑھتے جاتے تھے یاذا الکفین[۱] لست من عبادکا ۔ میلادنا اقدم من میلادکا ۔ انا حششت النار فی فوادکا ۔ اسکے بعد طفیل پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مدینہ مین آپکے ساتھ رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پھر جب اہل عرب مرتد ہوگئے تو یہ مسلمانون کے ہمراہ ان مرتدون سے جہاد کرنے کو چلے یہانتک کہ قبیلہ نجد (کے مرتدون) سے فراغت کی بعد اسکے یمامہ گئے (وہان پہونچکر) انھون نے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے اسکی تعبیر بتاؤ مین نے دیکھا کہ میرا سر مونڈا گیا ہے اور میرے منہ سے ایک پرند نکل کے اڑ گیا اور ایک عورت نے مجھکو اپنی شرمگاہ مین داخل کرلیا ہے اور مین نے اپنے بیٹے عمرو کو دیکھا کہ وہ مجھے بہت کوشش کے ساتھ تلاش کررہا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد مین نے دیکھا کہ وہ رک گیا انکے ساتھ والون نے کہا بہت اچھا (خواب) ہے طفیل نے کہا مین نے اسکی تعبیر یہ لی ہے کہ سر کے مونڈے جانے کا یہ مطلب ہے کہ سر کاٹا جائیگا اور وہ پرند جو میرے منہ سے نکل گیا وہ میری روح ہے اور وہ عورت جسنے مجھے اپنی شرمگاہ مین داخل کرلیا زمین ہے کہ وہ میرے لئے کھودی جائیگی اور مین اسمین چھپ جاؤنگا اور میرے بیٹے کا مجھے ڈھونڈنا پھر رک جانا اسکا مطلب مین یہ سمجھتا ہون کہ وہ اس امر کی کوشش کریگا کہ جو مصیبت مجھے پہونچی اسکو بھی پہونچے چنانچہ (ایسا ہی واقع ہوا) طفیل جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اور انکے بیٹے عمرو بن طفیل زخمی ہوگئے مگر بچگئے پھر جنگ یرموک مین بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خنسا۔ بدر مین شریک تھے۔ انکا ذکر لوگ کرتے ہین مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے ابن شہاب سے انلوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان خزرج سے غزوہ بدر مین شریک تھے طفیل بن مالک بن خنساء کا نام بھی لکھا ہے۔ ابن ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے

[۱] اے ذوالکفین مین تیرے پوجنے والون مین نہین ہون میری پیدائش تیری پیدائش سے بہت پہلے کی ہے ۔ مین نے آگ تیرے دل مین بھردی ہے ۱۲

یونس بن بکیر نے خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُنلوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان بنی عدی بن عدی بن غنم بن کعب
کی شاخ بنی خنساء ابن سنان بن عبید سے شریک غزوہ بدر تھے طفیل بن مالک بن خنسا کا نام بھی روایت کیا ہے اور
ابو عمر نے کہا ہی کہ انکا نام طفیل بن مالک بن نعمان بن خنسا (ہی) اور بعض لوگ طفیل بن نعمان بن خنساء کہتے ہین۔ انصاری
سلمی ہین یعنی قبیلہ بنی سلمہ سے ہین بیعت عقبہ مین اور غزوہ بدر و احد مین شریک تھے احد مین انکے تیرہ زخم لگے مگر زندہ رہے
خندق کی لڑائی مین شہید ہوے انکو وحشی بن حرب نے قتل کیا تھا۔ اور موسی بن عقبہ نے اہل بدر مین طفیل بن نعمان
بن خنسا اور طفیل ابن مالک (غرض) دو آدمیون کا نام لکھا ہی۔ ابو عمر کا کلام اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ انھون نے ان
دونون کو ایک سمجھا عنقریب انکا تذکرہ طفیل بن نعمان کے نام مین بھی انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک مدنی۔ انھون نے بیان کیا ہی کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اونٹ پر سوار تھے اور آپکے
آگے آگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابو احمد بن جحش کے یہ اشعار رجز کے طور پر پڑھتے جاتے تھے [1] یا حبذا مکۃ
من وادی + بہا اہلی واولادی + بہا امشی بلا ہادی + اسکے آگے کے اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے اس حدیث کو [illegible] عامر
بن عبد اللہ بن زبیر نے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبی بدری۔ غزوہ خندق مین
شہید ہوے۔ عروہ نے ان لوگون کے نام مین جو خاندان بنی سلمہ سے بیعت عقبہ مین شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنساء کا
نام بھی ذکر کیا ہی اور (کہا ہی کہ) یہ بدر مین شریک تھے۔ اور موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام مین جو
انصار کے خاندان خزرج کے قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی شاخ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے
غزوہ بدر مین شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنساء کا نام ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون
ابو عمر نے انکا تذکرہ نہین لکھا کیونکہ ایسے طفیل بن مالک بن خنساء کے تذکرہ مین انکے نسب مین غلطی ہو گئی اور انھون نے
انکو طفیل بن مالک بن نعمان لکھدیا اور کہا کہ بعض لوگ انکو طفیل بن نعمان کہتے ہین ابو عمر نے اس نسب کو جو دونون تذکرون مین
دیکھا تو وہ سمجھے کہ یہ دونون ایک شخص ہین اور انھون نے یہ سمجھا کہ (یہ اختلاف نسب مین صرف اس وجہ سے ہی کہ)
بعض لوگون نے انکو انکے والد مالک کی طرف منسوب کر دیا ہی اور بعض نے انکے دادا نعمان کی طرف انکو منسوب کر دیا ہی الا انکہ

[1] ترجمہ مکہ کیا اچھی وادی ہی اسمین میری بی بی اور میری اولاد ہین مین وہان بغیر کسی راہبر کے چلا پھرا کرتا ہون ۱۲

نعمان کا ذکر نسب میں بالکل غلط ہے یہ دونوں چچازاد بھائی ہیں ان دونوں کو موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا ایک کے بعد دیگرے ذکر کیا ہے بہر حال ان دونوں آدمیوں کو اسی نسب کے ساتھ ذکر کر دینا جیسا کہ ہم نے بیان کیا کافی ہے ہشام بن کلبی نے بھی ان دونوں کو ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ کی طرح علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

باب الطاء واللام

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری - ابو المنذر یعنی اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل عجم میں اسلام سے زیادہ فیض حاصل کرنے والے اہل[1] فارس ہیں اور عرب میں سب سے زیادہ بدنصیب یہ قبیلہ ہے (یعنی قبیلہ ...) انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن البراء بن عمیر بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے جو انصار کے خاندان سے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ طلحہ آپ سے ملنے گئے اسوقت یہ کمسن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے ہاتھوں کو چومتے تھے اور کہتے تھے یا رسول اللہ مجھے آپ جو چاہیئے حکم دیجئے میں کبھی آپکی نافرمانی نہ کرونگا یہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ نے فرمایا جاؤ اپنے (والد) باپ کو قتل کر دو یہ سنکر یہ چلے تاکہ تعمیل کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکو بلا لیا اور) فرمایا میں قطع قرابت کیلئے نہیں بھیجا گیا (باپ کے قتل کرنے کا حکم میں نے محض امتحاناً دیا تھا اسکی تعمیل مقصود نہیں ہے) ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحیم بن مطرف رواسی یعنی ابو سفیان اور احمد بن جناب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسی بن یونس نے سعید بن عثمان بلوی سے انہوں نے عروہ سے روایت کرکے بیان کیا ابو عبد الرحیم کہتے تھے کہ یہ عروہ سعید انصاری کے بیٹے تھے اپنے والد سے وہ حصین بن وحوح سے

[1] مطلب یہ ہے کہ اہل عجم میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام لا چکے تھے ان میں اہل فارس نے اسلام کے کمالات زیادہ حاصل کئے اہل فارس سے غالباً حضرت سلمان فارسی یا اور وہ لوگ اسوقت اسلام لائے تھے مراد ہوں اور اگر اس حدیث کو اس وقت کے مسلمین کے ساتھ خاص نکریں تو بھی ممکن ہے فارس میں بڑے بڑے ائمہ فقہا و محدثین گذرے جنسے دین کی بڑی خدمت ہوئی امام ابو حنیفہ امام بخاری امام مسلم سب فارس ہی کے تھے۔

روایت کرتے تھے کہ طلحہ بن براء جب مرض (موت) مین مبتلا ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لیگئے
وہان سے لوٹ کر آپنے فرمایا کہ مین طلحہ مین موت کے آثار دیکھتا ہون جب انکا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا تاکہ مین
انکے جنازے کی نماز پڑھون اور آدھی رات کو انتقال ہو تو اسیوقت مجھے بلا لینا (دفن مین) جلدی کرنا کیونکہ مسلمان کی
لاش کو اسکے گھر مین رہنا نہ چاہیے روایت ہی کہ رات ہی کیوقت انکی وفات ہوئی (نزع کیوقت) انھون نے کہا کہ مجھے (جلد)
دفن کر دینا اور اپنے پروردگار سے مجھے ملا دینا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ مین انکے لئے یہود یون کا خوف
رکھتا ہون کہین ایسا نہو کہ میری وجہ سے (رات کیوقت آنے مین ان دشمنون سے) انکو کچھ گزند نہ پہونچ جائے (چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا) صبحکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کیگئی آپ تشریف لائے اور انکی قبر پر کھڑے ہوئے اور
صحابہ نے آپکے پیچھے صف باندھی (غرض نماز جنازہ پڑھی گئی بعد نماز کے) آپنے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا مانگی اے اللہ طلحہ سے
اس حال مین ملاقات کر کہ تو انکو دیکھکر مسکراے اور وہ تجھکو دیکھکر مسکرائین (مطلب یہ کہ تو انسے خوش ہو وہ تجھسے) انہین
طلحہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (زندگی مین بھی) انکے لئے (بہت اچھی دعا مانگی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی - انکا نسب انکے والد سلامہ کے نام مین بیان ہو چکا ہی - معتمر بن سلیمان اور شبیب نے لیث بن
ابی سلیم سے انھون نے عبد الملک بن ابی حدرد سے انھون نے انکے بھائی طلحہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مین نے عرض کیا کہ میرا گذر یہود یون پر ہوا تو انھون نے یہ باتین کہین
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا قیامت کی
علامات مین سے ایک یہ ہی کہ لوگ نئے چاند کو دیکھکر (کہیں گے) [illegible] کہ وہ دو دن کا ہی حالانکہ وہ ایک ہی دن کا ہوگا ابو عمر نے
پہلی حدیث کو نہین ذکر کیا اسکے ہم معنی حدیث طفیل بن عبد اللہ بن سنجرہ کے نام مین گذر چکی ہی -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش بن الصمہ - یحیی بن معین نے کہا ہی کہ طلحہ بن خراش بن صمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے اور ابن
ابی حاتم رازی نے کہا ہی کہ طلحہ بن خراش [illegible] عبد الرحمن بن خراش بن صمہ نے جابر بن عبد اللہ اور عبد الملک بن جابر
بن عتیک سے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین نہین جانتا یہ دونون ایک ہی ہین یا دو -

له صحابہ کے عشق کامل کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکو تھا یہ ایک نمونہ ہی کون مسلمان ایسا ہوگا جو ہزار جان سے آپکی نماز پڑھانے کی خواہش نہ کریگا آپکی نماز جنازہ کی بابت [illegible] یہ دولت ایزدی [illegible] بخشندہ [illegible] کی آپ نماز پڑھین تو کہ اللہ تعالی ان صلوتک سکن لہم
مگر حضرت طلحہ پر آپکی محبت ایسی غالب تھی کہ اپنے نفع کی مطلق پروا نہ کی اور آپ ہی کے آرام کا خیال کیا -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن داؤد ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرزاق نے ابن جریج سے انھون نے غلام طلحہ بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھون نے طلحہ بن داؤد سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل نعمان کیا اچھے دودھ پلانے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ ابو موسی نے لکھا ہے کہ طبرانی اور سعید قریشی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور سعید نے کہا ہے کہ یہ صحابی نہین ہین سعید قریشی نے اسکو عبد اللہ بن احمد سے انھون نے عباس بن یزید سے انھون نے عبد الرزاق سے روایت کیا ہے اور اسمین بہت اختلاف ہے اور کہا ہے کہ حدیث یون ہے کہ اہل نعمان بہت اچھے دودھ پلانے والے ہین نعمان ایک وادی ہے مقام عرفات مین۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

زرقی کنیت انکی ابو عبید اصحاب شجرہ سے ہین۔ عمرو بن دینار نے عبید بن طلحہ زرقی سے انھون نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ سے تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اے اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن و ایمان اور سلامت اور اسلام کیساتھ طلوع کرا (اے چاند) میرا اور تیرا (دونون کا) پروردگار اللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہین ابو حدرد کے مگر اس قول مین اعتراض ہے اسلئے کہ ابو حدرد اسلمی ہین اور یہ طلحہ زرقی ہین انصار سے ہین پس یہ دونون ایک نہین ہوسکتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ارقم بن ابی ارقم کے درمیان مین مواخات کرا دی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ مین انکو خارجہ بن زید بن ابی زہیر کا بھائی سمجھتا ہون۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

سحیمی ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا ہے یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انھون نے طلحہ سحیمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا اللہ بزرگ و برتر اس بندہ کی نماز کو (بنظر قبولیت) نہین دیکھتا جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود مین برابر نہ رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

سلسلہ عرب مین دستور تھا کہ دودھ پلانے والیان بچون کو ماں باپ کے پاس سے جا کے لے آتی تھین اور ایام رضاعت بھر اپنے پاس رکھتی تھین اسی دستور کے موافق اہل نعمان بھی بچونکو دودھ پلانے کیلئے لاتی ہونگی اور انکی پرورش اچھی طرح کرتی ہونگی ۱۲ سلسلہ یعنی ان لوگون مین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ۱۲

ابن عبید بن عمرو بن مرہ جہنی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

عبد الملک کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ سعید قرشی نے لکھا ہے اور انھوں نے معتمر بن سلیمان سے انھوں نے لیث سے انھوں نے عبد الملک سے انھوں نے اپنے ایک بھائی سے جنکا نام طلحہ تھا روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور مینے عرض کیا کہ میرا گزر یہود کے ایک گروہ پر ہوا تو مینے کہا کہ اے گروہ یہود تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ عزیز خدا کے بیٹے ہیں تو انھوں نے کہا اے گروہ عرب تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ اگر اللہ چاہے اور محمد چاہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا مینے تمسے منع کیا تھا اب تم ایسا نہ کرنا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر ربعی سے وہ طفیل بن عبد اللہ بن سخبرہ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث اوپر آچکی ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ پر اعتراض درست نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اس حدیث کو طلحہ بن ابی حدرد کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ملقب بہ طلحۃ الخیر و طلحۃ الفیاض

ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ کنیت انکی ابو محمد قریشی تیمی ہیں۔ انکی والدہ صعبہ بنت عبد اللہ بن مالک حضرمیہ ہیں۔ یہ طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کے لقب سے مشہور ہیں سابقین الی الاسلام میں سے ہیں۔ انکو حضرت ابو بکر صدیق نے اسلام کی ترغیب دی تھی اور حضرت ابو بکر ہی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لیگئے تھے جب حضرت ابو بکر اور یہ اسلام لائے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونوں کو پکڑ کے ایک رسی میں باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت ابو بکر اور طلحہ کو قرینین کہتے ہیں قبیلہ بنی تیم نے ان دونوں کی بالکل حمایت نہ کی۔ نوفل تمام قریش میں سب سے زیادہ سنگدل تھا۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جس شخص نے ان دونوں کو باندھا تھا وہ عثمان بن عبید اللہ تھا طلحہ کا بھائی اُسنے ان کو اسواسطے باندھا تھا کہ یہ نماز چھوڑ دیں اور اپنا دین ترک کر دیں مگر ان دونوں نے اسکو قبول نہ کیا پس یکایک اُسنے کیا دیکھا کہ یہ دونوں کھلے ہوئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں جب طلحہ اور زبیر دونوں مسلمان ہو چکے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے مکہ میں ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرادی تھی پھر جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کے اور ابو ایوب انصاری کے درمیان میں مواخات کرادی۔

یہ طلحہ اُن دس آدمیوں میں ہیں جنکے جنتی ہونے کی بشارت آئی ہے اور اصحاب[۱] شوریٰ میں بھی تھے۔ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ یہ (اُس وقت) شام میں چلے گئے تھے وہاں سے اس وقت لوٹے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس آئے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[۱] یعنی ان لوگوں میں تھے جنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت کیلئے تجویز کیا تھا اور فرمایا تھا کہ انھیں میں سے کوئی شخص بشوریٰ کے منتخب کر لیا جائے ۱۲

(بدر کی غنیمت مین) اپنا حصہ مانگنے لگے کہا حضرت نے فرمایا تمھین حصہ ملیگا پھر انھون نے کہا اور میرا ثواب حضرت نے فرمایا تمھین ثواب بھی ملیگا بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ ملک شام مین بغرض تجارت گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین (نہین) بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین شام کے حالات دریافت کرنیکے لئے بھیجا تھا اور انکے ہمراہ سعید بن زید بھی تھے پھر یہ دونون (وہان کے حالات دریافت کرکے) مدینہ واپس آئے یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو یہ اپنا حصہ اور ثواب نہ طلب کرتے۔ اُحد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک رہے اور بیعۃ الرضوان مین بھی شریک ہوئے احد کے دن انسے بڑے کار نمایان ظاہر ہوئے انھون نے اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سپر بنایا تھا انھون نے تیر کو اپنے ہاتھ پر روکا انکی ایک انگلی بھی بیکار ہوگئی تھی اور انکے سر پر تلوار بھی پڑی انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر سوار کرکے پہاڑ پر چڑھایا تھا۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے میرے دادا سے انھون نے موسیٰ بن طلحہ سے انھون نے اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے احد کے دن طلحۃ الخیر کہکر پکارا اور غزوۂ تبوک مین طلحۃ الفیاض فرمایا اور حنین کے دن طلحۃ الجود فرمایا ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبداللہ بن زبیر سے انھون نے حضرت زبیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو زرہین پہنے ہوئے تھے لہذا (انکی گرانی کے سبب سے) آپ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے تو طلحہ کو آپ نے نیچے بٹھلایا اور انکے اوپر پیر رکھکر پہاڑ پر چڑھ گئے حضرت زبیر کہتے تھے مین نے (اس وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (جنت کو اپنے اوپر) واجب کرلیا نیز ابوعیسیٰ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبدالرحمن بن منصور عنزی نے جنکا نام نضر تھا عقبہ بن علقمہ یشکری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے دونون کانون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ اور زبیر دونون جنت مین میرے ہمسایہ ہونگے۔ ہمین ابوبکر محمد شاد بن عمر بن عو... نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صلت بن دینار نے ابونضرہ سے انھون نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ ہمین ابوالفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی علاء طبری نے

اپنی سند سے ابویعلی سے انھون نے کیپ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن بکیر نے طلحہ بن یحیی سے انھون نے موسی و عیسی فرزندان حضرت طلحہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ایک اعرابی حضرت کے پاس یہ پوچھتا ہوا آیا کہ من قضی نحبہ کون ہو اعرابی نے جناب آپ سے یہ پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر اُسنے پوچھا پھر آپ نے جواب نہ دیا پھر اُس نے پوچھا مگر پھر بھی آپ نے جواب نہ دیا بعد اسکے مین مسجد کے دروازہ سے نکلا میرے جسم پر اس وقت سبز لباس تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہان ہی جو پوچھتا تھا کہ من قضی نحبہ کون ہو اعرابی نے کہا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپ نے (میری طرف اشارہ کر کے) فرمایا دیکھو من قضی نحبہ یہ ہی۔

حضرت طلحہ جنگ جمل مین شہید ہوئے اس حال مین کہ حضرت علی بن ابی طالب سے قتال کر رہے تھے رضی اللہ عنہما بعض اہل علم نے بیان کیا ہو کہ حضرت علی نے انکو (علیحدہ) بلایا اور جس طرح حضرت زبیر سے گفتگو کی تھی اسی طرح انسے بھی کی اپنی اسلامی خدمات کو بیان فرمایا جنکو سنکر حضرت طلحہ نے جنگ کا ارادہ فسخ کر دیا اور کسی صف مین جا کے کھڑے ہو گئے دفعۃً ایک تیر انکے پیر مین آلگا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ تیر انکے گلے مین لگا تھا غرض (اسی تیر کے زخم سے) وفات پائی یہ تیر مروان بن حکم نے مارا تھا۔ عبدالرحمن بن مہدی نے حماد بن زید سے انھون نے یحیی بن سعید سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حضرت طلحہ نے جنگ جمل کے دن یہ شعر پڑھا۔

ندمت ندامة الكسعي لما ... شریت رضی بنی جمعیہ م برغمی

(اور اس شعر کے بعد کہا) یا اللہ عثمان کا عوض مجھسے لے یہانتک کہ تو راضی ہو جائے یہ انھون نے صرف اس سبب سے کہا کہ وہ حضرت

سلہ یہ آیت قرآنی کا ایک ٹکڑا ہو اللہ جل شانہ نے مومنین کے حال مین فرمایا ہو فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر یعنی ان مین بعضے لوگ وہ ہین جو اپنی نذر (جو انھون نے خدا سے کی تھی) پوری کر چکے اور بعض لوگ منتظر ہین ۱۲

سلہ ترجمہ مین ایسا ہی نادم ہوا جیسے کسعی نادم ہوا تھا جبکہ مینے قبیلہ بنی جرم (یعنی مخالفین حضرت عثمان) کی خوش رکھنے کی تدبیر کی۔ کسعی ایک شخص تھا جسنے ایک درخت پرورش کیا تھا جسکی لکڑی سے تیر بنتے ہین جب وہ درخت اس قابل ہو گیا تو اس نے تیر بنایا اور شکار کھیلنے کیلئے چلا رات ہو گئی رات ہی مین اس نے ایک شکار پر تیر چلایا چونکہ اندھیرا تھا لہذا اُسے یہ معلوم ہوا کہ شکار بھاگ گیا تو اُسے نہایت غصہ آیا اور اُسنے کمان توڑ ڈالی صبح کو دیکھا تو وہ شکار مرا پڑا ہو یہیں وہ بہت پشیمان ہوا کہ ناحق اپنی کمان توڑ دی اس شخص کی ندامت عرب مین ضرب المثل ہو گئی تھی جب کوئی شخص کسی بات پر بہت شرمندہ و نادم ہوتا تو کہتا کہ مین ویسا ہی نادم ہوا جیسے کسعی نادم ہوا تھا حضرت طلحہ اس وقت اپنی ندامت کو اسی ضرب المثل کے ذریعہ بیان کر رہے ہین کہ مینے کیون حضرت عثمان سے مخالفت کی تھی اور کیون اُن کے مخالفون کی تائید کی تھی حضرت طلحہ کا یہ خیال تھا کہ یہ لڑائی جمل کی جو باہم مسلمانون مین پیش آئی ہماری ناشکری کی پاداش ہو کہ ہم نے حضرت عثمان کی قدر نہ کی اور انکی خلافت کو جو خدا کی بڑی نعمت تھی بہت ہی بیقدری کی نظر سے دیکھا اور واقعی یہ خیال انکا بہت صحیح تھا احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہو ۱۲

عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت سختی کیا کرتے تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ کو جب حضرت طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کے (مخالفت اور انکے اجتماع) جانے کی خبر پہونچی تو فرمایا کہ اس وقت مجھے چار آدمیون کے مخالفت کی خبر سنائی گئی ہے سب سے زیادہ بارعب اور سخی طلحہ ہین اور سب سے زیادہ بہادر زبیر ہین اور لوگ سب سے زیادہ حضرت عائشہ کو مانتے ہین اور سب سے زیادہ مالدار یعلی بن منیہ ہین (یہ چارون میری مخالفت ہوگئے) مگر واللہ انھون نے مجھ مین کوئی عیب نہین نکالا ہے مین (انکے نزدیک) مال دنیا کا حریص ہون اور نہ ہوائی نفسانی کا متبع ہون بلکہ وہ مجھسے اُس حق کو طلب کرتے ہین جسکو انھون نے خود چھوڑ دیا اور اُس خون کا قصاص مانگتے ہین جس کو انھون نے ...

لے حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت مین بعض بعض صحابہ انکے مخالف ہوگئے تھے اور انپر اعتراض کیا کرتے تھے یہ مخالفت واعتراض ویسا نہ تھا جیسا کہ معاذ اللہ شیعون کو ہے بلکہ جس طرح ایک معاصر نہایت نیک نیتی کیساتھ کسی دوسرے معاصر کو نصیحت کرے اس مخالفت واعتراض کی تمامتر وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان کی خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت کے بعد علی الاتصال قائم ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو بشر تھے معصوم نہ تھے لیکن اگر حق تعالیٰ شیخین کے بعد کسی فرشتے کو خلافت کیلئے آسمان سے بھیجدیتا حضرت جبریل علیہ السلام کو خلافت کے منصب پر مقرر فرماتا تو یقیناً شیخین کی خلافت کے بعد اس فرشتے کی خلافت بھی قابل اعتراض سمجھی جاتی یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب خیر اعلیٰ کے بعد ہم خیر ادنیٰ کو دیکھتے ہین تو ہمکو بہ صورت شر معلوم ہوتا ہے روز روشن کے بعد جب شب ماہ آتی ہے تو وہین تاریک معلوم ہوتی مگر جب ماہتاب بھی نظر سے غائب ہوجاتا ہے صرف ستارون کی روشنی رہجاتی ہے اس وقت ہمین شب ماہ کی قدر معلوم ہوتی ہے یہی حال بالکل اس زمانہ کا تھا جو لوگ عوام میں شمار کیے جاتے تھے انکا تو ذکر ہی نہین خواص کی یہ کیفیت تھی کہ انمین فیصدی دو چار نفر ایسے تھے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی آفتاب جیسی روشن اور منور خلافت کے بعد جو حضرت عثمان کی ماہتاب جیسی نورانی خلافت مین آئے تو انکی عقلین صحیح اندازہ کرنے سے قاصر ہوگئین وہ اس بیثال روشنی کے عادی ہوچکے تھے جو شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت مین دنیائی اسلام کو رشک باغ ارم بنا رہی تھی وہ اسی روشنی کو حضرت عثمان کی خلافت مین بھی دیکھنا چاہتے تھے اور اسی روشنی کی کمی کو حضرت عثمان کی سوء تدبیری پر محمول کرکے انپر معترض ہوتے تھے اور بعض بعض لوگ نہایت سخت درشت الفاظ مین انکو نصیحت کرتے تھے مگر بعد حضرت عثمان کے سب کو قدر عافیت معلوم ہوگئی اور جو لوگ انسے مخالفت کرتے تھے بہت پچھتائے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی انھین لوگون مین تھے ۱۲

ے مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کا باعث یہ لوگ خود ہوئے اور اب مجھسے قصاص طلب کرتے ہین ان حضرات کو باعث قتل کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کے علم مین ان حضرات سے کوئی ایسی بات کی ہوگی جس سے حضرت عثمان کے قاتلون کو مدد پہونچا یا درحقیقت ان حضرات کی وجہ سے انکی نادانستگی مین قاتلین حضرت عثمان کو کچھ تائید ملگئی ہو ان حضرات کو حضرت عثمان پر معترض دیکھکر قاتلین حضرت عثمان یہ سمجھتے ہون کہ اگر ہم حضرت عثمان کو قتل کردینگے تو ان نامور صحابہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا اور یہ حضرات ہماری حمایت کرکے ہمین قصاص سے بچالینگے بہر حال اس عبارت کا مطلب یہ نہین ہے کہ حضرت عثمان کو خود ان لوگون نے شہید کیا یا وہ انکی مرضی یا حکم سے شہید کیے گئے یا فی الواقع ان حضرات کی وجہ سے قاتلان حضرت عثمان کو کوئی تائید بھی ملی ہو بلکہ کسی غلط فہمی کے باعث حضرت علی مرتضیٰ کو انکی طرف یہ خیال ہوا جس طرح حضرت علی مرتضیٰ کیطرف حضرت معاویہ کو یہ خیال تھا ۱۲

خود کر رہا ہا بیشک انھون نے خود اس کام کو کیا مین لئکے ساتھ نہ تھا اگرچہ عثمان پر اعتراض کرنیمین مین بھی انکا شریک تھا مگر (قتل عثمان پر مین راضی نہ تھا) قتل عثمان کا گناہ خود انھین لوگون پر ہی ان لوگون نے مجھسے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کر دیا اور مجھکو اچھی طرح جانچا بھی نہین کہ انکو میرا ظلم اور میرا عدل معلوم ہوتا اب مین خدا کی حجت پر جو انکے اوپر قائم ہی اور خدا کے علم پر جو اُن کے متعلق ہی[1] ایسے ہی قناعت کرتا ہون اور مین باوجود ان سب باتون کے انھین بلاؤنگا اور انسے معذرت کرونگا اگر وہ قبول کرین (تو بہتر ہی) تو یہ بھی قبول کرلیجاتی ہو پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہی کہ اسکی طرف رجوع کیا جائے اور اگر یہ لوگ میرا عذر قبول نکرینگے تو پھر اُنھین تلوار کی باڑھ (کا مزہ چکھا) دونگا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور اُسپر فتح پانے کو کافی ہی۔

حضرت علی سے یہ بھی روایت ہی کہ انھون نے فرمایا مجھے امید ہی کہ ہم اور طلحہ اور عثمان اور زبیر اُن لوگون مین ہین جنکے حق مین اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہی ونزعنا مافی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین[2]۔

حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ مروان بن حکم نے انھین ایک تیر مارا جو اُن کے گھٹنے مین لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ) جب لوگ زخم کا منھ بند کرتے تھے تو پیر پھول جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا ہی چنانچہ اُسی زخم سے انتقال کیا مروان نے (جب انکو زخمی کیا تو) کہا اب مین آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لونگا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ مینے تمھارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کر دیا۔ حضرت طلحہ جانب کلا مین مدفون ہوئے واقعہ جمل ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ مین ہوا تھا اس وقت حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہین چونسٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت تھے (سر مین) بال بہت تھے بال نہ بہت پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے (بالون کی) سپیدی کو (خضاب سے) متغیر نکرتے تھے رنگ سفید تھا مائل بسرخی میانہ قد سے کچھ کم تھے سینہ چوڑا تھا شانے چوڑے تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) پیر پر گوشت تھے۔

شعبی نے بیان کیا ہی کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو انکے چہرہ پر سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمایا کہ ای ابو محمد یہ بات مجھپر بہت شاق ہی کہ مین تمھکو آسمان کے تارون کے نیچے خاک آلودہ دیکھون پھر فرمایا کہ ای اللہ مین اپنے برے ارادہ اور برے کام سے تیرے سامنے شکایت کرتا ہون پھر حضرت طلحہ کیلئے دعائی رحمت کی اور فرمایا کہ کاش مین اس (واقعہ جانگاہ سے) بیس برس پہلے مرگیا ہوتا اور وہ اور اُنکے ساتھی بہت روئے حضرت علی نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سُنا۔

---

[1] دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہی باوجودیکہ فوراً ہی اس خبر کے سننے سے بہت ہی جوش غضب کا ہوگا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بد اپنے مخالفین کی نسبت منھ سے نہ نکالا بلکہ انکو علم خدا کے حوالہ کر دیا ۱۲

[2] ترجمہ ہم انکے دل سے تمام کینے نکالدینگے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائی بھائی بنکے تختون پر بیٹھینگے [3] حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات اور انکے دلونکی صفائی کا کچھ نمونہ بیان سے معلوم ہوسکتا ہی کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہسکتا ہی جو حضرت مرتضیٰ نے حضرت طلحہ کی نسبت فرمائے

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ اذا ما ہو استغنی ویبعدہ الفقر

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تھے اللہ ان پر رحم کرے سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار وافی خیرات کرتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ وافی کا وزن دینار کی برابر ہوتا ہے یہی دراہم فارس کا وزن ہے جو بغلیہ کے نام سے مشہور ہین۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب مین دیکھا کہ وہ فرماتے ہین میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے اسی طرح پھر دوبارہ انھین خواب مین دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آئے اور انسے بیان کیا لوگون نے جاکے انکی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے ملا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہوگیا تھا پس لوگون نے اس قبر سے انکو نکال کے دوسری جگہ دفن کردیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا مین اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہون جو انکی دونون آنکھون مین لگا ہوا تھا انکے بدن مین بالکل تغیر نہ آیا تھا صرف انکے بالون مین کچھ فرق آگیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگون نے ایک گھر ابو بکرہ کے گھرون مین سے دس ہزار درہم مین مول لیکے انکو اسمین دفن کیا۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب بن نصر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن الرزوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد الجعفی ابو عثمان البجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی و طلحہ و زبیر کی برائی بیان کر رہا تھا حضرت سعد بن مالک نے اُسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیون کی غیبت نکر اُسنے نمانا پس حضرت سعد اُٹھے اور انھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر یہ باتین تیرے خلاف مرضی ہون جو یہ کہہ رہا ہے تو اسپر میری آنکھون کے سامنے کوئی بلا نازل فرمادے اور اسکو لوگون کیلئے باعث عبرت بنادے (یہ دعا مانگتے ہی) یکایک اُس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگون کے مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اُسنے اُس شخص کو اپنے تھوتھن سے پکڑ لیا اور دانتون کے درمیان مین رکھکر پیس ڈالا یہانتک کہ وہ مرگیا (راوی کہتا ہے) مینے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جارہے تھے کہ اے ابو اسحاق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہوگئی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحۃ الخیر تھا جس طرح اُن طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحۃ الخیر تھا جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین اس سبب سے لوگون کو بہت اشتباہ ہوگیا ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی[۲] وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا اور یہ اس وجہ

[۱] ترجمہ وہ ایک ایسے شخص تھے کہ وہ تونگری انکو انکے دوست کے نزدیک لیجاتی تھی اور فقیری انکو دور رکھتی تھی مطلب یہ ہے کہ جب انکے پاس روپیہ ہوتا تھا تو وہ اپنے دوستون سے ملتے اور ان کی حاجت براری کرتے تھے اور جب انکے پاس روپیہ نہوتا بلکہ خود صاحب حاجت ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے ۱۲

[۲] ترجمہ تمھارے لئے (دیبا) نہین ہے کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ (جائز ہے) کہ انکی بی بیون سے اُنکے بعد نکاح کرو ۱۲

خود گرا یا بیشک انھون نے خود اس کام کو کیا مین لڑنے سے قدرت نہ تھا اگرچہ عثمان پر اعتراض کرتے تھے مین بھی انکا شریک تھا مگر (قتل عثمان پر مین راضی نہ تھا) قتل عثمان کا گناہ خود انھین لوگون پر ہی ان لوگون نے مجھسے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کر دیا اور مجھکو اچھی طرح جانچا بھی نہین کہ انکو میرا ظلم اور میرا عدل معلوم ہوتا اب مین خدا کی حجت پر جو انکے اوپر قائم ہی اور خدا کے علم پر جو ان کے متعلق ہے ہی قناعت کرتا ہون[1] اور مین باوجود ان سب باتون کے انھین بلاؤنگا اور انسے معذرت کرونگا اگر وہ قبول کر لین (تو بہتر ہی) تو یہ بھی قبول کر لیجاتی ہی پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہی کہ اسکی طرف رجوع کیا جاسے اور اگر یہ لوگ میرا عذر قبول نکرینگے تو پھر انھین تلوار کی بارھ (کا مزہ چکھا) دونگا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور اسپر فتح پانے کو کافی ہی۔

حضرت علی سے یہ بھی روایت ہی کہ انھون نے فرمایا مجھے امید ہی کہ ہم اور طلحہ اور عثمان اور زبیر ان لوگون مین ہین جنکے حق مین اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہی ونزعنا مافی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔[2]

حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ مروان بن حکم نے انھین ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے مین لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ) جب لوگ زخم کا منھ بند کرتے تھے تو پیر پھول جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا ہی چنانچہ اسی زخم سے انتقال کیا مروان نے (جب انکو زخمی کیا تو) کہا اب مین آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لونگا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ مینے تمھارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کر دیا۔ حضرت طلحہ جانب کلا مین مدفون ہوئے واقعہ جمل ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ مین ہوا تھا اس وقت حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہین چوسٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت تھے (سر مین) بال بہت تھے بال نہ بہت پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے (بالون کی) سپیدی کو (خضاب سے) متغیر نکرتے تھے رنگ سفید تھا مائل بسرخی میانہ قد سے کچھ کم تھے سینہ چوڑا تھا شانے چوڑے تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) پیر پر گوشت تھے۔

شعبی نے بیان کیا ہی کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو انکے چہرہ پر سے مٹی پونچھنے لگے[3] اور فرمایا کہ ای ابو محمد یہ بات مجھپر بہت شاق ہی کہ مین تجھکو آسمان کے تارون کے نیچے خاک آلودہ دیکھون پھر فرمایا کہ ای اللہ مین اپنے برے ارادہ اور برے کام سے تیرے سامنے شکایت کرتا ہون پھر حضرت طلحہ کیلئے دعائے رحمت کی اور فرمایا کہ کاش مین اس (واقعہ جانکاہ سے) بیس برس پہلے مر گیا ہوتا اور وہ اور انکے ساتھی بہت روئے حضرت علی نے ایکمرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سنا۔

---

[1] دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہی باوجودیکہ فوراً ہی اس خبر کے سننے سے بہت ہی جوش غضب کا ہوگا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بد اپنے مخالفین کی نسبت منھ سے نہ نکالا بلکہ انکو علم خدا کے حوالہ کر دیا ۱۲

[2] ترجمہ ہم انکے دل سے تمام کینے نکال دینگے اور وہ ایکدوسرے کے سامنے بھائی بھائی بنکے تختون پر بیٹھینگے [3] حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات اور انکے دلونکی صفائی کا کچھ نمونہ یہان سے معلوم ہو سکتا ہی کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہسکتا ہی جو حضرت مرتضی نے حضرت طلحہ کی نسبت فرمائے

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ   اذا ما ہو استغنی و یبعدہ الفقر[1]

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تھے اللہ ان پر رحم کرے سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار دائی خیرات کرتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ دائی کا وزن دینار کی برابر ہوتا ہے یہی دراہم فارس کا وزن ہے جو بغلیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے اسی طرح پھر دوبارہ انھیں خواب میں دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور انسے بیان کیا لوگوں نے جاکے انکی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے لگا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہو گیا تھا پس لوگوں نے اس قبر سے انکو نکال کے دوسری جگہ دفن کر دیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہوں جو انکی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا انکے جسم میں بالکل تغیر نہ آیا تھا صرف انکے بالوں میں کچھ فرق آگیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگوں نے ایک گھر ابو بکرہ کے گھروں میں سے دس ہزار درہم میں مول لیکے انکو اسمیں دفن کیا۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخطاب بن نصر نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن الرزوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد یعنی ابو عثمان الجدابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی و طلحہ و زبیر کی برائی بیان کر رہا تھا حضرت سعد بن مالک نے اُسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیوں کی غیبت نکر اُسنے نمانا پس حضرت سعد اُٹھے اور انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر یہ باتیں تیرے خلاف مرضی ہوں جو یہ کہہ رہا ہے تو اسپر میری آنکھوں کے سامنے کوئی بلا نازل فرما دے اور اسکو لوگوں کیلئے باعث عبرت بنا دے (یہ دعا مانگتے ہی) یکایک اُس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگوں کے مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اُسنے اُس شخص کو اپنے تھوتھن سے پکڑ لیا اور دانتوں کے درمیان میں رکھکر پیس ڈالا یہانتک کہ وہ مرگیا (راوی کہتا ہے) میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ اے ابو اسحاق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہوگئی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحۃ الخیر تھا جس طرح اُن طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحۃ الخیر تھا جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس سبب سے لوگوں کو بہت اشتباہ ہوگیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا[2] اور یہ اس وجہ

---

[1] ترجمہ وہ ایک ایسے شخص تھے کہ دولتمندی انکو انکے دوست کے نزدیک لیجاتی تھی اور فقیری انکو دور رکھتی تھی مطلب یہ ہے کہ جب انکے پاس روپیہ ہوتا تھا تو وہ اپنے دوستوں سے ملتے اور ان کی حاجت براری کرتے تھے اور جب انکے پاس روپیہ ہوتا بلکہ خود صاحب حاجت ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے ۱۲

[2] ترجمہ تمہارے لئے (دیبا) نہیں ہے کہ رسول اللہ کو رنج دو اور نہ یہ (جائز ہے) کہ انکی بی بیوں سے انکے بعد نکاح کرو ۱۲

انھون نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عائشہ سے مین نکاح کرونگا بعض مفسرین سے غلطی ہوگئی اور انھون نے یہ سمجھ لیا کہ یہ واقعہ اُن طلحہ بن عبید اللہ کا ہی جو عشرہ مبشرہ مین ہین چونکہ انھون نے ان طلحہ کے والد کا نام بھی عبید اللہ دیکھا اور نسب انکا تیمی قریشی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ یہ صحابی بھی ہین (لہذا انھین اشتباہ ہوگیا) - ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور اس قول کو ابن شاہین سے نقل کیا ہی -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیبہ - انصاری الاوسی ثم من بنی جحجبا - احد مین شریک تھے اور غزوہ یمامہ مین شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی - اور موسیٰ بن عقبہ نے انکا نام طلیحہ لکھا ہی -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عقیل سلمی ہین - بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین - ابن شوذب نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہی اور کہا ہی کہ طلحہ صحابی تھے اور ابو الولید طیالسی نے سلام بن مسکین سے انھون نے عقیل ابن طلحہ سے روایت کی ہی (اور کہا ہی) جن کے والد (یعنی طلحہ) صحابی تھے - ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو نضری - ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ طلحہ بیٹے تھے مالک لیثی کے جن کا نام طلحہ بن عبید اللہ تھا بعض لوگ انکو طلحہ بن عمرو نضری کہتے ہین بنی لیث کے خاندان سے تھے اور اصحاب صفہ مین سے تھے - ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ طلحہ نے ہمسے بیان کیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہتے تھے مین مدینہ گیا اور مین وہان کسی کو پہچانتا تھا لہذا مین صفہ[1] مین ایک شخص کے پاس فروکش ہوا ہم دونون آدمیون کو (کھانے کیلئے) روزانہ ایک چھوہارا ملتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص نے اصحاب صفہ مین سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چھوہارون نے ہمارے پیٹ مین آگ لگا دی ہی اور حلق کٹ گیا ہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ پڑھا اسی خطبہ مین فرمایا کہ اگر مجھے روٹی یا گوشت میسر ہوتا تو ضرور مین دیتا (لہذا جو ملتا ہی اُسی پر قناعت کرو مگر) آگاہ رہو عنقریب تم یا تم مین سے کچھ لوگ (ایسے عیش و عشرت کا زمانہ) پائین گے کہ شام کو بڑی بڑی قابین (لذیذ کھانون کی) انکے سامنے لگائی جائینگے اور کپڑے ایسے پہنو گے جیسے کعبہ کی پوشش یہ طلحہ کہتے تھے پھر مین اور میرا وہ ساتھی اٹھارہ دن تک اس حال مین رہے

[1] صفہ - مسجد اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک سائبان تھا جسمین مسافر اور فقرا رہا کرتے تھے ۱۲

انہیں سوا کیہوں کے کچھ کھانے کو نہ ملا یہاں تک کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس گئے تو انہوں نے ہماری خوب مہمانی کی (اب ہمکو معلوم ہوا کہ) وہی چھوہارے بہتر تھے کعبہ کی پوشش اُس زمانے میں سفید تھی یمن سے اسکے لئے کپڑا آتا تھا اس حدیث کو فضیل اور زکریا بن ابی زائدہ اور سلمہ بن علقمہ نے داؤد سے روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خزاعی - ام جریر کے غلام ہیں - بصرہ میں رہتے تھے - ہمیں یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن حرب نے محمد بن ابی رزین سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میری والدہ بیان کرتی تھیں کہ ام جریر کو جب کسی شخص کا اہل عرب میں سے انتقال ہوتا تو بہت سخت رنج ہوتا انسے پوچھا گیا کہ اے ام جریر ہم تمھیں دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص اہل عرب میں سے مرجاتا ہے تو تمھیں بڑا سخت رنج ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے مولی یعنی طلحہ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ اہل عرب ہلاک ہوجائیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن جاہمہ سلمی - انسے انکے بیٹے محمد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں رضاء اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے لئے آپکے ہمراہ جہاد میں جانا چاہتا ہوں آپنے فرمایا کیا تمھاری ماں زندہ ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں آپنے فرمایا جاؤ اسکی خدمت کرو تمکو وہیں جنت ملجائیگی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن النضیلہ - ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے ابو عبید دربان سلیمان بن عبد الملک سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے طلحہ بن النضیلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے نرخ مقرر کردیجئے آپنے فرمایا نہیں اللہ مجھسے اس بات کا حساب لیگا جس میں میں ایسا کروں مجھے خدا نے اسکا حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اسکا فضل مانگو - اس حدیث کو ابو المغیرہ اور محمد بن کثیر نے اوزاعی سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن نضیلہ سے مروی ہے اور ابن نضیلہ کا نام ان لوگوں نے نہیں لیا - ابن مندہ نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جنکا نام معلوم نہیں ہے (صرف کنیت معلوم ہے) انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ان کا نسب نہین بیان کیا گیا۔ ابن اسحاق نے انکو اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جو حنین کے دن شہید ہوئے یہ اور اوس بن عائذ اور زہیب بن حبیب اور ثابت بن دائلہ اور طلحہ سب اسی دن شہید ہوئے۔

(سیدنا) طلق (رضی اللہ عنہ)

ابن علی بن طلق بن عمرو بعض لوگ انکو طلق بن قیس بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزی بن سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ ربیعی حنفی سحیمی۔ یہ والد ہین قیس بن طلق کے کینت انکی ابو علی ہی اُس وفد مین تھے جو یمامہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے تھے انکی حدیثین اہل یمامہ سے مروی ہین۔ ہمین ابو القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم سے ہناد نے ملازم سے انھون نے عبد اللہ بن بدر سے انھون نے قیس بن طلق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم وفد بنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھی اور آپ سے عرض کیا کہ ہمارے شہر مین ایک کنیسہ (عبادتخانہ اہل کتاب) ہی (اسکو کیا کرین) اور آپ سے ہم نے آپ کے وضو کا غسالہ بھی طلب کیا پس آپ نے پانی منگایا اور اُس سے وضو کیا کلی کی اور ایک ظرف مین اسکو ڈالدیا اور ہمین حکم دیا کہ جب تم اپنے ملک مین پہونچنا تو اُس کنیسہ کو منہدم کر دینا اور اُسکی جگہ پر اس پانی کو چھڑک کر وہان مسجد بنالینا چنانچہ جب ہم اپنے شہر مین گئے تو ہم نے اس کنیسہ کو توڑ ڈالا اور وہی پانی اسکی جگہ پر چھڑک کر وہان مسجد بنالی اور وہان اذان پڑھی ہمارے یہان قبیلہ طے کا ایک نصرانی درویش تھا اُسنے جو اذان کو سنا تو کہنے لگا کہ سچی پکار ہی پھر وہ ہمارے ٹیلون مین سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور بعد اسکے ہم نے اُسے نہین دیکھا۔ ہمین اسمٰعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے عبد اللہ بن بدر سے انھون نے قیس بن طلق بن علی حنفی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ یعنی عضو تناسل جسم کا ایک ٹکڑا ہی اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ ملازم کی حدیث عبد اللہ کی حدیث عبد اللہ نہایت صحیح اور عمدہ ہی۔ ان طلحہ کی روایتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی ہین ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلق (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اور بعض لوگ یزید بن طلق کہتے ہین۔ اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین سعید قرشی اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی نام مین کیا ہی ہمین ابو موسی محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

طلق یہ حدیث اس موقع کی ہی کہ کسی نے پوچھا تھا کہ عضو تناسل کے مس کر لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی یا نہین فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہی یعنی وضو نہ جائے گا۔

ہمیں ابوعمر یعنی عبدالوہاب ابن محمد بن مہرہ صعلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ
بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
شعبہ نے عاصم احول سے انھوں نے عیسیٰ بن حطان سے انھوں نے مسلم ابن سلام سے انھوں نے طلق بن یزید یا یزید بن طلق سے
انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے عورتوں سے ساتھ وطی فی الدبر نکرو آور اس حدیث کو
ابراہیم نے عبدالملک ابن مسلم سے انھوں نے عیسیٰ بن حطان سے انھوں نے مسلم سے انھوں نے علی بن طلق سے روایت کیا اور اسی
طرح اس کو عبدالرزاق نے معمر سے انھوں نے عاصم سے روایت کیا ہی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ازہر بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی زہری۔ قدیم الاسلام ہیں حبش کیطرف یہ اور انکے
بھائی مطلب ہجرت کرکے گئے تھے اور دونوں نے وہیں وفات پائی انکے ایک بھائی عبدالرحمن بن الازہر بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ بن عبداللہ بن ناشب۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فراخدستی
اور تنگدستی (غرض ہرحال میں) خدا سے ڈرتے رہو انسے سوا انکے بیٹے کلیب بن طلیب کے کسی نے روایت نہیں کی اور کلیب ایک مجہول شخص
ہیں انکی حدیث ابوقرہ یعنی موسیٰ بن طارق نے مثنی بن صباح سے انھوں نے کلیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہی۔ انکا
تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یعنی وہب بن عبد بن قصی بن کلاب بن مرۃ۔ قریشی عبدی۔ بعض نے انکے والد کا نام بجائے عمیر کے عمرو بیان کیا ہی۔ ان کی والدہ
اروی بنت عبدالمطلب یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں طلیب کی کنیت ابوعدی ہی۔ یہ اس زمانہ میں اسلام لائے تھے۔
جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں (مخفی) تھے (طلیب جب اسلام قبول کرچکے) تو اپنی والدہ کے پاس گئے اور کہا میں نے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرلیا ہی تو انکی والدہ نے کہا کہ (تمنے بہت اچھا کیا) سب سے زیادہ مستحق اس بات کا تمہارا ماموں کا بیٹا ہی کہ تم
انکی مدد کرو۔ تمہارے ماموں کے بیٹے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں واللہ اگر ہم لوگ وہ کام کرسکتے جو مرد کرسکتے ہیں
تو ہم انکی حمایت کرتے (پھر) طلیب حبش کی طرف ہجرت کرگئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک
خبر دی کہ انھوں نے ابن اسحاق سے ان صحابہ کے نام ہیں جو حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے روایت کیا ہی۔ کہ انہیں
(قبیلہ) بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی بھی ہیں۔ اور زہری نے بھی ایسا ہی کہا ہو۔

اور واقدی و ابن اسحاق نے (یہی) کہا ہے کہ طلیب جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور ان کا شمار ان لوگوں کے اصحاب میں تھا۔ اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حضرت طلیب مہاجرین اولین میں سے تھے۔ اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور غزوہ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض نے کہا ہے کہ یرموک میں شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور (انھیں پر کیا موقوف اپنے دادا تک) نسل بالکل منقطع ہوگئی۔ اس کو زبیر نے بیان کیا ہے۔ عبد بن قصی کے نسل کا آخری شخص جب مرا تو اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ لہذا عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اور عبیداللہ بن عروہ بن زبیر کو ان کا مال دلایا گیا بوجہ اسکے کہ ان دونوں کا نسب قصی تک پہونچتا تھا۔ اور یہ دونوں (باعتبار نسب کے) برابر تھے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت طلیب وہ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے خدا کی راہ میں خون بہایا۔ اور بعض نے سعد بن وقاص کو کہا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بن نوفل بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر اسدی فقعسی ہیں طلیحہ عرب کے بہادروں میں تھے اور (ایسے) تھے کہ بمقابلہ ہزار سوار کے شمار کیے جاتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ سنہ نو ہجری میں بنی اسد کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس میں طلیحہ بن خویلد بھی تھے (اور وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ اس بات کی شہادت دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور آپ اسکے بندہ ہیں اور اسکے رسول ہیں۔ (پھر ان لوگوں نے بطور احسان جتانے کے کہا) کہ آپنے (کوئی واعظ) ہمارے یہاں نہیں بھیجا (ہم خود آگئے ہیں) اور ہم اپنے باقی ماندہ لوگوں کیلیے (واعظ ہونگے) پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یمنون علیک ان اسلموا الآیہ۱؎۔ پس جب یہ لوگ چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات (ہی) میں طلیحہ نے نبوت کا دعوی کیا۔ لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن ازور اسدی کو بنی اسد کے ان لوگوں کے جنھوں نے انکے ساتھ جانا چاہا طلیحہ کے پاس بھیجا تاکہ انسے مقاتلہ کریں اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی (اس درمیان میں) طلیحہ کا معاملہ اور بڑھ گیا اور دونوں ہم عہد قبیلے اسد و غطفان نے بھی ان کی اطاعت کر لی طلیحہ کہتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام ہمارے پاس وحی لاتے ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو طلیحہ کی طرف بھیجا اور انھوں نے طلیحہ سے نواح بزاخہ میں مقاتلہ کیا (پہلے) خالد بن ولید نے انکے پاس ثابت بن ارقم و عکاشہ بن محصن کو بھیجا تو طلیحہ نے قتل کردیا اور ایسا کہ طلیحہ کے بھائی نے طلیحہ کے ساتھ عیینہ بن حصن (بھی) تھے جب قتال کا وقت آیا تو طلیحہ کے پاس عیینہ بن حصن آئے اور کہا کہ جبرئیل تمہارے پاس آئے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں آئے پھر عیینہ نے دوبار

۱؎ پوری آیت و مطلب یہ ہے کہ لوگ آپ پر اپنے مسلمان ہوجانیکا احسان رکھتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ تم میرے اوپر اپنے مسلمان ہوجانیکا احسان نہ رکھو بلکہ خدا کا احسان تمہارے اوپر ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی۔

یہی سوال کیا طلیحہ ہر مرتبہ یہی کہتا کہ ابھی نہیں آئے۔ تو عیینہ نے کہا بیشک آپکو جبریل نے ایسے حال میں چھوڑ دیا جس میں آپ کو بہت زیادہ ضرورت تھی طلیحہ نے کہا کہ اب اپنے عزت کی حمایت میں لڑو باقی دین آئین کوئی چیز نہیں جب طلیحہ نے جنگ میں شکست کھائی تو وہ اور شام میں چلے گئے اور بنی حنیفہ کے پاس قیام کیا یہانتک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی لیکن بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت میں احرام کی نیت کرکے چلے (اثنائے راہ میں … حضرت عمر سے بھی ملے) تو انسے حضرت عمر نے فرمایا کہ تمہیں … دونوں نیکمردوں یعنی ثابت بن اقرم اور عکاشہ کو قتل کیا تھا طلیحہ نے عرض کیا یا امیر المومنین مجھسے ہوا اگر میرے ذریعہ سے اللہ تعالی نے ان دونوں کا مرتبہ بڑھا دیا (کہ شہید ہوئے) اور شکر ہے کہ ان دونوں کے ہاتھ سے مجھکو ذلیل وخوار نہیں کیا (اسلئے میں معافی مانگتا ہوں) تو … اسکے بعد صالحیت بھی کرنے لگے اور اس وقت میں طلیحہ نے اسلام کو خوب … دل سے قبول کرلیا اور … مقام قادسیہ و نہاوند کی لڑائی میں بڑے بڑے کارنمایاں ہوئے حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو خط میں لکھا تھا کہ لڑائی میں طلیحہ و عمرو بن معدی کرب کو شریک کرلو اور ان دونوں سے لڑائی کے کاموں میں مشورہ (بھی) لیا کرو۔ اور کوئی دوسرا کام ان دونوں کے سپرد نہ کرو … انکا تذکرہ ابو عمر و ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

دیلمی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار صحابہ میں ہے (مگر) مجھکو انکی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ انصاری۔ یہ قول موسی بن عقبہ کا تھا اور انکے دوسرے نام طلیب بیان کیا گیا ہے اور طلیب کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔

(سیدنا) طلیق (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن امیہ بن عبد شمس مناف ہیں اور ان کے لڑکے حکیم بن طلیق مولفۃ القلوب میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابو … نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسکے سوا میں اسکا کچھ حال نہیں جانتا۔

باب الطاء والہاء والیاء

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر نہدی۔ سنہ ۹ ہجری میں جبکہ اکثر عرب کے وفد آئے یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے۔ لیث بن ابی سلیم نے حبیبہ عرنی سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ جب عرب کے وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوگئے تو طہفہ بن زہیر نہدی کھڑے ہوگئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

ہم آپ کے پاس تہامہ کے منتہائی مقام سے سخت لکڑی کے کجاؤن پر سوار ہو کے آئے ہین (ہمارے یہان قحط سالی کی یہ حالت ہی کہ)
ہم بمشکل پانی برسنے کی خواہش کرسکتے ہین اور گھاس اکھاڑ (کر کھا) تے ہین جہان ابر آیا ہمین پانی کی آرزو ہوتی ہی ہم بہت دور سے
آگئے ہین زمین ہمارے یہان کی بہت سخت ہی چشمہ خشک ہوگئے اور سبزی نہین رہی درختون کے پتے گر گئے گھاس خشک ہوگئی مویشی مر گئے
تری باقی نہین رہی یارسول اللہ ہم بت پرستی اور ظلم سے بیزار ہو کر آپ کے پاس آئے ہین حوادث زمانہ سے پناہ مانگتے ہین ہم دعوت اسلام
اور شریعت اسلام کو قبول کرتے ہین جب تک دریا کی روانی اور پہاڑون کا قیام ہی (ہم دین پر قائم رہینگے) ہان ہمارے پاس کچھ مویشی ہین جو کھانے
کو نہین پاتے دودھ نہین دیتے چرنے کیلئے بھیجے جاتے ہین مگر دودھ انسے نہین نکلتا سخت قحط مین آگئے نہ چارہ پاتے ہین نہ دودھ دیتے ہین
پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ انکے دودھ اور دودھ کے ظرفون مین برکت دے اور انکے مویشی کے چرواہون کو مالدار کردے
انکے پھل پکا دے انکے لئے چشمہ جاری کردے اور یا اللہ انکی اولاد مین برکت دے (شاید) جو شخص نماز پڑھیگا وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور جو زکوۃ
دیگا وہ نیکوکار ہوگا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کی شہادت دیگا وہ مخلص ہوگا ای بنی نہد کے لوگو شرک کی باتین چھوڑ دو نہ زکوۃ مین کوتاہی کرو نہ
نماز مین غفلت کرو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی جگہ لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ طہیہ کے نام مین بضم طا ء و یای مشدد۔ انکا ذکر
انشاء اللہ تعالی وہان بھی آئے گا۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس غفاری۔ بعض نے انکا نام طخفہ بیان کیا ہی۔ یہ اہل صفہ مین سے ہین انکے نام مین بہت سے اختلافات و اضطرابات ہوئے ہین
ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے
کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا انھون نے ہشام دستوائی سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن
سے انھون نے یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت کی کہ میرے والد (طہفہ) اہل صفہ سے تھے (ایکمرتبہ) رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اصحاب صفہ کے بارہ مین (لوگون سے) فرمایا کہ انکے ساتھ نیک سلوک کرو تو کوئی علیحدہ ایک ایک کو اپنے ساتھ لے گیا
کوئی دو کو یہانتک کہ پانچ آدمی باقی رہگئے جنمین مین بھی تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود) فرمایا کہ میرے ساتھ عائشہ کے گھر چلو پس
ہم سب آپکے ہمراہ حضرت عائشہ کے دردولت مین جا پہونچے اور آنحضرت نے عائشہ سے فرمایا کہ ہملوگونکو کھانا کھلاؤ۔ بھنا ہوا گوشت لے آئین
ہم سب نے کھایا۔ پھر آپنے (دوبارہ) فرمایا ای عائشہ (کچھ اور) کھلاؤ۔ تو حضرت عائشہ حیس لے آئین تو پھر ہملوگون نے کھایا اسکے بعد آپنے
فرمایا کہ ای عائشہ (اب) ہم سبھونکو پانی پلاؤ۔ تو حضرت عائشہ ایک بڑے برتن مین پانی لائین تو سبھون نے پی لیا۔ پھر (دوسرا) پیالہ
لائین اسمین دودھ تھا تو ہم سبھون نے اسکو بھی پیا (جب اکل و شرب سے فارغ ہوئے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگون کا

حیس ایک قسم کا کھانا ہی جو خرما گھی دہی وغیرہ سے بنایا جاتا ہی۔

جی چاہے تو (یہین) آرام کرو ورنہ مسجد مین چلے جاؤ تو ہم سب نے عرض کیا کہ مسجد مین جاتے ہین (پس مسجد مین آکر سو رہا) صبح کو مین پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ یکایک معلوم ہوا کہ کوئی شخص آکر اپنے پیر سے مجھکو ہلا رہا ہی اور کہتا ہی کہ اس ہیئت سے سونا اللہ کو ناپسند ہی مین نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایسا ہی اسکو ابراہیم بن طہمان اور خالد بن حارث اور معاذ بن ہشام اور وہب بن جریر ہ نے ہشام سے روایت کیا ہی اور ایسا ہی اسکو اوزاعی اور شیبان اور موسی بن خلف اور یحیی بن عبد العزیز اور ابو اسماعیل قنا د نے یحیی سے انھون نے ابو سلمہ سے روایت کیا ہی۔ اور اسکو حارث بن عبد الرحمن نے ابو سلمہ سے انھون نے عبد اللہ بن طخفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور اسکو ابو جعفری نے اوزاعی سے انھون نے یحیی سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے حارث سے انھون نے قیس بن طخفہ سے انھون نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی اور اس کو محمد بن اسحاق نے محمد بن عمرو بن عطا سے انھون نے نعیم المجمر سے انھون نے ابو طخفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور مسلمہ بن علی نے روایت کی ہی زبن بن واقدی سے انھون نے عبد العزیز بن عبد اللہ سے انھون نے محمد بن عمرو عطا سے انھون نے نعیم المجمر سے انھون نے ابن طخفہ سے انھون نے اپنے باپ سے اور اسکو نعیم المجمر نے ابن طہفہ غفاری سے بھی روایت کیا ہی اور ابو ذر سے بھی روایت کیا ہی۔ اور اسکو ابن ابی ذیب نے حارث بن عبد الرحمن سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے عبد اللہ بن طخفہ سے روایت کیا ہی اس مین اور بہت سا اختلاف ہی اور حدیث ایک ہی ہے۔ ان کا تذکرہ بھی تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طہمان (رضی اللہ عنہ)

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ بعض نے ان کا نام ذکوان بیان کیا ہی اور بعض نے اسکے علاوہ اور نام بھی بیان کیا ہی شریک نے عطا بن سائب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ میرے والد نے بنی ہاشم کیلئے (کچھ صدقہ کی) وصیت کی۔ تو مین ابو جعفر کے پاس آیا اور انکو اس وصیت کی خبر دی تو مجھکو (انھون نے) ہاشم کی ایک بوڑھیا عورت کے پاس بھیجدیا (کہ جاکر دیکھ آؤ) جب مین وہان پہونچا تو اس عورت نے کہا کہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی نے جنکا نام طہمان تھا یا ذکوان (یہ) روایت کی ہی کہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے طہمان صدقہ نہ میرے لئے حلال ہی اور نہ میرے اہلبیت کیلئے اور غلامون کے لئے بھی وہی حکم ہی جو انکے مالک کیلئے ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ سے اور انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہی کہ انکا ایک غلام تھا جسکو لوگ طہمان یا ذکوان کہتے تھے اسکے بعض حصہ کو میری دادا نے آزاد کرد یا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاکر اسکی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ دوسرا حصہ (اسی قدر) آزاد کر دینے سے آزاد ہوگیا لیکن (باوجود اسکے) وہ جبتک زندہ رہے اپنے مالک کی خدمت کرتے رہے۔ ابو عمر نے اس حدیث کو ان طہمان کے احوال مین بیان کیا ہی جو سعید بن عاص کے غلام تھے جیسا کہ ہم ابھی بیان کرینگے (اس اختلاف مین) ابو عمر کا قول حق معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ

نام سراق کہا ہی مہلب بن ابی صفرہ کے والد اپنے کنیت کے ساتھ مشہور ہین اس کو طبرانی وغیرہ نے لکھا ہی۔ ان کا تذکرہ اس جگہ ابونعیم وابوموسی نے لکھا ہی۔ اور تینون نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہی۔ انشاء اللہ تعالی پھر وہان پر اعادہ کیا جائیگا۔

(سیدنا) ظالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سفیان بن جندل بن یعمر بن حلیس بن نفاثہ بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ۔ کنانی دیلی کنیت انکی ابو اسود ہی اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہین انکا ذکر ابن شاہین نے صحابہ مین کیا ہی اور ابن شاہین نے قاسم بن یزید سے انھون نے سفیان سے انھون نے بکیر بن عطا لیثی سے انھون نے ابو اسود دیلی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین (حجۃ الوداع مین اسوقت حاضر ہوا) کہ آپ عرفات مین تشریف فرما تھے پس ایک جماعت اہل نجد کی آپ کی خدمت مین آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ حج کب اور کیونکر ادا کیا جاتا ہی تو آپنے ایک شخص کو فرمایا (کہ پکار کر کہدو) تو اس شخص نے خوب پکار کر اعلان کر دیا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہی۔ جو شخص نوین تاریخ کی شب کو قبل نماز صبح کے عرفات مین آگیا (گویا) اصل حج اسکا پورا ہو گیا۔ ابن شاہین نے اس حدیث کو ایسے سند سے بیان کیا ہی مگر یہ سند غلط ہی اور اسکو شعبہ نے بکیر سے انھون نے عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت کیا ہی اور اسکو سفیان سے بہت سے لوگون نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہی یہی صحیح ہی اسلیئے کہ ابو اسود کا (یہان پر) کوئی دخل نہین اور عبد الرزاق نے ابن جریج سے انھون نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہی کہ محمد بن خالف نے مجھکو خبر دی کہ ابو اسود فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت حاضر ہوے کہ آنحضرت لوگون کو بیعت کرا رہے تھے (مگر) یہ سند بھی غلط ہی۔ اس حدیث کو ابو عاصم نے ابن جریج سے انھون نے ابن خثیم سے انھون نے محمد بن اسود سے (یون) روایت کیا ہی ابن اباہ اسود) یعنی محمد کے والد اسود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اوسوقت حاضر ہوے کہ بیعت لے رہے تھے پس بات یہ ہوئی کہ راوی سے لکھنے مین (اباہ) کا (ہ) چھوٹ گیا پس اوسکو پڑھنے مین (ابا الاسود) پڑھ لیا۔ جس کا مطلب یہ ہو گیا کہ اسود کے والد ورنہ درحقیقت اسود کے والد کو یہان پر راوی ہونے مین کوئی دخل نہ تھا کہ یہ صحابی نہین ہین۔ بلکہ مشہور تابعی ہین حضرت علی کے شاگردون مین تھے تو انھون نے بصرہ کا عامل بنا دیا تھا۔ یہ وہ ہین جنھون نے پہلے پہلے علم نحو کو ایجاد کیا ہی شعر بہت اچھے کہتے تھے اور حاضر الجواب تھے انکے حالات مشہور ہین انکے کلام بہت ہی حکمت آمیز و ضرب المثل ہین ان کا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اسدی یہ زمانہ ردت مین جبکہ طلیحہ اسدی نے دعوہ نبوت کیا تھا اسلام پر ثابت قدم رہے۔ انھین نے طلیحہ سے کہا تھا کہ تو (نبی نہین ہی) بلکہ فقط ایک کاہن ہی (اسلیئے کہ) تو اپنے کلام مین بھی مسجع بولتا ہی اور نہ نبی ہوا اور نہ نبی ہی جسکا [illegible]

سچے ہوتے ہیں جو خبر دیتے ہیں اسکے خلاف نہیں ہوتا۔ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ۔ انکو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہو اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہی ظبیان سے سوید نے جنکی کنیت ابوقطبہ ہی حدیث بیان کی ہی اسکو ابن مندہ نے ذکر کیا ہو اور ابونعیم نے (یہ) بیان کیا ہی کہ ظبیان بن عمارہ کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہی جیسا کہ انسے بعض متاخرین نے نقل کیا ہی حالانکہ امام بخاری نے صرف یہ بیان کیا ہی کہ ظبیان نے حضرت علی سے انھیں کے قول کو روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن کدادہ بعض نے خود انھیں کا نام کدادہ بیان کیا ہی یونس بن حباب نے عطاء خراسانی سے انھوں نے ظبیان سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے اسی فرمایا تھا کہ دنیا کی مثال (باقی رہنے والی نہیں ہیں عنقریب) سب زائل ہو جاینگی۔ ابو عمر نے ایک غریب طویل حدیث بیان کی جسکو اہل حدیث نے بیان کیا ہی۔ یہ کہا ہی کہ ظبیان بن کدادہ ایادی یا ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور آپنے اونکو آیات کرائم میں معانی دیا تھا آدمی کے بارہ میں ظبیان کے یہ اشعار ہیں۔

اشہد بالبیت العتیق و بالصفا شہادۃ من احسانہ متقبل

بانک محمود لدینا مبارک وفی امین صادق القول مرسل [1]

(سیدنا) ظہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عدی بن یزید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا دوسرا نام نبیت ہی وہ بیٹے ہیں مالک بن اوس کے۔ انصاری ہیں۔ اوسی ہیں (بیعت) عقبہ ثانیہ و غزوہ بدر میں شریک تھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی اور عروہ نے کہا ہی کہ اسکو موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے (بدون) روایت کیا ہی کہ وہ عقبہ میں شریک تھے اور ابو عمر نے (یہ) کہا ہی کہ جنگ بدر میں شریک تھے (ہاں) غزوہ احد اور جو غزوات اسکے بعد ہوئے ہیں ان میں شریک تھے۔ یہ ظبیان رافع بن خدیج کے چچا ہیں اور اسید بن ظہیر کے والد ہیں۔ ہمیں بن محمود اور ابو یاسر بن سعید نے اپنے اپنے سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمسے اسحاق بن منصور نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ابو دسی یعنی شہاب نے بیان کیا اونھوں نے کہا کہ مجھسے یحیی بن حمزہ نے بیان کیا اونھوں نے کہا کہ مجھسے اوزاعی نے ابونجاشی یعنی رافع بن خدیج کے مالک سے اونھوں نے رافع بن خدیج سے روایت کرکے بیان کیا کہ

---

[1] ترجمہ میں کہ اللہ کو وصفا کی قسم کھاکر شہادت دیتا ہوں بمثل شہادت اوس شخص کے جسکی راست بازی دکھلائی لوگون میں مسلم ہو ۔ اس بات کی کہ آپ تعریف کئے گئے ہیں دنیا کیلئے مبارک ہیں ۔ باوفا ہیں امانت دار ہیں لپنے قول میں سچے ہیں (خدا کے) رسول ہیں ۔

انھون نے کہا کہ میرے پاس ظہیر بن رافع آئے اور (یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین ایک ایسے کام کو منع کر دیا جو ہمارے لیئے آسان تھا مین نے دریافت کیا کہ وہ کیا کام تھا تو انھون نے کہا کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حق ہی (وہ یہ ہی) کہ آپنے مجھسے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے زمین کو کیونکر آباد کرتے ہو۔ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ چہ تھائی پر یا کچھ وسق (پیمانہ کا نام ہی) ٹھراؤ جو کا مقرر کر کے (کسانون کو) دیدیتے ہین تو آپنے فرمایا کہ (اب) ہرگز ایسا نہ کرنا یا خود کھیتی کر و یا اوسکو پڑا رہنے دو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان اسدی۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہی۔ عیینہ بن عاصم بن سعر بن نقادہ اسدی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد نے انھون نے اپنے والد نقادہ سے بیان کیا ہی کہ انھون نے کہا کہ مین اپنے اسباب تجارت کے ساتھ مدینہ مین آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور مین آپ کو نہین پہچانتا تھا تو آپنے دریافت کیا کہ یہ شخص کس قبیلہ کا ہو تو مینے اپنا نسب آپ سے عرض کر دیا۔ آپنے مجھکو اسلام کیطرف رغبت دلائی تو مینے اسلام قبول کر لیا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس فلان فلان قسم کا مال ہی آپ مجھسے اوسکی زکوۃ وصول کر لین تو آپ نے وصول کر لیا پس مین ہی نے اول اول قبیلہ بنی اسد سے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی۔ اسکے بعد (پھر) مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تمنا ہی کہ آپ کوئی کام میرے متعلق فرما دین (کہ مین اوسکی تعمیل کرون) تو آپنے فرمایا (جاؤ) میرے لئے ایک اونٹنی خرید لاؤ جو شیر دار ہو سواری مین پختہ ہو تیز رفتار ہو (چال اوسکی ایسی ہو) کہ حاملہ عورت کو بھی تکلیف نہ ہو پس مین وہان سے رخصت ہو کر آیا (اور پہلے مین نے) اپنی اونٹنیون مین تلاش کیا مگر (اس صفت کی اونٹنی) مجھے نہ ملی دوسری جگہ تلاش کرنا شروع کیا تو آپنے چچازاد بھائی جنکو لوگ ظہیر بن سنان کہتے ہین اونٹنین کے اونٹنیون مین پایا۔ پس اوسکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا تو آپ کھڑے ہو کر اوسکا دودھ دوہنے لگے۔ یہانتک اسکے برتن بھر گیا اس کے بعد آپنے مجھکو پلایا پھر پینے (اوسکے تھن کیطرف) نظر کیا تو ویسی بھرے ہوے تھے مین نے چاہا کہ دونون آپنے فرمایا کہ (اب) چھوڑ دو شاید کوئی دودھ کا طالب آجاے اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی کہ خدایا اس مین اور جس شخص نے اس کو دیا ہی اسمین برکت مرحمت فرما پس مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ دعا تو ظہیر کے حق مین ہوئی اسلیئے کہ مین اس اونٹنی کو اونہین کی اونٹنیون سے لایا تھا گو یا دینے والے وہی ہوے (لہٰذا مین اس مبارک دعا سے محروم رہا) پس مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لانیوالے کو بھی اس دعا مین شریک فرما لین تو آپنے دو مرتبہ فرمایا کہ اے خدا اوسکے مال مین بھی برکت دے جو اسکو لایا ہی۔ انکا کا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے سعر بن نقادہ کے نام تصحیف کر دی ہے اور اونکو سعد بن نقادہ دال کے ساتھ حالانکہ وہ خود نقادہ کے نام مین اپنے اسی شیخ سے جس سے یہ حدیث روایت کی ہی۔ اسی سند کیساتھ سعر بن نقادہ رے کیساتھ لکھ چکے تھے۔

حرف العین باب العین والالف

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

حویطب بن عبد العزی کے غلام تھے کلبی نے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے اس آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ یہ آیت صہیب اور عمار اور انکی والدہ سمیہ اور انکے لڑکے یاسر اور بلال اور خباب اور عابس غلام حویطب بن عبد العزی کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ ان لوگوں کو (طرح طرح کی) ایذائیں کفار پہونچاتے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر غطیفی۔ عبد الرحمن بن عابس کے والد ہیں یہ صحابی ہیں عمرو بن ثابت نے عبد الرحمن بن عابس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے (چچا زاد) بھائیوں میں سب سے بہتر علی ہیں اور چچاؤں میں سب سے بہتر حمزہ ہیں اسکو کرمانی بن عمرو نے عمرو بن ثابت سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے معاویہ نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے عابس بن ربیعہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کا بوسہ لے رہے تھے اور حجر اسود کو مخاطب ہو کر یہ فرما رہے تھے کہ میں تیرا بوسہ لیتا ہوں اور (اسکو بھی) خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس غفاری بعض نے (اسکو برعکس) کہا ہے یعنے عبس بن عابس یہ کوفہ میں جا رہے تھے ان سے ابو امامہ باہلی اور حکیم کندی اور زادان یعنے ابو عمر نے روایت کی ہے اور یزید بن ہارون نے شریک سے انھوں نے عثمان بن عمیر سے انھوں نے زادان یعنے ابو عمر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ (ایک دن) کوٹھے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگوں کے ساتھ ایک صحابی بھی بیٹھے ہوئے تھے عثمان بن عمیر کہتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ زادان نے انکا نام عبس یا عابس بتلایا تھا (اوسوقت میں) طاعون کیوجہ سے بہت سے

۱؎ ترجمہ آدمیوں میں بعض آدمی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالی کی مرضی میں اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے (کہ لوگ اون پر ایذائیں پہونچاتے ہیں مگر وہ اسکی کچھ پرواہ نہیں کرتے)

لوگ بھاگ رہے تھے تو عبس نے تین بار یہ کہا کہ اے طاعون مجھکو لیلے تو ان سے حکیم کندی نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ناکام ہو کر کوئی شخص موت کی تمنا نکرے عبس نے کہا کہ میں نے (بھی) تو سنا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چھ چیزوں میں موت کیطرف جلدی کرو (اول یہ) کہ جب بیوقوفوں کی حکومت ہو (دوئم یہ) کہ جب
پیچ وشہر میں زیادہ شرط ہونے لگیں (سوم یہ) کہ جب حکام کی بیع ہونے لگے (چہارم یہ) کہ جب جان کا ہلاک کر دینا آسان سمجھا جانے
(پنجم یہ) کہ جب قطع رحم ہونے لگے (ششم یہ) کہ جب ایسے حاکم کی صحبت میں رہنا پڑے جس کو لوگوں نے نفع ہی حاصل کرنے کیلئے مقرر کیا ہو
اور وہ ان سب سے بھی کم عقل رکھتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عازب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی۔ انصاری۔ انکا (پورا نسب) انکے لڑکے براء کے ذکر میں گذر چکا ہے ہمیں ابوالفضل یعنی عبد اللہ بن احمد
طوسی نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سے ابوبکر بن بدران حلوانی نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے ابوالحسین یعنی حسن بن علی بن [illegible]
بنوقری نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن مالک نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن احمد نے خبر دی [illegible]
کہا کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے اسرائیل نے [illegible]
اسحاق سے انھوں نے براء بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر نے (میرے والد (عازب) سے ایک کجاوا تیرہ درہم
میں خرید کیا اور (میرے والد) عازب سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے براء سے کہدو کہ اس کجاوا کو میرے گھر تک پہونچا دے میرے والد نے [illegible]
کہا (کہ میں ہرگز براء کو) نہیں کہونگا یہاں تک کہ آپ مجھسے یہ بیان نکریں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے [illegible]
اور آپ انکے ہمراہ تھے تو آپنے کیا کیا اور کس طرح کیا حضرت ابوبکر نے کہا ہم (مکہ سے چلکر تین دن غار ثور میں رہکر [illegible]
بہت سویرے نکلے اور ایک دن ایک رات (برابر چلتے رہے) سونے کی (بھی) نوبت نہیں آئی یہاں تک [illegible]
وقت ہوا تو میں نے ادہر ادہر دیکھا کہ کہیں سایہ نظر آئے تو وہاں جا کے ٹھیریں پس ایک پتھر نظر آیا [illegible]
میں اسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اسکے نیچے سایہ ہے پس میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس مقام کو صاف کر دیا [illegible]
انھوں نے پورا واقعہ (مدینہ تک پہونچنے کا) بیان (یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق یعنی عبد اللہ بن عثمان کے تذکرہ میں انشاء اللہ)
تعالی آئے گی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عوف بن ابی بکر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
جب حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا انھوں نے عرض کیا میرا نام عاص ہے آنحضرت نے فرمایا

نہین بلکہ عما اسکا نام مطیع ہی یہ کلبی کا قول ہی

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام کنیت آپ کی ابو خالد مخزومی ۔ عکرمہ بن خالد کے دادا ہین مکہ مین سکونت پذیر تھے عکرمہ نے اپنے باپ یا چچا سے انھون نے عکرمہ کے دادا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک مین فرمایا کہ جہان طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے نہ بھاگو اور جہان طاعون ہو وہان مت جاؤ ۔ ابونعیم اور ابوموسی نے اسکا تذکرہ لکھا ہے ۔

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

اسلمی مدنی ہین ہشام کے والد ہین ان کے بیٹے ہشام نے ان سے روایت کی ہی کہ انھون نے مقام غمیم مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مگر یہ صحیح نہین یہ قول ابن مندہ کا ہے اور ابونعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ لکھ کے کہا کہ یہ صحیح نہین ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصراً لکھا ہی ۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ابی اقلح انکا نام قیس بن عصمۃ بن نعمان بن مالک بن ضبیعۃ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الضبیعی ہین عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہین اور انھین کا لقب (حمی الدبر) ہی جس کا قصہ آگے آتا ہے جنگ بدر مین بھی شریک تھے معمر نے زہری سے انھون نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بطور جاسوس کے کہین بھیجا اور افسر عاصم بن ثابت کو بنایا پس وہ سریہ رخصت ہو کر چلا یہانتک کہ مقام عسفان اور مکہ کی درمیان جب پہونچا تو قبیلہ ہذیل کے خاندان بنی لحیان کو انکی خبر ہو گئی وہ لوگ قریب سو تیر انداز کے لیکر انکی تعاقب مین آئے حتی کہ انکے نزدیک پہونچکر انکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم سے معاہدہ کرتے ہین کہ ہم لوگ تمہاری تین کسیکو نہین قتل کرینگے بشرطیکہ تم اتر آؤ عاصم نے کہا کہ مین کسی مشرک کی پناہ مین نہین اترونگا اور دعا کی کہ اے اللہ اپنے رسول کو ہماری خبر پہونچا دے پس بنو لحیان نے انسے قتال کیا اور انپر تیر چلانے شروع کئے یہانتک کہ عاصم کو سات آدمیون سمیت شہید کر ڈالا خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور ایک کوئی اور باقی رہگیا پس یہ لوگ کافرونکی معاہدہ پر اتر آئے کافرون نے انکو گرفتار کیا خبیب کا حال ہم انکی نام مین بیان کر چکے ہین اور عاصم کا حال یہ ہی کہ قریش نے اپنے قاصد روانہ کئے کہ انکی لاش کا کوئی عضو انکی بدن نکالا وین تاکہ انکی شناخت کیجاوے اور عاصم نے جنگ بدر مین عقبہ بن معیط اموی کو قتل کر ڈالا تھا اور مسافع بن طلحہ اور اسکے بھائی کلاب کو بھی مار ڈالا تھا ان دونون کو تیر سے زخمی کیا تھا پس ان دونون مین سے کوئی اپنی مان سلافہ سے آکر کہنے لگا کہ مین نے اس شخص سے جسنے

عاص عربی لغت مین نافرمان شخص کو کہتے ہین چونکہ یہ ایک مذموم صفت ہی چونکہ حضرت کو اس قسم کے برے نامون سے نفرت تھی لہذا آپنے بجائے عاص کے انکا نام مطیع کہا جسکے معنی فرمانبردار کے ہین

کو مجھے تیر مارا تھا سنا کہ کہتا تھا کہ اس کو پی (یعنی میرے حملے کو سنبھال) میں ابن الافلح ہوں اسی وجہ سے سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی عاصم کے سر پر مجھے قابو دیگا تو اس میں میں شراب پیونگی جب عاصم رجیع کے دن شہید ہوئے تو قریش نے انکی سر کو اس غرض سے لینے کا ارادہ کیا تاکہ اس کو سلافہ کے ہاتھ فروخت کریں پس اللہ تعالے نے دبریعنی بھڑوں کو انکی محافظت کے لیئے بھیجا وہ مثل سایبان کے انپر گھیرے رہیں اور قریش کے قاصدوں سے ان بھڑوں نے عاصم کی حفاظت کی اور انکو کسی طرح قابو نہ ملا جب وہ لوگ عاجز آگئے تو کہنے لگے کہ رات کو یہ بھڑیں اڑ جائینگی اسوقت ہم اپنا کام کرینگے مگر رات کو خدا ی تعالی نے مینھ برسایا اور سیلاب انکی لاش کو بہائے گیا پھر پتہ نہ لگا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ عاصم نے اللہ تعالی سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرینگے اور نہ انکو کوئی مشرک مس کرے پس خدا نے انکی حفاظت بعد موت کے (دبر) یعنی بھڑ کی ذریعہ کی لہذا انکا نام حمی الدبر رکھا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر (نماز فجر میں) قنوت فرمایا جسمیں رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر لعنت کرتے رہے اور حسان بن ثابت نے بنو لحیان کے ہجو میں یہ اشعار کہے۔

لعمری لقد شابت ہذیل بن مدرک　　احادیث کانت فی خبیب و عاصم
احادیث لحیان صلوا بقبیحہا　　ولحیان رکابون شر الجرائم

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل اور انکا نام قیس بن عمرو بن مالک بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف امیر ابونصر بن ماکولا نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں حضرت عمر بن خطاب کے زمانے میں بہت با عزت تھے ہیں۔ یہ قول عدوی کا ہی پھر عدوی نے کہا کہ واقدی نے بیان کیا ہی کہ یہ عاصم بیٹے ہیں عبد اللہ بن قیس کے اور قیس وہی ابو جبل بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک ہیں اور انھوں نے یہ بھی کہا ہی کہ یہ عاصم جنگ احد میں شریک تھے ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمرو پر استدراک کرنیکے لئے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

حبشی۔ زرعۃ شقری کے غلام ہیں انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اس کو مستغفری نے بیان کیا ہی اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ ان اصرام کے بیان میں لکھا ہی جنکا نام حضرت نے زرعۃ رکھا تھا اور یہ زرعۃ عاصم حبشی کے مالک ہیں۔

سلہ ترجمہ قسم اپنی جان کی قبیلۂ ہذیل بن مدرکہ نے خبیب اور عاصم کے واقعات خوب یاد کر لئے ہیں اور لحیان اور ذکوان قبیلہ کی جرائم اور ناشائستہ حرکات بھی [illegible]

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حدرہ اور بعض نے ابن حدرد انکا نام بیان کیا ہے۔ سعید بن بشر نے قتادہ سے انھون نے حسن سے نقل کیا ہے کہ حسن نے کہا کہ ہم عاصم بن حدرہ کے یہان گئے پس انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کبھی کوئی دربان تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی سد لیکر چلتا تھا اور نہ اور نہ آپ نے کبھی خوان پر کھایا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن مشمت حمانی۔ بعضون نے کہا ہے کہ آپ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ ان سے انکے بیٹے شعیب بن عاصم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمرو نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم۔ ہمین ابو موسی نے تحریراً خبر دی ہے انھون نے کہا ہمین اسمعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو بکر بن مقری نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو یعلے موصلی نے اپنی مسند مین خبر دی انھون نے کہا ہم سے عمر بن ضحاک بن مخلد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طالب بن مسلم بن عاصم بن حکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے ایک عزیز نے بیان کیا انھون نے کہا میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج مین خطبہ کے وقت موجود تھا پس آپ نے فرمایا سنو تمھارے مال اور تمھاری جان (ہمیشہ ایسی) تم پر حرام ہین جیسے کہ اس شہر مین اور آج کے دن۔ جان لو میری وفات کے بعد [illegible] نہ پہونچنا کہ تم پھر کافر ہو کر ایک دوسری کی گردن آپس مین مارنے لگو۔ سنو حاضر کو چاہئے کہ جو غائب ہے اسکو خبر پہونچا دے کیونکہ مین نہین جانتا کہ آج کے بعد پھر کبھی تم سے یہان ملون۔ یا اللہ تو گواہ رہ یا اللہ مین نے تیرا حکم پہونچا دیا۔ اور اسی سند سے مروی ہے ان کے دادا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اللہ عزوجل نے (اسوقت) مزدلفہ مین جسقدر لوگ جمع ہین انپر نظر عنایت فرمائی ہے پس انہین سے نیکون کو قبول کر لیا اور نیکون کی سفارش بدون کے حق مین قبول فرما کر ان سے بھی درگذر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی مدینہ مین سکونت پذیر تھے شریح بن ہانی نے ہشام بن خلیب سے انھون نے بشر بن عاصم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے پاس کسی کو بھیجا تاکہ انکو (صدقہ تحصیل کرنے کیلئے) عامل بنا کر بھیجین مگر انھون نے عامل ہونے سے انکار کیا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ آپ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو حاکم لایا جائیگا اور دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائیگا بعد اسکے اللہ تعالی پل کو حکم دیگا وہ
ڈگمگائیگا پس اگر وہ فرمانبردار ہوگا تو اللہ تعالی اُسکی دستگیری فرمائیگا اپنی رحمت سے اُسکو دونا ثواب دیگا اور جو نافرمان ہوگا تو پل اسکے
لیئے پھٹ جائیگا اور وہ دوزخ کے قعر مین جو بقدر ستر برس کی مسافت ہوگا گر جائیگا اسی طرح مشرح بن نباتہ نے اسکو روایت کیا ہے مگر اور
لوگون نے اپنی روایت مین عن ابیہ نہین کہا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث صحیح نہین۔ ابن مندہ نے
انکا تذکرہ قائم کرکے کہا ہے کہ عاصم ابو بشر۔ اور ابو موسی نے انکے تذکرہ مین لکھا ہے کہ ابو ذکریا یعنے ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کیلئے
انکا ذکر کیا ہے حالانکہ انکا تذکرہ انکے دادا لکھ چکے تھے حق وہی ہے جو ابو موسی نے لکھا ابن مندہ کو اپنے دادا پر استدراک کرنا نہ
چاہیئے تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن دوم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن بلی البلوی۔ یہ عاصم
انصار کے خاندان اوس کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی عبید بن زید کے حلیف تھے۔ اور انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور بعض
لوگون نے ابو عمر بیان کی ہے اور معن بن عدی کے بھائی ہین اور بنی عجلان کے سردار تھے یہ جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق اور
کل غزوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ بدر مین بذات خود نہین شریک تھے کیونکہ
حضرت نے انکو مقام روحا سے واپس کرکے مدینہ کی بلندی پر خلیفہ بنا کے بھیجا تھا اسکو محمد بن اسحاق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ (مال غنیمت مین) لگایا تھا اور اجر اخروی کا بھی انکو امیدوار کیا تھا اور یہی ہین جنھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عویمر عجلان کے بابت سوال کیا تھا اُسپر قصہ لعان نازل ہوا اور یہی ابو البداح بن عاصم کے والد
ہین (ابو قاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن نسائی تک خبر دی) وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن علی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین یحیی نے بیان کیا انہون نے ابو بداح بن عاصم بن عدی سے انھون نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہون کو (مکہ مین جاکے) شب باشی کرنیکی اجازت دیدی تھی اور یہ کہ وہ قربانی کی رمی کرین اور
اسکے بعد والے دو دن کی ایک ہی دن مین کرلین۔ انھون نے ۴۵ھ ہجری مین وفات پائی اور ایک سو پندرہ برس زندہ رہے
اور بعض لوگون نے انکی عمر ایک سو بیس برس کی بیان کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عکیم مزنی انصاری۔ یہ قبیلۂ بنو عوف بن خزرج کے جو خاندان انصار سے ہین حلیف تھے انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے
ان صحابہ کے ذکر مین جو جنگ بدر اور احد مین شریک تھے لکھا ہے۔ یہ طبری کا قول ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ انکا کلام

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب عدوی قریشی۔ انکی ماں جمیلہ بنت ثابت بن ابی اقلح ہین انکا نام پہلے عاصیہ تھا حضرت نے انکا نام جمیلہ رکھا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ جمیلہ عاصم بن ثابت کی بیٹی تھین بہن نہ تھین یہ عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے انکی والدہ نے حضرت ابوبکر صدیق (خلیفہ وقت) کے یہان انکی لاپانیکا دعوی[1] انکے والد (حضرت عمر) پر دائر کیا اسوقت انکی عمر چار برس کی تھی اور بعض کا بیان ہی کہ آٹھ برس کی تھی اور حضرت عمر نے عاصم کی والدہ کو جب طلاق دیدی تو یزید بن جاریہ انصاری انکو اپنے نکاح مین لائے لہذا عبدالرحمن بن یزید کے بھی وہ والدہ ہوئین پس وہ عاصم کے علاتی بھائی ٹھہرے اور عاصم دراز قد اور فربہ شخص تھے چنانچہ بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا ایک ہاتھ اور دوسرے کے ڈیڑھ ہاتھ کے برابر ہوتا تھا اور بہت نیک اور صاحب فضیلت تھے انکی کنیت ابو عمر ہی سنہ ہجری مین اپنے بھائی عبداللہ کی وفات کے پہلے انتقال کیا انکے بھائی عبداللہ نے انکے مرثیہ مین یہ شعر کہا ؎ ولیت المنایا کن خلفن عاصما ؎ فعشنا جمیعًا اوذہبن بنامعًا[2]

اور عاصم شاعر تھے بہت عمدہ شعر کہتے تھے بیان کیا گیا کہ ہر شخص سے فضول باتین شعر مین بے ارادہ نکل جاتی ہین بجز عاصم بن خطاب کے یہ عاصم عمر بن عبدالعزیز کے نانا تھے (یعنی عمر بن عبدالعزیز کی والدہ) ام عاصم بیٹی تھین عاصم بن عمر بن خطاب کی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خالد بن حرام بن اسعد بن ودایعۃ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانۃ کنانی لیثی۔ انکے بیٹے نصر ان سے روایت کرتے ہین کہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین داخل ہوا اور آپ کے اصحاب اللہ اور اسکے رسول کے غضب سے پناہ مانگ رہے تھے ہینے انسے کہا کہ تم لوگ پناہ کیون مانگ رہے ہو انھون نے جواب دیا کہ حضرت ابھی خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت اسپر جو (میرے وعظ سے) کسی کو اٹھا لیجائے اور (اسپر بھی) جو کسی کے اٹھانے سے اٹھ جائے۔ میری امت کی خرابی فلان شخص کے سبب سے ہو گی جسکے سرین بہت فربہ ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرالقیس بن ثعلبۃ بن عمرو بن عوف انصاری۔ جنگ بدر مین شریک تھے

---

[1] دعوی کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر نے انکو طلاق دیدی تھی اور عاصم کو ان سے علیحدہ کر لیا تھا ۱۲

[2] کاشکے موتین عاصم کو چھوڑ جاتین جو پس ہم سب زندہ رہتے یا ہم سب کو اکٹھا لیجاتین۔

محمد بن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے اُس کو بیان کیا ہی اور جنگ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

سیدنا عاقل (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر بن عبدیالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ یہ قبیلہ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے اور انکے بھائی عامر اور خالد اور ایاس فرزندان بکیر سب کے سب جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور عاقل جنگ بدر میں شہید ہوگئے مالک بن زہیر جشمی نے انکو شہید کیا اور اسوقت انکی عمر ۳۴ برس کی تھی اور پہلے انکا نام غافل تھا جب مسلمان ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عاقل قاف کے ساتھ رکھا حضرت ارقم کے گھر میں سب سے پہلے یہی مسلمان ہو کر دست بیعت ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود طائی۔ انکا تذکرہ سعید قرشی نے کیا ہی۔ اور انھوں نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن اسود کو ایک خط لکھا تھا جسکا مضمون یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعامر بن الاسود المسلم ان لہ ولقومہ من طے ما اسلموا علیہ من بلادہم ومیاہہم ما اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وفارقوا المشرکین وکتبہ المغیرۃ[1]۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اضبط اشجعی یہی ہیں کہ جنکو حضرت کے لشکر نے یہ سمجھکر کہ یہ دراصل مسلمان نہیں صرف جان بچانیکے لئے کلمہ شہادت پڑھ رہے ہیں مار ڈالا تھا یہ ابو عمر کا قول ہی اور بعض لوگوں نے انکے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہی جو قعقاع بن عبد اللہ نے اپنے والد عبد اللہ سے روایت کیا ہی چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا پس ہماری طرف عامر بن اضبط کا گذر ہوا انھوں نے ہمیں مسلمانوں کی طرح سلام کیا ابو عبد اللہ نے کہا کہ ہم لوگ انھیں دیکھکر خائف ہوئے یہانتک محلم بن جثامہ نے ان پر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور انکا اونٹ اور دودھ کا برتن اور کچھ سامان چھین لیا پس جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انکا حال بیان کیا پس اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا الخ[2] نازل فرمائی اور اسکو محمد بن اسحاق نے قعقاع

---

[1] بڑے مہربان نہایت رحم والے خدا کے نام کیساتھ میں شروع کرتا ہوں۔ یہ خط ہی محمد رسول اللہ کیطرف سے عامر اسود کے نام جو مسلمان ہوگئے ہیں کہ انھیں اور انکی قوم کو جو قبیلہ بنی طے سے ہیں وہ ملک اور پانی کے چشمے کہ جنپر وہ مسلمان ہوئے ہیں دیدی گئی بشرطیکہ وہ نماز اور زکوۃ کو ادا کرتے رہیں اور مشرکین سے جدا ہی رہیں۔ یہ خط مغیرہ کے قلم کا لکھا ہوا تھا۔

[2] ترجمہ اے ایمان والو جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) سفر کیا کرو تو کسی سے قتل کرنے میں عجلت نکیا کرو (بلکہ پہلے یہ تحقیق کر لیا کرو کہ یہ کافر ہی یا مسلمان۔

ابن عبد اللہ سے انھون نے ابو حدرد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی- انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ اس سریہ مین جو مقتول ہوا اسکا نام مرداس بن نہیک تھا- واللہ اعلم

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اکوع: ان سے انکی بھتیجی سلمۃ بن عمرو بن اکوع نے روایت کی ہی انکا حال عامر بن سنان بن اکوع کے ساتھ انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا مگر تینون نے انکا حال یہین لکھا ہی-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی- خاندان عدی بن نجار سے ہین اور آپ ہشام بن عامر کے والد ہین جنگ بدر مین شریک تھے یہ قول ابن اسحاق اور ابن شہاب کا ہی اور جنگ احد مین شہید ہوئے ابو عمر نے کہا ہی کہ جب انکی بیٹی ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئین تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ عامر کیا اچھے آدمی تھے مگر (افسوس) انکی اولاد (کوئی ولیسی) نہ ہوئی ابو الفضل منصور بن حسن طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حمید بن ہلال نے بیان کیا اور وہ ہشام بن عامر سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ انصار احد کے دن آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخمی ہین اور تھک گئے ہین پس ان شہیدون کے دفن کی بابت آپ کیا فرماتے ہین پس آپنے فرمایا کہ چوڑی چوڑی قبرین کھودی جائین اور دو دو تین تین آدمیون کو ایک ایک قبر مین دفن کرو پھر انھون نے عرض کیا پہلے قبر مین کس کو رکھین آپنے فرمایا کہ پہلے اسکو رکھو جو انمین زیادہ قرآن دان ہو ہشام بن عامر کہتے ہین کہ میرے والد دو یا ایک انصار سے پہلے قبر مین رکھے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی- مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ایساہی بیان کیا ہی کہ انکی بیٹی ہشام حضرت عائشہ کے پاس گئین- حالانکہ جو حضرت عائشہ کے پاس گئے تھے وہ سعد بن ہشام بن عامر تھے چنانچہ انھون نے حضرت عائشہ سے وتر کو پوچھا تھا-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیۃ بن مغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی- یہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم کے بھائی ہین فتح مکہ کے سال یہ اسلام لائے اور ام سلمہ سے روایت کرتے ہین- ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتادہ نے بیان کیا انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے عامر بن امیۃ سے انھون نے اپنی بہن ام سلمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ آنحضرت صلعم کو

جنابت کی حالت میں (اگر کبھی) رمضان میں اُٹھتے تو بدستور روزہ رکھتے روزہ کو نہ چھوڑتے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر لیثی - انکا ذکر انکے بھائی عاقل کے ذکر میں ہو چکا جنگ بدر میں شریک تھے یہ قول ابن شہاب کا ہی اور انکے بھائی بھی جنگ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی اور ابو عمر کہتے ہیں کہ میری دانست میں انکی کوئی روایت نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بلحارث - اور بعض لوگوں نے (انکو بجائے بلحارث کے) ثعلبہ کا بیٹا کہا ہی ابن زید بن قیس بن امیہ بن سہل بن عامر انکی کنیت ابو درداء ہی مستغفری نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی اور کہا ہی کہ یحیی بن یونس نے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہی مگر اوروں نے انکی مخالفت کی ہی اور ابو درداء کے بعض لڑکوں سے ابو درداء کا نام عامر بتایا ہی ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی- میں کہتا ہوں کہ ابو موسی نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور انکو ابن بلحارث کہا ہی حالانکہ یہ غلط ہی (یہ ابن بلحارث نہیں ہیں) یہ حارث بن خزرج اکبر کی اولاد سے ہیں ان حارث کی اولاد کو بلحارث کہا جاتا ہی (جیسے کہ اصل بنی الحارث ہی) جیسا کہ بلہجیم و بلعنبر وغیرہ کہا جاتا ہی جنکی اصل بنی الہجیم بنی العنبر ہی اور درمیان عامر اور ابن حارث کی کئی پشتیں ہیں چنانچہ انکا تذکرہ عویمر کے بیان میں اس سے زیادہ انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - بنی جحجبا بن عو[illegible] بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے انصار کے خاندان اوس میں سے تھے - غزوۂ احد میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہی- انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف - جنگ یمامہ میں شہید ہوئے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس یہ قیس والد ہیں افلح کے - انصاری ہیں اوسی ہیں - انکا نسب ان کے بھائی عاصم کے نام میں گذر چکا اپنی قوم میں سردار تھے - یہی ہیں جنہوں نے بقول بعض عقبہ بن ابی معیط کو غزوہ بدر میں قتل کیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ اسکے بھائی عاصم بن ثابت نے قتل کیا تھا انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا - ان کا تذکرہ ابو [illegible] لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثوبان صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث فہری بنی حارث بن فہر بن مالک سے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ محمد بن اسحاق سے یونس بن بکیر نے شرکائی بدر کے ناموں میں بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عامر بن حارث کا نام بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے انکا نام عامر بن حارث فہری لکھکر ابن مندہ کا قول نقل کیا ہے بعد اسکے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح اور کنیت ابوعبیدہ نقل کی ہے اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے انکا نام عمرو بن عامر بن حارث نقل کیا ہے اور خاندان بنی ضبہ بن فہر سے انکو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ابونعیم کا کلام تھا اور اسمیں اعتراض ہے کیونکہ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابن مندہ نے لکھا ہے ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا بنی حارث بن فہر سے ابوعبیدہ بھی (شریک بدر) تھے جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح تھا اور (اسی خاندان کے) عامر بن حارث بھی (شریک بدر) تھے اس (مضمون) کو اسی طرح مثل یونس کے سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کیا ہے صرف عبد الملک بن ہشام نے زیاد بن عبد اللہ بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا خاندان بنی حارث ابن فہر سے ابوعبیدہ بن جراح (بھی شریک بدر) تھے جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث تھا اور (اسی خاندان کے ایک شخص) عمرو بن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال (بھی شریک بدر) تھے اور ان دونوں کے علاوہ اوروں کا نام بھی روایت کیا ہے مگر عامر بن حارث کا نام نہیں روایت کیا بلکہ اُن کے عوض عمرو بن حارث کا نام ذکر کر دیا ہے (لیکن یہ اختلاف کچھ نیا نہیں ہے) ابن اسحاق وغیرہ کے شاگردوں میں باہم اس قسم کا اختلاف برابر رہتا ہے پس بیان بھی (اگر) اختلاف ہوا (تو کیا تعجب ہے) حاصل یہ کہ ابن مندہ نے جو کچھ بواسطہ ابن بکیر کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ صحیح ہے ابن مندہ کو یہ الزام نہیں دیا جا سکتا کہ ابراہیم بن سعد نے (ابن اسحاق سے) انکا نام روایت نہیں کیا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا (خصوصاً) ایسی حالت میں کہ سلمہ (دوسرے شاگرد ابن اسحاق کے) بھی یونس ابن بکیر کے موافق ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہانی بن کلثوم اشعری کنیت انکی ابومالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں دریائی سفر طے کر کے حاضر ہوئے تھے

یہ اُن صحابہ میں ہیں جو مصر گئے تھے لہٰذا اہل مصر میں سے ابراہیم بن تسنیم مولی ہذیل نے اور اہل شام میں سے عبدالرحمٰن بن غنم نے اور ابو سلام حبشی نے روایت کی ہے۔ یہ یونس بن عبدالاعلی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابو مالک کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے انکا نام عبید اور بعض لوگوں نے انکا نام حارث بیان کیا ہے۔ ہر نام اپنے موقع پر ذکر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ابن لوی قرشی عدوی کنیت انکی ابوجہم ہے۔ ان کے نام میں بعض لوگ انکا نام عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ عبید انکی کنیت ہے زیادہ مشہور ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ انکا تذکرہ عبید کے نام میں بھی کرینگے اور کنیت کے باب میں بھی۔ انکے پاس وہ چادر تھی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

رامی خضری خضر ایک قبیلہ ہے قیس عیلان کا محارب بن خصفہ بن قیس عیلان کی ایک شاخ ہے یہ لوگ مالک بن طریف بن خلف بن محارب کی اولاد سے تھے مالک کو اور انکی اولاد کو لوگ خضر کہتے تھے بوجہ اسکے کہ وہ گندمی رنگ کے تھے یہ عامر تمام عرب میں سب سے زیادہ تیر انداز تھے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے ابو منظور سے انھوں نے اپنے چچا عامر رامی سے جو خضر کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے وطن میں تھے یکایک (ایک دن) کچھ جھنڈے دکھائی دیئے میں نے پوچھا یہ جھنڈے کیسے ہیں لوگوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (تشریف لائے) ہیں میں آپ کے پاس گیا تو دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں پھر انھوں نے ایک حدیث بیماریوں کے ثواب میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جو بندوں پر ہوتی ہے اسکے بارے میں روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن کعب بن مالک ابن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبداللہ بن حارث بن رفیدہ بن عذرہ بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے والد کا نام ربیعہ بن مالک ابن عامر ابن حجیر بن سلامان بن ہنب بن افصی تھا اور بعض لوگوں نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عامر بن ربیعہ بن مالک بن ربیعہ

بن حجیر بن سلامان بن مالک بن ربیعہ بن رفیدہ بن عنز بن وائل - یہ اختلاف تمامتر اُن لوگون کے سبب سے پیدا ہوا ہی جنھون نے
انکو عنز بن وائل کی طرف منسوب کیا ہی عنز بسکون نون بکر اور تغلب فرزندان وائل کے بھائی تھے اور بعض لوگون نے انکا نسب
مذحج تک پہونچایا ہی کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی - حضرت عمر بن خطاب کے والد خطاب بن نفیل عدوی کے حلیف تھے - مکہ مین
بہت پہلے اسلام لائے تھے اور حبش کیطرف یہ معہ اپنی بی بی ہجرت کر گئے تھے پھر بعد اسکے مکہ لوٹ آئے اور وہان سے پھر اپنی
بی بی لیلی بنت ابی حثمہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سب سے پہلے جس نے مدینہ کی طرف
ہجرت کی وہ لیلی تھین اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سب سے پہلے مہاجر ابو سلمہ بن عبد الاسد ہین - یہ عامر بدری ہین اور تمام
مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی - ہمین ابو منصور مسلم
بن علی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نصر احمد بن عبد الباقی
بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم بن عبید اللہ نے ایک شخص سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا
عنقریب میرے بعد کچھ امرا ایسے ہونگے کہ وہ نماز کو وقت سے ہٹا کر پڑھین گے مگر تم ان کے ساتھ ہی نماز پڑھنا اگر وہ وقت پر نماز پڑھین
اور تم اُن کے ساتھ پڑھ سکے تو تمھین ثواب ملیگا اور گناہ انپر ہوگا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مریگا
اور جو شخص عہد شکنی کرے اور عہد شکنی کر کے مر جائے وہ قیامت کے دن اس حال مین آئے گا کہ کوئی حجت اسکے پاس نہو گی
(راوی کہتا ہی) مینے عاصم سے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہی انھون نے کہا عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے اور وہ
اپنے والد عامر سے اسکی روایت کرتے تھے - نافع نے حضرت ابن عمر سے انھون نے عامر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے جنازہ کو دیکھے اور اسکے ساتھ جانا نہ چاہے تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے
یہانتک کہ وہ جنازہ پیچھے چلا جائے یا رکھدیا جائے انکی وفات ۳۲ھ مین ہوئی جب لوگون نے حضرت عثمان کی بابت اختلاف
کیا (امام) مالک نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ
ایکروز شب کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلاف کر رہے تھے اور انپر طعن کرتے تھے
بعد نماز کے وہ سو رہے تو خواب مین انھین معلوم ہوا کہ کوئی شخص آیا ہی اور کہتا ہی کہ اُٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کہ تجھے بھی
اُس فتنہ سے نجات دے جس سے اُسنے اپنے نیک بندون کو نجات دی ہی چنانچہ یہ اٹھے اور انھون نے نماز پڑھی بعد
اسکے دعا مانگی (چنانچہ) اسکے بعد ہی بیمار ہو گئے اور پھر وہ خود (گھر سے) نہین نکلے انکا جنازہ ہی نکلا اور بعض لوگون کا قول ہی

کہ انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کئی دن بعد ہوئی علی بن مدینی کا قول ہے کہ یہ عامر قبیلہ عنز کے تھے بفتح نون مگر صحیح یہ ہے کہ نون ساکن ہے عنز بہت کم بولا جاتا ہے زیادہ تر عنزہ کہا جاتا ہے یعنی آخر مین ا بڑھا کر یہ سب لوگ عنزہ بن اسد بن ربیعہ کی اولاد سے ہین۔

(سیدنا) عاھر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیعہ۔ انکو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمن بن سابط سے انھون نے عاھر بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے بیان کیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوے سنا تھا کہ لوگ بہتری پر اُسی وقت تک رہینگے جب تک اس حرمت① کا لحاظ رکھین گے اور جسوقت اسکو ضایع کر دینگے اُسوقت ہلاک ہو جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاھر (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدۃ بن عامر۔ انصاری حارثی۔ انکی کنیت ابو خیثمہ ہے۔ یہ والد ہین سہل بن ابی خیثمہ کے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین بھیجا تھا تاکہ (درختون پر) چھوہارون کا اندازہ کر آوین۔ انکو مستغفری نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ انکا نام واقدی نے عاھر بیان کیا ہے اور ایسا ہی انکا نام حسن بن محمد نے جو انکے عزیزون مین ہین بیان کیا ہے مگر بعض کا بیان ہے کہ انکا نام عبد اللہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کے مال غنیمت سے (دو حصے) ایک حصہ انکا اور ایک حصہ اُنکے گھوڑے کا دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالے انکا ذکر کنیت کے باب مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) عاھر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن الحارث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبۃ بن مالک بن افصی۔ یہ اور انکے بھائی عمرو غزوۂ موتہ مین شہید ہوے انکو ابن ہشام نے زہری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاھر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انکی کنیت ابو سعد ہے۔ انصاری ہین شامی ہین ابو عمر نے ابو سعد خیر انصاری کے بارہ مین ذکر کیا ہے کہ انکا نام عامر بن سعد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن سعد ہے۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

① یہ حدیث غالباً حجۃ الوداع کے موقع کی ہے حضرت نے حجۃ الوداع مین مسلمانون کو باہم خونریزی کی سخت ممانعت کی تھی اور اسکی حرمت نہایت تاکید کے ساتھ بیان فرمائی تھی اس حرمت کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ جبتک مسلمان اسکا لحاظ رکھینگے بہتری پر رہینگے [illegible]

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقیف۔ غزوۂ بدر اور اُسکے مابعد کے غزوات میں شریک تھے جیسا کہ عدوی اور ابن قداح نے بیان کیا ہی ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراکاً لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن عامر۔ بلوی۔ انصار کے حلیف تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ یہ (قبیلہ) انصار سے ہیں۔ اسکو نہیں بیان کیا کہ انصار کے حلیف تھے مگر ابو نعیم نے ذکر کیا ہو کہ انصار کے حلیف تھے اور سبھون نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور موسی بن عقبہ اور محمد بن اسحاق نے اُن لوگون کے نامون میں جو قبیلۂ انصار سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عامر بن سلمہ بن عامر کو بیان کیا ہو (اور کہا ہی) کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے اُن لوگون کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے روایت کیا ہی کہ اُن میں قبیلہ بنی جدی بن عدی بن مالک کے بعض لوگ تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر جو اہل یمن سے ہین اُن لوگون کے حلیف تھے پس انکا یہ قول کہ عامر اہل یمن سے ہین اُن لوگون کے اس قول سے کہ بلوی ہین مخالف نہین ہوتا۔ اس لیے کہ بلی اکثر لوگون کے قول کے موافق یمن کا ایک قبیلہ ہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض کا قول ہو کہ انکا نام عمرو ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم۔ اسلمی۔ بعض غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار[1] تھے۔ انکی وفات نیشاپور میں ہوئی اور یہین بلقاسکے مقبرہ مین دفن کیے گئے۔ اسکو حاکم ابو عبد اللہ نے نیشاپور کی تاریخ مین بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان۔ سنان کا دوسرا نام اکوع ہو بیٹے ہین عبد اللہ بن قشیر بن خزیمۃ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے۔ اسلمی ہین۔ سلمہ بن عمرو بن الاکوع کے چچا ہین۔ [اور بعض نے کہا ہو کہ سلمہ اکوع کے لڑکے ہین مگر صحیح یہ ہو کہ وہ عمرو بن اکوع کے لڑکے ہین [پس یہ عامر اکوع کے پوتے کے بیٹے ہوئے) عامر شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر مین گئے تھے وہین شہید (بھی) ہوے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے خبر دی انھون نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے نقل کیا اور وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی نے ابو الہیثم سے نقل کرکے

[1] یعنی فوج کا جھنڈا انکے سپرد تھا فوج کا جھنڈا اسکو دیا جاتا ہے جو سردار ہو ۱۲

بیان کیا انسے انکے والد نے بیان کیا تھا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر جانے کے سفر مین عامر بن اکوع سے
جنکا نام سنان تھا (یہ) فرماتے ہوے سنا تھا کہ اے ابن اکوع اترو اور ہمین کچھ اپنے اشعار سناؤ چنانچہ عامر اُترے اور
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین بطور رجز کے یہ اشعار پڑھے۔ شعر

واللہ لولا انت ما اہتدینا　　و ولا تصدقنا و لا صلینا　　فانزلن سکینۃ علینا
وثبت الاقدام ان لاقینا　　ان بنی الکفار قد بغوا علینا　　وان ارادوا فتنۃ ابینا

[یونس نے (ان اشعار کو) ایسا ہی روایت کیا ہو] اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ تمھارا رب تمپر
رحمت نازل فرمائے۔ (اسکو سنکر) حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ واللہ (اب انپر گویا) رحمت واجب ہو گئی کاش
(اے ابن اکوع) تم ہمین بھی اس (رحمت) سے کچھ حصہ دیدیتے پھر یہ خیبر (ہی) مین شہید ہو گئے۔ اور جہانتک مجھے خبر
پہونچی ہو اسکے موافق انکے مقتول ہونیکی صورت یہ ہوئی تھی کہ حالت قتال مین انکی تلوار انھین پر لوٹ گئی۔ جس سے یہ
بہت زخمی ہوے اور بالآخر اسی سے وفات پائی۔ ہمین ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے
ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن سواد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبد الرحمن اور عبد اللہ فرزندان کعب
ابن مالک بن سلمۃ بن الاکوع نے خبر دی۔ انھون نے بیان کیا کہ جب غزوہ خیبر واقع ہوا تو میرے بھائی عامر نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت ہی سخت مقاتلہ کیا (حالت قتال ہی میں) خود انکی تلوار انپر پلٹ گئی پس اُسی تلوار نے انکو
قتل کر دیا۔ انکے مقتول ہونے کے بعد اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) انکے بارہ مین سرگوشی کی اور انکے
متعلق شک کیا کہ یہ شہید نہین ہوے اس لیے کہ خود اپنے ہتھیار سے مقتول ہوے ہین سلمہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوے تو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین کچھ شعر پڑھکر آپکو سناؤن پس
آپنے مجھے اجازت دی تو مینے یہ شعر پڑھا۔ شعر

واللہ لولا اللہ ما اہتدینا　　ولا تصدقنا ولا صلینا

(اسکو سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا۔ پھر مینے یہ پڑھا

---

۱ ترجمہ اللہ کی قسم (اے سردار دو عالم) اگر خدا کا فضل نہوتا تو ہم لوگ (کبھی) ہدایت نہ پاتے ۞ اور نہ زکوۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ۞ پس (اے اللہ)
اطمینان (قلب) ہمپر نازل کر ۞ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائین تو (ہمارے) قدمون کو ثابت رکھ ۞ بیشک ان کافر زادون نے ہمپر سرکشی
کی اور ۞ جب وہ کوئی فتنہ کا ارادہ کرتے ہین تو ہم نہین مانتے ۞ ۲ ترجمہ [illegible]

فانزلن سکینۃ علینا ۞ و ثبت الاقدام ان لاقینا ۞ و المشرکون قد بغوا علینا
اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ شعر کسکا ہو تو مینے عرض کیا کہ میرے بھائی (عامر) کا تو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالے اُنپر رحمت نازل کرے ۔ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ تو اُنپر رحمت بھیجنے کو
بُرا سمجھتے ہین اور کہتے ہین (کہ وہ حرام موت مرے اس لیے) کہ وہ خود اپنے ہتھیار سے مر گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا (ہرگز نہین بلکہ) وہ (فی سبیل اللہ) جہاد کرنے کی حالت مین مرے ہین ابن شہاب نے بیان کیا ہو کہ مینے پھر اسکے بعد سلمہ
ابن اکوع کے لڑکے سے (انکے بارہ مین) دریافت کیا تو انھون نے بھی ایسا ہی بیان کیا مگر انکے بیان مین اتنا فرق ہو کہ جب سلمہ نے آنحضرت
علیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ لوگ اُنپر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے جواب مین یہ ارشاد فرمایا کہ
کہ اُن لوگون نے غلطی کی وہ جاہد اور مجاہد ہوکر مرے ہین اُنکے لیے دوہرا ثواب ہے اور آنحضرت نے اپنی اُنگلیون سے اشارہ کرکے بھی
بتلا دیا انکا تذکرہ مسلم نے ابو الطاہر سے انھون نے ابن وہب سے نقل کرکے بیان کیا ہو ۔ صحیح یہ ہو کہ عامر سلمہ کے چچا ہین اُنکے
بھائی نہین ہین واللہ اعلم بالصواب ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن شہر ۔ ہمدانی ۔ اور بعض لوگ انکو بکیلی کہتے ہین اور بعض ناعظی کہتے ہین (مگر اسمین کوئی مخالفت نہین اس لیے کہ) یہ دونون ہمدان
ہی کے قبیلہ سے ہین ۔ انکی کنیت ابو شہر ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابو الکنوز ہو ۔ انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی انسے
شعبی نے حدیث روایت کی ہو ۔ عکرمہ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلا شخص جس نے اسود عنسی پر
اعتراض کیا اور اُسکو مغلوب کیا عامر بن شہر ہمدانی ہین اپنے نواح کے اعتبار سے اور ذادویہ اور فیروز ہین اپنے اپنے نواح کے
اعتبار سے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال جو یمن مین تھے اُنمین ایک عامر بن شہر بھی تھے ۔ ہمین منصور بن ابی الحسن طبری
طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اُسامہ
نے مجالد سے انھون نے شعبی سے انھون نے عامر بن شہر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا قبیلۂ ہمدان نے جلش کے
ایک پہاڑ مین جسکو لوگ حقل کہتے تھے پناہ لی تھی اللہ تعالی نے اُس پہاڑ مین اُنکو (لوگون کی دست درازی سے) محفوظ رکھا
یہانتک کہ اہل فارس کا دور آیا اور وہ لوگون سے لڑتے رہے یہانتک کہ قبیلۂ ہمدان کے لوگون نے بھی لڑنیکا قصد کیا اسی
حالت مین بہت دن گزر گئے اور اسی اثنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے پس اُسوقت مجھسے قبیلۂ ہمدان کے
لوگون نے کہا کہ اے عامر بن شہر تم تو ایک زمانہ تک بادشاہون کی صحبت مین رہ چکے ہو کیا تم اس شخص (یعنی رسول خدا

ترجمہ ۔ پس اے اللہ ہمپر تسکین (قلب) نازل فرما ۞ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائین تو ہمین ثابت قدم رکھ ۞ اور مشرکون نے ہمسے بغاوت کی ہو ۞ ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاکر ہمارے لیے کوئی بہتری کی بات تجویز کرسکتے ہو جس بات کو تم ہمارے لیے اچھا سمجھوگے اسکو کرینگے جسکو برا سمجھوگے اسکو نکرینگے میں نے جواب دیا ہان (میں ایسا کرسکتا ہون) چنانچہ میں اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپکے نزدیک بیٹھ گیا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں کو کچھ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا میں تم لوگوں کو خدا کا خوف دلاکر نصیحت کرتا ہون (ایسا کرنا) کہ قریش کی (زبانی) باتوں کو سن لو (اور فریب میں آجاؤ) اور انکے افعال کو چھوڑ دو (یعنے تمکو چاہیے کہ جب کسی سے کوئی بات سنو تو اسکے افعال سے اس بات کو جانچو) پس خدا کی قسم اس بات کو سنکر میں نے آپ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ سمجھی اور میں نے آپکی روش کو بہت پسند کیا۔ پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤن مگر پہلے نجاشی شاہ حبش کے پاس ہو آؤن اس لیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے چنانچہ میں نجاشی کے پاس گیا۔ میں انکے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نجاشی کا ایک چھوٹا لڑکا آیا اور اسکے پاس ایک تختی تھی نجاشی نے اس سے کہا کہ اسکو پڑھو چنانچہ لڑکے نے اسکو پڑھا (سنکر) میں ہنس پڑا تو نجاشی نے مجھسے دریافت کیا کہ تم کیون ہنسے واللہ عیسیٰ بن مریم پر ایسا ہی نازل کیا گیا ہو کہ لعنت زمین پر نازل ہوتی ہو جسوقت نادان لڑکے حاکم ہو جائیں میں نے کہا اس لڑکے نے خوب پڑھا۔ پھر وہان سے لوٹ آیا کچھ باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا کچھ نجاشی سے (سب) میں نے قوم سے بیان کیں وہ لوگ اسلام لے آئے اور پہاڑون سے اتر آئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط عمیر ذی مران کے پاس لکھکر بھیجا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا اور جب ذوحیوان نے اسلام قبول کیا تو انسے کہا گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جاکر آپ سے اپنی قوم (کے لوگون) اور اپنے مال کا امان لے لو۔ میں نے انکا تذکرہ ذوحیوان کے نام میں کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن صبرۃ بن عبداللہ بن المنتفق۔ ابورزین یعنے لقیط بن عامر کے والد ہیں عقیلی ہیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعنے ابن یعیش بن صدقہ نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن سالم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن اوس کو ابورزین سے نقل کرکے بیان کرتے ہوے سنا تھا کہ انھون نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا تھا کہ اے نبی اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کرسکتے ہیں اور نہ عمرہ کرسکتے ہیں تو آپنے فرمایا کہ تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرلو۔ (انکا فرض ادا ہو جائیگا)۔

سلہ مطلب ان لوگون کا یہ تھا کہ عامر ایک جہان دیدہ تجربہ کار آدمی ہیں وہ حضرت سے ملکر آپکی روش و فضائل کو جانچیں اور ہمارے لیے کوئی رائے قائم کرین کہ آیا حضرت کا اتباع ہمارے لیے مفید و ضروری ہو یا آپ سے اجتناب کرنا ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن الحارث۔ وثیمہ کا بیان ہی کہ محمد بن اسحاق نے کہا ہی کہ عامر اپنی قوم کی طرف سے وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے پھر محمد بن اسحاق نے انکی شان اور عزت جو قبیلۂ ازد مین تھی بیان کی ہی۔ یہ ایام ردّت مین اپنی قوم کو (اسلام پر قائم رہنے کی) ترغیب دیتے تھے انکو ترمذی نے بھی صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ ابن دباغ نے انکا تذکرہ ابن عبد البر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی۔

عامر

ابن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری۔ زمانہ جاہلیت مین قبیلۂ بنی عامر کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ انکے اسلام مین اختلاف کیا گیا ہی۔ مگر ابو العباس مستغفری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اپنی سند سے ابو امامہ سے روایت کی ہی انھون نے عامر بن الطفیل سے روایت کی ہی کہ انھون نے آنحضرت علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کچھ ایسی باتین تعلیم فرمائیے جنکو مین زندگی بھر کرتا رہون۔ تو آپنے فرمایا کہ ہر ایک (مسلمان) کو سلام کیا کرو اور لوگون کو کھانا کھلایا کرو اور اللہ تعالی سے ایسی حیا کرو جیسی اپنے گھر کے کسی بڑے سے حیا کرتے ہو۔ اور جب کوئی برائی سرزد ہو تو بھلائی بھی کر لیا کرو اس لیے کہ بھلائیان برائیون کو دفع کر دیتی ہین مستغفری نے یہ بھی روایت کی ہی کہ عامر بن الطفیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا تھا الی آخرہ۔

مین[۲] کہتا ہون کہ مستغفری وغیرہ کا قول عامر کے اسلام (کے بارہ) مین حجت نہین ہو سکتا اس لیے کہ متقدمین سے کسی اہل نقل نے اسمین خلاف نہین کیا کہ عامر بحالت کفر مین مرے۔ اور یہ عامر وہی ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے بحالت کفر لوٹ آنے کے بعد (آپکی شان اقدس مین) بیہودہ گفتگو شروع کر دی تھی۔ انھون نے بھی اور لبید کے اخیافی بھائی اربد بن قیس نے بھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے لیے بد دعا[۱] کی تھی کہ اے اللہ میری طرف سے ان دونون سے بدلہ لے جس طرح تو چاہے پس اللہ تعالی نے اربد پر بجلی گرادی اور عامر کو طاعون شتر نے دبوچ لیا چنانچہ وہ خود کہتے تھے کہ مجھے وہی طاعون ہوا ہی جو اونٹ کو ہوتا ہی بالآخر نہایت سختی سے سلولیہ کے گھر مین انکی جان نکلی اسمین کسی نے اختلاف نہین کیا (پس جب یہ ہی) تو انکے تذکرہ کو چھوڑ ہی دینا[۲] انکے ذکر سے اولی تھا۔

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ تھی کہ کسی کے حق مین بد دعا کرین مگر بعض خاص مواقع مین جہان کوئی دوسری مصلحت بھی ہوتی تھی آپ مجبور ہو کر بد دعا دیتے تھے جس طرح طبیب مشفق جب عضو فاسد کو دیکھتا ہی کہ اسمین اصلاح کی قابلیت نہین ہی تو قطع کر دیتا ہی ۱۲

[۲] صحابہ کے اور تذکرہ ... [illegible]

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر اشعری۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے۔ روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ عامر کے لیے اذن طلب کرنیکی ضرورت نہیں اسکے بعد وفد بنکر (حضرت) معاویہ کی خدمت میں گئے تو بلا اذن اُنکے پاس چلے جاتے تھے۔ انھون نے عبد الملک بن مروان کا (بھی) زمانہ پایا ہی انکی وفات انھین کے عہد خلافت مین بمقام اُردن ہوئی تھی اُسکو ابن شاہین نے ابن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا امین الامہ) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن اُہیب بن ضبة بن الحارث بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ انکی کنیت ابو عبیدہ ہو اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہین اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہین اسی وجہ سے ابو عبیدہ بن الجراح کہلاتے ہین یہ عشرہ مبشرہ سے ہین جن لوگون کے لیے (مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) جنت مین داخل ہونیکی شہادت وارد ہوئی ہو جنگ بدر اور اُحد اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنیوالون مین سے ہین حبش اور نیز مدینہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے۔ قوی امین کے ساتھ ملقب تھے انھون نے (ایک مرتبہ) بڑی قوت کا کام کیا تھا اُسکی وجہ یہ تھی کہ انھون نے اُحد کے دن خُود کے دونون حلقون کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مین (ایک ضرب شدید سے) گھس گئے تھے نکالا تھا (اُسکے نکالنے مین ایسا زور پڑا کہ انکے آگے والے دو دانت اُکھڑ گئے جنکے نکل جانے سے انکا منہ خوبصورت ہو گیا) انکی قوت جیسی اُس دن دیکھی گئی ویسی قوت انھون نے کبھی نہین دکھلائی حضرت ابوبکر صدیق نے سقیفہ کے دن (لوگون سے) انکے بارہ مین فرمایا تھا کہ مین اِن دو آدمیون مین سے کسی ایک (کی خلافت) کو تمھارے لیے بہتر سمجھتا ہون عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ ابن الجراح۔ حضرت ابو عبیدہ اُن امرا مین ہین جو ملک شام مین بھیجے گئے تھے اور دمشق کو فتح کیا تھا جب حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت دی گئی تو انھون نے خالد بن ولید کو معزول کر دیا اور (انکی جگہ پر) ابو عبیدہ کو حاکم بنا دیا خالد بن ولید نے (لوگون سے) کہا کہ تم لوگون پر اس امت کے امین حاکم ہوے ہین۔ اور ابو عبیدہ نے بیان کیا ہی کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ خالد اللہ تعالی کے تلوارون مین ایک تلوار ہین اور جب ابو عبیدہ وقعہ کے دن (لڑائی مین) سبقت کر رہے تھے تو اُنکے والد اُنکے (قتل کے درپے) ہو گئے اور یہ اُنسے بھاگتے جاتے تھے مگر جب اُنکے والد نے اُنکے قتل کا پورا قصد کر لیا تو انھون نے اپنے والد کو قتل کر دیا پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم الآیۃ[1]۔ واقدی نے اس (واقعہ) سے

---

[1] ترجمہ (اے نبی) تم اُن لوگون کو جو اللہ پر اور پچھلے دن (یعنے قیامت) پر ایمان رکھتے ہین (کبھی نہیں) نپاؤ گے کہ اُن لوگون سے محبت کرین جو اللہ اور اُسکے رسول سے مخالفت کرتے ہین گو وہ اُنکے باپ یا اُنکے بیٹے کیون نہون ۱۲

انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابو عبیدہ کے والد کی وفات (زمانہ) اسلام سے پہلے ہوگئی تھی۔ بعض اہل علم نے واقدی کے اس قول کو رد کر دیا ہے۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبیدہ وغیرہ نے خبر دی اُن سب نے اپنے اپنے سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے خالد حذاء سے انھوں نے عبداللہ بن شقیق انھوں نے عبداللہ بن سراقہ سے انھوں نے ابو عبیدہ بن جراح سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے جتنے نبی ہوے سبھوں نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں (بھی) تم لوگوں کو دجال (کے فتنہ) سے ڈراتا ہوں۔ (اور اُسکے بعد) آپ نے ہم لوگوں سے اُسکی حالتیں بیان فرمائیں اور یہ بھی کہا کہ تعجب نہیں کہ اُسکے زمانہ کو میرے بعض[1] اصحاب جنھوں نے مجھکو دیکھا اور میرے کلام کو سنا پالیں (اُسکو سنکر) سبھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس روز ہمارے قلبوں کی کیا کیفیت ہوگی آپ نے فرمایا ایسی ہی جیسی کہ آج ہے یا اس سے (بھی) کچھ اچھی ہمیں ابو الفضل مخزومی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو خیثمہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن علیہ نے خالد سے انھوں نے ابو قلابہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے انس کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر ایک اُمت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہمارے یعنے اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ ہمیں ابو الفضل یعنے عبداللہ بن احمد الخطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنے احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو الطیب طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد غطریفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خلیفہ جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ [جب ابو عبیدہ بن الجراح ہجرت کرکے مدینہ میں گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو طلحہ انصاری کے درمیان میں مواخات کرادی تھی] اور ہمیں ابو محمد ابن ابی القاسم بن عساکر دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنّا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معمر نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ

[1] یا تو مراد اس سے یہ ہے کہ ظہور دجال کو ایسا قریب سمجھو اور اس سے ایسا خوف رکھو کہ گویا خود تمھیں اسکا زمانہ ملیگا یا مراد اصحاب سے قوم جن کے اصحاب ہوں کہ انکی عمریں طویل ہوتی ہیں ۱۲ •

(جب) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک شام مین تشریف لے گئے تو لشکر کے سردار دن اور بڑے بڑے کاشتکارون اور زمینداروں نے (آآکر) آپ سے ملاقات کی آپنے دریافت کیا کہ میرے بھائی کہان ہین ۔ تو اُن لوگون نے (متعجب ہوکر) عرض کیا کہ آپکے بھائی کون ہین تو آپنے فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح ۔ تب اُنھون نے جواب دیا وہ بھی آپکی خدمت مین آتے ہین چنانچہ ابو عبیدہ (تھوڑی دیر مین) ایک اونٹنی پر جسکی ناک مین رسّی پڑی ہوئی تھی (سوار ہوکر) آئے حضرت عمرؓ نے سلام کیا اور انسے کچھ پوچھا اُسکے بعد لوگون سے فرمایا کہ تم لوگ (اپنے اپنے گھر) جاؤ اور خود عبیدہ کے ہمراہ ہوکر اُنکے مکان پر گئے اور وہین ٹھہرے ۔ اُنکے گھر مین سوائے تلوار اور ڈھال کے اور کچھ (دوسرا اسباب) نہ دیکھا تو آپنے فرمایا کہ کاش تم کچھ اسباب (ضروری بھی) رکھ لیتے تو اُسکے جواب مین اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین یہی ہملوگون کو بہت جلد آسایش کی جگہ پہونچا دیگا اور عبداللہ نے کہا ہو کہ ہمسے معمر نے قتادہ سے (بھی) روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (حضرت ابو عبیدہ پر خشیت خدا اور خوف آخرت اس درجہ غالب تھا کہ وہ کہتے تھے کاش مین مینڈھا ہوتا کہ میرے گھر کے لوگ مجھکو ذبح کرتے اور میرے گوشت کو کھاتے اور میرا شوربا بناکر پی لیتے اور قتادہ نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ (ایک دفعہ) عمران بن حصین نے یہ کہا تھا کہ کاش مین راکھ ہوتا کہ آندھی اور غبار دن مین ہوا مجھے اُڑا لیجاتی حضرت ابو عبیدہ سے عرباض بن ساریہ اور جابر بن عبداللہ اور ابو اُمامہ باہلی اور ابو ثعلبہ خشنی اور سمرہ بن جندب وغیرہ نے حدیثین روایت کی ہین ۔ اور عروہ بن زبیر نے کہا ہو کہ جب (مقام) عمواس مین طاعون ہوا تو ابو عبیدہ اور اُنکے اعزہ اس سے بچ گئے تو اُنھون نے التجا کی کہ اے اللہ اپنا حصہ آل ابی عبیدہ مین سے بھی لے چنانچہ اُنکی چھوٹی اُنگلی مین ایک (طاعونی) دانہ نکل آیا یہ اُسکو دیکھنے لگے لوگون نے کہا یہ کچھ (خوفناک) نہین ہو حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ اسمین برکت دیگا وہ جب تھوڑی چیز مین برکت دیتا ہو تو وہ بہت ہو جاتی ہو ۔ اور عروۃ بن رویم نے بیان کیا ہو کہ ابو عبیدہ بن الجراح نماز کے قصد سے بیت المقدس جا رہے تھے (راستہ ہی مین) بمقام فحل انکی اجل پہونچ گئی پس وہین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکی قبر بیسان مین ہو ۔ اور بعض کا بیان ہو کہ انکی وفات ۱۸ھ ہجری مین بمقام عمواس ہوئی اُسوقت انکی عمر اٹھاون ۵۸ سال کی تھی اور یہ اپنی داڑھی اور سر کے بالون مین مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے عمواس اور رملہ کے درمیان مین چار فرسخ کی مسافت ہو بیت المقدس کے قریب انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی اور جب انکی وفات کا وقت قریب ہوا تو انھون نے معاذ بن جبل کو بجاے اپنے لوگون کا حاکم بنا دیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بدری ۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی احمد بن عباس اور ابو بکر یعنی محمد بن القاسم اور ابو محمد یعنی نوشروان بن شہزاد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معاذ بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا نیز ابو القاسم کہتے تھے کہ ہمسے [illegible]

عبد العزیز نے (بھی) بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا اور یہ دونون (یعنے مسدد اور مسلم) کہتے تھے ہمسے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمر بن یحیی نے عمرو بن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر سے انھون نے عامر بن عبد اللہ بدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے غزوہ بدر یوم دوشنبہ ۱۷۔ رمضان کو ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جہم۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے اسکو ابن مندہ نے عبد الرحمن بن یونس سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی ربیعہ۔ انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ بشر بن عمر نے اسمعیل بن ابراہیم بن عامر بن عبد اللہ بن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار (روپیہ ابن ابی ربیعہ سے) قرض لیا تھا پس جب آپکے پاس مال آیا تو آپنے (حاضرین سے) فرمایا کہ یہ تمھارا مال ہے (لے لو) اللہ تعالی تم مین اور تمھارے مال مین برکت دے قرض کا بدلہ یہی ہے کہ اُسکو ادا کیا جائے اور شکر گزاری کی جائے اس حدیث کو اور بہت سے لوگون نے اسمعیل سے نقل کرکے بیان کیا ہے چنانچہ ابن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا (یعنے عبد اللہ) سے روایت کیا ہے تو اس بنا پر صحابی عبد اللہ ہونگے اور عامر کو صحابی ہونے مین کوئی دخل نہوگا اسکو ابوموسی نے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے پہلا قول وہم معلوم ہوتا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انکی کنیت ابوعبد اللہ ہے (ایک مرتبہ) مالک بن عبد اللہ خثعمی جو لشکرون کے افسر تھے انکے نزدیک ہوکر گذرے تو دیکھا کہ یہ اپنے خچر کو لیے جارہے ہین اور خود پا پیادہ ہین تو مالک نے اِنسے دریافت کیا کہ اے عبد اللہ کیون اسپر سوار نہین ہوتے انھون نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ جس شخص کے دونون قدم فی سبیل اللہ گرد آلود ہو جائین تو وہ دونون آگ پر حرام کردیے جاتے ہین۔ ایسا ہی روایت کیا گیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ انکا نام جابر بن عبد اللہ ہے غلطی سے لفظ جابر کا عامر بن گیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ بعض لوگون نے انکے والد کا نام فقط عمرو بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابوحبہ ہے۔ بدری ہین سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہین۔ اِن دونون کی والدہ ہند ہین جو اوس بن

عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ کی صاحبزادی تھین غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے انکا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے (یہ بھی) کہا ہو کہ ایسا ہی انکو بعض متاخرین نے (بھی) بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ اسمار کے نام مین دو جگہ کیا ہو شاید انھون نے بھول کر ایسا کیا۔ اور انھون نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ عامر بن عبد عمرو کو بعض لوگ عامر بن عمیر ابو حبہ انصاری بدری کہتے ہین اور وہ خاندان بنی ثعلبہ بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہین مگر بوجہ شرکت غزوۂ بدر کے ابو حبہ بدری کے ساتھ مشہور ہو گئے ہین۔ انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہو جو کنیت کے باب مین ذکر کیا جائیگا۔ انسے ابو بکر بن حزم اور عمار بن ابی عمار نے حدیث روایت کی ہو۔ ابن شہاب نے ابن حزم سے انھون نے ابو حبہ بدری اور ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ دونون کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین (معراج) مین آسمان پر چڑھایا گیا۔ تو ایک ایسی ہموار مقام مین پہونچا کہ وہان مین (احکام قضا و قدر کے لکھنے والون کے) قلمون کی آواز سنتا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ انکے بارے مین بہت اختلاف ہو جو انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین لکھا جائیگا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بیٹے ہین عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد کے جو ابن ربیعۃ بن ہلال کی اولاد سے ہین قریشی ہین فہری ہین۔ قدیم الاسلام تھے اور بالاتفاق مہاجرین حبش سے ہین ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عامر بن عبد غنم ہو مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ عثمان بن غنم کے نام مین کیا ہو اور ابو عمر نے یہ بھی کہدیا ہو کہ انکا نام کلبی کے نزدیک عامر بن غنم ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد القیس بن ناشب بن اسامہ بن حدیثۃ بن معاویہ بن شیطان بن معاویہ بن اسعد بن جون بن العنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری۔ اور بعض لوگون نے انکے والد کا نام عبد اللہ بن قیس بیان کیا ہو۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ ہو اور بعض نے کہا ہی کہ ابو عمرو بصری ہے یمن کے پرہیزگار لوگون مین شمار کیے جاتے ہین انکا ذکر ابو موسی نے اپنی کتاب مین صحابہ کے ساتھ کیا ہو مگر یہ تابعی ہین بعض لوگون نے کہا ہو کہ انھون نے زمانۂ جاہلیت کو پایا تھا اور اپنے زمانہ کے لوگون مین بڑے عابد تھے اور بہت بڑے مجتہد تھے۔ انکی شکایتین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حضور مین پہونچائی گئین کہ یہ نہ گوشت کھاتے ہین اور نہ کسی عورت سے نکاح کرتے ہین اور خلفاے سابقین پر اعتراض کرتے ہین اور جمعہ کی نماز مین حاضر نہین ہوتے تو حضرت عثمان نے (ان شکایتون کو سنکر) انکے لیے حکم دیدیا کہ ملک شام مین چلے جائین چنانچہ یہ چلے گئے اور حضرت معاویہ کے پاس پہونچے۔ اتفاقاً ایسے وقت مین وہان پہونچے کہ اسوقت حضرت معاویہ کے پاس ثرید (یعنے شوربے مین بھیگی ہوئی روٹی) رکھی ہوئی تھی پس انھون نے معاویہ کے ساتھ بڑی رغبت سے اس ثرید کو کھایا حضرت معاویہ نے خیال کیا کہ

اُنپر جھوٹھا اتہام لگایا گیا ہی چنانچہ حضرت معاویہ نے (اُسی وقت) اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہی کہ کس بنا پر آپ یہان بھیجے گئے انھون نے جواب دیا مجھے معلوم نہین تو حضرت معاویہ نے اُنسے کہا کہ (بات یہ ہوئی تھی کہ) خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) کو یہ معلوم ہوا کہ آپ نہ گوشت کھاتے ہین اور نہ آپ نکاح کو پسند کرتے ہین اور نہ جمعہ کی نماز مین شریک ہوتے ہین (لہذا انھون نے آپ کے لیے یہ حکم دیا) عامر نے جواب دیا کہ جمعہ کی حالت تو یہ ہی کہ مین مسجد کی اخیر صف مین شریک ہوتا ہون اور سبھون سے پہلے چلا آتا ہون اور گوشت کی حالت کو آپ خود ملاحظہ کر چکے (حاجت بیان نہین) مگر بات یہ تھی کہ مینے ایک قصاب کو دیکھا کہ وہ بکری کو ذبح کرنے کیواسطے کھینچتا ہوا لیے جا رہا تھا اور وہ مرنے کے قریب تھی اُس قصاب نے اُسکو ذبح کر دیا اور بسم اللہ بھی نہین کہی (اُسوقت سے مجھے بازاری گوشت سے نفرت ہو گئی ہی) اب جب مجھے گوشت کی خواہش ہوتی ہی تو خود بکری کو ذبح کر کے کھاتا ہون اور نکاح کی کیفیت یہ ہو کہ میری منگنی کی تجویز ہو رہی تھی کہ مین (ادھر) چلا آیا (اسکو سنکر) حضرت معاویہ نے اُنسے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کی جانب لوٹ جائین تو انھون نے جواب دیا کہ (اب) مین ایسے شہر مین لوٹ کر نہین جاؤنگا جسکے باشندون نے میری آبروریزی کو حلال سمجھ لیا - (آخرش نہ لوٹے) وہین شام کے گرد و نواح مین قیام اختیار کیا - حضرت معاویہ اکثر اُنسے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی حاجت وضرورت ہو تو مجھسے کہو - چنانچہ اُنھون نے ایک روز جواب مین یہ کہا کہ میری حاجت یہ ہی کہ آپ بصرہ کی تپش وگرمی کو مجھپر لوٹا دین (اس لیے کہ یہان) آپ کے شہرون مین مجھپر روزہ رکھنا (بوجہ اعتدال موسم کے) دشوار معلوم نہین ہوتا - حضرت عامر جب جہاد کے لیے (کہین) جاتے تو لشکریون (کے مزاج وطبیعت) کو جانچتے اور جب کچھ لوگون کو اپنے موافق پاتے تو اُنسے کہتے کہ مین چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ رہون مگر تین شرطین ہین جب وہ لوگ اُن شرطون کو دریافت کرتے تو کہتے (اول یہ) کہ مین تم لوگون کا خادم بنونگا اور کوئی دوسرا اُسمین دخل نہ دے (دوم) یہ کہ مین موذن رہونگا (سوم) یہ کہ مین حسب استطاعت (اپنا مال) تم لوگون پر خرچ کرونگا - جب وہ لوگ منظور کر لیتے تو یہ اُنکے ساتھ ہو جاتے مگر جب اُنمین سے کوئی شخص اُنکی کسی بات مین دخل دیتا تو فوراً اُنسے علیحدہ ہو جاتے - ہزار رکعت نماز روزانہ اِنکا معمول تھا - اور اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ مجھے اسکا حکم دیا گیا ہو اور مین اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہون اور تمام رات نماز ہی پڑھا کرتے تھے - اِنسے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نماز مین اپنے نفس سے کچھ باتین بھی کرتے ہین تو انھون نے کہا ہان مین اپنے نفس کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے (کے فضائل) اور اُسکے آگے سے چلے جانے (کے معائب) کو بیان کرتا ہون انھون نے (ایک دفعہ) بیان کیا مینے اللہ تعالیٰ سے اسقدر محبت حاصل کر لی ہی کہ اُس محبت نے مجھپر کل مصیبتون کو آسان کر دیا ہی اور حکم قضا پر مجھکو راضی کر دیا ہی پس مجھے اس محبت کی وجہ سے کچھ پرواہ نہین ہوتی کہ مین صبح کس (مصیبت) پر کرتا ہون اور شام کس (مصیبت) پر - جب یہ لوگون کو اپنے حوائج مین سرگردان دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ اے میرے پروردگار لوگون نے تو اپنی اپنی حاجتون مین

صبح کی ہے اور سینے تیری رحمت کی امید مین صبح کی ہے پس تجھسے مغفرت کی دعا کرتا ہون ۔ جب انکی وفات کا وقت آیا تو رو دیئے اور کہا کہ لوگون کو چاہیے کہ اسی دن کے لیے عمل کرین (اسکے بعد یہ دعا کی کہ) یا اللہ مین اپنی خطا و قصور کی تجھسے مغفرت چاہتا ہون اور اپنے کل گناہون سے توبہ کرتا ہون تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ۔ برابر یہی دعا پڑھتے رہے یہانتک کہ انکی جان نکل گئی ۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی قبر بیت المقدس مین ہے ۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدہ ۔ رقاشی ۔ ابو حرّہ کے چچا ہین ۔ انکے حدیث کو واصل بن عبد الرحمن شیخ ابو حرّہ سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کرکے بیان کیا ہے انکے نام مین اختلاف ہے ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدہ ۔ انکی حدیث کو اعمش نے مسیب بن رافع سے انھون نے عامر بن عبدہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک شیطان (لوگون کے پاس) آدمی کی صورت مین آتا ہے لوگ (فقط) اُسکی صورت کو پہچانتے ہین مگر یہ نہین جانتے کہ اُسکا نسب کیا ہے اور لوگون سے حدیث بیان کرتا ہے ۔ پھر لوگ نقل کرتے ہین کہ ہم سے فلان شخص نے جسکا یہ نام تھا یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ لوگ (نام سے زیادہ) اُسکا کچھ حال نہین جانتے (جو ذکر کرین)[1] انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ۔

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی کیا ہے مگر وہ تابعی ہین انھون نے ابن مسعود سے روایت کی ہے ۔ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ عامر بن عبدہ جنکی کنیت ابو ایاس ہے (اور جو) بجلی ہین انھون نے ابن مسعود سے سنکر روایت کی ہے اور عامر سے مسیب بن رافع نے روایت کی ہے ۔ ابن معین نے کہا ہے کہ یہ عامر ثقہ ہین مگر اس حدیث کو (امام) مسلم نے اپنی شروع کتاب مین خود ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے ۔[2] اور ابن ماکولا نے عَبَدَہ (کے نام) مین کہ جو فتح عین و باء کے ساتھ ہے بیان کیا ہے کہ عامر بن عَبَدَہ جنکی کنیت ابو ایاس ہے (اور) جو بجلی ہین وہ کوفی ہین انھون نے ابن مسعود سے روایت کی ہے اور اُنسے مسیب بن رافع اور ابو اسحاق سبیعی نے [illegible] کی ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ عَبْدَہ سکون باء کے ساتھ ہے ۔ مگر یہ دوسرا نام ہے اس لیے کہ یہ بجلی ہین اور پہلے رقاشی ہین

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن العکبر انصار کے حلیف ہین ۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا تذکرہ مستغفری نے کیا ہے ۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب تک کسی شخص کا حال اچھی طرح معلوم نہو اس سے حدیث کی روایت نہ چاہیے ۱۲
[2] یعنے اس حدیث کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچایا ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبداللہ بن عبداللہ بن المہزم بن الاغم بن الاعجم تجیبی - انکی کنیت ابو بلال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ہیں - فتح مصر میں شریک تھے انکی کوئی حدیث (آنحضرت سے) معلوم نہیں ہوتی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے - مہزم - کسرہ میم اور سکون ہا اور فتح زا اور تخفیف زا کے ساتھ ہے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - مُزَنی - انکی کنیت ابو بلال ہے - انکی حدیث کو صرف ابو معاویہ ضریر نے روایت کیا ہے - اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو معاویہ نے اسمیں غلطی کی ہے کیونکہ یعلی بن عبید نے انکی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ ہلال بن عامر سے مروی ہے اور وہ رافع بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور ابو معاویہ نے کہا ہے کہ ہلال بن عامرؓ اپنے والد سے روایت کیا ہے یہ ابو عمر کا قول تھا - اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ہم سے ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا اور پھر ابو نعیم نے (دوسری سند سے) بیان کیا ہے وہ ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان سے انھوں نے ابراہیم بن ابی معاویہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ہلال بن عامر مُزَنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آپ منیٰ میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے (اسوقت) آپ ایک سرخ چادر اوڑھے ہوے تھے اور ایک شخص اہل بدر میں سے آپکے الفاظ کو (پھر بلند آواز سے) دُہراتے تھے (تاکہ) سب لوگ سن لیں - اور ابراہیم بن معاویہ نے بیان کیا ہے کہ وہ علی بن ابی طالب تھے - ہمیں ابو بکر یعنے مسمار بن عمر بن عُوَیس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عباس بن طلابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو قاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنے مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اُمیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھوں نے عبداللہ بن خلیفہ عبدی سے اُنھوں نے عامر بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اسنے آپ سے کچھ مانگا تو آپنے اُسکو دیدیا - جب اُس نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آپنے فرمایا کہ کاش اگر تم لوگ سوال کی خرابی کو جانتے تو ہرگز کوئی شخص کسی کے پاس اس غرض سے نجاتا تاکہ اُس سے کچھ طلب کرے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عُمیر نمیری - حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں -

ثابت بنانی نے ابو یزید مزنی سے انھون نے عامر بن عمیر سے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے اپنے پروردگار عزوجل کو پایا مین اسوقت سجدہ کر رہا تھا اسوقت مجھے اللہ نے یہ انعام دیا کہ تمھاری امت کے ستر ہزار آدمی جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے اور انمین سے ہر شخص کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے تو مینے عرض کیا کہ میری امت (کے لوگ) اس حد کو تو پہونچین گے بھی نہین تو حکم ہوا کہ مین انکو جنگل کے رہنے والون سے پورا کر دونگا۔ موسی بن الکتل بن عمیر نمیری نے اپنے چچا عامر بن عمیر سے جو حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ آخری کلمہ جسکے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض مین تکلم فرمایا وہ یہی تھا۔ الصلاۃ الصلوۃ (یعنے نماز کی پابندی کرو نماز کی پابندی کرو) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدۃ۔ انصاری ساعدی۔ سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی بدن سے غزوہ بدر مین شریک ہوئے تھے۔ عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج کو بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمۃ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ انھون نے اپنے والد کے قبل اسلام قبول کیا تھا۔ اور ہجرت (بھی) کی تھی انکی وفات ملک شام مین بمقام عمواس طاعون کے مرض سے ہوئی۔ اسوقت انکے والد زندہ تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

فقیمی۔ انکی کنیت ابو عروہ ہو انکا ذکر مستغفری نے کیا ہو۔ غاضرہ بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اپنے والد کے ہمراہ مدینہ مین ایسی حالت مین گیا کہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے سر مبارک سے وضو کا پانی یا غسل کا ٹپک رہا تھا۔ پس لوگون کو (نہایت مشتاقانہ بے تابی کے ساتھ) یہ کہتے ہوئے سنایا رسول اللہ یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا (کہ بے تابی نکرو) اے لوگو اللہ کی اطاعت آسانی (سے) ہو۔ اور بعض راویون نے (اسی طرح) اشارہ ذکر کے حضرت کے اشارہ کرنیکی کیفیت کو بیان) کیا ہو اور وہ چیزین جو اسپر دلالت کرتی ہین کہ ابو عروہ کا نام عامر ہو انمین سے ایک دلیل یہ ہو جسکو عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے انھون نے حبیب سے انھون نے عروہ بن عامر سے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے فال بد لینے کی بابت دریافت کیا

کہ اسکا کیا حکم ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ پہلی حدیث کو بہت سے لوگون نے روایت کیا ہو مگر مین نہین جانتا کہ انہین سے کسی نے (عامر کا یہ قول) بیان کیا ہو کہ مین اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ لیکن اگر یہ لفظ محفوظ ہو تو بہت بہتر ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن فہیرہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابوعمرو ہی قبیلۂ ازد کے مولدین مین سے تھے۔ سیاہ رنگ تھے اور (ابتدا مین) حضرت عائشہ رض کے اخیافی بھائی طفیل بن عبد اللہ بن سخبرہ کے غلام تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین سے ہین۔ یہ اس سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین داخل ہون۔ انہون نے بحالت مملوکیت ہی اسلام قبول کیا تھا اور بہت اچھے مسلمان تھے۔ انکو اللہ کی راہ مین بہت اذیتین پہونچائی گئین تو حضرت ابوبکر نے انکو خرید کر لیا اور پھر بعد مین آزاد کر دیا۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض ہجرت کے وقت غار ثور مین چھپے تو اسوقت حضرت ابوبکر رض نے اپنے (انھین) غلام عامر بن فہیرہ کو جو حضرت ابوبکر رض کی بکریان چراتے تھے حکم دیا تھا کہ (غار ثور پر) ہم دونون کے پاس بکریان لے آیا کرنا۔ پس انکی حالت یہ تھی کہ تمام دن اہل مکہ کے چرواہون کے ساتھ ملکر چراتے تھے اور جب شام ہوتی تو یہ حضرت ابوبکر رض کی بکریان اُن دونون حضرات کے پاس (غار ثور پر) لیجاتے اور وہ دونون (غار سے نکلکر) خود دودھ لیتے۔ اور جسوقت عبد اللہ بن ابی بکر ان دونون حضرات کے پاس لوٹ کر جاتے تو عامر بن فہیرہ بکریون کو لیکر اُنکے پیچھے پیچھے چلتے تاکہ عبد اللہ کے نشانات قدم مٹ جائین (اور کوئی قدم شناس یہ نہ سمجھ سکے کہ عبد اللہ کہان گئے تھے)۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض غار سے نکلکر مدینہ روانہ ہوے تو (اُسوقت) آپ دونون حضرات کے ہمراہ عامر بن فہیرہ نے (بھی) ہجرت کی انکو حضرت ابوبکر رض نے اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بیٹھال لیا اُسوقت مین ان حضرات کا رہبر ایک شخص بنی دیل کا تھا اور وہ کافر تھا جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہونچ گئے تو آپکے چند اصحاب علیل ہو گئے اُنہین حضرت ابوبکر اور بلال اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم (بھی) تھے۔ (حضرت) عامر غزوہ بدر اور اُحد مین شریک تھے اور بئر معونہ کے دن ۴ھ ہجری مین شہید ہوے اُسوقت انکی عمر چالیس سال کی تھی جب عامر بن طفیل بئر معونہ سے واپس آئے تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص تھے کہ مینے دیکھا کہ جب شہید ہوے تو اوپر اُٹھائے گئے یہانتک مینے دیکھا کہ آسمان بھی اُنسے نیچے رہگیا تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عامر بن فہیرہ تھے۔ ہمسے اس حدیث کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسیطرح بیان کیا ہو یونس کو شک تھا کہ مینے خود ہشام بن عروہ سے سنا یا مینے محمد بن اسحاق سے سنا وہ ہشام سے روایت کرتے تھے کہ اور ہشام نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے عامر بن طفیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آخرہ

سلہ مولد ان لوگون کو کہتے ہین جو لوگ عرب الاصل نہون ۱۲

ابن مبارک اور عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عامر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے بیر معونہ کے دن شہداد کی نعشون) مین (حضرت) عامر کی نعش تلاش کی گئی تو نہ ملی پس سبھون نے خیال کیا کہ انکو ملائکہ نے دفن کر دیا ہوگا یا انکی نعش کو اُٹھا کر (آسمان پر) لے گئے ہونگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کافرون کے لیے جنھون نے آپکے اصحاب کو بیر معونہ مین شہید کیا تھا چالیس دن تک بد دعا فرمائی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئی[1] بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ آیت کسی دوسرے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ ایوب بن سنان سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے جابر سے اُنھون نے عامر بن فہیرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو بکر صدیق رضی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جیش عسرت مین ناشتہ کے لیے ایک مشک گھی اور ایک کُپّی شہد ساتھ کر دی تھی باوجود اسکے کہ (اُس زمانہ مین ہم لوگ نہایت تنگی کی حالت مین تھے (گھی) اور شہد کسی کو نصیب نہوتا تھا) ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت کرنے مین اپنی غفلت اور جہالت کو (خوب اچھی طرح) ظاہر کر دیا۔ اس لیے کہ کسی اہل نقل نے اسمین اختلاف نہین کیا کہ حضرت عامر بیر معونہ کے دن شہید ہوے اور اسپر بھی سبھون کا اتفاق ہو گیا ہو کہ جیش عسرت غزوۂ تبوک ہی کا نام ہو اور غزوۂ تبوک بیر معونہ کے چھ سال بعد ہوا ہو تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ جو شخص بیر معونہ کے دن شہید ہوا ہو وہ جیش عسرت مین بھی شریک ہو پس صحیح یہ ہو کہ حضرت ابو بکر رض اُسوقت مین یہ توشہ[2] لے گئے تھے جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے چلے تھے۔ ابو نعیم کا قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشعری۔ انکی کنیت ابو بردہ ہو۔ ابو موسیٰ اشعری کے بھائی ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا (پورا) نسب انکے بھائی ابو موسیٰ کے نام مین بیان کیا جائیگا۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو کہ ابو عامر نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی مسلم بن حجاج نے انکی کنیت بیان کی ہو اور کہا ہو کہ انکا نام عامر ہو اور یہ صحابی ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) حدیث روایت کی ہو کہ آپنے دعا کی تھی کہ اے اللہ میری امت کی فنا یا تو تیر۔ راستہ مین نیزہ سے شہید ہو کر ہو یا طاعون مین ہو۔ اس حدیث کو عاصم احول نے (بھی) کریب بن الحارث بن ابو موسیٰ سے انھون نے ابو بردہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[1] حاصل مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ اے نبی تمکو یہ زیبا نہین ہے کہ کسی کی توبہ قبول کر لو یا کسی کے لیے عذاب کی درخواست کرو ۱۲

[2] حضرت ابو بکر صدیق جو فدائیانہ طریق محبت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتتے تھے واقعی وہ بےنظیر ہو ایک منصف جب ان حالات کو دیکھتا ہو تو اسکی نظر مین قیس و لیلی کے قصے بےوقعت ہو جاتے ہین حضور نبوی مین انکی جان بازیان زمانہ نبوت سے بھی پہلے ثابت ہین ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف - عبد اللہ بن عامر کے والد ہین - قریشی ہین عبشمی ہین - انکی والدہ بیضا بنت عبد المطلب کی صاحبزادی تھین - فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے - انکا ذکر ابن شاہین اور مستغفری نے کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اپنے لڑکے عبد اللہ بن عامر کے پاس بصرہ گئے تھے جسوقت کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکے لڑکے عبد اللہ کو بصرہ اور خراسان کا عامل بنادیا تھا - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصراً لکھا ہے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لدین اشعری - انکو ابن شاہین نے صحابہ مین بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ اسد بن موسی سے انھون نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ابو الزاہریہ سے جو دمشق کے موذن تھے انھون نے عامر بن لدین اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا - کہ (اے لوگو) بیشک جمعہ تم لوگون کے عید کا دن ہے پس تم لوگ اپنی عید کے دن کو اپنی روزہ کا دن نہ بناؤ (اگر روزہ رکھنا ہو تو) ایک روز قبل روزہ رکھ لیا کرو یا ایک روز بعد - اس حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے بھی معاویہ سے روایت کیا ہے مگر انکی سند مین اتنا فرق ہے کہ عامر (کی روایت بلا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہین ہے بلکہ انھون) نے ابو ہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ابو نعیم نے (یہ بھی) بیان کیا ہے کہ عامر بن لدین اشعری کے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہے اور انکا شمار اہل شام مین ہے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط - عامری - ہمین ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب اور ابو بکر اور نوشروان اور احمد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسی نے دوسری سند سے بیان کیا ہے کہ ہمین حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد نے خبر دی وہ دونون (یعنی) احمد اور ابن ریذہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عمرو قطرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن اشدق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عامر ابن لقیط عامری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین (ایک وفد اس غرض سے) وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا کہ آپکو مین اپنی قوم کے اسلام لے آنے اور اطاعت کرنیکی خوشخبری دون - پس جب مینے آپ سے عرض کیا تو آپنے فرمایا تم مبارک وفد ہو اللہ تم مین برکت دے اور آپنے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر پھیرا اور مجھسے مصافحہ کیا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو قطرانی کے علاوہ اور لوگون نے ہاشم سے روایت کیا ہے انھون نے یعلی سے انھون نے عاصم سے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بن لیلی بن ضمرہ - انکا تذکرہ ابو عباس بن عقیدہ نے کیا ہو - عبد اللہ بن سنان نے ابوطفیل یعنے عامر بن واثلہ سے انہون نے اسید غفاری سے اور عامر بن لیلی سے روایت کی ہو کہ وہ دونون کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹے [اور آپ نے (بعد ہجرت کے) اسکے علاوہ کوئی دوسرا حج نکیا تھا] تو برابر چلے آئے (کسی مقام پر آپنے کوئی حکم جدید نہین دیا) یہانتک کہ جب مقام جحفہ مین پہونچے [یہ دن جحفہ مین غدیر خم[۱] کے لقب سے مشہور ہو اور وہان آپکی ایک مشہور مسجد بھی ہو] تو آپنے فرمایا کہ اے لوگو مجھے (خداوند) لطیف خبیر نے خبر دی ہو کہ ہر نبی کو اس سے پہلے والے نبی کے عمر کی نصف عمر دیجاتی ہو لہذا قریب ہو کہ مین (خدا کی طرف سے) بلایا جاؤن اور مین (اسکی طلبی کو) قبول کرلون [اسکے بعد عامر نے پوری حدیث بیان کی یہانتک کہ انہون نے کہا کہ] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑکر اُٹھایا اور فرمایا کہ جسکا مین محبوب ہون علی بھی اُسکا محبوب ہین اے اللہ اُس شخص سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اُس شخص سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے [اُسکے بعد عامر نے پوری حدیث اخیر تک بیان کی] ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ حدیث نہایت غریب ہو مین نہین جانتا کہ سوا ابن سعید کے اور کسی سے مینے اسکی روایت لکھی ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لیلی غفاری - انکو ابن عقدہ نے بھی ایک علیحدہ تذکرہ مین بیان کیا ہو - ابو موسی نے کہا ہو کہ میرا گمان ہو کہ یہ دونون ایک ہی ہین اور (نیز) انہون نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن عبد اللہ بن لیلی بن مُرّہ سے انہون نے اپنے والد سے انہون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مین جسکا محبوب ہون علی بھی اُسکے محبوب ہین اے اللہ جو شخص علی کو محبوب رکھے تو بھی اسکو محبوب رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے اُس سے تو بھی دشمنی رکھ لیکن جب حضرت علی (خلیفہ ہوے اور حضرت معاویہ سے انکو مقاتلہ کرنا پڑا اور) کوفہ تشریف لے گئے تو انہون نے لوگون (کو جمع کرکے اُن) سے پوچھا کہ یہ حدیث (کہ مین جسکا محبوب ہون الخ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس کس نے سنی ہو تو دس سے زیادہ آدمیون نے اُسکے سننے کی شہادت دی جنمین عامر بن لیلی غفاری کبھی تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ قول کہ میرے گمان کے موافق دونون ایک ہی ہین بہت صحیح اور حق انہین کی طرف ہے -

---

[۱] غدیر خم ایک مقام کا نام ہو غدیر حوض کو کہتے ہین - اس حدیث سے حضرت مرتضی کی خلافت بلافصل پر ایک فرقہ ضالہ نے استدلال کیا ہو انشا اللہ تعالے ہم عنقریب حضرت علی مرتضی کے نام مین جب یہ حدیث آئیگی اس حدیث کے ارشاد فرمانیکا سبب اور اسکا صحیح مطلب اور اُس فرقہ ضالہ کے دلائل واہیہ کا بطلان تفصیل ظاہر کرینگے ۱۲

ابن عقدہ کو جو اشتباہ ہو گیا اُسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہو کہ انھون نے عامر بن لیلی کے نسب مین من ضمرۃ کی لفظ (لکھی ہوئی) دیکھی ہوگی اُس لفظ کو انھون نے بن ضمرہ پڑھ لیا ۔ اور غفار (جو جدا علیٰ ایک قبیلہ کے ہین چونکہ) ملیل بن ضمرہ کے بیٹے ہین (لہذا یہ عامر ضمری بھی ہوے غفاری بھی ہوے) مگر ابن عقدہ نے جو انکو دوسرے مقام مین غفاری لکھا ہوا دیکھا اور پہلے وہ من ضمرہ کے لفظ کو بن ضمرہ سمجھ چکے تھے [لفظ من اور بن مین اکثر اشتباہ ہو جاتا ہی] اس لیے انھون نے انکو دو شخص سمجھ لیا (ایک کو ضمرہ کا بیٹا سمجھا دوسرے کو غفاری سمجھا) حالانکہ یہ دونون ایک ہی ہین جو غفاری ہوگا وہ ضمری بھی ہوگا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اشجعی ۔ مستغفری نے بیان کیا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی اور اُنسے ابو عثمان نہدی نے روایت کی ہی ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ ۔ قریشی زہری ۔ عامر بن ابی وقاص کے ساتھ مشہور ہین ابو وقاص کا نام مالک ہی انھون نے دس شخصون کے بعد اسلام قبول کیا تھا ۔ مہاجرین حبش سے بھی ہین ۔ اُنکے بھائی سعد نے حبش کی طرف نہین ہجرت کی ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہی ۔ مینے انکا تذکرہ سعد بن وقاص کے نام مین (بھی) کیا ہی۔

عامر

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعہ ۔ عامری کلابی ۔ انکی کنیت ابو براء ہی ۔ ملاعب الاسنہ (کے لقب) سے مشہور تھے ۔ عامر بن طفیل کے چچا تھے ۔ انھون نے (ایک دفعہ کسی کو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ سے کوئی دوا دریافت کرے اور آپ سے شفاء کی دعا کرائے تو آپنے (اُس شخص کی معرفت) انکے پاس شہد کی کپّی بھیجدی ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون صحیح یہ ہی کہ ابو براء ۔ اسلام ہی نہین لائے مستغفری نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ صحابہ مین سوا خلیفہ بن خیاط کے اور کسی نے نہین کیا اور مین ملاعب الاسنہ کے حالات کو بیان کرتا ہون اُس سے (خود) معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نہین لائے ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد اسحاق بن یسار نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ اہل علم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ سب کہتے تھے ابو براء یعنے عامر بن مالک بن جعفر جو ملاعب الاسنہ (کے لقب سے) مشہور تھے مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے ۔

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر اسلام پیش کیا (کہ قبول کرین) مگر انھون نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ اسلام لانے مین زیادہ انکار کیا اور عرض کیا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ اپنے اصحاب سے چند شخصون کو اہل نجد کے پاس بھیجتے کہ وہ انکو آپکے دین کی دعوت دیتے تو مجھے امید ہو کہ وہ لوگ آپکے دین کو قبول کر لیتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مین اپنے اصحاب پر اہل نجد کی طرف سے خوف رکھتا ہون (اسپر) ابو براء نے یہ کہا کہ مین ان لوگون کا محافظ رہونگا آپ اپنے اصحاب کو بھیجین کہ وہ لوگ دعوت اسلام کرین۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عوف کو اپنے چالیس صحابہ کے ساتھ جو اچھے مسلمانون مین سے تھے (وہان) بھیجدیا (اسکے بعد) ابن اسحاق نے بیر معونہ کا (پورا) واقعہ اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کے حالات کو بیان کیا مگر اس حدیث مین انکے اسلام لانیکو نہین بیان کیا۔ ابن اسحاق کے علاوہ ایسا ہی بہت سے لوگون نے بیان کیا ہو۔ (اسی وجہ سے) انکا تذکرہ ابو عمر نے اپنی کتاب مین نہین لکھا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان۔ انکو ابن قانع نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ سلیمان تیمی سے انھون نے ابو عثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ طاعون (مین مر جانے) سے مسلمانون کو) شہادت (کا درجہ ملتا) ہو اور پانی (مین ڈوب کر مر جانے سے) شہادت (کا درجہ ملتا) ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک قشیری۔ بعض لوگون نے انکا نام عمرو بیان کیا ہو اور بعض نے مالک بن عمرو کہا ہو۔ اور بعض نے انس بن مالک بیان کیا ہو۔ اسکے علاوہ اور بھی اقوال بیان کیے گئے ہین۔ اسحاق بن یوسف ازرق نے شریک سے انھون نے اشعث ابن سوار سے انھون نے علی بن زید سے انھون نے زرارہ بن اوفی سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھا ہوا) تھا کہ اتنے مین ایک سائل آپکی خدمت مین آیا (اور کچھ اس نے دریافت کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ آؤ مین تمھین بتا دون (سنو) اللہ عزوجل نے مسافرون سے روزہ اور نصف نماز معاف فرمادی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کعبی مستغفری نے کہا ہو کہ یہ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ایسا ہی مختصر لکھا ہو۔
مین کہتا ہون کہ یہ اور جو پہلے مذکور ہو چکے ہین دونون ایک ہی ہین اس لیے کہ ابو موسی وغیرہ نے پہلے (نام) مین بہت سا

اختلاف بیان کیا ہو انمین سے ایک یہ بھی ہو کہ انکو بعض نے انس بن مالک قشیری کہا ہو ونیز انکو بعض نے کعبی (بکی) کہا ہو اور بعض نے عامر بن مالک بتلایا ہو اور بہت سے مختلف اقوال بیان کیے گئے ہین اور یہ اختلافات کافی طور پر انس بن مالک کے نام مین گذر چکے ہین -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمۃ بن نوفل بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ - قریشی زہری - انکی کنیت ابو الاسود ہو مخرمہ کے بیٹے ہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی - انسے عبد الرحمن اعرج نے مقطوع حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار - انصاری خزرجی ثم من بنی مالک بن النجار - یہ غزوہ احد مین شریک تھے اسکو ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہو اور غزوہ احد مین شہید ہوے انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقش - ہذلی - انکا ذکر سعید قریشی نے کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن الفضل بن رجا سے انھون نے ابو قیس بکری سے انھون نے عامر بن مرقش سے روایت کی ہو کہ حمل بن مالک بن النابغہ ہذلی (ایک دفعہ) راشد کی لڑکی اثیلہ کے پاس ہوتے ہوے گذرے اسوقت وہ اپنے چہرہ سے برقع اٹھائے ہوے تھین اور اپنی بکریون کو چرا رہی تھین پس (یکایک) حمل بن مالک کی نظر اُنپر پڑ گئی اور اُنکے حسن و جمال کو دیکھ لیا - تو یہ اپنی اونٹنی کو بٹھال کر اتر پڑے اور اونٹنی کو باندھکر اُثیلہ کے پاس چلے گئے (مقتضاے بشریت) نیت بد سے اُنپر دست درازی کرنی چاہی - اُثیلہ نے کہا کہ اے حمل ذرا توقف کرو تم بھی ایک (مشہور) خاندان کے ہو اور مین بھی ایک (مشہور) خاندان کی ہون (غرض تم میرے کفو ہو) لہذا تم میرے والد سے میری درخواست کرو (غالباً) وہ تمھاری درخواست رد نکرینگے مگر انھون نے نمانا آخرش اُنپر دست درازی کی اُس (خدا ترس) عورت نے اُنکو اُٹھا لیا اور اُنکو زمین پر گرا کر اُنکے سینہ پر بیٹھ گئی - اور اُنسے عہد لیا کہ پھر ایسی حرکت نکرنا اسکے بعد اُسکے سینہ سے علیحدہ ہوئین مگر پھر بھی عامر کا نفس اختیار مین نرہا آخرش انھون نے پھر دوبارہ اُس عورت نیک طینت پر جست کی اُثیلہ نے پھر اُنکے ساتھ وہی معاملہ کیا الغرض اسی طرح تین بار ہوا - تیسری دفعہ مین اُثیلہ نے ایک پتھر لیکر انکا سر کوٹ دیا (جسکے باعث اُنکو نقل حرکت کی قوت نرہی آخرش وہین پڑے رہے) اور اثیلہ اپنی بکریون کو لیکر چلی گئین اُسکے بعد حمل کی قوم کے

کچھ سوار اسی طرف سے ہو کر گذرے تو انکی حالت زار کو دیکھکر اُن سب نے دریافت کیا کہ اے حمل کس نے تمھارے
ساتھ یہ بدسلوکی کی ہو انھون نے جواب دیا کہ میری اونٹنی نے ٹھوکر کھائی کہ مجھے گرا دیا ہو اسپر ان لوگون نے کہا کہ تمھاری اونٹنی
تو یہ بندھی ہوئی ہو اور تمھاری بغل مین یہ (خون آلودہ) پتھر پڑا ہوا ہو (معلوم ہوتا ہو کہ) تمھارا سر اسی سے کچلا گیا ہو۔ عامر نے کہا
(نہین) جو مین تمسے کہتا ہون وہی (صحیح) ہو اب مجھکو تم لوگ اُٹھا لیچلو۔ چنانچہ ان لوگون نے انکو سوار کرا کر انکے گھر پہونچا دیا (اسی
ضرب کے صدمہ سے یہ مر گئے) جب یہ مرنے لگے تو لوگون نے انسے پوچھا کہ اے حمل تمھارے خون کا بدلہ کس سے لین —
انھون نے کہا کہ اثیلہ کے علاوہ سب لوگ میرے خون سے بری ہین۔ جب انکی وفات ہو چکی تو قبیلہ ہذیل کے لوگ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ حمل بن مالک کے خون کا بدلہ راشد سے چاہیئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
راشد کو بلوا بھیجا۔ چنانچہ راشد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپنے اُنسے فرمایا کہ اے راشد قبیلۂ
ہذیل کے لوگ کہتے ہین کہ حمل کے خون کا عوض تمھارے ذمہ چاہیئے [راشد کا نام حالت کفر مین ظالم تھا جب یہ اسلام لائے
تو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھدیا] راشد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مینے قتل نہین کیا ہو اُن لوگون نے کہا
(تمنے نہین تمھاری بیٹی) اثیلہ نے قتل کیا ہو انھون نے جواب دیا کہ اثیلہ کے قتل کرنیکی مجھکو خبر نہین ہو اسکے بعد راشد اُثیلہ کے
پاس گئے اور اُنسے کہا کہ ہذیل کے لوگ کہتے ہین کہ حمل کا خون تمھارے ذمہ ہو اثیلہ نے یہ جواب دیا کہ کیا عورت بھی مرد کو
قتل کرسکتی ہو مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو جھوٹھ نہین کہتے اُسکے بعد اثیلہ خود حاضر ہوئین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا قصہ
عرض کیا تو آنحضرت علیہ السلام نے (خوش ہو کر) انکو دعا دی کہ اللہ تم مین برکت دے پھر اُنکے ذمہ سے حمل کا خون معاف
کرادیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔۔۔ انکی کنیت ابو ہلال ہو۔ منقول ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر یہ غلط ہو۔ ابو معاویہ نے ہلال بن عامر مزنی
سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ
(مقام) منی مین ایک اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ پڑھ رہے تھے اُسوقت آپ سرخ چادر اوڑھے ہوے تھے ابو معاویہ نے اسکو
دوسری جگہ بھی ایسا ہی روایت کیا ہو مگر اُسکی سند مین اتنا فرق ہو کہ ہاجر بن عامر نے اپنے والد سے روایت کی ہو لیکن صحیح
یہ ہو کہ اس حدیث کو ہلال بن عامر نے رافع بن عمرو سے روایت کیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی لکھا ہو اور بہتسے
(لوگون) نے بھی اس حدیث کو (یعنی) ابو یاسر بن حیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھسے
میرے والد نے ابو معاویہ سے بروایت اپنی سندون کے ساتھ [جنکو انھون نے ذکر کیا ہو] روایت کرکے بیان کیا ہو۔ وغیرہ

اس حدیث کو احمد نے اسی طرح محمد بن عبید سے انھون نے قبیلۂ بنی فزارہ کے ایک ضعیف شخص سے انھون نے ہلال بن عامر مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا الی آخرہ۔ انکا ذکر رافع بن عمرو کے نام مین گذر چکا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہو کہ مینے احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ عامر بن مسعود صحابی ہین (یا نہین) اُنھون نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہین ہان انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو اور ابوداؤد نے (یہ بھی) کہا کہ مینے مصعب زبیری سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ صحابی ہین اور ابراہیم بن عامر کے والد ہین جن سے (امام) ثوری اور شعبہ نے حدیثین روایت کی ہین۔ یہ وہی عامر ہین جو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل کوفہ کے اتفاق رائے سے کوفہ کے حاکم بنائے گئے تھے جب یہ اُن لوگون پر حاکم ہوگئے تو ایک خطبہ پڑھکر اُن لوگون کو سنایا اور اُسی خطبہ مین یہ بھی بیان کیا کہ ہر ایک قوم کے لیے کچھ پینے کی چیزین اور کچھ لذت (حاصل کرنے) کی چیزین ہوتی ہین لہذا تم بھی ایسی چیزین تجویز کرلو مگر تم ایسی چیز تجویز کرو جو حلال ہون اور (اُنکے استعمال پر تمھاری) تعریفین کی جائے اور تم اپنی شراب (یعنے نبیذ وغیرہ) کی تیزی کو پانی ملاکر توڑ دو ایک شاعر نے (اسی کے متعلق) یہ شعر کہے تھے؎

سلۂ من ذا یحرم ماء المزن خالطہ فی قعر خابیۃ ماء العناقیل انی لاکرہ تشدید الرواۃ لنا فیہا ویعجبنی قول ابن مسعود

بہت لوگون کا گمان ہو کہ اس شاعر نے ابن مسعود سے اُن ابن مسعود کو مراد لیا ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے (حالانکہ یہ غلط ہو معاذ اللہ حضرت ابن مسعود حلت شراب کے قائل ہو سکتے تھے) جب ابن زبیر خلیفہ بنائے گئے تو انھون نے عامر کو کوفہ ہی مین اپنی جگہ پر بحال رکھا۔ یہ بوجہ پست قامت ہونے کے دحرو جہ الجعل کے ساتھ ملقب تھے تین مہینے کے بعد انکو ابن زبیر نے معزول کردیا تھا اور انکی جگہ عبداللہ بن یزید خطمی کو عامل بنادیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سلۂ ترجمہ۔ کون شخص مینہ کے پانی کو حرام کہہ سکتا ہے جسکے ساتھ مٹکے کے اندر انگور ملا ہو (مطلب شاعر کا یہ ہو کہ شراب کے حرام ہونیکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اسمین دو چیزین ہوتی ہین ایک مینہ کا پانی دوسرا آب انگور یہ دونون حلال ہین پھر اگر مٹکے کے اندر ڈالکر یہ دونون چیزین مخلوط کردی گئین تو کیا خرابی پیدا ہوگئی جو اسکو حرام کہا جائے۔ یہ شاعرانہ کلام ہی) بیشک راویون کی سختی کو مین بُرا سمجھتا ہون (جو انھون نے حرمت شراب کی روایتون مین بیان کی ہی) اور مجھکو ابن مسعود کا قول اچھا معلوم ہوتا ہو (کہ وہ شراب کو حلال کہتے ہین) ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مطر شیبانی - انکا ذکر طبرانی نے اپنے معجم کیا ہی - اور وکیع نے مسعر سے انھوں نے جبلہ بن سحیم سے انھوں نے عامر بن مطر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھا کر نماز پڑھی تھی ایسا ہی اسکو سہل بن نجلہ نے وکیع سے روایت کیا ہو اور بہت سے لوگوں نے وکیع سے یہ روایت کی ہو کہ انھوں نے یہ کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ کے ساتھ سحری کھائی تھی اور یہی صحیح ہو - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بابی بن یزید بن حرام - ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے - انکا تذکرہ ابن و باغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہذیل - انکا ذکر سعید قریشی نے کیا ہو - زیاد نمیری نے لقیع سے انھوں نے عامر بن ہذیل سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہوا اور (دنیا کی) بات چیت کلکے سنتیں پڑھے یہانتک کہ امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو - تو یہ (اُسکے ان گناہوں کے) لیے (جو) اس جمعہ سے اُس جمعہ تک بلکہ اس سے تین روز زیادہ تک (سرزد ہوں) کفارہ ہو جاتا ہو - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوہشام ہو - انصاری ہیں غزوۂ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور وہیں شہید ہوے - ہمام نے قتادہ سے انھوں نے زرارہ بن اوفی سے انھوں نے سعد بن ہشام بن عامر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباسؓ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے حالات دریافت کئے تو انھوں نے فرمایا کہ تم حضرت عائشہؓ کے پاس جاؤ (اور انھیں سے دریافت کرو) اس لیے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو زیادہ جانتی ہیں - پس میں اور حکیم بن افلح حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے حکیم تمھارے ساتھ دوسرا شخص کون ہو انھوں نے جواب دیا کہ سعد بن ہشام تو پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ ہشام جو بیٹے ہیں اُس عامر کے جو غزوۂ احد میں شہید ہوے تھے میں نے عرض کیا کہ ہاں وہی ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا عامر کیا اچھے آدمی تھے عامر اور انکے بیٹے ہشام دونوں صحابی تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو - ابوعمر نے عامر کے بیٹے ہشام کے نام میں یوں بیان کیا ہو کہ ہشام کے والد عامر تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوے -

---

لہ مقصود یہ ہو کہ سحری آپ اسقدر دیر کرکے تناول فرماتے تھے کہ اسکے بعد ہی نماز فجر کا وقت آجاتا تھا ۱۲ -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال۔ خاندان بنی عبس بن حبیب بن خارجہ بن غدن سے ہیں۔ انکی کنیت ابو سیارہ ہے۔ متقی ہیں۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری لکھدی تھی جو انکے چچا کے بیٹوں یعنے قبیلہ مضر کے لوگوں کے پاس تھی۔ ایسا ہی انکا نام ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام حارث ہے انکا تذکرہ پھر کنیت کے باب میں کیا جائیگا اُس جگہ انکے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابو عامر نے لکھا ہے اور اِس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ بن عبد اللہ بن عمیر بن جابر بن حدی بن حدی بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانہ لیثی۔ انکی کنیت ابو الطفیل ہے اور یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ انکی پیدائش غزوۂ احد کے سال میں ہوئی تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا زمانہ آٹھ برس پایا تھا پہلے کوفہ میں رہتے تھے پھر مکہ میں چلے آئے تھے۔ عمار بن ثوبان نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (مقام) جعرانہ میں دیکھا تھا کہ آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک خاتون ہیں تو آنحضرت نے انکے لیے اپنی چادر مبارک بچھادی میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو لوگوں نے کہا کہ یہ آپکی رضاعی ماں (حضرت حلیمہؓ) ہیں انھوں نے آپکو دودھ پلایا ہے سعید جریری نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ (اپنی آخر عمر میں) کہتے تھے کہ میرے سوا روئے زمین پر (اسوقت) کوئی ایسا نہ ملیگا جو تم سے کہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں نے کہا کہ آپ کچھ حلیہ (سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا) بیان کرسکتے ہیں انھوں نے جواب دیا ہاں بیان کرسکتا ہوں۔ آپ میانہ تھے آپکا رنگ سفید تھا ملیح تھے۔ ابو الطفیل حضرت علی کے اُن اصحاب میں سے تھے جو اُن سے (نہایت درجہ) محبت رکھتے تھے (چنانچہ) اُنکے ساتھ انکی تمام لڑائیوں میں شریک تھے۔ ثقہ تھے اور امانت دار تھے حضرت ابوبکر و عمر وعثمان رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے معترف تھے مگر بات یہ تھی کہ حضرت علی کو ترجیح[1] دیتے تھے انکی وفات ۱۰۰ھ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۱۰۲ھ ہجری میں ہوئی انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والوں میں سب سے پیچھے ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وقاص۔ سعد بن وقاص کے حقیقی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن اُمیہ بن عبد شمس ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے دس شخصوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا گیارہویں شخص (اسلام قبول کرنیوالے) یہی تھے (اسلام لانیکے بعد)

[1] میرے خیال میں یہ کسی راوی کی غلط فہمی معلوم ہوتی ہے کیونکہ روایات صحیحہ جنکا قدر مشترک متواتر کو پہونچ گیا ہے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے افضل الاصحاب ماننے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا کبرائے روافض بھی اس امر کے معترف ہیں کہ تمام مسلمان شیخین کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے اور شیخین کے علاوہ اور سب کی آخر تک تہا معراج

انکو اپنی والدہ کی جانب سے (جو اسوقت کافرہ تھین) وہ مصیبت پہونچی جو کسی (بیٹی) کو نہین پہونچی (وہ مصیبت یہ تھی) کہ انکی والدہ نے قسم کھائی تھی کہ مین نہ سایہ مین بیٹھونگی اور نہ کچھ کھاؤنگی اور نہ کچھ پیونگی تاوقتیکہ عامر اپنے (اس دین کو نہ چھوڑدے اسکے بعد سعد (جو کہین گئے ہوے تھے وہان سے واپس) آگئے۔ اور (اپنے گھر مین) لوگون کا مجمع دیکھا تو دریافت کیا کہ لوگ کیون جمع ہین۔ اُن لوگون نے کہا کہ تمھاری والدہ نے تمھارے بھائی عامر کو مصیبت مین ڈال رکھا ہو۔ قسم کھائی ہو کہ نہ سایہ مین بیٹھونگی اور نہ کچھ کھاؤنگی اور نہ کچھ پیونگی تاوقتیکہ عامر اس بد دینی کو نہ چھوڑدے (سعد نے اسکو سنکر) اپنی والدہ سے کہا کہ اے مان (اگر قسم کھاتا ہو تو) میرے متعلق قسم کھا کہ نہ تو سایہ مین بیٹھینگے اور نہ کھائینگے اور نہ پیینگے (جب تک مین) (اسلام کو ترک نکردون تو تجھے قسم کھانیکا مزہ ملجائے اور مین تجھکو ایسی حال مین رہنے (دون) یہانتک کہ تو اپنا ٹھکانہ جہنم مین دیکھ لے۔ اِنکی والدہ نے جواب دیا کہ مین تو اپنے مطیع لڑکے پر قسم کھاتی ہون (تیرے اوپر کیون کھاؤن) پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وان جاہداک علی ان تشرک بی الایہ[۱] پھر حضرت عامر حبش کی طرف ہجرت کر گئے انکا تذکرہ یہان پر ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو اور انکا تذکرہ عامر بن مالک کے ذکر مین گذر چکا ہو

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بن یزید بن سکن۔ اسماء بنت یزید بن سکن کے بھائی ہین اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ کے ضمن مین لکھا ہو اور انکا تذکرہ عدوی نے بھی لکھا ہو۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

بن ثعلبہ بن وبرہ بلوی۔ صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے۔ اہل روم نے ۵۳ھ ہجری مین بمقام برلس انکو شہید کردیا اسکا بن یونس نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن زید بن جندب بن جابر بن زید بن عبد الحارث بن لغیض جسری۔ جسر ایک قبیلہ ہو ابن ربیعہ کی شاخ سے۔ یہ اُن لوگون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بنکر آئے تھے اور ۳۷ھ ہجری مین (حضرت) علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شہید ہوے۔ عبد اللہ بن ابراہیم قریشی نے ابو بکر بن نضر سے انھون نے ام یمین یعنے شراحیل عبدیہ کے لڑکی سے انھون نے عائذ بن سعید جسری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ (اپنا دست مبارک) میرے چہرے پر پھیر دین اور میرے لیے برکت کی دعا فرا دین پس آپنے (میری تمنا کو پورا) کردیا ام یمین یعنے عائذ کی بی بی نے بیان کیا ہو کہ پیشتر انکو سونے کے بعد بھی کبھی نہین دیکھا مگر ایسی حالت مین

[۱] ترجمہ (اے ابن آدم) اگر تیرے مان باپ تجھپر زور دین کہ تو میرے ساتھ اُس چیز کو شریک کرے کہ جسکا تجھے علم نہین ہو تو تُو اپنے مان باپ کی اطاعت (اس بارہ مین) نکر[illegible]

انکے چہرے پر ایسی چمک ہوتی تھی کہ گویا اُسی پر تیل لگا ہوا ہو اور وہ صرف چھوہاروں پر قناعت کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکو حمیری بیان کیا ہو اور انکی بی بی کا نام ام بسر بتلایا ہو لیکن فی الواقع یہ جسری ہین (حمیری نہین ہین) اور انکی بی بی ام بنین ہین - ابونعیم نے انکا نسب (یون) بیان کیا ہو کہ عائذ بن سعد جسری - عنزہ بن ربیعہ کی نسل کا ایک کنبا ہو مگر یہ غلط ہو بلکہ (صحیح یہ ہو کہ) وہ جسر بن محارب بن خصفہ کی نسل سے ہین اسی لیے وہ محاربی جسری ہین ابونعیم کے اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ کسی دوسرے عنزہ کے نسل مین جسر کو دیکھ لیا ہوگا جنکا نسب یہ ہو جسر بن نمر بن یقدم بن عنزہ تو گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عائذ اُسی جسر کے نسل سے ہونگے گا یہ غلط ہو اس لیے کہ انکا نسب نامہ یہ ہو - عائذ بن سعید بن جابر بن زید بن عبد الحارث ابن لعنین بن شکم بن عبد بن عوف بن زید بن بکر بن عمیرة بن علی بن جسر بن محارب [واللہ اعلم بالصواب] -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عائذ جعفی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو جعد بن ابی صلت انسے یہ روایت کرتے ہین کہ انھون نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر ایسی حالت مین گذرے کہ وہ لوگ ایک پتھر اٹھا رہے تھے جسکو ہم لوگ حجر الاشداء کہتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو عمر نے لکھا ہو کہ مین خیال کرتا ہون کہ یہ حدیث مرسل ہو -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو ازدی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہو انکی وفات (حضرت) عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد ہوئی ہو انکو امام بخاری نے وحدان مین ذکر کیا ہو مگر امام بخاری نے انسے کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال بن عبید بن یزید بن رواحہ بن زبینہ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمة بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر - قبیلہ مزینہ سے ہین انکی کنیت ابو ہبیرہ ہو - قبیلہ مزینہ کہتے ہین عثمان و اوس فرزندان عمرو کی اولاد کو - عثمان و اوس کی والدہ کا نام مزینہ تھا لہذا اُنکی اولاد کو اُسکی طرف منسوب کیا گیا - یہ اُن لوگون مین ہین جن لوگون نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی - نیکوکار صحابہ مین سے تھے انھون نے بصرہ مین سکونت اختیار کر لی تھی اور وہین ایک مکان بھی بنا لیا تھا - انکی وفات عبید اللہ بن زیاد کی حکومت مین بعہد یزید بن معاویہ ہوئی تو انھون نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز ابو برزہ اسلمی پڑھاوین - (اس خیال سے وصیت کی تھی) تاکہ اُنکے جنازہ کی نماز ابن زیاد نہ پڑھاوے - ہمین یحیی ابن محمود بن سعد نے اجازةً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے محمد بن بکار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے امیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھون نے خلیفہ بن عبد اللہ سے انھون نے

عائذ بن عمرو سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپنے اُسکے سوال کو پورا کر دیا - پس جب اُس شخص نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سائل سوال کی خرابی کو جانتا تو وہ شخص جسکے پاس کچھ ہوتا (کبھی) سوال نہ کرتا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط سکونی شامی - ہمیں یحیی بن محمود نے اذناً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے خوطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے محمد بن حمیر نے عمرو بن قیس سکونی سے انھوں نے عائذ بن قرط سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی (فرض) نماز کو پڑھے اور اسکو کامل نکرے (یعنے پوری رعایت آداب نماز کی ملحوظ نرکھے) تو (اللہ کے یہاں) اسکے نوافل کا ثواب اس (فرض کے ثواب) میں ملا دیا جائیگا تاکہ وہ (فرض) کامل ہو جائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے انکو سکونی بیان کیا ہے اور ابن مندہ و ابو نعیم نے انکو کسی طرف منسوب نہیں کیا ہے اور ابن عاصم نے انکو ثمالی بیان کیا ہے -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعص بن قیس بن خلدۃ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم زرقی - اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوے بعض نے کہا ہے کہ غزوۂ بیر معونہ میں شہید ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سویبط بن حرملہ عبدری کے درمیان میں بھائی چارا کرا دیا تھا - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اللہ تعالی کے نام (نامی) کی طرف منسوب ہیں - بیٹے ہیں سعید بن جندب کے اور بعض نے (صرف) عائذ بن سعید کہا ہے یعنے اللہ عز وجل کے نام کی طرف منسوب نہیں کیا ہے - انکا تذکرہ اوپر گذر گیا ہے یہ عائذ اللہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے - لقیط بن بکر [illegible] ابن بکر بن نضر بن سعید بن عائذ علامہ انھیں کی نسل سے ہیں - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - انکی کنیت ابو ادریس ہے - خولانی ہیں انکی پیدایش غزوۂ حنین کے سال میں ہوئی تھی انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں انکا (پورا) ذکر آئیگا - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

---

ف ۱ اس حدیث سے بے ضرورت سوال کرنیکی تباہ ممانعت ثابت ہوتی ہے ۱۲ ء

ف ۲ پانچوں وقت فرض کے ساتھ ساتھ سنتیں جو مقرر کیگئی ہیں انکی حکمت ایک یہ بھی ہے ۱۲

باب العین والباء

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن خضر - اور بعض نے ابن احمر بیان کیا ہے - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ جب آنحضرت علیہ السلام (سونے کے لیے) اپنی خوابگاہ مین تشریف لیجاتے تھے تو سورۂ قل یا ایہا الکافرون پوری سورۃ پڑھ لیتے تھے - انکا ذکر حضرمی نے مفاریہ مین اور ابن ابی سلیبہ نے وحدان مین لکھا ہے - انکا تذکرہ ابو عمر و ابو نعیم و ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن قیظی - ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ عباد بن وقش کے بیٹے ہین جو (قبیلۂ) بنی نبیت ثم عبد الاشہل سے ہین یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے - اسکو محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا ہو اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھون نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے اپنی دادی تویلہ سے جو اسلم بن عمیر کی صاحبزادی ہین روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتی تھین کہ ہم سب (ایک دن) قبیلۂ بنی حارثہ مین ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ہم لوگ دو رکعت نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے کہ اتنے مین ایک شخص آیا اور اُس نے بیان کیا کہ (اب) قبلہ مسجد حرام کی طرف ہوگیا ہو تویلہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی سب کے سب (اُس نماز مین) کعبہ کی طرف پھر گئے تو مرد عورتون کی جگہ پر آ گئے اور عورتین مردون کی جگہ پر چلی گئین راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ شخص جنھون نے آکر سبھون کو خبر دی تھی کہ اب قبلہ بدل گیا وہ عباد بن بشر تھے - ونیز ابن مندہ نے ابراہیم بن حمزۂ زبیری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے تویلہ سے جو کہ اُن عورتون مین ہین جنھون نے (آنحضرت سے) بیعت کی تھی روایت کی ہو کہ وہ کہتی تھین ایک شخص (قبیلۂ) بنی حارثہ سے جنکو لوگ عباد بن بشر بن قیظی انصاری کہتے تھے آئے اور خبر دی کہ (اب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام کو قبلہ بنالیا ہو (اس خبر کو سنکر) سب (اُسی نماز مین) بیت المقدس کی جانب پھر گئے (اُسکے بعد کی حدیث کو) ویسا ہی بیان کیا ہو یہ قول ابن مندہ کا ہے - اور ابو نعیم نے کہا ہو بعض کا قول ہو کہ عباد بن بشر بن قیظی انصاری وہی ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہو جو خاندان بنی عبد الاشہل سے ہین یعنے عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہو - اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ بعض کا قول ہو کہ یہ کوئی اور ہین بعض متاخرین نے انکو دو سمجھا ہو اور عباد بن بشر بن قیظی کے بارہ مین اس حدیث کو نقل کیا ہو جسکو ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے انھون نے تویلہ سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتی تھین ہم سب (ایک دفعہ) قبیلہ بنی حارثہ مین نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے مین عباد بن بشر بن قیظی نے خبر دی الی آخرہ - اس حدیث کو یعقوب زہری نے ابراہیم بن جعفر سے روایت کرکے بیان کیا ہو مگر انھون نے عباد کا نام نہین

بیان کیا ہے۔ اور اسی حدیث کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے شریک سے انھوں نے ابوبکر بن صخیر سے انھوں نے ابراہیم بن عباد انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلۂ بنی حارثہ کے امام تھے روایت کیا ہے ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نماز پڑھا رہے تھے انھوں نے اسی حالت میں یکایک یہ آواز سنی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بحکم خدا) کعبہ کو قبلہ بنا لیا ہے پس (اسکو سنکر) سب اسی طرف پھر گئے۔ یہانتک ابو نعیم کا کلام ہے انھوں نے اسمیں کچھ فیصلہ بیان نکیا (کہ فی الواقع یہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو) مگر ابن مندہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ دونوں (واقعی) دو ہیں۔ ایک تو یہی عباد بن بشر بن قیظی دوسرے عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آچکا ہے۔ اور کوئی تعجب نہیں کہ درحقیقت یہ دونوں دو نام ہوں (اولاً) اس لیے کہ ان عباد کے نسب میں بشر بن قیظی بیان کیے گئے ہیں اور ان عباد کے نسب میں جنکا ذکر ابھی آچکا ہے قیظی کا نام نہیں ہے تاکہ یہ کہنے کا موقع ہو کہ (باپ کو چھوڑ کر) انکے دادا کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے (دوم) اس لیے کہ یہ عباد قبیلۂ بنی حارثہ سے ہیں اور بنی حارثہ قبیلۂ بنی عبدالاشہل سے ہیں اس لیے کہ حارثہ کا نسب نامہ یہ ہے۔ حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس پس دونوں جاکر حارث میں ملجاتے ہیں (اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حارثہ کا سلسلہ اور ہے اور عبدالاشہل کا سلسلہ اور ہے پس قبیلۂ بنی عبدالاشہل سے نہیں ہوسکتا وہو المدعی) (سوم) اس لیے کہ قبیلۂ بنی حارثہ میں عرابہ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن جشم بن حارثہ ہیں پس اس صورت میں یہ عباد بن بشر عرابہ کے چچا کے لڑکے ہونگے اور قبیلۂ بنی حارثہ سے مربع بن قیظی بن عمرو ہیں جو عرابہ کے چچا ہیں پس اس صورت میں یہ عباد بن بشر مربع کے بھتیجے ہونگے (چہارم) اس لیے کہ ابو عمر نے عباد بن قیظی انصاری کو ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ عباد فرزندان قیظی عبداللہ اور عقبہ کے بھائی ہیں اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ انکا دوسرا نام نبیت ہے یہ مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ انصاری اوسی ثم اشہلی ہیں۔ انکی کنیت ابو بشر ہے بعض کا قول ہے کہ ابو الربیع ہے انھوں نے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر قبل اسلام لانے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر کے اسلام قبول کیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد اور بدر اور تمام غزوات میں شریک تھے۔ یہ اُن لوگوں میں ہیں جن لوگوں نے کعب بن اشرف یہودی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کو ایذا پہونچاتا تھا قتل کیا۔ جن لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اُنکے نام یہ ہیں۔ عباد۔ محمد بن مسلمہ۔ ابو عبس بن جبر۔ ابو نائلہ وغیرہ وغیرہ۔ عباد نے اس بارے میں ایک شعر بھی لکھا تھا یہ فضلاء صحابہ میں سے تھے۔ (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ تین شخص انصار میں ایسے تھے کہ اُنکے اوپر کوئی دوسرا شخص افضل شمار نہیں کیا جاتا تھا وہ کل کے کل قبیلۂ بنی عبدالاشہل تھے (اُن تینوں حضرات کے نام یہ ہیں) سعد بن معاذ۔ اسید بن حضیر۔ عباد بن بشر۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد بن بشر کی آواز سنی تو آپ نے یہ دعا کی کہ اے خدا عباد پر اپنی رحمت نازل کر۔ ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر یہ دونون (ایک مرتبہ) اندھیری رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے۔ پس جب آپکی خدمت سے دونون رخصت ہوکر چلے تو ایک کی چھڑی روشن ہوگئی دونون اسکی روشنی مین چلتے رہے جب دونون متفرق ہوے تو دونون کی چھڑیان روشن ہوگئین۔ محمد بن اسحاق نے حصین بن عبد الرحمن سے انھون نے عبد الرحمن بن ثابت سے انھون نے عباد بن بشر انصاری سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کیطرف مخاطب ہوکر) فرمایا تھا کہ اے گروہ انصار تم لوگ میرے شعار[1] ہو اور بقیہ لوگ دثار ہین (مجھے) تمھاری طرف سے (پورا اطمینان ہی کسی قسم کی) میری برائی (تمسے) نہ بیان کی جائیگی۔ عبادہ بن بشر غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے۔ انھون نے اس غزوہ مین بہت بڑے کارنمایان ظاہر ہوے تھے (اسوقت) انکی عمر ۴۵ برس کی تھی انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ثعلبہ ہو۔ عبدی ہین۔ اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین۔ انکے بیٹے ثعلبہ نے فضائل وضو مین بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان وضو کا ارادہ کرکے اپنا مُنھ دھوتا ہو الخ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر مخزومی۔ انکے لڑکے محمد نے انسے روایت کی ہو۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہو مگر نہ انکی کوئی روایت (آنحضرت علیہ السلام سے) معلوم ہوتی ہو اور نہ انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی بن اسود بن احرم بن مجدعہ بن کلفہ بن عوف۔ انصاری اوسی۔ یہ سوار ذی الحرق کے لقب سے مشہور تھے ذی حرق انکے ایک گھوڑے کا نام تھا جسپر سوار ہوکر جہاد کیا کرتے تھے غزوۂ احد اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی گھوڑے پر سوار ہوکر گئے تھے۔ غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ غفاری۔ اہل صفہ سے ہین۔ انکا تذکرہ مستغفری نے بیان کیا ہے مگر انکے متعلق کوئی حدیث وایت نہین کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہو۔

---

[1] شعار اس کپڑے کو کہتے ہین جو سب کپڑون کے نیچے پہنا جاتا ہو بدن سے لگا رہتا ہو اور دثار وہ چادر ہو جو اوپر اوڑھی جاتی ہو مطلب یہ ہو کہ تم مجھسے بہت مقرب ہو ۱۲۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن صحاس - بعض نے انکا نام عبادہ بیان کیا ہو انشاء اللہ تعالیٰ عبادہ کے نام مین انکا تذکرہ اس سے زیادہ کیا جائیگا - ابن حکم
انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سایس - ابوہریرہ نے انسے حدیث روایت کی ہو - ابوموسیٰ نے کہا ہو کہ حافظ ابوزکریا نے انکا تذکرہ اسی قدر لکھا ہے -
انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیم - ضبی انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر انکے متعلق کوئی حدیث نہین لکھی (امام) بخاری نے بیان کیا ہو کہ یہ تابعی
ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن جابر بن سالم بن مرۃ بن عبس بن رفاعۃ بن حارث بن حی بن حارث بن بہثۃ بن سلیم - انکی کنیت ابوابراہیم ہو سلمی ہین -
بعض نے انکے والد کا نام شیبان بیان کیا ہو - یہ قریش کے حلیف تھے - انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امامہ بنت
ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے نکاح کرنیکا پیغام بھیجا تو آپنے (انکی طرف سے وکالۃً) انکا نکاح امامہ سے کر دیا - اور یہ وہان موجود
نہ تھے - انسے انکے بیٹے ابراہیم نے حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابونعیم نے یہ بیان کیا ہو (کہ انکے والد کا
نام) سنان ہو - اور بعض کا قول ہو کہ شیبان ہو اور ابن مندہ نے فقط اتنا بیان کیا ہو کہ انکا نام شیبان ہو اور کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام سنان ہے

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن مخرمہ بن فلع بن حریش بن عبد الاشہل - انصاری اشہلی - غزوۂ احد کے دن شہید ہوے - انکو صفوان بن امیہ جمحی
نے شہید کیا تھا اسکو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل - غبری لشکری - اہل بصرہ مین شمار کیے جاتے ہین - خاندان غبر بن لشکر بن وائل سے ہین - ہمین ابوالفرج بن
محمود نے اذناً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
شبابہ نے شعبہ سے انھون نے ابوبشر یعنے جعفر بن ابی وحشیہ سے انھون نے عباد بن شرحبیل سے جو قبیلۂ بنی غبر کے ایک شخص تھے
روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے (جب) ہمارے یہان قحط سالی ہوئی تو مین مدینہ مین آیا اور مدینہ کے باغون مین سے ایک

باغ مین چلا گیا اور وہان جاکر) غلہ کی ایک بالی توڑی اور اُسکے دانے نکال کر کھالے اور (کچھ بالیان توڑ کر اپنی کملی مین رکھ لی اور لے کے چلے) اتنے مین مالک باغ آیا اور مجھکو مارا اور میرے کپڑے چھین لیے - پس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے اسکی اطلاع کی تو آپنے مالک باغ سے فرمایا کہ جب یہ ناواقف تھے تو تمنے انکو کیون مطلع نکر دیا اور اگر بھوکے تھے تو کیون کھانے ندیا اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک باغ سے فرمایا کہ انکے کپڑے دیدو تو اُس نے میرے کپڑے واپس کر دے اور آنحضرت نے حکم دیا کہ مالک باغ کو ایک یا نصف وسق گیہون دیدو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان - انکی کنیت ابو یحیی ہے انسے انکے بیٹے یحیی نے حدیث روایت کی ہے - انکی حدیث کی سند مین اختلاف ہے جنادہ بن مروان نے اشعث بن سوار سے انھون نے یحیی بن عباد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ابو یحیی آؤ اور برکت والے ناشتہ مین شریک ہو جاؤ - اور اسی حدیث کو حفص بن غیاث نے اشعث سے انھون نے ابو ہبیرہ یعنے یحیی بن عباد سے انھون نے اپنے دادا شیبان سے روایت کیا ہے - یہ حدیث شیبان کے تذکرہ مین گذر چکی ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن محصن بن عقیدہ بن وہب بن حارث بن جشم بن لوی بن غالب - انکا لقب خطیم تھا - اس لیے کہ غزوہ جمل مین عجلت سے انکی ناک پر ضرب آگئی تھی - انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کر کے لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن التیہان غزوہ بدر مین شریک تھے - انکو طبری نے ذکر کیا ہے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

عبدی - انکو (امام) بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہے - روایت ہے کہ ثابت بن محمد نے ابو بکر بن عیاش سے انھون نے عائشہ بنت ضرار سے انھون نے عباد عبدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مشکل ہے اُن لوگون سے جو اپنی قوم کے سردار ہون اور مشکل ہے اُن لوگون کے لیے جو امین بنائین جائین - بعض لوگون نے اسکی (کچھ) مخالفت کی ہے اور یون بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مروی ہے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - دیلی ہین - اور بعض کا قول ہے کہ لیثی ہین - اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین - عطاء بن سائب نے ابن عباد سے

انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایک دفعہ) منٰی میں قبل بعثت کے وقوف کرتے ہوے دیکھا اور پھر بعد بعثت کے وہین دیکھا۔ اُنکے والد نے بیان کیا ہو کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ (اگر آپ اجازت دین تو) مین آپکو شعر پڑھکر سناؤن آنحضرت علیہ السلام نے تین بار تک (اُنکے جواب مین یہی) فرمایا کہ نہین چوتھی دفعہ مین (آپنے اجازت دی تو) انھون نے شعر پڑھکر سنائے۔ اسکے بعد آپنے فرمایا کہ شاعرون مین جو لوگ اچھے (سمجھے جاتے) ہین تم اُنھین سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض نے انکے والد کا نام عبد عمرو بیان کیا ہو۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ضحاک بن مخلد نے بشر ابن صحار اعرجی سے انھون نے معارک سے انھون نے بشر بن عیاذ سے اور میرے کئی چچاؤن نے (یعنی بشر بن عیاذ کے) عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک یہودی آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتین کرنے لگا (اس درمیان مین) آپکی چادر مبارک آپکے شانے سے گرگئی اور (مجھکو معلوم تھا) کہ آپ اسکو اچھا نہین سمجھتے کہ کوئی خاتم نبوت کو (بلا ضرورت) دیکھے پس مینے چادر اچھی طرح آپکو اُڑھا دی آپنے بعد فراغت دریافت فرمایا کہ کس نے اُڑھائی ہو تو مینے عرض کیا یارسول اللہ مینے۔ اسکے بعد آپنے فرمایا کہ میرے سامنے آؤ چنانچہ مین جاکر آپکے سامنے بیٹھ گیا پس آپنے اپنے دست مبارک کو (اولاً) میرے سر پر رکھا پھر میرے چہرہ و سینہ پر اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ اور فرمایا کہ جب کوئی قیدی میرے پاس آئیگا تو تم آنا (مین تمکو کوئی خادم دونگا) چنانچہ جب قیدی آئے تو مین آپکے پاس گیا آپنے مجھے ایک مضبوط و محنتی غلام دیے جانیکا حکم فرمایا۔ مہر نبوت آپکے شانہ کے کنارہ پر تھی انکی مقدار بکری کے گھٹنے کی ہڈی کے برابر تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور انکا ذکر امیر ابو نصر بن ماکولا نے (اس طرح) کیا ہو۔ عیاذ بکسر عین و یاے تحتانی و ذال معجمہ اور ابو عمر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہو انکا ذکر انشاء اللہ تعالےٰ اپنے موقع پر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون جگہ لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ فتح مکہ کے حالات بیان کرتے تھے اسکو ابو عاصم نے بیان کیا ہو۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبسہ بن اُمیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام بجاے عبسہ کے عیسہ ہو۔ یہ اور انکے بھائی سبیع بن قیس غزوۂ بدر مین شریک تھے اور

یہ غزوۂ موتہ کے دن شہید ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی - انصاری حارثی - عبداللہ اور عقبہ فرزندان قیظی کے بھائی ہیں یہ اُنکے دونوں بھائی جسر اور علبیدہ کے دن شہید ہوے - یہ صحابی تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ - اور بعض نے برعکس مرہ بن عباد بیان کیا ہو - انکا شمار اہل شام میں ہو - ابو زاہریہ نے جُبَیر بن نفیر سے انھون نے عباد بن مرہ انصاری سے روایت کی ہو کہ وہ ایک دن کسی کام کو جارہے تھے تو یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بیٹھے ہوے ہین اور آپکا رنگ متغیر ہو - جب اپنے کام سے لوٹے تو آپکی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ پر میرے ماں باپ فدا ہو جائین مین آپکے چہرۂ مبارک کے رنگ کو متغیر دیکھتا ہون (وجہ کیا ہو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوک کی وجہ سے یہ حالت ہو رہی ہو - اس حدیث کو عباد بن عباد نے ابان بن ابی عیاش سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے مرہ بن عباد سے اسی حدیث کے ہم معنی الفاظون مین روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر مہاجرین مین ہو - مگر انکے متعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہین ہوتی - ہمین ابو جعفر عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے حال مین روایت کیا ہو کہ عبیدہ بن حارث اور طفیل اور مسطح بن اثاثہ اور عباد بن مطلب وغیرہ - عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے یہان اُترے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی کیا ہو اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ عباد بن مطلب کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکا ذکر مہاجرین مین ہو مگر انکے متعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہین ہوتی اور (اپنی تائید مین) ابن اسحاق کے قول کو ذکر کیا ہو - ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ وہم فاسد اور خطاے فاحش ہو (اس لیے کہ وہ جو مہاجرین مین ہین) وہ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب ہین - یہ مسطح اور عُبیدہ بن حارث اور اُنکے بھائی وغیرہ قُبا مین بنی عجلان کے بھائی کے یہان اُترے تھے اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ بعضون کا اسپر اتفاق ہو گیا ہو کہ مہاجرین مین کوئی شخص ایسا ہی نہین ہو جسکا نام عباد بن مطلب ہو - ابو موسیٰ نے بیان کیا ہو کہ عباد بن مطلب اُن مہاجرین مین ہین جو لوگ پہلے پہل ہجرت کرکے مدینہ مین گئے تھے - اسکو جعفر اپنی سند سے ابن اسحاق تک سند روایت کرکے بیان کیا ہو - ابو موسیٰ نے کہا ہو مین سمجھتا ہون کہ انکا نام عیاذ یا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہو - مین کہتا ہون کہ جو ابو نعیم نے بیان کیا ہو وہی صحیح ہو مگر اسمین ابن مندہ پر اعتراض کرنیکی کوئی گنجایش نہین اس لیے کہ

ابن مندہ نے (اپنے ثبوت میں) یونس کی روایت کو ابن اسحاق سے نقل کیا ہی اور یہ اس روایت میں سچے ہیں کہ (فی الواقع) یہ یونس کی روایت ہی جیسا ہمنے اُسکو ذکر کیا ہی و نیز اس روایت کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے مثل یونس کے نقل کیا ہی۔ اور عبد الملک بن ہشام نے انکا ذکر ویسا ہی کیا ہی جیسا ابونعیم نے بیان کیا ہی اور ابوموسیٰ کا ابن مندہ پر استدراک کرنا یہ بھی صحیح نہیں۔ اس لیے کہ انھوں نے عباد اور عیاذ دونوں کے تذکرہ میں بیان کیا ہی جیسا تم دیکھ لوگے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک۔ انصاری خطمی۔ یہ وہ ہیں جنھوں نے قوم کو خبر دی تھی جبکہ اُن لوگوں کو بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے ہوے دیکھا تھا اور کہا تھا کہ اب قبلہ بدل گیا ہی۔ اور ایک قول یہ ہی کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہی کہ خبر دینے والے کوئی اور ہیں انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) عِبَادُ (رضی اللہ عنہ)

بکسرہ عین و تخفیف بار۔ انکی کنیت ابوثعلبہ ہی اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسود بن قیس نے ثعلبہ بن عباد عبدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ آپنے فرمایا جب کوئی بندہ وضو کرتا ہی یعنی منھ کو اس طرح دھوتا ہی کہ پانی اُسکی ٹھڈھی پر بہ آتا ہی اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح دھوتا ہی کہ پانی کہنیوں پر آتا ہی اور اپنے دونوں پیروں کو اس طرح دھوتا ہی کہ پانی ٹخنوں کی طرف بہ جاتا ہی اور (وضو سے فارغ ہوکر) کھڑا ہوتا ہی اور نماز پڑھتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ کو معاف فرما دیتا ہی۔ انکا تذکرہ ابومنذر نے لکھا ہی مگر ابوعمر نے (فقط) کسرہ عین کے ساتھ بیان کیا ہی۔ امیر ابونصر نے انھیں کی موافقت کی ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو عَبّاد بفتح العین و مشدد والبا کے باب میں ذکر کیا ہی اور دونوں نے کسرہ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ صحیح کسرہ عین ہی۔ ابن یونس نے بھی اسکو ایسا ہی بیان کیا ہی اور بعینہ انکا ذکر عباد بالفتح کے تذکرہ میں لکھا ہی۔

(سیدنا) عِبَاد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد غفاری۔ یہ بھی کسرہ عین کے ساتھ۔ صحابی ہیں (آنحضرت سے) روایت کرتے ہیں انکی حدیثیں عطار بن سائب سے مروی ہیں۔ عطار نے اپنے والد سے انھوں نے خالد بن عباد سے انھوں نے اپنے والد عباد بن خالد سے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) عُبَادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیب۔ عنزی۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہی۔ انسے روایت ہی کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اسلام قبول کیا اور آپنے مجھکو ایک تحریر لکھدی (وہ تحریر یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم

من نبی اللہ لعباد ہ بن الاشیب العنزی انی امرتک علی قومک ممن جری علیہ عمالی وحل نبی ابیک فمن قری علیہ کتابی ہذا فلم یطع فلیس لہ من اللہ معون۔ چنانچہ یہ اس تحریر کو لیکر اپنی قوم میں آیا پس سب کے سب اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابن شاہین اور ابونعیم نے لکھا ہی۔ عنزی اس لیے کہلاتے ہیں کہ عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی کی طرف منسوب ہیں اور بشر بن وائل کی کنیت ابوبکر ہی۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوفی بن حنظلہ بن عمرو بن رباح بن جعونۃ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ۔ بعض نے بیان کیا ہی کہ یہ ابو وافی کے بیٹے ہیں انکی کنیت ابو ولید ہی۔ نمیری ہیں۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہی۔ ابونعیم کا قول ہی کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہی مگر انکے علاوہ اور کسی نے انکو صحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ یہ شامی ہیں فلسطین میں رہتے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دمشق میں رہتے تھے غزوۂ صفین میں حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے عمرو بن عنبسہ سے روایت کرتے ہیں اور انسے ابو سلام یعنی اسود نے اور ابو مریم اور مکحول نے روایت کی ہی اور یزید بن ابی مریم نے عمرو بن عنبسہ سے اس شخص کے متعلق حدیث روایت کی ہی جس نے ایک شخص مسلمان کو آزاد کیا تھا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ بعض لوگون کا یہ قول ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی۔ اس لیے کہ یہ عمرو بن عنبسہ سے روایت کرتے ہیں (نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) مگر ابونعیم کا یہ قول کہ انکو کسی نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا اس سے رد ہوا جاتا ہی کہ ابو عمر نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہی۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خشخاش عنبری۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی اور کسی دوسرے نے انکو عنبری بیان نہیں کیا یہ بیٹے ہیں خشخاش بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارۃ بن مالک بن عمرو بن شہیرہ بن مسلود بن النشر بن تیم بن عوذ بن مناۃ بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فراد بن بلی کے۔ بلوی ہیں۔ اسمین کسی نے اختلاف نہین کیا کہ یہ خاندان بلی سے ہیں سوا ابن مندہ کے کہ انھون نے انکو عنبری بیان کیا ہی یہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے ہیں اور اخیافی بھائی ہیں۔ یہ بنی سالم کے حلیف تھے جو خاندان بنی عوف انصاری سے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کی ہی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد کے دن مسلمانون میں قبیلۂ بنی عوف بن خزرج

سلہ (ترجمہ) یہ تحریر ہی نبی اللہ کی طرف سے عبادہ بن اشیب عنزی کے نام۔ میں نے تمھین تمھاری قوم پر حاکم بنادیا یعنی ان لوگون پر جو میرے عامل کے اور نیز تمھارے خاندان کے تحت حکومت تھے جس شخص کو میری یہ تحریر پڑھکر سنائی جائے اور وہ نہ مانے تو خدا کی طرف سے اسکی بالکل مدد نہو گی ۱۲

قوم بنی سالم سے عبادہ بن خشخاش شہید کیے گئے اور یہ اور نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ اسمین بعض کا قول ہی کہ انکا نام عُبَادہ ہو بفتح عین وبغیرہا۔ (لفظ) خشخاش مین بعض کا یہ قول ہی کہ دو خاے دو شین معجمہ کے ساتھ ہی اور بعض کا بیان ہی کہ دو حاے مہملہ اور دو شین مہملہ کے ساتھ ہی۔ اور ابن مندہ کا یہ قول کہ یہ عنبری ہین غلط ہی۔ میرے خیال کے مطابق اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ انھون نے یہ دیکھا ہوگا کہ خشخاش عنبری صحابی ہین پس گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عبادہ انہین خشخاش کے بیٹے ہین۔ دوسرے اس لیے کہ خود انکے قول مین تناقض ہو رہا ہی۔ اسواسطے کہ انھون نے بیان کیا ہی کہ غزوۂ احد مین انصار کے قبیلۂ بنی سالم سے عبادہ شہید ہوے ونیز انکا نسب بنی سالم اور خزرج تک بیان کر دیا اور اسکو بھی دیکھ لیا کہ انکے نسب مین کوئی عنبر نہین پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہی کہ یہ عنبری ہین (پس لامحالہ ماننا ہوگا کہ انکو اشتباہ ہو گیا) انکا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہی اور کہا ہی کہ عبادہ بن الخشخاش بن عمرو بن زمزمہ صحابی ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد کے دن شہید ہوے۔ ابن اسحاق اور ابو معشر کا یہ قول کہ خشخاش مین دو حاے معجمہ اور دو شین معجمہ ہین اور واقدی کا یہ بیان ہی کہ انکا نام عبدہ ہی اور انکے والد کا نام حسحاس ہی دو حاے مہملہ اور دو سین مہملہ کے ساتھ (اور یہ) کہ عبادہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے اور انکے اخیافی بھائی ہین یہ کل بیانات ابن مندہ کے قول کی تردید کر رہے ہین اور سیاق نسب جو اول ترجمہ مین ابن کلبی سے منقول ہی وہ بھی اسکی تائید کر رہا ہی جسکو ہمنے بیان کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ انکا ذکر یحییٰ بن یونس نے کیا ہی ابن شبیب سے انھون نے ابو فہیرہ سے انھون نے ثابت بن سعید سے انھون نے اپنے چچا خالد بن ثابت سے انھون نے عبادہ بن رافع سے روایت کی ہی کہ انھون نے بیان کیا تھا کہ جسوقت دو مسلمان ملتے ہین تو ستر نیکیان اُن دونون کے پاس حاضر ہوتی ہین پس جو شخص زیادہ بشاشت کے ساتھ اپنے ساتھی سے ملتا ہی تو اُسکے نامۂ اعمال مین انہتر نیکیان لکھی جاتی ہین اور دوسرے کے لیے ایک نیکی اور ثابت نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ یہ عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ)

زرقی۔ بعض نے کہا ہی کہ انکا نام عبادہ ہی۔ اور بعض کا بیان ہی کہ ابو عبادہ پس جسوقت مین انکی کنیت ابو عبادہ ہوگی تو اسوقت انکا نام یہ ہوگا سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری۔ یہ اہل حجاز مین شمار کیے جاتے ہین اصحاب بدر سے ہین انسے انکے دونون فرزندان عبداللہ اور سعد نے

بھی حدیث روایت کی ہو یعلی بن عبد الرحمن بن ہرمز نے عبد اللہ بن عبادہ سے روایت کی ہو کہ یہ (ایک مرتبہ) چڑیوں کا شکار ابواہاب کے کنوین مین کھیل رہے تھے کہ انکو انکے والد عبادہ نے دیکھ لیا (اُسوقت تک) صرف ایک چڑیا ملی تھی اُسکو بھی انکے والد نے اُنسے چھین کر چھوڑ دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اطراف وجوانب کو ویسی حرم بنا دیا ہی جیسا کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنادیا تھا - اور موسی بن ہارون نے بیان کیا ہو کہ جس شخص نے یہ کہا ہو کہ یہ عبادہ صامت کے بیٹے ہین یہ اُسکا وہم ہو اس لیے کہ یہ عبادہ (فی الواقع) زرقی کے بیٹے ہین اور صحابی ہین انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین -

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الصامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن قوقل اور قوقل کا دوسرا نام غنم ہو - وہ بیٹے ہین عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کے انصاری ہین خزرجی ہین - انکی کنیت ابو ولید ہو - انکی والدہ قرۃ العین عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان کی صاحبزادی ہین یہ بیعت عقبہ اولی وثانی ہین شریک تھے اور بنی عوف بن خزرج کے قافلون کے سردار تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو مرثد غنوی کے درمیان مواخات کرادی تھی - غزوۂ بدر اور اُحد اور خندق اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ کے صدقہ کا عامل بنایا اور یہ نصیحت کی کہ اللہ تعالی سے ڈرتے رہنا ایسا نہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوے اور وہ چیختا ہو اور نہ گاے کو لادے ہوے اور وہ چیخ رہی ہو اور نہ بکری کو لادے ہوے اور وہ چلاتی ہو (اسکو سنکر ہیبت مین آگئے اور) آنحضرت سے عرض کیا کہ (مجھکو) قسم ہو اُس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہو مین دو شخص پر بھی عامل نہونگا - محمد بن کعب قرظی نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین خاندان انصار سے پانچ آدمیون نے قرآن حفظ کیا تھا اُن پانچون کے نام یہ ہین معاذ بن جبل - عبادہ بن صامت - ابی ابن کعب - ابو ایوب - ابو درداء - عبادہ اہل صفہ کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور جب مسلمانون نے (ملک) شام کو فتح کر لیا تو عمر بن خطاب نے عبادہ کو شام مین بھیجدیا اور اُنکے ہمراہ معاذ بن جبل اور ابو درداء کو بھی بھیجدیا تاکہ یہ سب اُن لوگون کو قرآن کی تعلیم دین اور اُن لوگون کو مسائل دینیہ سکھائین عبادہ نے حمص مین قیام اختیار کیا اور ابو درداء نے دمشق مین قیام کیا اور معاذ فلسطین مین چلے گئے (وہان) حضرت معاویہ نے ایک امر مین جسکو عبادہ ناپسند کرتے تھے مخالفت کی اور حضرت معاویہ نے انسے سخت کلامی کی تو عبادہ نے کہا کہ مین تمھارے ساتھ ایک جگہ ہرگز نہ ہونگا (یہ کہکر) مدینہ کی طرف چلے گئے (جب وہان پہونچ گئے) تو حضرت عمر نے اُن واقعات کی خبر دی تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر چلے جاؤ اللہ تعالی اُس زمین کو خراب کر دیگا جسمین نہ تم ہو اور نہ تمھارے مثل کوئی اور ہو اور ایک فرمان معاویہ کو لکھ بھیجا کہ تمکو عبادہ پر کچھ اختیار نہین ہو - انسے انس بن مالک اور جابر بن عبد اللہ

اور فضالہ بن عبید اور مقدام بن معدی کرب اور ابوامامہ باہلی اور رفاعہ بن رافع اور اوس بن عبداللہ ثقفی اور شرحبیل بن
حسنہ نے روایت کی ہو اور یہ کل کے کل صحابی ہیں اور تابعین کی بھی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہو۔ اور (امام) اوزاعی
نے بیان کیا ہو کہ جو سب سے پہلے فلسطین کا قاضی ہوا وہ عبادہ بن صامت ہیں۔ ہمیں ابوبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی
نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعبدالرحمن یعنی محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر خطیب کشمیہنی نے اور انکے لڑکے ابوبدیع یعنی
محمود نے اور قاضی ابوسلیمان بن داؤد بن محمد بن حسن بن خالد موصلی نے خبر دی یہ سب کہتے تھے کہ ہمیں ابومنصور یعنی محمد
ابن علی بن محمود مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا ابوغانم یعنی احمد بن علی بن حسین کراعی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمیں ابوعباس یعنی عبداللہ بن حسین بن حسن بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حارث بن ابی اسامہ پر پڑھا گیا کہ
ہمسے عبدالوہاب بن عطا نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں سعید نے قتادہ سے انھون نے مسلم بن یسار سے انھون نے
ابواشعث صنعانی سے انھون نے عبادہ بن صامت سے نقل کرکے خبر دی جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اہل بدر میں سے تھے
اور انصار کے سردارون میں سے تھے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالی کی
راہ میں ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نڈر رہینگے چنانچہ (امر حق کے) اظہار میں انھون نے کبھی کسی کا خوف نہیں کیا ایک مرتبہ
ملک شام میں کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور بیان کیا کہ اے لوگو تم نے بیع کی نئی نئی صورتیں ایجاد کر لی ہیں جنکو میں نہیں جانتا
آگاہ رہو کہ چاندی کی بیع بعوض چاندی کے یون ہو کہ دونون وزن میں مساوی ہون چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اور (اسیطرح)
سونیکی بیع بعوض سونیکے یون ہو کہ دونون وزن میں مساوی ہون چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اگر سونے کی بیع بعوض
چاندی کے دست بدست ہو اور (وزن میں) زائد تو کوئی حرج نہیں اور چاندی کے بیع میں ادھار ہی جائز نہیں
اور گیہون کی بیع بعوض گیہون کے یون ہو کہ دونون ہم وزن ہون اور (علی ہذا القیاس) جو کی بیع بعوض جو اسی طرح
ہو کہ دونون برابر ہون اور اگر گیہون کی بیع بعوض جو کے نقداً ہو اور جو وزن میں زائد ہون تو کوئی حرج نہیں (ہان اگر)
یہی صورت ادھار ہو تو جائز نہیں (نیز چھوہارے کی بیع بعوض چھوہارے کے یون ہی ہونی چاہیے کہ دونون
ہم وزن ہون اور نمک کی بھی بیع بعوض نمک کے اسی عنوان سے ہو کہ دونون مساوی ہون جس شخص نے زیادہ دیا یا
زیادہ لیا تو وہ سود ہو گیا۔ عبادہ کی وفات ۳۴ھ ہجری میں بمقام رملہ ہوئی اور بعض کا قول ہو کہ بیت المقدس میں
ہوئی (جسوقت انکا انتقال ہوا) اسوقت انکی عمر بہتر سال کی تھی۔ قد لانبا تھا جسم فربہ تھا بہت خوبصورت تھے بعض نے
بیان کیا ہو کہ انکی وفات ۴۵ھ ہجری میں (حضرت) معاویہ کے زمانہ میں ہوئی مگر پہلا ہی قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ
تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محصن بن عمرو بن مبذول۔ انصاری ثم بخاری۔ واقعہ بیر معونہ مین شہید ہوے۔ انکا نسب ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہو مگر (اسمین) کوئی شک نہین کہ انھون نے انکے سلسلہ نسب سے کسی کو چھوڑ دیا ہو اس لیے کہ خاندان مالک بن نجار سے جو انکے معاصر ہین اُن لوگون کے سلسلہ مین انکے سلسلہ سے زیادہ شمار کیے جاتے ہین اُن لوگون مین ایک ثعلبہ ہین وہ بیٹے ہین عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن النجار کے پس انھون نے عتیک اور عمرو کو (درمیان مین سے) چھوڑ دیا اور میرا گمان ہو کہ یہ ثعلبہ عبادہ کے بھائی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عوانہ ہو شماخ کے بیٹے ہین یہ اُن لوگون مین ہین جو علاء بن حضرمی کے خط کے ساتھ ہو انکا ذکر ہمنے پہلے کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ایسا ہی مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

بیٹے ہین قرط کے لیثی ہین۔ اور بعض نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام قرص ہو یہی صحیح ہو پس انکا نسب یہ ہوگا عبادہ بن قرص ابن عروہ بن بجیر بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانہ لیثی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہو انکو خوارج نے رہوار مین قتل کر دیا تھا (انکے مقتول ہونیکی صورت یہ ہوئی تھی کہ) انکے پاس سہم بن غالب تجیمی اور خطیم باہلی بطور ملاقات کے گئے پس دونون نے ملکر قتل کر دیا اُسکے بعد (حضرت) معاویہ نے عبد اللہ بن عامر کو (حاکم بناکر) بصرہ مین بھیجا پس جب وہان پہونچ گئے تو سہم اور خطیم نے انسے امن طلب کیا تو انھون نے دونون کو امن دیدیا اور ان دونون کے چند ساتھیون کو قتل کرا دیا پس (حضرت) معاویہ نے عبد اللہ بن عامر کو معزول کر دیا اور زیاد کو ۴۵ھ ہجری مین مقرر کیا تو وہ بصرہ مین گئے اور سہم بن غالب اور خطیم باہلی (کے قتل کا حکم دیدیا تو) دونون کو بنی وائل کے کسی شخص نے قتل کر دیا۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ایوب نے حمید بن ہلال سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) عبادہ بن قرط نے نصیحت کی تھی کہ تم لوگ چند کام ایسے کرتے ہو جو تمھاری نظرون مین بال سے بھی خفیف معلوم ہوتے ہین اور ہم لوگ اُن کامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مہلکات سے شمار کرتے تھے۔ حمید بن ہلال نے بیان کیا ہو کہ یہ حدیث محمد بن سیرین سے بیان کی گئی تو انھون نے کہا کہ عبادہ نے سچ بیان کیا مین تہمد سے نیچا ازار پہننے کو انھین مہلکات سے شمار کرتا ہون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زید بن امیۃ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن الحارث انصاری خزرجی ثم من بنی الحارث بن الخزرج۔ بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انکے دادا عتبہ بن امیہ ہیں یہ غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوے۔ بعض لوگوں نے انکا نام عبادہ بن قیس بیان کیا ہو انکا تذکرہ ہم بیان کر چکے ہیں انکے نسب میں اختلاف ہو یہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انصاری۔ یہ غزوۂ موتہ میں فوجوں کے بائیں حصہ میں تھے اور داہنی جانب قطبہ بن قتادہ تھے۔ انکا تذکرہ مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہو۔ بعض لوگوں نے انکا نام عبایہ بیان کیا ہو انشاء اللہ تعالے وہ بھی بیان کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سلمی۔ سعید بن علاد قریشی نے عبد الملک بن فہری سے انھوں نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ عباس عبد اللہ بن عبد المطلب یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (ماجد) شریک تھے اور عبد اللہ بن ابی جہم نے بیان کیا ہو کہ یہ غزوۂ خندق میں اپنی قوم کے ساتھ آئے تھے۔ پس جب اللہ تعالی نے گروہ کفار کو شکست دی تو (قبیلہ) بنی سلیم کے لوگ اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے۔ اسکے بعد راوی نے عباس و (نیز) قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کا اسلام لانا طول کے ساتھ بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادۃ بن نضلۃ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج بن ثعلبہ۔ انصاری خزرجی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بعض کا قول ہو کہ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ انصار کے ان چھہ شخصوں میں ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور تمام انصار سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے بیعت عقبہ ثانیہ کے حال میں روایت کرتے تھے کہ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ مجھسے عاصم بن عمرو بن قتادہ اور عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ عباس ابن عبادہ بن نضلہ یعنی بنی سالم کے بھائی نے (بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت لوگوں سے) پوچھا کہ اے گروہ خزرج تم لوگ جانتے ہو کہ کس چیز پر تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر رہے ہو (سنو) تم لوگ آنحضرت سے تمام کافروں کے ہاد پر

بیعت کر رہے ہو - اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جسوقت تمھارا مال و اسباب مصیبت میں آکر ہلاک ہو جاوے اور تمھارے شرفا مقتول ہو جائیں تو اُسوقت حضرت کو کافرون کے ہاتھ میں چھوڑ دو گے تو (بہتر یہی) ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ - مگر قسم خدا کی اگر تم لوگون نے اسکو اختیار کیا تو یہ (تم لوگون کے لیے) دین دنیا کی رسوائی ہوگی اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان سب مصائب کو برداشت کر جاؤ گے اور مال و جان کی مصیبت کے وقت اُس عہد کو پورا کرو گے جو آنحضرت سے کر رہے ہو تو قسم خدا کی یہ (تم لوگون کے لیے) دنیا و آخرت دونون میں مفید ہوگا (راوی حدیث) کہتے تھے کہ واللہ (میرا قیاس یہ ہے کہ) عباس کی یہ گفتگو اسی لیے تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن لوگون کی بیعت مستحکم ہو جائے اور عبد اللہ بن ابی بکر نے (جو دوسرے راوی حدیث کے ہین) بیان کیا ہے کہ (میرا قیاس یہ ہے کہ) اُنکی گفتگو کا منشا یہ تھا کہ وہ لوگ آج کی شب بیعت کو اور ملتوی رکھین تاکہ عبد اللہ بن ابی بھی اسمین شریک ہو جائین اور انکی وجہ سے ان سب لوگون کو زیادہ تقویت ہو جائے (عباس کی گفتگو کے بعد) اُن سبھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم سب اپنے عہد کو پورا کرین تو اُسکے عوض مین کیا ملیگا - تو آپنے فرمایا کہ جنت ملیگی (اُسکے بعد) سب نے درخواست کی کہ (آپ) ہاتھ بڑھائین پس آپنے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو سبھون نے آپ سے بیعت کر لی (جب بیعت ہو چکی) تو عباس بن عبادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہین تو ہم لوگ کل ہی کافرون پر تلوار لیکر جھک پڑین - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ (ابھی) ہمین اسکا حکم نہین ہوا اُسکے بعد عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ مین چلے گئے اور (وہان) آپکے پاس رہے اور (بعد آپکی ہجرت کے یہ بھی) ہجرت کرکے مدینہ مین چلے گئے - پس یہ انصار بھی ہین مہاجر بھی ہین غزوہ بدر مین شریک نہ تھے - غزوہ احد مین شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور آپکے والد (ماجد) کے بھائی تھے انکی کنیت انکے لڑکے فضل کی وجہ سے ابو فضل ہے اور انکی والدہ نتیلہ خباب کی صاحبزادی ہین - خباب بیٹے ہین کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن عامر کے اور عامر کا دوسرا نام ضحیان ہے وہ بیٹے ہین سعد بن خزرج بن تیم اللہ بن النمر بن قاسط کے یہ نتیلہ عرب کی پہلی عورت ہین کہ جنھون نے خانہ کعبہ کے لیے ریشمی اور منقش و نیز اقسام اقسام کے غلاف بنائے ہین اسکا سبب یہ ہوا تھا کہ (ایک مرتبہ) حضرت عباس اپنی صغیر سنی مین گم ہو گئے تھے تو انکی والدہ صاحبہ نے نذر مانی کہ اگر ملجائینگے تو مین خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ ملگئے تو انھون نے اپنی نذر کو پورا کیا (حضرت) عباس عمر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور

بعض لوگون نے کہا ہو کہ تین برس عباس رض زمانۂ جاہلیت مین قریش کے سردار تھے اور اس زمانہ مین (بھی) مسجد حرام کی خدمت اور (حاجیون کو) پانی پلانا انھین کے متعلق تھا مسجد حرام کی خدمت یہ تھی کہ مسجد حرام مین نہ کسی کو گالیان بکنے دیتے تھے اور نہ کسی کو برے الفاظ کہنے دیتے تھے اور وہ لوگ انکے خلاف مرضی بھی نہین کرسکتے تھے اس لیے کہ تمام قریش نے تکریم خدمت انکے متعلق کی تھی اور انکے مددگار رہتے تھے ۔ جسوقت انصار نے آنحضرت علیہ السلام سے بیعت کی تھی تو اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حضرت) عباس بھی بیعت عقبہ مین آئے تھے تاکہ بیعت خوب مستحکم ہوا اور خود اسوقت مشرک تھے یہ ان لوگون مین ہین جو لوگ غزوۂ بدر مین مشرکین کے ساتھ جبراً آئے تھے اور جو لوگ غزوۂ بدر مین قید ہوے تھے ان قیدیون مین یہ بھی تھے انکی بندش (بہ نسبت اور قیدیون کے زیادہ) سخت کی گئی تھی (جسکی تکلیف سے یہ کراہ رہے تھے) اس رات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہین آئی تو کسی صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہ آپکو نیند کیون نہین آتی آپنے فرمایا عباس کے کراہنے کے سبب سے ۔ پس ایک شخص اسی جماعت کا گیا اور انکی بندش ڈھیلی کردی جسکی وجہ سے انکا کراہنا موقوف ہوگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مین عباس کے کراہنے کی آواز نہین سنتا تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول مینے (جاکر) انکی بندش ڈھیلی کردی ہو ۔ جسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاؤ) سب قیدیون کے ساتھ یہی سلوک کرو عباس رض نے یوم بدر مین اپنا اور (اپنے) دونون بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ دیا تھا ۔

اسکے بعد اسلام لے آئے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ قبل ہجرت کے اسلام لاچکے تھے مگر اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مکہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکون کی خبر لکھ لکھ کے بھیجا کرتے تھے اور جو لوگ مسلمان مکہ مین تھے ان لوگون کو انکی وجہ سے (بہت) تقویت تھی اسلام پر قایم رہنے مین یہ انکے معین و مددگار تھے جب انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو آپنے اِنسے فرمایا کہ تمھارا مکہ ہی مین رہنا مناسب ہو اسی وجہ سے آنحضرت علیہ السلام نے غزوۂ بدر مین فرمایا تھا کہ اگر کوئی عباس کو پائے تو انھین قتل نکرے کیونکہ وہ جبراً لائے گئے ہین اور حجاج بن علاط کا بھی قصہ اسی پر شاہد ہو کہ یہ پہلے ہی سے مسلمان تھے انسے (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم آخر المہاجرین ہو جس طرح مین آخر الانبیاء ہون ہمین ابوفضل طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شبیب بن سلمہ بن قاسم انصاری نے رفاعہ ابن رافع بن خدیج کے بیٹے سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابومصعب یعنے اسمٰعیل بن قیس بن زید بن ثابت نے بیان کیا .... وہ کہتے تھے ہمسے ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (حضرت) عباس بن عبدالمطلب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے لیے اجازت چاہی تو آپنے اِنسے فرمایا کہ اے میرے چچا آپ وہین رہین جہان ہین (اسی مین مصلحت ہو) اس لیے کہ اللہ

آپ ہجرت ختم کردیا کہ جیسا اللہ تعالی نے مجھپر نبوت ختم کردی ہے (پس انھون نے آپکے ارشاد پر اپنے ارادہ کو ملتوی کرلیا جب
وقت آیا) تو ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور آپکے ساتھ فتح مکہ مین شریک ہوے پھر (اُس روز سے) ہجرت
منقطع ہوگئی - یہ غزوۂ حنین مین بھی شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے جسوقت کہ اور لوگ
حنین سے شکست کھاکر بھاگ گئے آنکے اسلام لانے کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی بہت تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے (حضرت)
عباس قریشی عزیزون کے ساتھ بہت صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور اُنپر احسان کیا کرتے تھے یہ بہت ہی صائب الرائے تھے اور
بہت ہی عقلمند تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عباس بن عبد المطلب تمام قریش مین سب سے زیادہ سخی ہین اور اہل
قریش کے ساتھ بہت ہی صلہ رحمی کرتے ہین - اور آنحضرت علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بزرگون مین اب یہی باقی
رہ گئے ہین - ہمین ابراہیم بن محمد اور اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ (حضرت) عباس (ایک مرتبہ)
غصہ مین بھرے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے [اور مین وہین تھا] تو آپنے اُنسے فرمایا کہ کس وجہ سے آپکو غصہ آیا
انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمسے قریش کو کس بناپر اسقدر تنفر ہے کہ جب وہ لوگ آپسمین ملتے ہین تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے
ملتے ہین اور جب ہمسے ملتے ہین تو اُن لوگون کی یہ حالت نہین رہتی (اسکو سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی غصہ مین آگئے
یہانتک کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور اُنسے فرمایا کہ مجھکو قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ہرگز کسی شخص کے قلب مین
ایمان نہ داخل ہوگا تاوقتیکہ تم لوگون سے اللہ اور رسول کے لیے محبت نکرین اور اُسکے بعد فرمایا کہ سب لوگ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کسی نے
میرے چچا کو اذیت پہونچائی اُس نے گویا مجھکو اذیت پہونچائی اس لیے کہ آدمی کا چچا مثل اُسکے باپ کے ہوتا ہے اور ہمین ابو قاسم یعنی
یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد یعنی یحیی بن علی طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن
مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان باغندی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے عبد الوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انھون نے عبد الرحمن
ابن جبیر بن نضیر سے انھون نے کثیر بن مرہ سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا تھا کہ اللہ تعالی نے مجھے بھی خلیل بنالیا ہے جیسا کہ اُسنے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنالیا
تھا اور میرا مقام اور ابراہیم (علیہ السلام) کا مقام جنت مین آمنے سامنے ہوگا اور عباس بن عبد المطلب کا مقام ہم دونون کے درمیان
مین ہوگا پس (کیا کرامت کی بات ہے کہ) ایک مومن دو خلیلون کے درمیان مین ہوگا - حضرت عباس سے عبد اللہ بن حارث اور عامر
بن سعد اور احنف بن قیس وغیرہ نے احادیث روایت کی ہین اور اُنسے بہت سی حدیثین مروی ہین اُنہین سے ایک وہ ہے جسکو

ہمسے عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن علی نے زائدہ سے انھون نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبد اللہ بن حارث سے انھون نے
عباسؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ مین (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی دعا بتا دیجیے کہ جسکو مین پڑھا کرون تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی سے عافیت کی دعا مانگا کرین۔ پھر مین دوسری
بار آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو کوئی دعا بتلا دیجیے جسکو مین پڑھا کرون تو آپنے (یون) ارشاد
فرمایا کہ اے عباس اے رسول خدا کے چچا آپ اللہ تعالی سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کرین۔ ہمین ابو نصر یعنی عبد الرحیم
ابن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ اور ابو اسحاق یعنے ابراہیم بن ابی طاہر برکات بن خشوعی وغیرہ نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین
حافظ ابو قاسم یعنے علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ یعنے حسین بن محمد بن فرحان ہمدانی
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین استاد ابو قاسم قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین یعنے احمد بن محمد بن خفاف نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معمر یعنی اسمعیل بن ابراہیم بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین دراوردی نے یزید بن ہادی سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عامر بن سعد سے انھون نے عباس بن
عبد المطلب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اسی شخص کو ملیگا
جو اللہ تعالی کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہو۔ ہمین ابو فضل مخزومی
فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عباد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن طلحہ
نے ابو سہیل بن مالک سے انھون نے ابن مسیب سے انھون نے سعد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم
(ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع الخیل مین تھے کہ (حضرت) عباسؓ آپکے سامنے آئے تو آپنے (ہم لوگونکی
طرف مخاطب ہوکر) فرمایا کہ یہ عباس تم لوگون کے نبی کے چچا ہین قریش مین سب سے زیادہ سخی ہین اور سب سے زیادہ
صلہ رحم کرنیوالے ہین۔ خشک سالی کے زمانہ مین جبکہ بہت بڑا قحط پڑا تھا تو (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
اسوقت حضرت عباس کا واسطہ دلاکر پانی برسنے کی دعا مانگی چنانچہ اللہ تعالی نے خوب پانی برسایا زمین سرسبز ہو گئی
(اسوقت) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ واللہ یہ خدا کی طرف پہونچانے کے لیے اور اس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ
ہین اور حسان بن ثابت نے (اسی واقعے کے متعلق) یہ اشعار کہے ہین اشعار

سأل الامام وقد تتابع جدبنا ۔ فسقی الغمام بغرۃ العباس
عم النبی وصنو والدہ الذی ۔ ورث النبی بذاک دون الناس

سئل امام (یعنی حضرت عمر) نے (خدا سے) دعا مانگی جبکہ پے در پے قحط پڑے تو پھر حضرت عباس کے روے (اقدس) کے طفیل مین پانی برسا وہ عباس جو نبی کے چچا
اور انکے والد کے بھائی تھے وہ وہ عباس جنھون نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ نبی سے میراث مین پایا تھا ۱۲

سقی الالہ البلاد واصبحت محضرۃ الاجناب بعد الیباس

جب پانی برسنے لگا تو لوگ حضرت عباس کے جسم کو مسح کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مبارک ہو آپ کو اے ساقی حرمین صحابہ حضرت عباس کی بزرگی کی قدر کرتے تھے اور انکو (ہر کام میں) مقدم سمجھتے تھے اور ان سے مشورہ لیتے تھے اور انکی رائے پر عمل کرتے تھے انکی بزرگی اور شرف کے لیے یہی بات کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت انھیں سے کیجاتی تھی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصبات میں انسے زیادہ قریب کسیکو نہیں چھوڑا ان کے دس بیٹے تھے علاوہ بیٹیوں کے۔

بیٹوں کے نام یہ ہیں فضل، عبداللہ، قثم، عبیداللہ، عبدالرحمن، معبد، حارث، کثیر، عون، تمام، تمام اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے حضرت عباس اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے انکی وفات مدینہ منورہ میں رجب کی بارھویں تاریخ کو جمعہ کے دن ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات ۳۲ھ ہجری میں ماہ رمضان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے دو برس پہلے ہوئی اور ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمانؓ نے پڑھائی اور بقیع میں دفن کیے گئے (اسوقت) انکی عمر اٹھاسی سال کی تھی قد لانبا خوبصورت تھے بدن گٹھا ہوا تھا و نو نہ طرف گیسو تھے جب بدر کے دن قید ہو کر آئے تو بوجہ طول قامت کے سوا عبداللہ بن ابی سلول کے اور کسی کا کرتہ ان کے بدن پر درست نہوا لہٰذا لوگوں نے اُسکا کرتہ لیکر انکو پہنا دیا اسلیے جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو آنحضرت نے اُس کے کفن کے لیے اپنا کرتہ دیدیا حضرت عباس نے ستر غلام آزاد کئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عباس (رضی اللہ عنہ))

ابن قیس حجری۔ انکے تذکرہ میں یحییٰ بن یونس نے لکھا ہے کہ ان کا ذکر مستغفری نے ایسا ہی کیا ہے اور ان کے متعلق (آنحضرت سے) کوئی روایت بیان نہیں ہے اور انکا ذکر ابو اسماعیل نے (بھی) کیا ہے اور اپنے سند کے ساتھ قیس بن بدر حجری سے روایت کی ہے انہوں نے عباس بن قیس حجری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان روایات میں روایت کی ہے (جسکو آنحضرت علیہ السلام اپنے پروردگار تبارک و تعالیٰ کیجانب سے بیان فرماتے تھے) کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے بیان فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میں نے تم لوگوں کو تین چیزیں ایسی دی ہیں جس کے تم مستحق نہ تھے (اول تو) یہ کہ جب تمہاری روح نکلنے لگتی ہے تو تمکو تمہارے ثلث مال میں اختیار دے دیا گیا ہے (جس کیلئے چاہو وصیت کرسکتے ہو) (دوسرے) یہ کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہارے حق میں اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول کر لیتا ہوں (سوم) یہ کہ میں تمہارے عیبوں کو تم لوگوں پر چھپا دیتا ہوں اگر میں ان عیبوں کو ظاہر کر دیتا تو لوگ تمکو (مرنے کے بعد ویسا ہی) ڈالدیتے دفن بھی نہ کرتے۔

(سیدنا عباس (رضی اللہ عنہ))

ابن مرداس بن ابی عامر بن حارثہ بن عبد بن عبس بن رفاعہ بن الحارث بن یحییٰ بن الحارث بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ ابو عمرو نے انکا نسب ذکر کیا ہے

سلہ ترجمہ اللہ نے اہل و عیال شہروں کو زندہ کر دیا پس غوطہ سبزہ سے ہو گیا ہے یہ بعد خشک ہونے کے ... جس کے باعث تمہارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

طرح بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابو الہیثم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو الفضل ہے۔ انھوں نے فتح مکہ کے کچھ دنوں پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ انکے والد مرداس حرب بن امیہ کی (تجارت میں شریک تھے یعنی حرب بن امیہ نے ان کی محنت کے عوض کوئی حصہ مقرر کرکے اپنا شریک بنا لیا تھا) انکو جن (قوم) جن نے قتل کر دیا تھا۔ دونوں کا قصہ مشہور ہے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ تین آدمی یعنی طالب بن ابی طالب اور سنان بن حارثہ مری اور مرداس (ایک مرتبہ) اپنے اپنے سمت سفر پر گئے اور تینوں راہ بھول گئے پھر نہ یہ خود ملے اور نہ انکا کچھ حال ہوا لوگوں نے یہ خیال کیا کہ انکو اقوام جن نے مار ڈالا۔ عباس ان مؤلفۃ القلوب میں سے تھے جنکا اسلام آخر میں نہایت عمدہ ہوگیا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے نو سو سواروں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے پس یہ سب اسلام لے آئے اور انکی (بقیہ) قوم بھی اسلام لے آئی جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو مؤلفۃ القلوب کے ساتھ حنین کے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا اس وقت مؤلفۃ القلوب کی گویا دو جماعتیں تھیں ایک تو مثل اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن وغیرہ کے کہ جنکو آنحضرت علیہ السلام نے سو سو اونٹ دئے تھے دوسری وہ جماعت جسکو سو سو اونٹ سے کچھ کم دئے تھے عباس بن مرداس اسی دوسری جماعت میں تھے تو انھوں نے اس وقت یہ اشعار کہے

أتجعل[1] نهبي ونهب العبيد ۔۔۔ بين عيينة والأقرع
فما كان حصن ولا حابس ۔۔۔ يفوقان مرداس في مجمع
وما كنت دون امرئ منهما ۔۔۔ ومن تضع اليوم لا يرفع
وقد كنت في القوم ذا تدرأ ۔۔۔ فلم أعط شيئا ولم أمنع
فصار إلا أفائل أعطيتها ۔۔۔ عديد قوائمه الأربع
وكانت نهابا تلافيتها ۔۔۔ بكري على المهر في الأجرع
وإيقاظي القوم أن يرقدوا ۔۔۔ إذا هجع القوم لم أهجع

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکے) اشعار کو سنکر صحابہ سے فرمایا کہ جاؤ اور انکو کچھ اور دیکر میری بدگوئی سے انکی زبان کو بند کرو چنانچہ انھوں نے انکو (اتنا) دیا کہ وہ راضی ہوگئے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سو اونٹ پورے کر دئے۔ عباس بہت اچھے شاعر تھے اور مشہور بہادر تھے چنانچہ عبد الملک بن مروان نے کہا ہے کہ شعرا میں سب سے زیادہ بہادر عباس بن مرداس ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں شعر

أتأمل[2] في الكتيبة لا أبالي ۔۔۔ أفيها كان حتفي أم سواها

---

[1] ترجمہ۔ کیا آپ (یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) میرا اور (میرے گھوڑے) عبید کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان تقسیم کئے دیتے ہیں حالانکہ نہ اقرع کے باپ حابس اور نہ عیینہ کے باپ حصن میرے والد مرداس سے کسی مجمع میں فوقیت لے گئے تھے۔ اور نہ میں خود ان دونوں سے کسی بات میں کم ہوں۔ پھر آج جسکو آپ پست کر دینگے وہ پھر تا قیامت عزت نہ پائیگا۔ اور بیشک میں (اپنی) قوم میں صاحب حکومت تھا۔ مگر میں نے کبھی کسی کو کوئی چیز بے استحقاق نہیں دی اور کسی کا حق (روکا) میں نے اپنی قوم کو اونٹ کے بچے اور انکی (چاروں) ٹانگیں دئے۔ جس طرح کہ (مال) لوٹ کا ریت میں بچایا حالانکہ وہ مجھے لوٹ میں ملے تھے کہ میں نے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ریگستان میں حملہ کیا تھا۔ اور میں قوم کو جگایا جب سب لوگ سو رہتے اگر چہ سوتا نہ تھا۔ [2] ترجمہ۔ میں دشمن کے لشکر میں گھس کر لڑتا تھا اور کچھ پروا نہیں کرتا تھا کہ میں آیا میں ہلاک ہو جاؤنگا۔ یا بچ جاؤنگا۔

عباس بن مرداس ان لوگوں میں تھے جنھوں نے زمانہ جاہلیت ہی سے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا چنانچہ ان سے کسی نے کہا کہ آپ شراب کیوں نہیں پیتے کیونکہ اس کے باعث آپ کی قوت و بہادری اور بڑھ جائے تو انھوں نے جواب دیا کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ صبح کو میرا شمار قوم کے سرداروں میں ہو اور شام کو میرا شمار قوم کے بیوقوفوں میں ہو نہیں خدا کی قسم میرے شکم میں کبھی کوئی ایسی چیز داخل نہ ہوگی جو میرے اور میری عقل کے درمیان حائل ہو جائے۔ اور ان لوگوں میں جنھوں نے زمانہ جاہلیت میں شراب کو حرام سمجھ لیا تھا (حضرت) ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور قیس بن عاصم تمیمی ہیں عبد الرحمن بن عوف میں بعض لوگوں کو کلام ہے (کہ یہ ان لوگوں میں نہیں ہیں) اور جنھوں نے زمانہ جاہلیت میں ان سے پہلے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا وہ عبد المطلب بن ہاشم اور عبد اللہ بن جدعان ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے شخص جنھوں نے اپنے اوپر زمانہ جاہلیت میں شراب کو حرام کر لیا تھا عامر بن ظرب عدوانی ہیں۔ اور بعض کا بیان ہے کہ یہ نہیں بلکہ وہ عفیف بن معدی کرب عبدی ہیں۔ عباس بن مرداس بصرہ کے اطراف و جوانب میں جا بجا رہتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ [illegible] میں چلے گئے تھے اور وہاں ایک مکان (بھی) بنا لیا تھا ہمیں منصور بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی سند ابو یعلی [illegible] تک [illegible] کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد القاہر بن سری سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کنانہ بن عباس بن مرداس نے اپنے والد عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب میں اپنی امت کیلئے مغفرت و رحمت کی دعا مانگی (اللہ تعالیٰ کی) جانب سے [illegible] آواز آئی کہ میں نے (تمہاری) وہ [illegible] کو منظور کیا اور تمہاری امت کے کل گناہ [illegible] معاف کر دیے مگر ظالم [illegible] ایک دوسرے پر ظلم [illegible] معاف نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے پھر دوبارہ دعا کرنا شروع کی کہ اے میرے پروردگار تو اس پر بھی قادر ہے کہ ظالم کو معاف کر دے اور مظلوم کو اس ظلم کے عوض میں [illegible] اچھی چیز دیدے مگر اس شب میں دعا نہیں [illegible] جب صبح ہوئی تو مزدلفہ کی صبح میں دعا [illegible] پھر [illegible] دعا کرنی شروع کی [illegible] آپ نے تبسم کیا تو آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں (آج) آپ نے ایسی حالت میں تبسم کیا کہ جس میں کبھی آپ تبسم نہ کرتے تھے کس وجہ سے آپ نے تبسم کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے (اس وقت) ابلیس عدو اللہ کی حالت کو دیکھ کر تبسم کیا جب اس کو اس کا علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو میری امت کے حق میں قبول کر لیا ہے اور میری امت کے ظالم کو (بھی) معاف کر دیا تو اس کی یہ حالت ہوئی کہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا اور کہنے لگا ہائے ہلاکت ہائے ہلاکت منصور بن ابی الحسن نے ایک دوسری سند سے یہ کہا کہ آنحضرت نے اپنے تبسم کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ ابلیس [illegible] پڑا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن معدیکرب زبیدی صحابی ہیں ان کو مستغفری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ان کا کچھ حال ہم نہیں بیان کیا ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا پورا نسب ان کے والد کے ذکر میں کیا جائیگا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

لہ چونکہ [illegible] شراب نوشی کا دستور تھا [illegible] اور شراب پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے [illegible] شخص [illegible] تھا وہ شراب پیکر شب کو بیوقوف ہو جاتا ہے ۱۲

یہ بنی ہاشم کے قدیم غلام تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے قیس بن ربیع نے عاصم بن سلیمان سے انھون نے عباس مولیٰ بنی ہاشم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد مین تشریف لاے تو مسجد مین قبلہ کی جانب بلغم پڑا ہوا دیکھا تو آپ نے اسکو صاف کرکے (اس جگہہ کو) زعفران سے لیپ دیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا عبایہ رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو قیس ہے۔ انکی حدیث روزے کے متعلق جسر بن قیس بن عبایہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے جسر ہی نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہے مگر یہ صحیح نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبایہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انصاری۔ (غزوہ) موتہ کے دن لشکر اسلام کے بائین صف مین تھے۔ ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (سیاق جنگ مین) لوگ آئے پس مسلمانون نے اپنی داہنی جانب ایک شخص کو (جو قبیلۂ عذرہ سے تھے) کھڑا کیا جنکو لوگ قطبہ بن قتادہ کہتے تھے اور ایک شخص کو قبیلۂ انصار سے اپنی بائین جانب کھڑا کیا انکو لوگ عبایہ بن مالک کہتے تھے پس اسکے بعد لوگون نے جنگ شروع کردی۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ بعض لوگون نے عبایہ کا نام عبادہ بتلایا ہے۔

(سیدنا) عبد الاعلی (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ بہرانی۔ عبد الرحمن بن عدی بہرانی نے اپنے بھائی عبد الاعلی بن عدی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر کے دن (حضرت) علی بن ابی طالب کو (اپنے پاس) بلایا اور (اپنے دست مبارک سے) انکے سر پر عمامہ باندھا اور عمامہ کے شملہ کو کچھ پشت کی جانب لٹکا دیا۔ اسکے بعد (لوگون سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرو اس لیے کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور مسلمانون اور مشرکون کے درمیان مین امتیاز دینے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن خلف۔ قریشی جمحی۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور (واقعہ) جمل کے روز شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے:

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی احمد بن جحش۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہوے تو (انکو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے پس آپ نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا۔ یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ ہمین ابوالفرج بن محمود

سلہ یہ حدیث غریب ہے تاہم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ کا باندھنا محض (عادتاً) نہ تھا کہ لوگ عمامہ باندھتے تھے کا وہ شعار تھا جسکو آپ نے مسلمانون کا شعار قرار دیا تھا

ابن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحییٰ باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن عمران نے مجمع بن یعقوب سے انھوں نے حسین بن ابی لبابہ سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی احمد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (جب) عقبہ بن ابی معیط کی لڑکی یعنی ام کلثوم نے صلح (حدیبیہ) کے زمانہ میں ہجرت کی تو انکے دونوں بھائی عمارہ اور ولید (انکی تلاش میں) نکلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور دونوں نے آپ سے اپنی ہمشیر کے بارہ میں عرض کیا کہ آپ اسکو ہمیں واپس دیجیے پس (اسوقت تو حضرت نے بپاس عہد[1] ان عورتوں کو واپس دیدیا مگر آیندہ کے لیے) آپ نے خاصکر عورتوں کی بابت اس معاہدہ کو فسخ کر دیا اسی کے متعلق اللہ تعالی نے آیت امتحان[2] نازل فرمائی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاخرم۔ اخرم کا اصلی نام ربیعہ ہے وہ بیٹے ہیں سیدان بن فہم بن غیث بن کعب بن عامر بن الجہم کے۔ تمیمی ہیں جہمی ہیں۔ انسے انکے بھتیجے مغیرہ بن سعد بن الاخرم نے حدیث روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن داؤد نے اعمش سے انھوں نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے مغیرۃ بن سعد بن اخرم سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میرے چچا عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسوقت حاضر ہوے کہ آنحضرت عرفات میں تھے (پس) وہ کہتے تھے کہ (اژدحام کی وجہ سے) لوگ میرے اور آپکے درمیان میں حائل ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ انکو پکارو (معلوم) انکی کیا حاجت ہے (چنانچہ یہ حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی کام بتلا دیجیے جو مجھکو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے آپنے فرمایا کہ اگرچہ تمنے (بظاہر) سوال میں بہت اختصار کیا ہے مگر (فی الواقع) تمنے بہت ہی عریض و طویل سوال کیا ہے (اچھا سنو) اللہ تعالی کی عبادت کرو اسکی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور دوسروں کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جس برتاؤ کا اپنے ساتھ کیا جانا تمکو پسند ہو۔ اسکو ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ حدیث سعد بن اخرم کے تذکرہ میں گذر چکی ہے۔ اور اس حدیث کو عیسی بن یونس اور یحیی بن عیسی اور رہیا نے اعمش سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کیا ہے اور ابن نمیر نے بھی کہا ہے کہ اس حدیث میں اعمش نے شک کیا ہے کہ مغیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے یا اپنے چچا سے۔

---

[1] حدیبیہ میں مشرکوں سے یہ عہد ہوا تھا کہ اگر کوئی انکا آدمی حضرت کے پاس آجائے تو آپ واپس دیدیں اور جو کوئی مسلمان انکے پاس چلا جائے تو وہ واپس نہ دیں ۱۲ [2] اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کرکے آئیں تو انکو جانچ لو اگر وہ سچے دل سے اسلام لائی ہوں تو پھر انکو کافروں کی طرف واپس نکرو ۱۲

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الادرع بن زید بن العطاف بن ضبیعۃ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس - انصاری اوسی - بعض لوگوں نے انکے والد کا نام ازعر بیان کیا ہو یہ بیعت رضوان میں شریک تھے (اور انکے والد) ابو جبیرہ غزوۂ بدر اور نیز اور غزوات میں شریک تھے انکو ابن مندہ نے ابن ابی داؤد سے روایت کرکے بیان کیا ہو - اور ابن مندہ نے محمد بن اسمعیل بن مجمع انصاری کی روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کو دیکھا ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) ہم لوگ مسجد قبا میں (ایسے حال میں پہونچے (کہ آنحضرت وہاں رونق افروز تھے) پس میں آپکے پہلو میں بیٹھ گیا اور (بقیہ) لوگ (حلقہ باندھکر) آپکے چاروں طرف بیٹھ گئے - اسکے بعد میں نے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اٹھے اور جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ - قریشی زہری - حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے والد ارقم کی پھوپھی تھیں اور انکی والدہ امیمہ ہیں جو حرب بن ابی اہہۃ بن عبد العزی قہری کی لڑکی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انکی والدہ عمرہ ہیں جو اوقص بن ہاشم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں - انھوں نے فتح مکہ کے سال میں اسلام قبول کیا تھا - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و (نیز) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے میر منشی تھے - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق دیئے تھے اور حضرت عمر رضہ نے انکو بیت المال کا حاکم بنادیا تھا اور حضرت عمرہ کے بعد حضرت عثمان رضہ نے (بھی) انکو بیت المال کا حاکم بنایا مگر تھوڑے دنوں بعد انھوں نے حضرت عثمان کی خدمت میں اس عہدہ کا استعفا دیدیا تو انھوں نے انکے استعفا کو منظور کرلیا - جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کاتب بنایا تھا اسی وقت سے آپکو انکی امانت اور دیانت پر زیادہ وثوق تھا - چنانچہ انکی امانت ہی کی وجہ سے (آپکی یہ حالت ہوگئی کہ) جب کسی بادشاہ کے پاس کوئی خط لکھوا کر روانہ فرماتے تو انھیں سے فرمادیتے کہ مہر لگادو پھر کسی دوسرے سے اسکو نہ پڑھواتے تھے - (امام) مالک نے بیان کیا ہو کہ مجھکو خبر ملی ہو کہ ایک خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اسکا جواب لکھدیگا پس عبد اللہ بن ارقم نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں لکھدونگا - چنانچہ انھوں نے جواب لکھکر (فوراً) نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر کیا تو آپنے اسکو بہت ہی پسند فرمایا اور اسکو بھیجدیا اسوقت حضرت عمر رضہ وہیں موجود تھے انکو عبد اللہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود کو پورا ادا کردیا چنانچہ جب (حضرت) عمر رضہ خلیفہ ہوئے تو عبد اللہ کو

سلہ یعنی لکھنے پڑھنے کا کام آپکی طرف سے کرتے تھے یہ کام آپنے بکثرت دیگر بہت لوگوں سے لیا ہو ۱۲ -

بیت المال کا حاکم بنایا۔ اور امام مالک نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ مجھکو خبر ملی ہو کہ جب عبد اللہ بیت المال کے محاسب تھے تو حضرت عثمان رض نے تین ہزار درہم انکو بطور انعام کے دیے مگر انھوں نے انکار کر دیا اور نہ لیا۔ اور عمرو بن دینار کا (یہ) قول ہو کہ حضرت عثمان رض نے انکو تین لاکھ درہم دیے مگر انھوں نے قبول نکیا انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے اللہ کے لیے یہ کام کیا ہی میرا اجر اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ (حضرت) عمر رض نے ان سے (ایک دفعہ) فرمایا تھا کہ اگر تم میں بھی وہ سوابق[ف۱] ہوتے جو اوروں میں ہیں تو میں کسی کو تم پر مقدم نکرتا۔ اور (حضرت) عمر رض فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن ارقم سے زیادہ خدا کا خوف کرنیوالا کسی کو نہیں دیکھا۔ یہ عبد اللہ اپنی وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ نے ہشام سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ نماز قائم ہوئی تو انھوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا حالانکہ وہاں کے امام خود ہی تھے اور یہ کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہو کہ جب نماز قائم ہو جائے اور کسی کو پاخانہ جانیکی ضرورت ہو تو پہلے اُس سے فراغت حاصل کرلے۔ اسکو شعبہ اور ثوری اور دونوں حماد اور معمر اور ابن عیینہ اور محمد بن اسحاق وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہو۔ اور ایک روایت کے مطابق وہیب اور شعیب بن اسحاق اور ابن جریج نے اسکو ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ایک شخص سے انھوں نے عبد اللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا ہو اور انکو ابو معشر نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عائشہ رض سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق۔ انکا لقب اشجع تھا۔ حاجب بن ایان کے دادا تھے انکا ایک بیٹا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی غزوہ میں) زخمی ہو گیا (اتفاقاً اسکی وجہ سے ایک آنکھ جاتی رہی) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ہی اشجع رکھدیا۔ عبد الملک ابن ابراہیم نے حاجب بن عمر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام عبد اللہ بن اسحاق تھا اور انکا ایک بیٹا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی غزوہ میں) زخمی ہو گیا تھا تو آنحضرت علیہ السلام نے انکا نام ہی اشجع رکھدیا تھا انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اس حدیث کو ابن منده نے حاجب بن ایان کے تذکرہ میں لکھا ہی مگر [illegible]

ف۱ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت تھی [illegible] اسلامیہ کے [illegible] سوابق سے مراد تقدیم الاسلام [illegible] وغیرہ ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد بن زرارہ۔ انصاری۔ انکے والد کی کنیت ابو امامہ ہے۔ انکا پورا نسب انکے والد (ابو امامہ) کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ یہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں یحیی بن بکیر نے جعفر احمر سے انھوں نے ہلال صراف سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمسے ابو کثیر انصاری نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مجھکو (معراج میں) آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو میں ایک موتیوں کے محل تک پہونچایا گیا جسکا فرش سونے کا تھا چمک رہا تھا۔ وہاں اللہ تعالی نے مجھپر وحی نازل فرمائی یا (آپنے یہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے) مجھکو علی کے تین خصائل (حمیدہ) کی خبر دی (اول تو) یہ کہ علی مسلمانوں کے سردار ہیں (دوم) یہ کہ متقیوں کے امام ہیں (سوم) یہ کہ غرمحجلین[1] کے رہبر ہیں۔ اور انکو ابو غسان وغیرہ نے جعفر سے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابو غسان نے اسرائیل سے انھوں نے ہلال وزان سے انھوں نے انصار کے کسی شخص سے انھوں نے محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے۔ اور انکو عمران بن معین نے یحیی بن خلاد سے انھوں نے ہلال وزان سے انھوں نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے یہ کہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی امامہ وہ اسعد بن زرارہ ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد لیثی۔ انکی حدیث کو ابن شہاب نے عنبسہ بن زیاد سے انھوں نے طول سے مرسل کرکے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاسود بن شعبہ بن علقمہ بن شہاب بن عوف بن عمرو بن الحارث بن سدوس سدوسی۔ انکا نسب ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ یہ وفد بنکر (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے۔ محمد بن عمرو نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن اسود سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک قریہ سے (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں نکلے اور ہم لوگوں کے ساتھ تھوڑی کھجور کے باغوں کے ۔۔۔

[1] غالباً یہ اس موقع کی حدیث ہے جب کچھ لوگوں نے آپسے حضرت علی مرتضی کی شکایت کی تھی مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام ہونے سے یہ مراد ہے کہ اپنے وقت میں وہ ایسے ہونگے نہ یہ کہ ہر وقت وہ ایسے ہی تھے تاکہ شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی انکا افضل ہونا لازم آئے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کے زمانے میں یقیناً یہ صفت انمیں نہ تھی پس معلوم ہوا کہ ہر وقت مراد نہیں ہے[2] غرمحجلین ان لوگوں کو کہتے ہیں جنکے ہاتھ پیر اور منہ روشن ہوں یہ لقب خاص امت محمدیہ کا ہے کیونکہ انکے اعضاء وضو قیامت میں روشن ہونگے ۱۲۔

چھوہارے تھے یہانتک کہ ہم سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچے پس ہمنے وہ چھوہارے اس دسترخوان پر جو آپکے سامنے بچھا تھا رکھدیے آپنے دریافت فرمایا کہ یہ کس قسم کے چھوہارے ہین تو ہمنے عرض کیا جذامی (قسم کے ہین) تو آپنے دعا فرمائی کہ اے خدا جذامی مین برکت دے اور اس باغ مین برکت دے جس باغ سے یہ چھوہارے آئے ہین اس لیے قتادہ نے بیان کیا ہو کہ (قبیلہ) ربیعہ کے چار شخصون نے ہجرت کی تھی (انکے نام یہ ہین) بشیر بن خصاصیہ۔ عمرو بن ثعلب۔ عبداللہ بن اسود۔ فرات بن حیان۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود۔ مزنی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ہمنے انکو نخام کے تذکرہ مین ذکر کیا ہو۔ اور ممکن ہو کہ وہی عبداللہ سدوسی ہون جنکو لوگون نے بیان کیا ہو مگر ایسا یہ ہو کہ ابن مندہ نے انکو مزنی بیان کیا ہو اور مزینہ سدوس کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہو۔
مین کہتا ہون کہ یہ الفاظ ابوموسی کے ہین اور انھون نے خود نخام بن الحارث بکری کا ذکر کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ خالد بن نخام سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد بکر بن وائل کے وفد مین قبیلہ سدوس کے چار شخصون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہجرت کر کے گئے تھے (ان چارون کے نام یہ ہین) بشیر بن خصاصیہ۔ فرات بن حیان عجلی۔ عبداللہ بن اسود مزنی۔ یزید بن ظبیان۔ پس یہ صاف دلالت کر رہا ہو کہ مزنی کاتب کی غلطی سے لکھا گیا اس لیے کہ انکو کہین قبیلہ بکر سے گردانا گیا ہو اور کہین قبیلہ سدوس سے اور قبیلہ سدوس بھی بکر ہی کا ایک قبیلہ ہو پس مزنی کو بیان پر کوئی دخل نہوا۔ پس صحیح یہی ہو کہ یہ عبداللہ وہی عبداللہ ابن اسود ہین جنکا تذکرہ اوپر ہوچکا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الصرم۔ انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ مدائنی سے انھون نے ابو معشر سے انھون نے یزید ابن رومان سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ عبد عوف بن الصرم بن عمرو بن شعیثہ ہرم بن ربیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تو آنحضرت نے انسے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا عبد عوف تو آپنے فرمایا کہ (عبد عوف نہین) بلکہ تم عبداللہ ہو اُسکے بعد یہ اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاعور۔ بعض لوگون نے انکے والد کا نام اطول بیان کیا ہو۔ یہ حرمازی ہین اور مازنی ہین اس لیے کہ یہ (قبیلہ) بنی مازن بن عمرو بن تمیم سے ہین۔ یہ شاعر ہین اعشی مازنی کے ساتھ مشہور ہین ہمزہ کے باب مین (انکے لقب) اعشی کے تذکرہ مین اس سے زیادہ (انکے احوال) گذر چکے ہین۔ اس لیے کہ انکا لقب نام سے زیادہ مشہور ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرم بن زید۔ خزاعی۔ انکی کنیت ابو معبد ہو انسے انکے لڑکے عبداللہ نے حدیث روایت کی ہو۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن ابن مہدی نے داؤد بن قیس سے انھون نے عُبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) مین اپنے والد کے ہمراہ (قبیلہ) نمرہ کے ہموار زمین مین (کھڑا) تھا یکایک ہماری طرف سے سوارون کی (ایک) جماعت گذری اور ان لوگون نے وہین قیام کر دیا۔ مجھسے میرے والد نے کہا کہ تم ہمارے مویشیون کو دیکھتے رہو مین ان سوارون کے پاس جاکر انسے کچھ پوچھ پاچھ کرونگا چنانچہ میرے والد اُنکے پاس گئے اور انکے ساتھ مین بھی گیا تو دیکھتا کیا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس قافلہ مین ہین (اور آپ نماز پڑھ رہے ہین) پس مین حالت سجدہ دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون بغلون کی سفیدی کو (خوب اچھی طرح) دیکھتا تھا ابن عیینہ اور ابن مبارک اور عبدالرزاق اور وکیع اور ابو اسامہ وغیرہ نے اسکو ابن داؤد سے ایسا ہی روایت کیا ہو۔ اور اسکو عبدالحمید بن سلیمان نے (قبیلہ) بنی اقرم کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیۃ بن المغیرۃ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ ابو امیہ کا نام حذیفہ تھا یہ بھائی تھے ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب تھین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ کی پھوپھی تھین۔ انکے والد ابو زاد الرکب کے لقب سے مشہور تھے۔ کلبی نے بیان کیا ہو کہ قریش مین زاد الرکب تین شخص تھے (ایک) زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب بن عبد مناف جو غزوۂ بدر مین بحالت کفر مقتول ہوئے (دوسرے) مسافر بن ابی عمرو بن امیہ (تیسرے) ابو امیہ بن مغیرہ۔ یہ اس لقب مین سب سے زیادہ مشہور ہین ان لوگون کے زاد الرکب کہلانیکی وجہ یہ تھی کہ ان لوگون کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی انکے ساتھ مسافرت کرتا تو اُسکا خرچ انھین کے ذمہ ہوتا مصعب اور عدوی کا بیان ہو کہ قریش سے ابو امیہ کے سوا کوئی دوسرا زاد الرکب کے ساتھ مشہور نہین ہوا یہ عبداللہ بن ابی امیہ (اسلام لانے کے قبل) مسلمانون پر بہت سختی کیا کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیا کرتے تھے انھین نے آنحضرت سے کہا تھا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل الایہ یہ (ابتدا ہی سے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت عداوت رکھتے تھے اور فتح مکہ تک یہی حالت رہی۔ فتح مکہ کے کچھ روز قبل یہ اور ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین

سلہ ترجمہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائینگے یہانتک کہ آپ ہمارے لیے کوئی چشمہ جاری کردین یا آپکے لیے کوئی باغ کھجور اور انگور کا (ظاہر بعطا پیدا) ہو جائے ۱۲

روانہ ہوئے (اور آپ مدینہ سے آرہے تھے) پس دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ ہی مین ملاقات کی۔ ہمین ابوجعفر ابن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوسفیان ابن حارث اور عبد اللہ بن ابی امیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثنیۃ العقاب مین جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے ملے تو ان دونون نے آپکے پاس جانیکی درخواست کی مگر آپنے اجازت نہ دی پس حضرت ام سلمہ نے (بطور سفارش) آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابوسفیان تو آپ کے چچازاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائی ہین اور عبد اللہ بن ابی امیہ آپکے سسرالی رشتہ دار ہین (پھر آپ کیون اجازت نہین دیتے) تو آپنے جواب دیا کہ مجھکو ان دونون کی کوئی ضرورت نہین میرے چچازاد بھائی نے تو میری آبروریزی کی اور میرے سسرالی رشتہ دار نے جو گفتگو مجھسے کی وہ کی (مگر) پھر آپنے دونون کو اجازت دیدی چنانچہ دونون آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے اور دونون کے اسلام (بھی) اچھے ہو گئے۔ عبد اللہ مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ مین شریک ہوئے اور حنین اور طائف مین شریک ہوئے۔ طائف ہی مین کسی نے انکو تیر مارا پس اسی روز انکی وفات ہو گئی۔ انھین ہیت نامی مخنث نے جو حضرت ام سلمہ کے پاس تھا یہ کہا تھا کہ اے عبد اللہ اگر اللہ تعالی طائف کو فتح کرا دیگا تو مین تمکو غیلان کی لڑکی کے پاس لیجاؤنگا جو بہت موٹی تازی ہے کہ سامنے اسکے شکم مین چار بل پڑتے ہین اور پیچھے (سے دیکھو تو) آٹھ بل (معلوم) ہوتے ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمادیا کہ یہ مخنث لوگ ہرگز تم لوگون کے پاس نا دین مسلم بن حجاج نے اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر مین ایک ہی کپڑہ پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ آپ اس کپڑے کو اپنے جسم پر لپیٹے ہوئے تھے اور اسکا ایک سرا اس شانہ پر اور دوسرا سرا دوسرے شانہ پر ڈالے ہوئے تھے اور ایسا ہی ابو الزناد نے اپنے والد سے انھون نے عروہ سے انھون نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ عروہ نے عبد اللہ بن ابی امیہ کے زمانہ کو نہین پایا ہے ہان انھون نے عمر بن عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے۔ اور اسکو اصحاب ہشام نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہے اور یہ مشہور ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ بن وہب بنی اسد بن عبد العزی بن قصی کے حلیف تھے اور اُنکے بھانجے تھے یہ غزوہ خیبر مین شہید ہوئے انکو واقدی نے ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے نہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس۔ انکی کنیت ابو فاطمہ ہے۔ اسدی ہین۔ انکا ذکر حمزہ کے باب مین گذر چکا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ زہیر بن معبد

یعنے ابو عقیل نے اُنسے حدیث روایت کی ہو۔ اور ابو عمرو (نیز) ابو احمد عسکری نے انکو ازدی قرار دیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس۔ اسلمی۔ اُنسے جابر بن عبد اللہ انصاری نے حدیث روایت کی ہو۔ عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مجھکو خبر ملی ہو کہ ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدیث بیان کرتے ہین جو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو اور مینے اسکو آنحضرت سے نہین سنا پس مین ایک ماہ کی مسافت طے کر کے اُنکے پاس ملک شام مین گیا معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبد اللہ بن اُنیس ہین (مین اُنکے مکان پر گیا) اور اندر کہلا بھیجا کہ جابر آپکے دروازے پر کھڑا ہو۔ وہ شخص اندر سے واپس آکر مجھسے پوچھنے لگا کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہین مینے جواب دیا ہان یہ خبر سنتے ہی عبد اللہ بن اُنیس باہر نکل آئے اور انھون نے مجھسے اور مینے اُنسے معانقہ کیا مینے کہا کہ سنا ہو آپنے ظلم کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہو جو مینے آنحضرت سے نہین سنی مجھے خیال ہوا کہ مین مر جاؤن یا آپکی وفات ہو جائے (اور مین محروم رہجاؤن اسی حدیث کے لیے یہان آیا ہون) انھون نے کہا ہان مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگ [یا (آپنے فرمایا) سب بندے] برہنہ بدن اور برہنہ پا اور غیر مختون اور تہیدست محشور ہونگے پھر اللہ انھین ندا دیگا ایسی آواز سے کہ جسطرح اسکو قریب کے لوگ سنین گے اسی طرح اسکو دور کے لوگ بھی سنین گے (اللہ فرمائیگا) مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون (سنو) کوئی جنتی جنت مین جا نہین سکتا اس حال مین کہ کوئی دوزخی اُس سے اپنے ظلم کا طلبگار ہو اور نہ کوئی دوزخی دوزخ مین جا سکتا ہو اس حال مین کہ کوئی جنتی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو جب تک مین قصاص نہ دلا دون یہانتک کہ ایک طمانچہ کا بھی قصاص دلاؤنگا لوگون نے پوچھا کہ (یا رسول اللہ) قصاص کیونکر دلایا جائیگا وہان تو ہم تہیدست ہونگے حضرت نے فرمایا نیکیون اور بدیون سے قصاص دلایا جائیگا (یعنے ظالم کی نیکیان بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دیجائینگی اور مظلوم کی بدیان ظالم کے سر رکھی جائینگی) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکو اور عبد اللہ بن انیس جہنی کو ایک ہی باب مین بیان کیا ہو اور یہ بھی کہدیا ہو کہ بعض متاخرین نے ان دونون کو دو بتلایا ہو اور دونون کو دو ترجمہ مین بیان کیا ہو اور مینے دونون کو (ایکساہی ترجمہ مین) جمع کر دیا ہو اور دونون سے اُسی حدیث کو بیان بھی کیا ہو جسکو ان لوگون نے بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے یہ بیان کیا ہو کہ ابو حاتم نے انکے اور ابن انیس جہنی کے درمیان مین فرق بیان کیا ہو اور میرا خیال ہو کہ دونون ایکسان ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس۔ جہنی ثم انصاری یہ بنی سلمہ انصاری کے حلیف تھے۔ اور واقدی نے بیان کیا ہو کہ یہ خاندان برک بن وبرہ

ہیں جو کہ کلب بن وبرہ قضاعی کے بھائی تھے وثیمہ کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہیں انیس بن اسعد ابن حرام بن حبیب بن مالک بن غنم بن کعب بن تیم بن نفاثہ بن ایاس بن یربوع بن البرک بن وبرہ کے۔ برک بن وبرہ کے اولاد جہینہ میں داخل ہو گئی تھی۔ عبد اللہ مہاجر انصاری عقبی تھے غزوۂ بدر اور احد وغیرہ ان دونوں کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے اور ابن اسحاق کا قول ہے کہ وہ قبیلۂ قضاعہ سے تھے اور بنی نابی کے حلیف تھے جو کہ قبیلۂ بنی سلمہ سے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ قبیلۂ جہینہ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے اور بعض کا قول کہ وہ (خود) قبیلۂ انصار سے تھے۔ کلبی کا قول ان کل اقوال کو جامع ہے۔ اس لیے کہ انھوں نے نسب کے اعتبار سے خاندان برک بن وبرہ سے قرار دیا ہے اور چونکہ برک بن وبرہ کی اولاد جہینہ میں داخل ہو گئی تھیں لہذا سب جہنی کہلانے لگے اور چونکہ انصار کے حلیف تھے انصاری کہلانے لگے۔ انکی کنیت ابو یحیی ہے انسے انکی اولادوں نے یعنی عطیہ اور عمرو اور ضمرہ اور عبد اللہ اور جابر بن عبد اللہ اور بشیر بن سعید نے حدیث روایت کی ہے یہ وہی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارہ میں سوال کیا تھا اور یہ عرض کیا تھا کہ میرا مکان فاصلہ پر ہے تو آپ اس رات کو بتلا دیجیے کہ میں بھی اس شب میں حاضر ہوں جسپر آپ نے فرمایا کہ جاؤ تیئسویں تاریخ کی شب میں آنا یہ ان لوگوں میں ہیں جو لوگ بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا کرتے تھے ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد سیحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو قاسم یعنی نصر بن احمد بن المرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن المثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن اسحاق نے محمد بن زید سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے انھوں نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑھکر شرک اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانی ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب کوئی مچھر کے پر کے مقدار بھی جھوٹی قسم کھاتا ہے تو اسکے دل میں قیامت تک ایک سیاہی پیدا ہو جاتی ہے۔ انکی وفات ۵۴ ہجری میں ہوئی تھی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے انکو اور ان عبد اللہ کو جو انکے پہلے ہیں ایک ہی ترجمہ میں لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ میرے نزدیک دونوں ایک ہی ہیں اور اس ترجمہ میں ابو عمر کا یہ قول کہ عبد اللہ جہنی سے جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ بھی دونوں کو ایک ہی شمار کرتے ہیں۔ اگر پہلے میں ابن مندہ کا اساس کہنا غلط نہیں تو (فی الواقع) یہ دونوں دو ہیں۔ اس لیے (کہ اب) اس کلام کی صحت میں کوئی گفتگو نہیں کہ وہ اسلمی ہیں اور کسی عالم نے عبد اللہ ثانی کو اسلمی بیان نہیں کیا۔ بلکہ علما نے انکو انصاری اور جہنی اور قضاعی بیان کیا ہے۔ برک بن وبرہ اور جہینہ قبیلۂ قضاعہ سے ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس - زہری - انکا ذکر ابن ابی علی نے کیا ہو اور انھوں نے سلیمان بن احمد سے انھوں نے حسن بن عبد الاعلی بوسی صنعانی سے انھوں نے عبد الرزاق سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے انھوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن اُنیس زہری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشک کے پاس تشریف لے گئے جو کسی چیز مین لٹکی ہوئی تھی آپ نے اُسکے منھ کو کھولا اور کھڑے ہی کھڑے اُس مشک سے پانی نوش فرمایا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور یہ بیان کیا ہو کہ اس حدیث کو ہمسے ابو غالب السکوشیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن نے بیان کیا اور دوسرے نے عبد الرزاق کی سند سے بیان کیا ہو مگر اُنکی سند مین زہری کا لفظ نہین ہے اور انکے تذکرہ کو عبداللہ بن اُنیس جہنی کے تذکرہ مین بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس یا ابن انس - ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ انکو ابو عبداللہ نے ہزال کے ترجمہ مین ذکر کیا ہو انھین کے تیر سے ماعز رجم کے وقت مقتول ہوئے تھے - ممکن ہو کہ یہ عبداللہ بھی جہنی ہون واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس - عامری - لیلی بن اشدق نے عبداللہ بن اُنیس بن المنتفق بن عامر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بن کر گئے تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین آپکی حضور مین گیا اور آپکو اپنی قوم کے اسلام لانیکی خوشخبری دی تو آپنے فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو چنانچہ صبح ہوتے ہی بنی عامر کا پورا قبیلہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور سب نے اسلام ظاہر کیا - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل بنی عامر کے ساتھ بھلائی کرنے کے سوا اور کچھ نہین چاہتا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی - یہ عرابہ اور کباثہ کے بھائی تھے - ابو عمر نے انکے تذکرہ کو مدرجاً انکے والد اوس بن قیظی کے تذکرہ مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ غزوۂ بدر مین اپنے والد اور اپنے بھائی کباثہ کے ہمراہ شریک تھے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن وقش بن الخزرج - انصاری خزرجی - یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے انسے کوئی روایت مروی معلوم نہین ہوتی ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام (بیان) کیے جو غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ بدر مین) قبیلۂ بنی ظفر ... بن الخزرج سے عبداللہ بن اوس بن وقش (شریک تھے)

ابن مندہ نے انکو ایسا ہی بیان کیا ہو مگر ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ انکا نسب یون ہو عبد اللہ بن سعد بن اوس بن وقش۔ اور بعض لوگون نے عبد اللہ بن حق کہا ہو اور بعض نے یون بیان کیا ہو عبد اللہ بن احق بن اوس بن وقش اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اصحاب بدر کے نامون مین یون بیان کیا ہو کہ اسمین عبد اللہ بن احق بن اوس بن وقش بن ثعلبۃ بن طریف ابن الخزرج (بھی) تھے۔ بعض متاخرین نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ اسمین عبد اللہ بن اوس (بھی) تھے اور انکے والد کو خواہ انکا نام حق ہو یا احق (درمیان سے) چھوڑ دیا۔

مین کہتا ہون جسکو ابن مندہ نے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو صحیح ہو ایسا ہی پہلے بھی اسکو روایت کیا ہو جیسا کہ پہلے ترجمہ مین گذر چکا ہو پس (اب) ابن مندہ کی کوئی خطا نہین اس لیے کہ یونس نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے یون روایت کی ہو عبد اللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبۃ ابن طریف۔ اور اسکو سلمۃ بن فضل نے ابن اسحاق سے یون روایت کیا ہو عبد اللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبۃ بن طریف ابن الخزرج بن ساعدۃ۔ پس یہ اختلاف درحقیقت ابن اسحاق سے ہوا ہو تو اسمین ابن مندہ کی کیا خطا ہو سکتی ہو۔ یہ عبد اللہ اور سعد بن عبادہ ثعلبہ بن طریف مین جا کر ملجاتے ہین انشاء اللہ تعالی عبد اللہ بن سعد کے تذکرہ مین ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اوفی۔ ابو اوفی کا نام علقمہ ہو۔ وہ بیٹے ہین خالد بن الحارث بن ابی اسید بن رفاعۃ بن ثعلبۃ بن ہوازن بن اسلم کے۔ اسلمی ہین۔ انکی کنیت ابو معاویہ ہو اور بعض نے کہا ہو کہ ابو ابراہیم ہو اور بعض کا بیان ہو کہ ابو محمد ہو یہ غزوۂ حدیبیہ مین شریک تھے اور بیعۃ الرضوان مین (بھی) شریک تھے و نیز غزوۂ خیبر اور اسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے یہ ہمیشہ مدینہ مین رہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو کوفہ مین چلے گئے۔ کوفہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین آخری صحابی یہی باقی رہ گئے تھے۔ (امام) احمد بن حنبل نے یزید بن ہارون سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مینے عبد اللہ بن ابی اوفی کے بازو پر ایک ضربہ (کا داغ) دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ یہ کیا ہو انھون نے فرمایا کہ یہ ضرب حنین کے دن مجھے لگی تھی مینے پوچھا کیا آپ آنحضرت کے ساتھ غزوۂ حنین مین شریک تھے انھون نے فرمایا ہان۔ اور بعض لوگون نے اسکے علاوہ اور کچھ بیان کیا ہو عبد اللہ ابن ابی اوفی سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے اصحاب شجرہ [1] ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور اسوقت آٹھوان حصہ مہاجرین مین قبیلۂ اسلم کا تھا اسمعیل بن ابی خالد اور شعبی اور عبد الملک بن عمیر اور ابو اسحاق شیبانی اور حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل وغیرہ نے

[1] جن لوگون نے واقعۂ حدیبیہ مین درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انکو اصحاب شجرہ بھی کہتے ہین اور اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہین ۱۲

انسے حدیث روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ اپنی اپنی سندون سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ابو یعفور عبدی سے انھون نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے ٹڈی کے حلت وحرمت کا سوال کیا تو انھون نے جواب دیا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ غزوات کیے ہین انمین ہم لوگ ٹڈی بھی کھاتے تھے ایسا ہی اسکو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اسکو (امام) ثوری نے ابو یعفور سے نقل کرکے (یون) روایت کیا ہے کہ انھون نے یہ کہا کہ مین نے (آنحضرت کے ہمراہ) سات غزوات کیے اور ہمین ابو عبد اللہ یعنے محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ بلدی وغیرہ نے اپنی اپنی سند ون سے محمد بن اسمعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے عمرو سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اسحاق نے موسی بن عقبہ سے انھون نے سالم بن ابی النضر سے [جو کہ عمرو بن عبید اللہ کے غلام تھے اور انھون نے انکو کاتب بنا دیا تھا] روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انکے پاس عبد اللہ بن اوفی نے ایک خط لکھکر بھیجا تھا (جسکا مضمون یہ تھا کہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ جنت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہے - عبد اللہ بن ابی اوفی کی وفات بمقام کوفہ ۸۶ ہجری مین ہوئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ نابینا ہو نیکے بعد انکی وفات ۸۷ ہجری مین ہوئی - یہ اپنے داڑھی اور سر کے بالون مین مہندی کا خضاب لگاتے تھے انکے (بالون کے) دو گیسو تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب ذو البجادین تھا - یہ بیٹے ہین عبد نہم بن عفیف بن سحیم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو کے - وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے (اسوقت) انکا نام عبد العزی تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا - یہ چچا ہین عبد اللہ بن مغفل بن عبد نہم کے - انکا لقب ذو البجادین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب انھون نے اپنی قوم کے نزدیک اسلام ظاہر کیا تو ان لوگون نے انکے کل کپڑے چھین لیے (اور ننگا کردیا اور) ایک موٹی کملی اڑھادی پس یہ اپنی قوم سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ ہوئے جب آنحضرت کے قریب پہونچے تو اس کملی کو دو چاک کرکے ایک کا ازار بنالیا اور دوسرے کا چادر - اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے پس آپنے انکو ذو البجادین فرمایا - اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکو انکی والدہ نے ایک کملی دی تھی اسی کو دو چاک کرکے ازار اور چادر بناکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے واللہ اعلم - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ ہی کے ساتھ قیام اختیار کیا یہ بہت ہی نرم دل اور فقیہ و فاضل شخص تھے قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے - ہمین ابو جعفر ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن

ابراہیم بن الحارث تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ قبیلۂ مزینہ کے ایک شخص تھے اُنکا لقب ذوالبجادین تھا۔ یتیم تھے اپنے
چچا کی گود مین پرورش پاتے تھے وہی انکو (ضرورتون کی چیزین) دیتے تھے اور (طرح طرح کے) احسانات کرتے تھے (پس اسی
درمیان مین) انکے چچا کو خبر پہونچی کہ انھون نے دین اسلام قبول کرلیا ہو تو انکے چچا نے انسے کہا کہ اگر تمنے (واقعی) دین محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) قبول کرلیا ہو تو مجھسے کہدو تاکہ مین اپنی کل چیزین جو مینے تمکو دی ہین لیلون انھون نے جواب دیا بیشک مین مسلمان
ہوگیا ہون (تم جو چاہو کرلو) پس اُنکے چچا نے اپنی دی ہوئی کل چیزین انسے لے لین یہانتک کہ اُنکے بدن کے کپڑون کو بھی اُتار لیا۔
اُسوقت یہ اپنے والدہ کے پاس گئے انکی والدہ نے اپنی کملی کے دو ٹکڑے کرکے انکو دیدیے۔ انھون نے ایک ٹکڑے کو تہبند بنالیا
اور دوسرے کو چادر (پس اُسی ہیئت مین وہان سے روانہ ہوکر) علی الصباح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئے
اور آپ ہی کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوے تو آپنے تمام لوگون پر نظر ڈالی کہ کوئی
شخص باہر سے تو آپکے پاس نہین آیا اور آپ (ہمیشہ فجر کے بعد) ایسا کرتے تھے۔ حضرت نے جب انکو دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ
تمھارا نام کیا ہو انھون نے جواب دیا کہ میرا نام عبد العزی ہو آپنے فرمایا (عبد العزی نہین) بلکہ تمھارا نام عبداللہ ذوالبجادین ہو
تم میرے دروازہ پر رہا کرو۔ چنانچہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر رہنا شروع کیا۔ یہ قرآن مجید اور تسبیح
اور تکبیر کو بہت ہی بلند آواز سے پڑھتے تھے (ایک دفعہ) حضرت عمر نے آنحضرت سے عرض کیا کہ کیا یہ شخص ریاکار ہو حضرت نے
فرمایا ایسا نکہو یہ رقیق القلب لوگون مین سے ہین انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین ہوئی تھی۔ اعمش نے
ابو وائل سے انھون نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہو کہ وہ ایک دفعہ کہتے تھے کہ یہ واقعہ گویا اسوقت بھی میری نظر کے سامنے
ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین عبداللہ ذوالبجادین کی قبر مین کھڑے ہین اور حضرت ابو بکر اور حضرت ابو عمر رضی اللہ
عنہما انکی نعش کو قبر مین دے رہے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہین کہ تم اپنے بھائی کو مجھسے اور قریب کرو۔ (چنانچہ
انھون نے اور قریب کردیا) پس آپنے انکی نعش کو قبلہ کی جانب لیکر لحد مین رکھدیا اُسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے نکل
آئے اور باقی کام حضرت ابو بکر اور عمر کے متعلق کردیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہوگئے تو آنحضرت قبلہ کی جانب متوجہ ہوے اور ہاتھ
اٹھا کر یہ دعا کی کہ یا الٰہی مین شام تک اس سے راضی تھا اب تو بھی راضی ہوجا۔ ابو وائل نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے
کہ (عبداللہ ذوالبجادین کے ساتھ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لطف وکرم دیکھکر) واللہ مینے یہ تمنا کی کہ کاش اُنکی جگہ مین ہوتا
حالانکہ مین انسے پندرہ برس پہلے اسلام لاچکا تھا اور ایک دوسری سند سے مروی ہو کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا تھا کہ واللہ مینے تمنا کی
کہ کاش اس قبر مین مین ہوتا۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات غزوہ تبوک مین ہوئی۔ مگر محمد بن ابراہیم بن الحارث نے ابن مسعود
سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ انکی وفات غزوہ موتہ مین ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے وہی دعا کی جو اوپر گذر چکی ہو

اور محمد بن ابراہیم کا بیان ہو کہ عبد اللہ نے کہا تھا کہ کاش میں ہی صاحب قبر ہوتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بحینہ۔ بحینہ انکے والد کا نام ہو وہ بیٹی ہین حارث بن المطلب بن عبد مناف کی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی والدہ کا نام ازدیہ تھا انکے والد کا نام مالک ہو وہ بیٹے ہین قشب ازدی کے جو کہ (قبیلہ) ازدشنوہ سے تھے یہ قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے اور صحابی بھی تھے۔ کبھی یہ اپنے والد اور والدہ کی طرف ایک ہی دفعہ منسوب کیے جاتے ہین اسوقت مین انکا نسب یون بیان کیا جاتا ہو عبد اللہ بن مالک بن بحینہ۔ انکی کنیت ابو محمد ہو یہ بہت ہی عابد و فاضل شخص تھے تمام سال روزہ رکھتے تھے۔ انھون نے (مقام) بطن ریم مین (جاکر) جو مدینہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہو سکونت اختیار کر لی تھی انکے تذکرہ کو ابو عمر نے انکی کنیت ہی مین لکھا ہو اس لیے کہ یہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہین اور انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ عبد اللہ بن مالک کے تذکرہ مین بھی آئیگا۔ اس لیے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو وہین ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن بعجہ بن زید بن معاویہ بن خشان بن سعد بن ودیعہ بن عدی بن غنم بن الربعہ بن رشدان بن قیس جہینہ بن زید جہنی مدنی۔ انکا نام (قبل اسلام کے) عبد العزی تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعد اسلام کے) عبد اللہ رکھدیا تھا۔ انکی کنیت ابو بعجہ تھی۔ یہ ان لوگون مین ہین جو فتح مکہ مین قبیلہ جہینہ کے علم بردار تھے۔ انسے انکے لڑکے بعجہ اور معاذ بن عبد اللہ بن خبیب نے حدیث روایت کی ہو یحیی بن ابی کثیر نے بعجہ بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد عبد اللہ بن بدر سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آنحضرت نے (عاشورا کے دن) لوگون سے فرمایا تھا کہ یہ دن عاشورا کا ہو سب لوگ اسمین روزہ رکھو ایک شخص نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مینے اپنی قوم کو تو ایسے حال مین چھوڑا ہو کہ اسمین سے بعض صائم تھے اور بعض غیر صائم۔ اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور جو غیر صائم ہوائس سے کہدو کہ اس روزہ کو پورا کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ بعجہ کی وفات (حضرت) قاسم بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قبل ہو چکی تھی انکا ایک لڑکا تھا انکو لوگ معاویہ کہتے تھے انسے دراوردی نے حدیث (بھی) روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر انکا نسب پورا نہیں بیان کیا گیا حضرمی نے انکا ذکر مفاریدہ مین لکھا ہو اور سلیمان بن احمد نے معجم مین۔ ہمین ابو موسی ابن ابی بکر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے

محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اسامہ نے شعبہ سے انھوں نے ابو جویریہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے عبد اللہ ابن بدر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے یہ حدیث بیان کرتے ہوے سنا تھا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ معصیت میں نذر نہیں ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقاء بن عبد العزی خزاعی - انکا (پورا) نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو - یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ کے پہلے اسلام لاچکے تھے اور قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے - بعض لوگون کا بیان ہو یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے تھے - انھون نے اور انکے بھائی عبد الرحمن نے (حضرت) علی کے ہمراہ صفین مین مقاتلہ کیا تھا - یہ بہادر شخص تھے حضرت علی کے افضل وخاص شاگردون مین تھے - یہ وہی ہین جنھون نے عبد اللہ بن عامر کے ہمراہ ہوکر ۲۹ہجری مین بعہد خلافت عثمان (رضی اللہ عنہ) اہل اصفہان سے مصالحت کی تھی شعبی نے بیان کیا ہو کہ (واقعہ صفین مین) انکے (بدن) پر دو زرہ اور دو تلوارین تھین اور سب کے ساتھ اہل شام سے مقاتلہ کرتے تھے اور (یہ) کہتے تھے شعر

لم یبق الا الصبر والتوکل ثم التمشی فی الرعیل الاول

مشی الجمال فی حیاض المنہل واللہ یقضی ما یشاء ویفعل

برابر مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ (حضرت) معاویہ کے پاس پہونچ گئے (اتنے مین) اہل شام نے انکو چارون طرف سے گھیر لیا اور قتل کر دیا - جب حضرت معاویہ نے ان (کے نعش) کو دیکھا تو یہ فرمایا کہ قسم خدا کی اگر (قبیلہ) خزاعہ کی عورتین قدرت پاتین تو وہ بھی ہمسے مقاتلہ کرتین پھر انکے مردون کا کیا کہنا ہے

کلیث ہزبر کان یحمی ذمارہ رمتہ المنایا قصدہا فتقطرا

اخو الحرب ان عضت بہ الحرب عضہا وان شمرت یوما بہ الحرب شمرا

واقعہ صفین ۳۷ہجری مین ہوا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - لیکن ابن مندہ نے فقط یہ بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن بدیل بن ورقا انکا شمار کتاب طبقات مین اہل اصفہان مین کیا گیا ہے - اور ابو نعیم نے یون بیان کیا ہو کہ بعض متاخرین نے عبد اللہ بن بدیل بن ورقا کا ذکر کیا ہو (انکے متعلق جن لوگون نے بیان لکھا ہین انکے) جمیع اقوال یہی ہین -

ترجمہ - اب صرف یہ باتی رہگیا ہو کہ صبر وتوکل کیا جائے ؛ اور پہلے قافلہ کیساتھ کوچ کیا جائے قافلہ سیراب کرنے والے حوضون پر پہونچ گیا اللہ جو چاہتا ہو حکم دیتا ہو اور کرتا ہو ۱۲ ۔ کلیب ایک شیر تھے جو غصہ دلانے سے جوش مین آجاتے تھے ؛ موت نے ان پر حملہ کیا وہ پراگندہ ہوگئے ؛ لڑائی کے وہ دوست تھے اگر لڑائی انکو کاٹتی تھی تو وہ بھی اسے کاٹ لیتے تھے ؛ اور وہ ان سے مقابلہ کرتے تو وہ مقابلہ کو مستعد ہو جاتے ۱۲ -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے بدیل کے لڑکے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بر۔ داری۔ انکا نام طیب تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ ابن اسحاق نے انکے تذکرہ کو قبیلۂ داری کے اُن لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو لوگ وفد بن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپنے اُن لوگوں کے لیے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق حکم دیدیا تھا اسکو ابو علی غسانی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن برار۔ انکی کنیت ابو ہند ہے۔ داری ہیں۔ بعض لوگوں نے بریر بن عبداللہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے کوئی تعجب نہیں کہ یہ اور وہ عبداللہ جو پہلے مذکور ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہوں۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بریر بن ربیعہ۔ انسے ابو عبدالرحمن نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر۔ مازنی۔ خاندان مازن بن منصور بن عکرمہ سے ہیں۔ انکی کنیت ابو بسر ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو صفوان ہے۔ انھوں نے دونوں قبلہ (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کی طرف نماز پڑھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک انکے سر پر رکھا تھا اور اُنکے لیے دعا کی تھی۔ یہ اور انکی والدہ اور انکے والد بسر اور انکے بھائی عطیہ اور انکی بہن صماء (سب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انسے اہل شام نے حدیث روایت کی ہے انھیں سے خالد بن معدان اور یزید بن خمیر اور سلیم بن عامر اور راشد بن سعد وغیرہم بھی ہیں۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے یزید بن خمیر سے انھوں نے عبداللہ بن بسر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مکان پر تشریف لائے تو ہمنے آپکے حضور میں کھانا پیش کیا پس آپنے اس سے (کچھ تناول) فرمایا اسکے بعد چھوہارے پیش کیے گئے پس آپ اسے کھاتے تھے اور اسکی گٹھلی کو اپنی دو انگشت سبابہ اور وسطی سے

پھینکتے تھے انکی وفات ۸۰ھ ہجری مین ہوئی اُسوقت انکی عمر چورانوے سال کی تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات بمقام حمص ۹۶ھ ہجری مین سلیمان بن عبد الملک کے زمانے مین ہوئی اور اسوقت اُنکی عمر سو سال کی تھی (ملک شام مین سب صحابہ کے اخیر مین انھین کی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابن مندہ نے عبد اللہ بن بسر کو سلمی اور مازنی دونون بیان کیا ہو مگر یہ صحیح نہین اس لیے کہ سُلیم مازن کے بھائی تھے اور عبد اللہ سُلیم کے لوگون کے حلیف بھی نہین تھے تاکہ اسکی وجہ سے انکی طرف منسوب کیے جائین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر نصری - ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ مازنی نہین اس لیے کہ قبیلۂ بنی مازن قبیلۂ بنی نصر کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہو انکو طبرانی نے (اپنی) سند مین مازنی بیان کیا ہو مگر یہ اُنکی غلطی ہو ان امین شک نہین کہ یہ دونون شامی ہین - انکا تذکرہ ابو عبد اللہ صوری اور ابوبکر خطیب وغیرہما نے کیا ہو اور ان لوگون نے ان دونون (قبیلون) مین فرق کیا ہو - پس صحیح یہی ہو - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی احمد بن عباس اور ابو بکر قرانی اور ابو بکر صدالحانی نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابو بکر ابن ریدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسود بن عامر شاذان نے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے عبد الواحد نصری نے بیان کیا ہو جو کہ عبد اللہ بن بسر کے اولادون مین تھے وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین تمہارے دادا عبد الواحد بن عبد اللہ بن بسر کے پاس ایسے حال مین گیا کہ غزوہ کرنیوالا تھا اور وہ ملک حمص کے امیر تھے انھون نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو عمرو مین تمسے ایک ایسی حدیث نہ بیان کردون جو تمکو خوش کردے واللہ مینے بسا اوقات اُس حدیث کو سرکشون سے چھپا رکھی ہے - مینے جواب دیا ہان (ضرور فرمائین) پس انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد عبد اللہ ابن بسر نے بیان کیا کہ ہم سب (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (دولت خانہ کے) صحن مین بیٹھے ہوے تھے کہ اتنے مین آنحضرت علیہ السلام (بشاش بشاش) ہملوگون کے پاس تشریف لائے (اُسوقت خوشی مین) آپکا چہرۂ مبارک خوب ہی چمک رہا تھا پس ہم آپکے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ (اسوقت) ہم جو آپکے چہرۂ مبارک کی تر و تازگی و لطائف کو دیکھ رہے ہین وہ کیا ہم لوگون کو بھی خوش کردیگی - آپنے جواب دیا (سنو) ابھی جبرئیل (علیہ السلام) نے آکر مجھکو یہ خوشخبری دی ہو کہ اللہ عزوجل نے مجھکو شفاعت (کا حکم) دیدیا ہو - اسپر ہمنے عرض کیا یارسول اللہ کیا شفاعت خاص بنی ہاشم کے لیے ہوگی آپنے فرمایا نہین تب پھر ہمنے پھر عرض کیا کیا یہ شفاعت عام قریشیون کے لیے ہوگی آپنے جواب دیا نہین پھر ہمنے عرض کیا کیا یہ شفاعت آپکی تمام امت کے لیے ہوگی آپنے فرمایا (ہان) یہ شفاعت میری امت مین اُن لوگون کیلیے

ہوگی جوکہ گنہگار اور بدکار ہین - ابوعمر وغیرہ نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن بسر سے عمرو بن [illegible] نے حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو - ابوعمر کا لکھنا ضروری اور خطیب کے قول کی تائید کرتا ہو کہ یہ مازنی نہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل - کنانی - انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا - ہان (یہ ضرور ہو کہ) انھون نے آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ کو پایا ہو - انسے ابوسلیمان حمصی نے حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو - ان دونون کے علاوہ اور لوگون نے بھی انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ مین کیا ہو - انشاء اللہ تعالی انکو ہم (آگے) بیان کرینگے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر بن ربیعہ سعدی - انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ خاندان سعد بن بکر سے ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور عامر بن طفیل کے قصہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عامر بن طفیل کے آنے اور جانے اور انکے موت کے حالات کو بیان کیا ہو - ونیز انھون نے ضحاک بن سفیان کلابی کے اسلام لانے کے حالات بیان کیے ہین (یہ اتنا ہی کافی ہو) یہان پر اُس قصہ کے ذکر کرنیکی ضرورت نہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر صدیق - (حضرت) ابوبکر کا اسم مبارک عبد اللہ بن عثمان ہو - انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اُن لوگون کے نام مین کیا جائیگا جن لوگون کے والد کا نام عبد اللہ ہو - یہان پر انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

بکری - انکا نسب معلوم نہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ (ہمارے دین) سب سے افضل عمل کون ہو - انسے انکی لڑکی بہینہ بنت عبد اللہ بکری نے بھی حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - انصاری - انکا شمار اہل کوفہ مین ہو - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے جابر سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبد اللہ بن ثابت سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ حضرت) عمر بن خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنے ایک قرابتی بھائی کے پاس گیا تھا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ سے ہے - اُسنے مجھے توریت کا خلاصہ لکھکر دیا ہو - اگر اجازت ہو تو مین آپکو پڑھکر سناؤن

(اسکو سنتے ہی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک (غصہ سے) متغیر ہو گیا - عبد اللہ کہتے ہین کہ (اسوقت) مینے حضرت عمر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک (کی حالت) کو نہین دیکھتے ہین پس حضرت عمر نے فوراً آنحضرت کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین حق ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہین - اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے آثار غصہ جاتے رہے اور آپنے یہ فرمایا کہ مجھکو قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر اسوقت تم لوگون مین موسیٰ علیہ السلام بھی آجائین اور تم لوگ انکی اتباع کرو اور مجھکو چھوڑ دو تو یقینی گمراہ ہو جاؤ تم میرے لئے مخصوص ہو اور مین تم لوگون کے لیے مخصوص ہون -- اسکو خالد اور حریث بن ابی مطر اور زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے انھون نے ثابت بن یزید سے نقل کر کے روایت کیا ہے -- و نیز اسکو ہشیم اور حفص بن غیاث وغیرہما نے مجالد سے انھون نے شعبی سے انھون نے جابر سے نقل کر کے روایت کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ابو عمر نے اہل کتاب کے قصہ کو اُن عبد اللہ بن ثابت کے تذکرہ مین لکھا ہے جنکا تذکرہ اسکے بعد ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - انصاری انکی کنیت ابو اسید ہے (فتح الف کے ساتھ) اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو اسید ہے ضمہ الف کے ساتھ - مگر صحیح فتحہ ہے - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث) روایت کی ہے کہ تم لوگ (روغن) زیتون کو کھاؤ اور اُسکا تیل (بدن مین) لگاؤ - اسکو تینون نے بیان کیا ہے - اور اسکے قائل ابو عمر بھی ہین کہ شعبی نے (انسے) ایک دوسری حدیث اہل کتاب کے کتابون کے پڑھنے کے بارہ مین بیان کی ہے مگر انکی یہ حدیث مضطرب ہے - بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ ابو اسید انصاری وہی ہین جن سے ابو الطفیل نے حدیث روایت کی ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان ابو اسید انصاری کا نام ثابت ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے (یہانتک) یہ سب ابو عمر کے کلام ہین -- ابن مندہ نے کہا ہے عبد اللہ بن ثابت انصاری کی کنیت ابو اسید تھی اسکو یحییٰ بن صاعدہ نے بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ ابو حمزہ سے انھون نے ابو الطفیل سے انھون نے عبد اللہ ابن ثابت سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن ثابت نے (اپنے نزدیک) اپنے لڑکون کو بلوایا اور روغن زیتون منگوا کر اُسنے کہا کہ تم لوگ اسکو اپنے سرون مین ڈالو - اُن لڑکون نے انکار کیا پس یہ اُن لوگون کو مارنے لگے اور کہنے لگے کیا تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیل سے اعراض کرتے ہو - ابو الطفیل نے بھی روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ تم لوگ روغن زیتون کو کھاؤ اور بدن مین لگاؤ - ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن ثابت کی کنیت ابو اسید ہے اسکو بعض متاخرین نے ابن صاعدہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور یہ ابن صاعدہ میرے نزدیک اس سے کہ جس سے شعبی روایت کرتے ہین مقدم ہین - پس (اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ) ابو عمر اور نعیم کا اسپر اتفاق ہو گیا ہے کہ یہ دونون

عبداللہ بن ثابت ایک ہی ہیں اور ابن مندہ کے نزدیک دونوں درحقیقت دو ہیں مگر حق اُنھیں دونوں کا قول ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت ۔ انصاری ۔ انکی کنیت ابو ربیع ہی ظفری ہیں ۔ خاندان ظفر بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے ہیں انکا ذکر جابر بن عتیک کے تذکرہ میں ہوچکا ہی ۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قعنبی نے (امام) مالک سے انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے انھوں نے عتیک بن الحارث بن عتیک سے جو عبداللہ بن عبداللہ کے نانا تھے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے جابر بن عتیک بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپنے انکو حالت غشی میں دیکھکر بلند آواز سے پکارا مگر انھوں نے جواب نہیں دیا ۔ تو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابو ربیع ہم لوگ اب تمھارے بارے میں بے اختیار ہیں ۔ اسکے بعد عورتوں نے چیخ مار کر رونا شروع کیا تو جابر بن عتیک نے عورتوں کو منع کیا ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو عبدالرحمن جب تک یہ زندہ ہیں انکو رونے دو ۔ آخرش انکی وفات اسی مرض میں ہوگئی ۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے کرتہ مبارک میں کفنایا ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی ۔ بعض لوگوں کا بیان ہی کہ ابو ربیع کنیت ان عبداللہ کی ہی جو ان عبداللہ بن ثابت کے لڑکے ہیں انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائیگا صحیح یہی ہی کہ یہ کنیت انکے والد کی ہی ۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو ظفری بیان کیا ہی ۔ مگر ابو عمر نے انکو کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہیں کیا کلبی نے بیان کیا ہی کہ ابو ربیع کنیت عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشۃ بن الحارث بن امیۃ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی ہی ۔ یہ اور ظفر (دونوں) مالک بن اوس میں جاکر ملجاتے ہیں ۔ اس لیے کہ ظفر بیٹے ہیں خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے ۔ واللہ اعلم ۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بلوی ۔ یہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج انصاری کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی بحاث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان دونوں کا ذکر بحاث کے تذکرہ میں گذرچکا ہی ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی ۔ مگر ابن مندہ نے انکا نسب یوں بیان کیا ہی عبداللہ بن ثعلبہ بن خزامہ یعنی خزمہ کی جگہ خزامہ بیان کیا ہو مگر خزمہ ہی صحیح ہی ۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی ۔ مگر ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہی پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس بنا پر انکو شبہہ ہوگیا شاید یہ وجہ ہوسکتی ہی کہ انھوں نے

یہ دیکھا ہوگا ابن مندہ نے سجاث کو جو عبد اللہ بن ثعلبہ کے بھائی تھے نہیں بیان کیا تو یہ خیال کر لیا ہوگا کہ انھون نے عبد اللہ کا بھی ذکر نہیں کیا یا دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہو کہ جہان پر ابن مندہ نے الکانسب اپنی کتاب مین یون بیان کیا ہو عبد اللہ بن ثعلبہ بن جزءا تو اسکو دیکھ کر خیال کر لیا ہوگا کہ یہ اور ہین - حالانکہ یہ فقط نام کا اختلاف ہو ورنہ فی الحقیقت دونون ایک ہی ہین - ابوموسیٰ نے الکا تذکرہ مع صحیح نسب انکے بھائی سجاث کے تذکرہ مین بیان کیا ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن صعیر - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو - انکی کنیت ابو محمد ہو - یہ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے زمانہ ہجرت سے چار سال پہلے پیدا ہوے تھے - ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے زہری نے عبد اللہ بن ثعلبۃ بن صعیر زہری سے روایت کر کے بیان کیا [اور عبد اللہ ابن ثعلبہ کی پیدائش فتح مکہ کے سال مین ہوئی تو یہ (بغرض برکت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے تو آپنے اپنا دست مبارک انپر پھیر دیا - اور انکے لیے دعا برکت کی] (ونیز) ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے کہ جنکا لقب دقاق تھا خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنے محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن علی سکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم نے عباد بن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے لیے فرمایا تھا کہ ان لوگون کو مع خون کے (یعنی بغیر غسل دلائے ہوے) دفن کرو اس لیے کہ جتنے مقتولین فی سبیل اللہ ہین قیامت کے دن اسی حال سے اٹھین گے کہ انکا بدن خون مین تر ہوگا اور انکی خوشبو مشک کی خوشبو کے مانند ہوگی انکی وفات ۸۹ھ ہجری مین ہوئی تھی اسوقت انکی عمر ترانوے سال کی تھی - یہ ان لوگون کے قول کے مطابق ہو کہ جو لوگ اسکے قائل ہین کہ انکی پیدائش زمانہ ہجرت سے پہلے ہوئی تھی بعض لوگون نے بیان کیا کہ انکی پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی تھی اور انکی وفات ۸۹ھ ہجری مین ہوئی تھی اسوقت انکی عمر ترانوے سال کی تھی واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ثمالی - صحابی ہین - ان سے عبد الرحمن بن ابی عوف اور ثور بن یزید نے حدیث روایت کی ہو اور یحییٰ بن سعید نے ثور بن یزید سے انھون نے عبد اللہ ثمالی سے نقل کر کے حدیث روایت کی ہو اور ثور بن یزید یہ بھی کہتے تھے کہ عبد اللہ ثمالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین تھے مگر اہل شام کے بعض لوگون نے انسے اختلاف کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ تابعی تھے - انکا تذکرہ

ابن مندہ نے لکھا ہے۔ انکا صحیح نسب یوں ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ ثمالی۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ یہ سفیان بن عبداللہ ثقفی کے والد ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص ایسی چیز پر ناز کرنے والے ہیں جسکے وہ خود مالک نہوں انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مکر وفریب کے دو جامے اپنے اوپر ڈال لے۔ انسے انکے لڑکے عقیان نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثوب۔ انکی کنیت ابو مسلم ہے خولانی ہیں۔ انکی کنیت زیادہ مشہور تھی۔ شرجیل بن مسلم نے کہا ہے کہ ابو مسلم مدینہ میں اسوقت آئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوچکی تھی اور (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔ یہ بہت بڑے فاضل وعابد اور متقی شخص تھے۔ غرض انکے بہت سے فضائل ہیں۔ انکا شمار بہتر وافضل تابعین میں تھا۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ انکی پیدائش غزوۂ حنین کے دن کی تھی اور یہی قول صحیح ہے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں اسلام قبول کر لیا تھا مگر آنحضرت کو نہیں دیکھا تھا نیز یہ صحیح ہے۔ انسے محمد بن زیاد الہانی اور ابو ادریس خولانی اور شرجیل بن مسلم اور مکحول نے حدیث روایت کی ہے انھوں نے ملک دمشق میں مقام داریا میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ عمر و یعنی ابو عبیدہ اور معاذ سے مروی ہے کہ ابو مسلم ملک روم میں غزوہ کے لیے گئے تو ہمیشہ (اپنی بہادری کی وجہ سے لشکر کے) آگے ہی رہتے تھے ہاں جسوقت اور لوگوں کو (مقام ہونیکا) حکم دیا جاتا تو اُسوقت پیچھے ہو جاتے۔ افسران (لشکر) ابو مسلم سے برکت حاصل کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ (اسی وجہ سے) انکو مقدمۃ الجیش بناتے تھے یہ واقعہ صفین میں حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے اور بطور رجز یہ پڑھتے تھے۔

ماعلتی ماعلتی ✤ وقد لبست درعتی ✤ اموت عند طاعتی ✤ ✤ ✤[1]

ابو مسلم کی وفات بحالت غزوہ ملک روم میں حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ شخص جو غزوۂ حنین کے دن پیدا ہوئے تھے وہ ابو ادریس خولانی ہیں۔ اور ابو مسلم تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں ایک بڑے آدمی شمار کیے جاتے تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ کنیت کے باب میں پوری طرح بیان کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ بیاضی۔ بیاضہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ بیاضہ بیٹے ہیں عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اکبر کے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عمار نے

[1] ترجمہ میری خواہش کیا ہے میری خواہش کیا ہے حالانکہ میں نے زرہ پہن لی ہے (میری خواہش یہ ہے) کہ خلیفہ کی اطاعت میں مر جاؤں ۱۲۔

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن سفیان نے بیان کیا جو اہل مدینہ سے تھے اور وہاں کے پرہیزگار لوگوں میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے دادا عقبہ بن ابی عائشہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن جابر بیاضی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے نماز میں دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے ان سے ایک حدیث فضائل (سورۂ) فاتحہ کے متعلق نقل کی ہے جسکو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر عبدی بعض لوگوں نے انکا نام عبد الرحمن بیان کیا ہے - یہ اپنے والد کے ہمراہ عبد القیس کے اس وفد میں تھے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا مگر یہ (اسوقت) صغیر السن تھے لہذا انکا شمار نہیں تھا انھوں نے (پہلے) ہجر میں سکونت اختیار کی تھی (بعد میں وہاں سے) منتقل ہو کر بصرہ میں چلے گئے - حارث بن مرہ نے نفیس سے (جو کہ اہل بصرہ کے ایک شخص ہیں) اور انھوں نے عبد اللہ بن جابر عبدی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اس وفد میں تھا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تھا آنحضرت نے ہم لوگوں کو ان (چار) ظروف سے یعنی دبا اور حنتم اور نقیر اور مزفت میں پانی پینے سے منع فرمایا مگر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور میں اپنے والد کے ہمراہ حج کے لیے گیا تو جمرۂ عقبہ منی میں ہم پہنچا میرے والد نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلو تا کہ حسن بن علی کو سلام کریں چنانچہ میں (والد کے ہمراہ) انکی خدمت میں پہونچا جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو دیکھا تو مرحبا کہکر بیٹھنے کے لیے جگہ دی اسکے بعد کسی نے حضرت حسن سے مینا کے ظروف کا حکم دریافت کیا انھوں نے جواب دیا کہ (اسکا استعمال) جائز ہے میرے والد نے عرض کیا کہ اے ابو محمد (آپ) ایسا کہتے ہیں) ہم سے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف کی بابت (ممانعت) فرما چکے انھوں نے جواب دیا ہاں تمھارے بعد پھر اسکی اجازت ہو گئی ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہما)

ابن جبیر بن عتیک - انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسقدر مروی ہے کہ آنحضرت جبیر کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے - اسکو (امام) نسائی نے اپنے سنن میں ایسا ہی بیان کیا ہے - اس سند میں اختلاف ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس شخص کی بابت [illegible] اختلاف ہے جن کی عیادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص [illegible] اسکے قائل ہیں کہ وہ جابر ہیں اور بعض لوگوں نے یہ کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی [illegible] نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور جابر یا جبر [illegible] کہ اکثر لوگ اسی کے قائل ہیں کہ آپ نے عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی [illegible]

اقوال کو اپنے اپنے موقع پر اسی کتاب میں لکھا ہو اور ہر ہر قول کے قائل کو بھی بیان کر دیا ہو۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر خزاعی۔ انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہو۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو انھوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی سماک ابن حرب نے انسے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایک شخص کے پیٹ میں کسی لکڑی یا مسواک کا کونچہ لگ گیا تو اس شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپنے مجھکو تکلیف دی مجھے اسکا بدلہ دیجیے۔ آپنے وہ لکڑی جو آپکے دست مبارک میں تھی اسکو دیدی اور فرمایا کہ تم اپنا بدلہ لے لو پس اس شخص نے آپکے شکم مبارک کا بوسہ لیا اور کہنے لگا کہ میں نے معاف کیا تاکہ آپ اسی کے عوض میں قیامت کے دن میری شفاعت کر دیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ یہ عبداللہ ابن جبیر وہی ہیں جنھوں نے ابو عقیل سے روایت کی ہو۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن النعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ امرء القیس کا دوسرا نام برک ہو وہ بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک ابن اوس کے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر میں شریک تھے غزوۂ احد میں شہید ہوے۔ یہ بھائی ہیں خوات ابن جبیر کے جو صاحب ذات النحیین[1] کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے دن عبداللہ کو تیر اندازوں پر جو پچاس آدمی تھے سردار بنا دیا تھا اور فرما دیا تھا کہ تم لوگ اس جگہ سے نہ ہٹنا اگرچہ تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں مگر جب مشرکوں نے شکست کھائی تو لوگ عبداللہ بن جبیر کو چھوڑ کر غنیمت لینے کو چلے تو عبداللہ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا کیا جواب دوگے (مگر انھوں نے نہ مانا) آخرش انکو چھوڑ کر سب چلے گئے پس اتنے میں مشرکوں نے آکر انکو شہید کر دیا انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

---

[1] انکو صاحب ذات النحیین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ایک عورت جسکا لقب ذات النحیین تھا انکا واقعہ انکے ساتھ ہوا وہ واقعہ یہ ہو کہ بنی تیم کی ایک عورت زمانۂ جاہلیت میں گھی بیچنے کے لیے دو مشک گھی کی لیکے گھر سے چلی اثناء راہ میں خوات ابن جبیر ملے انھوں نے اس عورت کے حسن و جمال کو پسند کیا اور قریب جاکر کہا کہ تم مجھے اس گھی کا نرخ بتا دو میں بھی خریدوں گا نرخ طے ہو جانیکے بعد خوات نے کہا مجھے گھی کی بانگی دکھاؤ اس نے ایک مشک کھول کر دکھائی انھوں نے گھی دیکھا بعد اسکے وہ مشک بغیر بند کیے ہوے اس عورت کو پکڑا دی اور دوسری مشک کھولی اور وہ بھی اس عورت کو پکڑا دی تب اسکے دونوں ہاتھ پھنس گئے تو خوات نے اس سے مقاربت کی اور بعد فراغت کے بھاگ گئی یہ قصہ انکا مشہور ہو گیا پھر خوات اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کی طور پر انسے فرمایا کرتے تھے کہ اے خوات تمہارا خریدار کیونکر ہوا تھا اور آپ مسکراتے تھے یہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ میں اس فعل سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرۃ بن مرۃ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ - انکی کنیت ابو محمد ہے - اسدی ہین انکی والدہ اُمیمہ بنت عبد المطلب ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین - یہ (قبیلہ) بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے (مگر اسمین کوئی مخالفت نہین اس لیے کہ) جب حرب بن امیہ کے حلیف ہونگے تو عبد شمس کے بھی (ضرور) حلیف ہونگے - اسواسطے کہ عبد شمس اُسی قبیلہ کے آدمی ہین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دار ارقم مین چھپے ہین اس سے پہلے عبد اللہ اسلام لا چکے تھے - یہ اور انکے دونون بھائی ابو احمد اور عبید اللہ اور انکی بہنین زینب بنت جحش جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین اور ام حبیبہ بنت جحش اور حمنہ بنت جحش یہ سب دونون دفعہ ہجرت کرکے حبش مین گئین تھین - عبید اللہ وہین حبش مین نصرانی ہوکر مرے (انکے بعد) انکی بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان وہین حبش مین تھین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے نکاح کر لیا - (جب) عبد اللہ مع اپنے اہل وعیال اور بھائی کے مدینہ مین ہجرت کرکے گئے تو عاصم بن ثابت کے مکان پر اُترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک سریہ کا سردار بنا دیا بقول بعض یہ سب سے پہلے سردار ہین جنکو رسول خدا نے مقرر کیا اور انکی غنیمت بھی پہلی غنیمت ہے جسکو مسلمانون نے لیا - انھین نے مال غنیمت کو پانچ حصون پر تقسیم کرکے بقیہ کو تقسیم کر دیا اور ایک کو بیت المال کے لیے رکھ لیا) پس پہلا خمس اسلام مین اُسی دن ہوا - غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے - اسحاق بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن جحش نے (میرے والد) سعد سے غزوۂ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالی سے دعا کرین - چنانچہ دونون ایک جانب ہو گئے (پہلے) سعد نے دعا کی کہ اے خدا جسوقت مین کل دشمنون سے ملون تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے کر جو (حملہ مین) سخت ہو اور اُسکا رعب غالب ہو پس مین اُس سے لڑون اور اُسکو تیری راہ مین قتل کر دون اور اُسکے ہتھیارون کو لیلون اسپر عبد اللہ بن جحش نے آمین کہی اُسکے بعد خود یہ دعا کی کہ اے خدا کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو (حملہ مین) سخت ہو اور اُسکا رعب غالب ہو - اُس سے مین تیرے لیے مقاتلہ کرون اور وہ مجھسے مقاتلہ کرے وہ غالب آکر مجھکو قتل کر دے اور مجھکو پکڑکر میری ناک کان کاٹ دے پس جسوقت مین تیرے حضور مین حاضر ہون تو تو مجھسے پوچھے کہ اے عبد اللہ کسکی راہ مین تمھاری ناک اور تمھارے دونون کان کاٹے گئے ہین مین عرض کرون کہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ مین - پس جواب مین تو یہ کہے کہ تمنے سچ کہا - سعد کہتے تھے کہ عبد اللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لیے کہ اخیر دن مین مینے انکی ناک اور دونون کانون کو دیکھا کہ ایک تاگے مین معلق تھے - ہمین ابو القاسم یعنے یحیی بن اسعد بن یحیی بن یونس ارخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب ابن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین یعنے محمد بن احمد بن علی ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنے

ابراہیم بن محمد بن الفتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف یعنی محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عثمان یعنی سعید بن احمد بن نعیم اصبحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میںنے ابن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان ابن عیینہ نے علی بن زید بن جدعان سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن جحش نے غزوۂ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے خدا مین تجھے قسم دلاتا ہون کہ جب مین کل دشمن سے مقابلہ کرون تو وہ مجھکو قتل کر دے اور میرے پیٹ کو چاک کرے اور میری ناک کان کاٹ لے پھر جسوقت مین تجھسے ملون تو تو مجھسے پوچھے کہ کس کی راہ مین تمھاری یہ حالت ہوئی مین عرض کرون کہ تیری راہ مین۔ چنانچہ انکا دشمنون سے مقابلہ ہوا اور انھون نے انکو قتل کر دیا اور جو جو انھون نے کہا تھا سب کیا ابن مسیب کہتے تھے کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ عبد اللہ کی اخیر قسم کو پورا کریگا جیسا کہ پہلی قسم کو پورا کیا ہو۔ زبیر بن بکار نے موفقیات مین بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد کے دن ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عرجون یعنے کھجور کے درخت کی ایک شاخ دیدی۔ پس وہ اُنکے ہاتھ مین تلوار ہو گئی (اُسی دن سے) وہ عرجون کے لقب سے مشہور ہوے یہ تلوار برابر لوگون کے پاس رہی یہانتک کہ بغا ترکی کے ہاتھ دو سو دینار کو فروخت کی گئی جس نے انکو غزوۂ احد مین شہید کیا وہ ابو حکم بن اخنس ابن شریق ثقفی تھا اُسوقت انکی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ یہ اور انکے ماموں حمزہ بن عبد المطلب ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ عبد اللہ بن جحش کے ترکہ کے متولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوے تھے پس آپنے انکے لڑکے کے لیے خیبر کا مال خرید لیا۔ عبد اللہ کو لوگ مجدع فی اللہ کہتے تھے زبیر ابن بکار نے حسن بن زید بن حسن بن علی سے نقل کر کے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابن ہشام کو غارت کرے وہ اللہ کا ادب نکرتا تھا۔ مین ایک روز اپنے والد کے ہمراہ اس گھر یعنے دار ارقم مین داخل ہوا اور ہشام بن عبد الملک ابن مروان نے انکو یعنے اپنے لڑکے کو حکم دیا تھا کہ لوگون کا وظیفہ مقرر کر دو اسنے مین عبد اللہ مجدع فی اللہ کے لڑکے اُنکے پاس آئے اور انھون نے اپنا نسب بیان کیا اور وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی مگر ابن ہشام نے انکا وظیفہ مقرر نکیا حالانکہ اگر کوئی شخص (اپنے شرف کی وجہ سے) آسمان پر اُٹھایا جاتا تو عبد اللہ کے لڑکے بیشک اسی قابل تھے کہ اپنے والد کے شرف کی وجہ سے آسمان پر اُٹھا لیے جاتے (پھر بھی ابن ہشام نے انکا وظیفہ نہ مقرر کیا) اور ابن ابی عجراۃ کندی کا وظیفہ مقرر کر دیا اس لیے کہ انھون نے یہ کہا تھا کہ مین تمھارے چچا عمارہ بن ولید بن مغیرہ کے ساتھ رہا ہون۔ پس انھون نے یہ جواب دیکر کہ بیشک ساتھ رہنا تمکو نفع دیگا وظیفہ مقرر کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جد بن قیس۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو۔ یہ خاندان بنی سلمہ سے ہین جو انصار کا ایک قبیلہ ہے۔

غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے - ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ان لوگون کے نام بین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ بیان کیا ہو کہ قبیلۂ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن بنی خنسار بن سنان بن عبید سے عبداللہ بن جد بن قیس بن خنسا بھی تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جدعاء - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکے والد کا نام ابوحمساء ہو - ابوعمر نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ کنانی ہین اور بعض لوگ اسکے قائل ہین کہ تمیمی ہین اور بعض نے کہا ہو کہ عبدی ہین - ان سے عبداللہ بن شقیق نے حدیث روایت کی ہو ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے انھون نے عبداللہ بن جدعاء سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ میری امت کے ایک آدمی کے شفاعت سے اتنے لوگ جنت مین داخل ہونگے جو قبیلۂ تمیم کے لوگون سے زائد ہونگے - عبداللہ بن جدعاء کہتے تھے کہ مینے عرض کیا (یا رسول اللہ) کیا وہ شخص آپکے سوا کوئی دوسرا ہوگا آپنے جواب دیا (ہان) میرے سوا دوسرا ہوگا اس حدیث کو ایسا ہی بشر بن فضل اور (امام) ثوری اور ابن علیہ اور یزید بن زریع اور علی بن عاصم نے خالد سے انھون نے عبداللہ بن قیس سے نقل کرکے روایت کیا ہو اور عبداللہ بن جدعاء سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کب نبی ہوے تو آپنے جواب دیا جب آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان مین تھے (یعنی پیدا بھی نہوے تھے) - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد - خفاجی - خفاجہ بیٹے ہین عمرو بن عقیل کے انکو ابونعیم نے بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے انکا نسب یون بیان کیا ہو عبداللہ بن جراد بن المنتفق بن عامر بن عقیل عقیلی - یہ صحابی ہین انکے اس نسب کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہو - انکا شمار اہل طائف مین ہو - ان سے انکے بھتیجے یعلی بن اشدق نے حدیث روایت کی ہو - ہمین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زاہر بن طاہر شحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین یعنی محمد بن علی ہاشمی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوحفص یعنی عمر بن احمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عیسی بن سکین بلدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لبید شاعر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مصرعے پڑھکر سنائے تو آپنے اول مین یہ فرمایا کہ تمنے سچ کہا اور دوسرے مین یہ فرمایا

کہ تمنے غلط کہا وہ دونون مصرعے یہ تھے سلہ

الا کل شئی ما خلا اللہ باطل و کل نعیم لا محالۃ زائل

پہلے کے بعد تو آپنے فرمایا کہ تمنے سچ کہا اور دوسرے کے بعد آپنے فرمایا کہ تمنے غلط بیان کیا اس لیے کہ جنت کی نعمتین ہمیشہ رہنے والی ہین اور یعلی بن اشدق نے انسے یہ بھی روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے اُس ذمی پر ظلم کیا جو اپنا جزیہ ادا کرتا ہو اور اپنی ذلت کا مقر ہو تو مین اُس شخص کا دشمن ہون - عبد اللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق کے سوا اور کسی نے روایت نہین کی اور وہ ضعیف ہین چنانچہ ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ یعلی بن اشدق ضعیف الراوی ہین وہ ایک دیہاتی آدمی تھے - لوگون سے پوچھا کرتے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزء بن انس بن عامر بن علی سلمی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہو - نائل بن مطرف بن رزین بن انس نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ جب اسلام کی فتح ہوئی (اسوقت) ہمارا ایک کنوان وادیہ مین تھا جس مین (انکے لیے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے مجھکو ایک تحریر لکھکر دیدی - اور اسی کو یحیی بن یونس شیرانی نے عبد السلام بن عمر سے انھون نے نائل بن عبد الرحمن بن عبد اللہ جزء بن انس سے روایت کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے باپ دادون سے انھون نے عبد اللہ بن جزء سے روایت کرکے بیان کیا کہ اس تحریر کی ابتدا یہ تھی - ان ہذا الکتاب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزء زبیدی - انکو ابو بکر بن ابی علی نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور انھون نے حیوۃ بن شریح سے انھون نے عقبہ بن مسلم سے انھون نے عبد اللہ بن جزء زبیدی سے نقل کرکے روایت کی وہ کہتے تھے ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا اسوقت ہم مسجد مین تھے اتنے مین نماز شروع ہو گئی پس کسی نے بجز کنکریون مین ہاتھ پونچھنے کے اور کچھ نکیا - انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہو اور کہا ہو کہ انکو لوگون نے ایسا ہی بیان کیا ہو - مگر صحیح یہ ہو کہ یہ عبد اللہ حارث بن جزء کے بیٹے ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر ذی الجناحین بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی - یہ صحابی ہین - انکی والدہ

سلہ ترجمہ - ہان ہر چیز سوا اللہ (عزوجل) کے ماسوا جو ہین سب باطل ہین - اور جتنی نعمتین ہین سب بالآخر زائل ہونیوالی ہین ۱۲

اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں انکی پیدائش حبش میں ہوئی تھی (اس لیے کہ) انکے والدین رضی اللہ عنہما ہجرت کرکے حبش میں
گئے تو یہ وہاں پیدا ہوئے - پس حبش میں سب سے پہلے مسلمان ہوکر پیدا ہونے والے یہی ہیں یہ (وہاں سے) اپنے والد کے
ہمراہ مدینہ میں گئے - محمد بن ابی بکر صدیق اور یحییٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے یہ اخیافی بھائی ہیں - انھوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں و نیز انھوں نے اپنی والدہ اسماء اور اپنے چچا علی بن ابی طالب سے
حدیث روایت کی ہے اور ان سے انکے لڑکے اسمعیل اور اسحاق اور معاویہ اور محمد بن علی بن حسین اور قاسم بن محمد اور عروہ بن
زبیر اور شعبی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہیں جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت عبداللہ دس
سال کے تھے - ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
احمد بن منیع اور علی بن حجر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے انھوں نے اپنے والد سے
انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جسوقت جعفر کے موت کی خبر
آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جعفر کے اہل و عیال کے لیے کھانا طیار کرو اس لیے کہ ان لوگوں کو (آج) ایسی خبر پہنچی
ہے جو سب کاموں سے) اُن سب کو باز رکھنے والی ہے - اور ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ موصلی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہدی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے حسن بن سعد سے جو حسین بن علی بن عبداللہ بن جعفر کے غلام تھے روایت کرکے
بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھکو اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بٹھلا لیا اور آہستہ سے مجھکو
ایک حدیث بتلائی جسکو میں کسی سے بیان نہیں کرتا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے وقت پردہ کے لیے ریگستان کے
ٹیلہ کو پسند فرماتے تھے یا دیواروں کو پس (حسب عادت مبارک) ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اُس باغ میں
ایک (بھوکا) اونٹ (بندھا) تھا اُس اونٹ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چیخنے لگا اور اُسکی دونوں آنکھوں سے
پانی جاری ہوا (اسکو دیکھکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے نزدیک تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اُسکی پیٹھ پر اُسکے سر سے
کوہان تک اور اُسکے دونوں مونڈھوں تک پھیر دیا پس وہ چپ ہو گیا - اُسکے بعد آنحضرت نے دریافت کیا کہ یہ کسکا اونٹ ہے -
اتنے میں انصار کا ایک جوان شخص آیا اور اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم اس جانور کے متعلق
خدا سے خوف نہیں ہوتا کہ اُسنے تمکو اسکا مالک بنا دیا ہے اور تم اسکو بھوکا رکھتے ہو) اسنے (مجھسے) شکایت کی ہے کہ تم (سوار ہوکر)
اسکو دوڑاتے ہو اور (پھر بھی) بھوکا رکھتے ہو - ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کرکے
روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتوں میں بہتر مریم بنت عمران ہیں اور عورتوں میں

بہتر خدا بخیر بخشے انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن جعفر ایک کریم اور سخی اور بردبار شخص تھے انکو لوگ بحر الجود کہا کرتے تھے۔ ہمیں ابو محمد
یعنی قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن علی
ابن احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ابی الحدید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابوبکر نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن ربیعۃ بن زبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن قاسم بن خلاد نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں اصمعی نے عمری وغیرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر نے زبیر بن عوام کو دس لاکھ درم
قرض دیے پس جب زبیر شہید ہوئے تو انکے لڑکے عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ میں نے اپنے والد کے وصیت نامہ میں
لکھا ہوا دیکھا ہو کہ انکا دس لاکھ درم آپکے ذمہ چاہیے عبداللہ بن جعفر نے جواب دیا ہاں بیشک (وہ سچے ہیں) جب تم چاہو گنتی وصول
کرلو اسکے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ اے ابو جعفر مجھکو وہم ہوگیا تھا وہ مال
آپ ہی کا انکے ذمہ تھا اسپر ابو جعفر نے جواب دیا (نہیں) اب وہ مال انہیں کا ہی (یعنی میں نہیں لونگا) عبداللہ بن زبیر نے کہا میں
اسکو گوارا نہیں کرتا (کہ آپ نہ لیں) اسپر پھر ابو جعفر نے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو وہ مال انہیں کا ہو (وصیت کی ضرورت نہیں) اور اگر تم
اسکو بہتر نہیں سمجھتے تو میں انھیں مہلت دیتا ہوں تم جب چاہو ادا کرو اور اگر تم اسے بھی پسند نہیں کرتے تو میرے ہاتھ انکا کوئی
مال فروخت کردو عبداللہ بن زبیر نے (اسکو پسند کیا اور) کہا کہ میں ضرور کوئی چیز آپکے ہاتھ فروخت کرونگا مگر ذرا پہلے اسکی
قیمت کرالوں پس وہ گئے اور قیمت کراکر ابو جعفر کے پاس آئے اور کہا کہ میں بہتر سمجھتا ہوں کہ آپ ہی خود چلیں اور کسی دوسرے کی
جانیکی ضرورت نہیں لہذا عبداللہ ابو جعفر انکے ہمراہ گئے اور عبداللہ بن زبیر نے انکو ایک ویران زمین دیدی اور اسکی قیمت انسے بیان
کردی جب اس سے فارغ ہوگئے تو عبداللہ بن جعفر نے اپنے غلام سے اسی جگہ اشارہ کرکے کہا کہ اس جگہ مصلیٰ بچھادو چنانچہ اس
غلام نے اسی جگہ ایک غیر ہموار زمین میں مصلیٰ بچھادیا۔ اسپر عبداللہ بن جعفر نے دو رکعت نماز نہایت ہی طویل سجدہ کیساتھ پڑھی
اور دعا کی جب دعا وغیرہ سے فارغ ہوئے تو آپنے غلام کو حکم دیا کہ میرے سجدہ کی جگہ کو کھودو چنانچہ اسنے کھودا پس یکایک اسمین
پانی کا چشمہ نکل آیا۔ عبداللہ بن زبیر نے اسکو دیکھکر کہا کہ میری زمین واپس کردیجیے تو عبداللہ بن جعفر نے جواب دیا کہ یہ تو
دعا اور اسکی قبولیت کہاں جائیگی میں (ہرگز) واپس نکرونگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور جب انکے قبضہ میں وہ زمین آگئی تو انکا پیدا
ابن زبیر کے زمانہ کے اعتبار سے بہت کچھ زیادہ آباد ہوگئی۔ عبداللہ بن جعفر کے جود و کرم اور تحمل و بردباری کے اسقدر واقعات
ہیں کہ انکا احاطہ نہیں ہوسکتا انکی وفات مدینہ میں جحاف کے سال سنہ ۸۰ ہجری میں ہوئی تھی اسوقت حاکم مدینہ ابان بن عثمان
تھے انھوں نے خود آکر انکے غسل اور تجہیز و تکفین میں شرکت کی لونڈیاں انکے تخت کے پیچھے تھیں اور انھوں نے اپنے گریبانوں
کو چاک کرڈالا تھا۔ بہت بڑا اژدحام انکے جنازہ پر تھا ابان بن عثمان نے انکے جنازہ کو اٹھایا اور بقیع تک برابر ساتھ رہے

انکی دونون آنکھون سے آنسو بہہ رہے تھے اور کہتے تھے واللہ تم بہت اچھے آدمی تھے تم مین کوئی برائی نہ تھی واللہ تم شریف اور بہت ہی بھلائی اور صلہ رحم کرنیوالے آدمی تھے ۔ سال جحاف کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ (جحاف کے معنی سیلاب کے ہین) اُس سال مدینہ مین بہت بڑا سیلاب آیا تھا جسمین بہت سے حجاج اور اونٹ مع اسباب کے بہہ گئے تھے اِنکے جنازہ کی نماز ابان بن عثمان نے پڑھائی ۔ انکی قبر پر (بعد مین) یہ دو شعر لکھے ہوے دیکھے گئے

اشعار

مقیم الی ان یبعث اللہ خلقہ لقاؤک لا یرجی وانت قریب
تزید بلی فی کل یوم ولیلۃ وتنسی کما تبلی وانت حبیب

بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات ۸۴ھ مین ہوئی تھی مگر پہلا قول اکثرون کا ہو مدائنی نے کہا ہو کہ اسوقت انکی عمر نوے سال کی تھی اور بعض کا بیان ہو کہ ۹۱ سال کی تھی اور بعض اسکے قائل ہین کہ اسوقت ۹۲ سال کی عمر تھی ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حمزہ ہی ۔ یہ بدوی ہین ۔ انسے انکی لڑکی حمزہ نے حدیث روایت کی ہو اور وہ بھی صحابیہ ہین چنانچہ وہ کہتی تھین کہ مجھکو میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے اور یہ عرض کیا کہ میری اس لڑکی کے لیے دعا برکت کر دیں پس آپنے مجھکو اپنی گود مین بٹھال لیا اور اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا ۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہم بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی قریشی عدوی ۔ یہ عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہین فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ملک شام مین غزوہ کے لیے گئے اور بمقام اجنادین شہید ہوے ۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیم بن الحارث بن الصمۃ بن زید مناۃ بن حبیب اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ صمہ بیٹے ہین عمرو بن جموح بن حرام بن غنم ابن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج کے ۔ انصاری ہین سلمی ہین ۔ انکی کنیت ابو جہیم ہی یہ معاذ اور خراش فرزندان صمہ کے بھتیجے ہین اور ابی بن کعب کے بھانجے ہین ۔ انسے بشیر بن سعید اور عمیر نے جو ابن عباس کے غلام تھے حدیث روایت کی ہو ۔ یزید بن خصیفہ نے مسلم بن سعید سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھے ابو جہیم نے خبر دی کہ دو شخصون نے ایک آیت مین اختلاف کیا اور دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ صحیح کون ہی تو آپنے جواب دیا کہ بلا شبہ قرآن سات لغتون مین نازل کیا گیا ہو پس تم لوگ ہرگز قرآن مین نہ جھگڑو اس لیے کہ قرآن مین جھگڑنا (موجب) کفر ہو جاتا ہو

۱؎ ترجمہ اسوقت تک کہ اللہ اپنی مخلوق کو مبعوث فرمائے (تم گور مین) رہو گے تمہاری ملاقات کی امید نہین حالانکہ تم قریب ہو ہر روز و شب تمہارا جسم گھٹتا چلا جائیگا اور جیسے جیسے تمہارا جسم گھٹیگا تمہاری یاد بھی فراموش ہو جائیگی حالانکہ تم دوست ہو ۱۲

اور یہ حدیث یزید بن بشر بن سعید سے بھی مروی ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ انکی کنیت ابو اسحاق ہے۔ انکا تذکرہ عسکری اور ابوبکر بن ابی علی وغیرہما نے صحابہ میں کیا ہے۔ ہمام نے قتادہ سے انھوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حلّہ ستائیس اونٹنی کے عوض میں خرید کیا تھا اور اسکو پہنا بھی کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبد اللہ حارث بن نوفل کے بیٹے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ کیا جائیگا ان عبد اللہ کا پورا نسب یہ ہے۔ عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ ہاشمی ہیں مدینہ کے رہنے والے تھے بعد کو بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا تو بصرہ والوں نے بالاتفاق انکو پسند کیا اور سب نے ملکر اپنا سردار بنا لیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ انکے والد ہاشمی ہیں اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے ہیں اس لیے کہ انکی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب ہیں اور ان لوگوں نے خلیفہ وقت کے متعلق بھی بیان کیا کہ وہ بھی ہمارے کام سے راضی ہے انکا لقب ببہ ہے انکی کنیت انکے لڑکے اسحاق کی وجہ سے ابو اسحاق ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے مگر انکی حدیث مرسل ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور انھوں نے حضرت عمر اور عثمان اور علی اور عباس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے انکے دونوں لڑکے اسحاق اور عبد اللہ اور سلیمان بن یسار اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور شعبی اور عمر بن عبد العزیز نے حدیث نقل کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن اسد بن جندل بن عامر بن مالک بن تیم بن الدول بن حل بن عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ۔ بعض نے انکے دادا کا نام اسید بیان کیا ہے انکی کنیت ابو فاطمہ ہے۔ عدوی ہیں انکا شمار بصریین صحابہ میں تھا۔ انکے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ انکا نام عبد اللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تمیم بن اسد ہے۔ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں انکا تذکرہ پوری طرح کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن امیۃ الاصغر بن عبد شمس۔ لوگ حارث کو ابن علیہ بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ امیہ اصغر کی اولاد کو امیہ کی والدہ عبلہ کی طرف منسوب کر کے عبلات بھی کہتے ہیں۔ عبد اللہ نے بڑی عمر پائی تھی یہاں تک کہ انھوں نے بڑھاپے میں حضرت

معاویہ کے خلافت کا زمانہ پایا تھا چونکہ عبد شمس انکے قریبی رشتہ کے تھے لہذا مکہ میں انکا مکان عبد اللہ کو وراثتاً ملا جب حضرت معاویہ اپنی خلافت کے زمانہ میں حج کے لیے مکہ میں تشریف لے گئے تو اس مکان میں بھی گئے اور اسکو دیکھنا شروع کیا پس یہ تلوار لیکر انکے مارنیکو نکل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تمہارا برا کرے کیا تمکو خلافت کافی نہیں ہو کہ یہاں آکر اب مکان چھیننے کی فکر کرتے ہو۔ پس اسکے بعد حضرت معاویہ ہنستے ہوئے اس مکان سے نکل کر چلے گئے یہ والد ہیں ثریا بنت علی بن عبد اللہ کے جنکے ساتھ عمر بن ابی ربیعہ کو عشق تھا۔ اسکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن اوس۔ عارم۔ ابوالفضل نے ابن مبارک سے انھون نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبد الملک بن مغیرہ سے انھون نے عبد الرحمن بن بیلمانی سے انھون نے اوس سے انھون نے عبد اللہ بن الحارث بن اوس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی حج کرے یا عمرہ تو چاہیے کہ چلتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ اوس کہتے تھے اس حدیث کو سنکر حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو تم نے مجھے پہلے سے یہ حدیث کیون نہ بیان کی انکے علاوہ اس حدیث کو اور لوگون نے ابن مبارک سے نقل کرکے بیان کیا ہو مگر ان لوگون نے ابن بیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے روایت کرکے بیان کیا ہو ونیز اس حدیث کو محاربی نے حجاج سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہو اور وہ صحیح ہو۔ ابن ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے ابوعیسیٰ تک ہمکو خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن عبد الرحمن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محاربی نے حجاج بن الحارث انھون نے عبد الملک بن مغیرہ سے انھون نے عبد الرحمن بن بیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث ابن عبد اللہ بن اوس سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا تھا انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ باہلی۔ انکی کنیت ابو مجیبہ ہو انکی حدیث صوم کے متعلق مشہور ہو۔ ابوعبد اللہ بن علی بن بحر بلخی نے مفردات صحابہ میں بیان کیا ہو کہ انکا نام عبد اللہ بن الحارث ہو مگر ابن مندہ وغیرہ نے انکو ان لوگون میں بیان کیا ہو جنکا نام معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معدیکرب بن عمرو بن عسیم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید زبیدی۔ زبید یمن کے قبیلے کے

قبیلہ عبد قیس ہی میں سے ایک صباح ہیں۔ اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انھوں نے ابن حبیب اور کلبی سے نقل کرکے انکے نسب کو ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور میں جس روایت کو جمہرہ کلبی کے متعلق خیال کر رہا ہوں وہ روایت ان ابن حبیب کی ہے جنکو میں نے عبداللہ بن [illegible] بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے جو عنقریب ذکر کیے جائینگے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ انکی کنیت ابو [illegible] ہے۔ عدوی ہیں انکا تذکرہ تمیم بن اُسید اور عبداللہ بن حارث بن اسد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر انکا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن ابی ضرار۔ ابو ضرار کا نام حبیب ہے وہ بیٹے ہیں حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ کے جو مصطلق کے لقب سے مشہور تھے۔ انکے مصطلق کہلانے کی وجہ یہ تھی کہ (مصطلق کے معنی خوش گلو کے ہیں اور) انکی آواز اچھی تھی۔ جذیمہ بیٹے ہیں سعد بن کعب ابن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو مزیقیہ بن عامر کے جنکا لقب ماء السماء تھا۔ لوگ عمرو بن ربیعہ کی اولاد کو خزاعہ کہتے ہیں۔ عبداللہ بھائی ہیں حضرت جویریہ بنت حارث کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ بنی مصطلق کے لوگ آئے تھے انہیں میں عبداللہ بھی تھے۔ یہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور راستہ میں کسی جگہ توشہ دان جو انکے ہمراہ تھا اور ایک سیاہ فام لونڈی گم ہوگئی۔ جب آپکے حضور میں پہونچے تو آپنے سب قبیلہ والوں کو دیکھ بھالکر فرمایا کہ تم کیا اچھی چیز لائے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو کچھ نہیں لائے تو آپنے فرمایا توشہ دان اور سیاہ لونڈی کہاں ہے جو فلاں جگہ غائب ہوگئی ہیں انہوں نے یہ عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ معبود ہے اور آپ اسکے رسول ہیں واللہ میرے ساتھ کوئی تھا اور نہ کوئی مجھے بتاتا کرکے آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسکے بعد عبداللہ اسلام لے آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ تم ہجرت کرکے بمقام برک الغماد چلے جاؤ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ انکا نام (پہلے) عبد شمس تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھدیا۔ عبداللہ کی وفات (بمقام) صفراء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ہوئی اور آنحضرت نے انکو قمیص مبارک میں کفنا دیا اور آپنے (اسوقت) یہ فرمایا کہ یہ سعید تھے انکو انکی سعادت نے اٹھا لیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ انکو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن مومل - قریشی عدوی - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوے تھے مگر صحابی نہیں ہیں انکی اولاد میں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن حارث بن عمر ہیں وہ خوارج کی راے کو پسند کرتے تھے اور قدیم کے دن عبد اللہ ابن یحیی کندی کے ساتھ کہ جنکو لوگ طالب حق کہتے تھے اتفاق کرکے آئے تھے اور اپنی قوم سے مقاتلہ کرتے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عویمر - انصاری اور بعض لوگوں نے مزنی کہا ہے - انسے محمد بن نافع بن عجیر نے حدیث روایت کی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پھوپھی جہیمہ بنت عویمر کے بارہ میں وہی حکم فرمایا تھا جو حکم پہلے مسلمانوں کی عورت کے لیے فرما چکے تھے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم - قریشی سہمی - یہ سائب کے بھائی ہیں - ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے واقدی اور ابن اسحاق نے انکے نسب میں بجاے سعد کے سعید بیان کیا ہے - انکو ابو عمر نے کہا ہے حبش میں ہجرت کرکے گئے تھے اور شاعر بھی تھے یہ وہی ہیں جو مبرق کے لقب سے بوجہ اس شعر کے مشہور تھے شعر

اذا انا لم ابرق فلا یسعنی ف۱   من الارض برذو فضاء ولا بحر

اسی قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے

وتلک قریش تجحد اللہ ربہا ف۲   کما جحدت عاد و مدین و الحجر

یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ان اشعار میں جو حبش میں کہے گئے تھے عبد اللہ بن حارث بن قیس بن عدی کے بھی اشعار ہیں جب انھوں نے حبش میں امان پائی تو نجاشی کے وزیر وزرا کی تعریفیں کیں اور بلا خوف و خطر اللہ کی عبادت کرنے لگے اپنے دین میں کسی سے خوف نہیں کرتے تھے پس (اسوقت) انھوں نے چند اشعار کہے انکے بعض شعر یہ ہیں ف۳

انا وجدنا بلاد اللہ واسعۃ   تنجی من الذل والمخزاۃ والہون

فلا تقیموا علی ذل الحیاۃ و لا   خزی الممات و عتب غیر مامون

ف۱ ترجمہ اگر میں اپنی تلوار نہ نکالوں تو مجھ کو کوئی حکایت والی زمین جگہ نہیں دیگی خواہ خشکی ہو یا تری ہو ۱۲ ف۲ ان قریشیوں نے بھی اپنے پروردگار یعنی اللہ کا انکار کیا ہے جس طرح قوم عاد اور اہل مدین اور اہل حجر نے کیا تھا ۱۲ ف۳ ترجمہ ہمنے خدا کے شہروں کو بہت وسیع پایا کہ وہ ذلت و رسوائی اور خواری سے نجات دیتے ہیں پس اے لوگو تم ذلت کی زندگی پر قائم نہ رہو اور نہ موت کی ذلت پر اور نہ ایسی حالت پر جس میں عتاب کا اندیشہ ہو امن نہو ۱۲

انا اطعنا رسول اللہ واطرحوا قول النبی وما تواقی الموازین

عبد اللہ بن حارث اور انکے بھائی سائب بن حارث غزوۂ طائف کے دن شہید ہوے یونس نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہو نیز اسکو عروہ نے بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ اور انکے بھائی ابوقیس غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے پس اُسی دن سے بنی حارث کی اولادون کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ قریشی ہاشمی۔ یہ اور انکے والد صحابی تھے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انھون نے آنحضرت کا زمانہ پایا تھا اور انکے والد صحابی تھے۔ انکی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پہلے یہ پیدا ہوے تھے انکو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لیگئے تو آپنے اپنے منہ سے چھوہارا چبا کر انکے تالو مین لگا دیا اور انکے لیے دعا فرمائی۔ کنیت انکی ابو محمد ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو اسحاق لقب انکا ببّہ ہو یہ لقب اسوجہ سے ہوا کہ انکی والدہ بچپن مین انکو کھلایا کرتی تھین اور کہتی تھین شعر

لأُنکحن ببّہ جاریۃ خدبّہ مکرمۃ محبّہ تجب اہل الکعبہ

یہی ہین جنکو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل بصرہ نے ملکر اپنا سردار بنالیا تھا اُسوقت تک کے لیے جب تک کہ لوگ کسی خلیفہ کی خلافت پر متفق ہون اُنکے سردار بنانے کی وجہ یہ تھی کہ انکے والد بنی ہاشم سے تھے اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے تھین پس لوگون نے یہ خیال کیا کہ جو خلیفہ ہوگا وہ انکی سرداری سے خوش رہیگا۔ پھر یہ عبد اللہ بصرہ ہی مین رہے اور ۸۴ھ میں بمقام عمان وفات پائی عمان جانیکی وجہ یہ ہوئی کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ تھے جب ابن اشعث نے حجاج کی بیعت توڑی اور اُس سے جنگ کی تو ابن اشعث کو شکست ہوئی پس عبد اللہ عمان کی طرف بھاگ گئے اور وہین وفات پائی۔ علی بن مدینی نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عمر اور عثمان اور علی اور ابن عباس اور صفوان بن امیہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہو یہ ثقہ معتبر شخص تھے ان سے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبید اللہ اور اسحاق اور عبد الملک بن عمیر وغیرہم نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انکا نام اسطرح بیان کیا ہو عبد اللہ بن حارث ابو اسحاق۔ انکا تذکرہ اور جو کچھ اسکے متعلق باتین تھین اوپر بیان ہو چکی ہین

لہ ترجمہ ... ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرلی ہو اور ان لوگون نے نبی کے قول کو چھوڑ دیا ہو یہ لوگ قیامت کے دن نقصان میں رہینگے ۱۲ سلہ ترجمہ میں ببہ کا نکاح کسی فربہ لڑکی سے کرونگی جو عزت دار اور (اپنے شوہر سے) محبت کرنے والی ہوگی اور حسن و جمال مین تمام اہل مکہ سے فائق ہوگی ۱۲

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو لیکن لوگوں نے کہا ہو کہ انکی حدیث مرسل ہو اور یہ صحابی نہیں ہیں واللہ اعلم ہاں اتنا ضرور ہو کہ انکی پیدایش آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو یہ ابوجہل بن ہشام کے بھتیجے ہیں اور انکے والد مشہور شخص ہیں۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن ہیشتہ بن حارثہ بن امیہ بن معاویہ بن مالک انصاری۔ یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور انکی کوئی اولاد باقی نہ رہی اور انکے بھائی عمرو بن حارثہ بھی غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور انکی بھی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن النعمان انصاری۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہو۔ یہ اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن حارثہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ جب صفوان بن امیہ ہجرت کرکے مدینہ میں گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تم کسکے مکان پر اترے ہو انھوں نے جواب دیا کہ عباس بن عبدالمطلب کے مکان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہت بڑے قریشی کے یہاں ٹھیرے ہو جو کہ قریش کے ساتھ بہت محبت رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حبشی خثعمی۔ [illegible] صحابی ہیں [illegible] اور عبید بن عمیر [illegible]
ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی سلیمان نے علی ازدی سے انھوں نے عبید بن عمیر سے انھوں نے عبداللہ حبشی سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہو تو آپنے جواب دیا کہ وہ ایمان جس میں کسی طرح کا شک نہ ہو اور وہ جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور انھوں نے پھر آپسے دریافت کیا کہ نمازوں میں سب سے افضل کون نماز ہو تو آپنے فرمایا کہ وہ نماز جس میں قیام دیر تک ہو پھر آپسے دریافت کیا کہ صدقوں میں افضل صدقہ کون ہو تو آپنے جواب دیا کہ بخیلی کو چھوڑ دینا پھر آپسے پوچھا کہ افضل ہجرت کون ہو تو آپنے فرمایا کہ افضل مہاجر وہ شخص ہو کہ جتنی چیزیں اللہ نے اسپر حرام کی ہیں سب کو چھوڑ دے۔ پھر آپسے عرض کیا کہ افضل جہاد کون ہو تو آپنے فرمایا کہ افضل مجاہد وہ شخص ہو جو اپنا مال و جان دیکر کافروں سے لڑے انکے بعد آپسے دریافت کیا کہ سب سے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی۔ ابو حدرد کا نام سلامہ ہے وہ بیٹے ہیں عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن الحارث بن عبس بن ہوازن
بن اسلم کے یہ صحابی ہیں انکی کنیت ابو محمد ہے سب سے پہلا غزوہ جسمیں یہ شریک ہوئے حدیبیہ ہے اور اُسکے بعد خیبر وغیرہ غزوات
میں بھی شریک ہوئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مالک بن عوف نضری کے پاس جاسوس بناکر بھیجا تھا اور ایک
دوسرے سریہ میں بھی بھیجا تھا جسمیں عامر بن اضبط (غلطی سے) قتل کر دیئے گئے تھے انکے قتل کی یہ صورت ہوئی کہ انھون نے
مسلمانون کی طرح آکر سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے (کچھ خیال نکیا اور کافر سمجھ کے) انکو مار ڈالا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یا
ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا الآیہ؎۔ محققین کا اسپر اتفاق ہے بعض لوگ [illegible] صحابی ... انکی حدیث مرسل
ہیں مگر یہ انکی غلطی ہے اس لیے کہ بیان سابق میں انکا جاسوس بناکر بھیجا جانا اور ایک سریہ میں بھیجا جانا جسمیں عامر
بن اضبط کو قتل کر دیا تھا انھین لوگون کی تائید کرتا ہے جو انکے صحابی ہونیکے قائل ہیں۔ انکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور
جعفر بن زبیر نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اُس سریہ میں تھا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مقام اضم کی طرف بھیجا تھا اضم نام ہے ایک نالے کا قبیلہ اشجع کے نالون میں سے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ انکا قتل ہو
گیا یہ تو ہے۔ انکے بیٹے قعقاع بھی صحابی ہیں مگر یہ قول قابل سماعت بھی نہیں۔ جو لوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں انکی دلیل یہ ہے
کہ یہ اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہیں مگر یہ دلیل ہرگز قابل حجت نہیں اس لیے کہ ابن عمر نے بھی اپنے والد سے حدیث
روایت کی ہے (تو کیا وہ صحابی نہیں) اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ اور انکے والد دونون صحابی ہیں اور وہ کبھی (خود) نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور کبھی اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں اور ایسی بھی روایتیں بہت ہیں جنمیں بعض
صحابہ نے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے حتی کہ حضرت علی نے باوجود کثرت صحبت و قدامت کے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے
واسطہ سے روایت کی ہے۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جابر بن اسمعیل حضرمی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن ابی یحیی نے اپنے والد سے انھون نے ابن ابی حدرد اسلمی سے روایت کرکے بیان کیا
وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ابی حدرد کے ذمہ ایک یہودی کے چار درہم آتے تھے پس اُسنے انپر نالش کر دی اور آنحضرت علیہ السلام
سے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن ابی حدرد کے ذمہ میرے چار درہم چاہیئے وہ مجھے نہیں دیتے آپنے انسے فرمایا
کہ تم اسکا حق دیدو تو عبد اللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مجھکو قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے

؎ ماحصل ترجمہ پوری آیت کا یہ ہے کہ اے مسلمانو جب جہاد کے لیے نکلو تو بے تحقیق کسی پر ہاتھ نہ چلایا کرو اور نہ کسی کو بے وجہ کافر سمجھ لیا کرو ۱۲

میرے پاس اتنا نہیں جو اُسکے حق کو ادا کرون - اسکے بعد پھر آپنے یہی فرمایا کہ اس کا حق دیدو - پھر عبداللہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے قسم ہی اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہی میری اتنی استطاعت نہیں جو اسکے حق کو ادا کرون ہان میں نے اس یہودی سے کہدیا ہی کہ آپ مجھے غزوہ خیبر میں بھیجیں گے تو مجھے امید ہی کہ مال غنیمت سے کچھ مل جائے گا پس جب مین وہان سے واپس آؤن تو تم اپنا حق لے لینا مگر پھر بھی آپنے یہی فرمایا کہ اسکا حق دیدو جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ فرمایا تو عبداللہ نے پھر انکار نہ کیا اُس یہودی کو لیکر بازار مین چلے گئے اسوقت انکے سر پر ایک مختصر سا عمامہ تھا اور ایک چادر کی تہ بند باندھے ہوئے تھے جب بازار مین پہونچے تو انھون نے اس عمامہ کو اتار کر تہ بند بنا لیا اور تہ بند والی چادر کو علیحدہ کر کے اُس یہودی سے کہا کہ تم اس چادر کو مجھسے خرید لو چنانچہ انھون نے اُس چادر کو اُسی یہودی کے ہاتھ چار درہم مین فروخت کر دیا - اتنے مین ایک بڈھی عورت آئی - اور اس نے عبداللہ بن ابی حدرد سے پوچھا کہ اے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کیا حالت ہی تو انھون نے اس بڈھی عورت کو اپنی پوری سرگذشت کہہ سنائی - بڑھیا نے کہا [illegible] یہ چادر لے لیجئے یہ کہکر اُسنے اپنی چادر اتار کر انکے جسم پر ڈالدی عبداللہ کی وفات سنہ [illegible] ہجری مین ہوئی - ان کو واقدی اور عمرو بن ربیعہ اور یحیٰی بن بکیر اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہی اسوقت انکی عمر اسّی برس کی تھی اور [illegible] نے کہا ہی کہ انکی وفات مصعب بن زبیر کے زمانہ مین ہوئی تھی - ان سے انکے لڑکے قعقاع وغیرہ نے حدیث روایت کی ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی - انکی کنیت ابو حذافہ ہی اس کو ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہی - اور ابن منده نے کہا ہی کہ عبداللہ بیٹے ہین حذافہ بن سعد بن عدی بن قیس بن سعد سہم کے مگر صحیح اول ہی [illegible] ابن منده کے قول کو [illegible] ان سے نقل کیا ہی مگر وہ غلط ہی - انکی والدہ حرثان کی صاحبزادی تھین جو کہ خاندان بنی حارث بن عبد مناة سے تھین - عبداللہ قدیم الاسلام ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] رہ چکے ہین - مع اپنے بھائی قیس بن حذافہ کے دوسری دفعہ ہجرت [illegible] انکے بھائی [illegible] بن حذافہ کے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حفصہ بنت عمر بن خطاب کے شوہر تھے - ابو سعید خدری نے [illegible] کہ عبداللہ غزوہ بدر مین شریک تھے مگر صحیح نہین اسلئے کہ موسیٰ بن عقبہ اور عروہ اور ابن شہاب [illegible] نے انکو اصحاب بدر مین شمار نہین کیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے گواہی دی تھی کہ [illegible] عبداللہ بن [illegible] خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے [illegible] عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد نکلے اور ظہر کی نماز پڑھی [illegible] جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو (وعظ کے لئے) ممبر پر کھڑے ہوئے پس آپنے (پہلے) قیامت کا

اس ظالم کو سخت تعجب ہوا اور اُس نے چاہا کہ انکو چھوڑ دے چنانچہ اُسنے ان سے کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو چھوڑ دوں۔ مگر انھون نے اس سے بھی انکار کیا اس کے بعد اُس بادشاہ نے یہ کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تو مین اپنی لڑکی سے تمہاری شادی کر دونگا اور اپنا ملک تمھین بانٹ دونگا مگر انھون نے اسکو بھی منظور نکیا تب اُس نے یہ کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو اور تمھارے ساتھ اسی مسلمان قیدیون کو چھوڑ دونگا اسپر انھون نے کہا کہ اچھا (اور مسلمان بھائیون کی رہائی کے لئے) مین اسکو منظور کرتا ہون چنانچہ انھون نے اسوقت اُسکے سر کا بوسہ لیا تو اس نے اُنکو اور اُنکے ساتھ اسی مسلمانون کو رہا کر دیا۔ جب یہ وہان سے روانہ ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین پہونچے تو حضرت عمر انکی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور انکے سر کا بوسہ لیا۔ بعد مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بطور مزاح کے عبداللہ سے کہا کرتے تھے کہ تم نے ایک بے دین کے سر کا بوسہ لیا تو یہ اسوقت جواب دیتے تھے کہ اللہ تعالی نے اس بوسہ کی وجہ سے اسی مسلمانون کو رہا کر دیا۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ یعنی ابن ابی بکر اور سالم یعنی ابو النضر سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبداللہ بن حذافہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ ایام تشریق مین اعلان کر دو کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ عبداللہ کی وفات مصر مین حضرت عثمان کے خلافت کے زمانہ مین ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام۔ انکو ابو بکر بن ابی علی نے ذکر کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے ابراہیم بن ابی عبلہ تک روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے عبداللہ بن حرام کے سر پر چادر دیکھی تھی اور وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونون قبلون کی جانب نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ روٹی کی قدر کرو اسلئے کہ اللہ تعالی نے اسکے لئے آسمان اور زمین کی برکتون کو مسخر کر دیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اور لوگون نے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ بیٹے ابی بن ام حرام کے اور قبا کے رہنے والے تھے انکو ابن ام حرام بھی کہتے ہین پس کوئی تعجب نہین کہ حرام ان کی والدہ ہون یا انکے والد کی والدہ ہون۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

۱؎ آسمان و زمین کی برکتون کے مسخر ہونے سے یہ مطلب ہے کہ روٹی کی پیدائش مین بہت سی آسمانی قوتین اور بہت سی زمین کی قوتین خرچ ہوتی ہین اسی مضمون کو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ان شعرون مین ادا کرتے ہین۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند + تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار + شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ۱۲

ابن ام حرام کنیت انکی ابو ابی ہی میں نے اپنے پہلے مسودہ میں انکا نام لکھا ہوا دیکھا اور ابن شاہین کی علامت بنی ہوئی تھی مگر ابن شاہین
انکا نام ابن شاہین کی کتاب میں نہ ملا ہاں عبداللہ بن عمرو بن قیس کے نام میں انکا ذکر کیا گیا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثد مدلجی - انکا پورا نسب معلوم نہیں - ان سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جہاد میں جانے اور ہجرت کو محبوب رکھتا ہوں مگر میں ایک ایسا کام کر رہا ہوں
جس کو کوئی دوسرا نہیں کرسکتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالی تمہارے کسی عمل کو ناقص نہ کرے گا ان کا
تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مریض بکری - یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے تو آپ نے
جواب دیا کہ وضو اچھی طرح کرنا اور نماز کو وقت پر پڑھنا - ان سے انکی لڑکی جہینہ نے حدیث روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مزاہ - یہ صحابہ میں ذکر کیے گئے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ یہ شام کے تابعین میں سے ہیں ان سے خالد بن معدان نے حدیث
روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حسن - انکا ذکر علی عسکری ابن ابی علی نے تذکرہ میں کیا ہے اور انھوں نے داود بن عبدالرحمن عطار سے انھوں نے عبداللہ
ابن حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر کسی کی بیٹی یا بہن بے شوہر ہو تو
وہ عثمان بن عفان کے ساتھ اپنی بہن بیٹی کا نکاح کردے میری اگر کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں ضرور عثمان کے ساتھ اس کا نکاح
کردیتا اور یہ جو اپنی دونوں بیٹیوں کا نکاح عثمان کے ساتھ کیا تو بحکم خدا کیا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل
بلکہ منفصل ہے کیونکہ عبداللہ بن حسن صحابی نہیں ہیں۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصن - انکی کنیت ابو مدینہ ہے - دارمی ہیں - ہمیں ابوموسی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن الطراق نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن ہشام مستملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت سے
انھوں نے ابو مدینہ دارمی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے تھے کہ جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہونے لگتے تو ایک دوسرے پر سورۂ والعصر پڑھکر دم کر دیتے بعد اسکے ایک دوسرے کو سلام کرکے جدا ہو جاتے طبرانی کے کہا ہی کہ علی بن مدینی بیان کرتے تھے کہ ابو مدینہ کا نام عبد اللہ بن حصن ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن مندہ وغیرہ نے انکی کنیت ابو مدینہ لکھی ہی اور کنیت کے باب میں انکا ذکر تابعین کے ذیل میں کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ۔ ازدی شامی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ دار الاسلام کی بنیاد گویا ملک شام ہی۔ ان سے قاسم بن عمان نے حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہی مگر فی الواقع یہ تابعی ہیں۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم جہنی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہی مگر ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی معلوم نہیں ہوتی۔ اس کو امام بخاری نے کہا ہی۔ اور ابو حاتم رازی نے بیان کیا ہی کہ یہ عبد اللہ عکیم کے بیٹے ہیں انکی کنیت ابو معبد ہی جہنی ہیں۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام۔ قرشی اسدی۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہی۔ یہ اور انکے والد اور انکی والدہ زینب بنت عوام اور انکے بھائی ہشام اور خالد ادیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں تھے یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ [illegible] حضرت عائشہ کے ساتھ تھے اور وہیں قتل کیے گئے اور یہ حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے علمبردار تھے۔ [illegible] انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم ضبی۔ [illegible] انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الحارث بن حکیم ضبی سے روایت کی ہی کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپنے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہی انھوں نے جواب دیا [illegible] عبد الحارث بن حکیم ہوں آپنے فرمایا (نہیں) تم عبد اللہ ہو۔ اسکے بعد آنحضرت نے انکو [illegible] قوم کے [illegible] عالم بنا دیا۔ [illegible] عبد الحارث بن حکیم سے روایت کیا ہی۔ اگر صحیح یہی ہی کہ ان کا نام عبد الحارث تھا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسی نے بھی عبد اللہ بن زید ضبی کو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام [illegible] عبد الحارث تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھدیا تھا۔ اور ابو عمر نے عبد اللہ بن حارث

عبسی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھدیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ تینون ایک ہی ہین بس اس صورت مین خاندان عبس سے زیادہ دو لوگ اسلام لانیوالے نہونگے تاکہ یہ کہا جائے کہ انکا اور انکے باپ دادا کا نام باہم مشتبہ ہوگیا۔ عبد اللہ بن زید کے تذکرہ مین اس سے زیادہ بیان کیا جائیگا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم کنانی۔ صحابی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے اللہ کعبہ کے حج کو دکھانے سنانے کے عیب سے پاک رکھ۔ انکا تذکرہ ابن منیر نے لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن حکیم کنانی اہل یمن سے ہین بشر بن قدامہ سے مروی ہے کہ انھون نے کہا میری آنکھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین کھڑا دیکھا انکی روایت کردہ حدیث کو محمد بن عبد اللہ ابن الحکم نے سعید بن بشیر سے انھون نے عبد اللہ بن حکیم سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تابعی ہین اور ابو عمر نے انکو بشر بن قدامہ ضبابی کے تذکرہ مین ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انسے عبد اللہ بن حکیم روایت کرتے ہین اور اسیکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بشر بن قدامہ کے تذکرہ مین بیان کیا ہے یعنی ان سے عبد اللہ بن حکیم روایت کرتے ہین اور آخر حدیث تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میری آنکھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین کھڑا دیکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عبد اللہ تابعی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب حمار تھا۔ انکی طبیعت مین ظرافت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے اور آپ کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے ہمین اسمٰعیل ابن عمر بن حویہ وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن بکیر نے لیث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے خالد بن یزید نے سعید بن ابی ہلال سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک آدمی عبد اللہ نامی تھے جنکا لقب حمار تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے آپنے انکو شراب پینے پر کوڑے لگائے تھے ایک دن وہ (شراب نوشی کے جرم مین) پھر پیش ہوئے۔ آپ نے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور کوڑے لگائے گئے۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ اسپر لعنت کر یہ کس قدر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکڑکر) آتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو لعنت نہ کرو۔ خدا کی قسم مین جانتا ہون کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحمساء عامری ہیں قبیلہ عامر بن صعصعہ سے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ انکا شمار بصریوں میں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں مکہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن محمد بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سنان عوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن طہمان نے بدیل بن میسرہ سے انھوں نے عبد الکریم سے انھوں نے عبد اللہ بن شقیق سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی الحمساء سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بعثت سے پہلے ایک معاملہ بیع کا کیا اور میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے پاس اسی جگہ آتا ہوں مگر میں اسدن بھی بھول گیا اور دوسرے دن بھی بھول گیا پھر تیسرے دن آپ کے پاس آیا آپ اسی جگہ پر تھے۔ آپ نے مجھسے فرمایا اے جوان تو نے مجھے سخت تکلیف دی میں اسجگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ ابن مندہ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعاء کہتے ہیں اور یہ اوپر گذر چکا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی جگہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ تمیمی ہیں۔ اور بعض لوگ انکو کنانی اور بعض عبدی کہتے ہیں۔ اور ابو عمر نے ابن ابی الحمساء کو عامری کہا ہے گویا انھوں نے انکو دو شخص خیال کیا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونوں جگہ انکا نسب نہیں بیان کیا اور دونوں تذکروں میں لکھا ہے کہ یہ ابن ابی الحمساء ہیں اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعاء کہتے ہیں۔ اور ان دونوں نے انکو ایک شخص خیال کیا ہے کیونکہ انھوں نے ایسا نسب نہیں بیان کیا جس سے ان دونوں میں فرق ہوا اور باوجود اسکے انھوں نے انکو ایک شخص قرار دیا ہے دو تذکرے لکھے ہیں جنمیں سے ہر ایک میں دونوں یہی بیان کرتے ہیں کہ یہ ابن ابی الحمساء ہیں اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعاء کہتے ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی۔ قبیلہ بنی دہمان سے ہیں۔ انصار کے حلیف ہیں۔ بدر میں اپنے بھائی خارجہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور احد میں بھی شریک ہوئے۔ ان کے بھائی خارجہ کے بیان میں اس سے زیادہ گذر چکا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ اور ابو موسی نے بیان کیا ہے کہ انکا تذکرہ ابو عبد اللہ نے خمیر (خاء معجمہ سے) کے نام میں کیا ہے اور ابن ماکولا نے حمیر حاء مہملہ سے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم بن نقطہ۔ قریشی۔ مخزومی مطلب کے والد ہیں ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سندون سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے عبداللہ بن حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا یہ کہ دونون کان اور آنکھ ہین۔ ان سے انکے بیٹے نے بھی روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام جحفہ مین ہم لوگونکے سامنے خطبہ پڑھا اور پوچھا کیا مین تمسے زیادہ تمھارا دوست نہین ہون لوگون نے جواب دیا ہان یارسول اللہ۔ آپنے فرمایا مین تمسے دو چیزون کے بارے مین جواب طلب کرونگا یعنی قرآن اور میرے عترت ترمذی نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ بن ابی عامر راہب انصاری ہین اوسی ہین۔ ان کے والد حنظلہ وہی ہین جنکو ملائکہ نے غسل دیا تھا۔ انکا نسب ان کے والد کے بیان مین گذر چکا ہے۔ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے چونکہ ان کے والد احد مین شہید ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عبداللہ سات برس کے تھے۔ انکی کنیت ابوعبدالرحمن ہے اور بقول بعضے ابوبکر انکی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول تھین۔ حنظلہ اُسی کے پاس اس شب کو جسکی صبح کو اُحد کا مقابلہ ہوا داخل ہوئے اور رات بھر انکے پاس رہے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو پھر انکے پاس گئے جمیلہ نے اپنی قوم کے چار آدمیون کو بلا بھیجا اور انکو حنظلہ پر اس بات کا گواہ کیا کہ وہ ان سے ہم بستر ہوئے ہین۔ بعد مین انسے دریافت کیا گیا کہ تمنے ایسا کیون کیا۔ انھون نے جواب دیا کہ مین نے دیکھا کہ گویا آسمان پھٹ گیا اور یہ اسمین داخل ہوگئے پھر وہ برابر ہوگیا تو مین نے کہا کہ یہ شہادت ہے اور مین نے ان پر گواہی کرادی۔ اور جمیلہ اسی شب مین عبداللہ سے حاملہ ہوگئین۔ عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور آپکو دیکھا ہے۔ ان سے عبداللہ بن یزید خطمی اور اسماء بنت زید بن خطاب اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہم نے روایت کی ہے مسیب بن رافع اور معبد بن خالد نے عبداللہ بن یزید خطمی امیر کوفہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس ان کے مکان مین گئے اور نماز کے واسطے اذان ہوئی ہمنے کہا اپنا فرض ادا کیجئے ہمارا امام بنئے انھون نے جواب دیا کہ مین ایسے لوگون کا امام نہین بنتا جنکا مین سردار نہون عبداللہ بن حنظلہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنی سواری پر سوار ہونے اور اپنے فرش کے صدر مقام میں بیٹھنے اور اپنے گھر میں امامت کرنیکا زیادہ مستحق ہے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ قیس نے اپنے غلام سے کہا اٹھو اور انکو نماز پڑھاؤ۔ عبداللہ واقعہ حرہ ذی الحجہ ۶۳ھ میں شہید ہوئے۔ انکو شامیوں نے شہید کیا تھا واقعہ حرہ کا یہ سبب ہوا کہ یہ اور اور لوگ مدینہ سے وفد میں یزید بن معاویہ کے پاس گئے مگر ان لوگوں نے اسکے ناشائستہ افعال دیکھکر جو کچھ اس سے حاصل کیا تھا اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور مدینہ لوٹ کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرلی اور اہل مدینہ نے ان لوگوں کی موافقت کی یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو ان لوگوں کی طرف روانہ کیا اسی مسلم کا نام لوگوں نے واقعہ حرہ کے بعد مجرم رکھا۔ اور مسلم نے اہل مدینہ پر سخت حملہ کیا اور بہت لوگوں کو معرکہ میں شہید کیا اور بہتیروں کو قید کرکے بھوکا پیاسا رکھکر مارا۔ اور عبداللہ بن حنظلہ ان لوگوں میں سے ہیں جو معرکہ میں شہید ہوئے اور جب لڑائی بہت سخت ہوگئی تو انھوں نے اپنے لڑکوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا یہانتک کہ سب بیٹے شہید ہوگئے اور وہ آٹھ تھے پھر انھوں نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑنے لگے یہانتک کہ شہید ہوگئے یہ فاضل صالح عظیم الشان بڑے مرتبے والے عالی خاندان شریف النسب تھے کسی قاری کو پڑھتے سنا کہ پڑھ رہا ہے لھم من جھنم مھاد ومن فوقھم غواش (ان کے واسطے جہنم کا فرش ہے اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہے) (اسکو سنکر) رونے لگے یہاں تک کہ لوگوں کو خیال ہوا کہ انکی جان نکل جائیگی پھر کھڑے ہوئے لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمن بیٹھ جاؤ۔ انھوں نے جواب دیا کہ دوزخ کی یاد نے بیٹھنے سے مجھکو منع کردیا۔ مجھے کیا معلوم شاید میں انھیں میں سے ہوں۔ عبداللہ کے غلام سعید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ کیواسطے سونے کا بستر نہ تھا بلکہ جب نماز سے تھک جاتے تو اپنے آپ کو زمین پر ڈالدیتے اور اپنی چادر اور ہاتھ کا تکیہ لگا کر کچھ سو لیتے۔ عبداللہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن حنظلہ کو شہید ہونے کے بعد خواب میں بہت اچھی صورت میں دیکھا میں نے پوچھا کیا تم شہید نہیں ہوگئے انھوں نے جواب دیا ہاں اور میں اپنے رب سے ملا اسنے مجھے جنت میں داخل کیا اور میں جنت کے میووں میں سے جو چاہتا ہوں کھاتا ہوں میں نے پوچھا تمھارے ساتھیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا انھوں نے جواب دیا وہ میرے ساتھ میرے جھنڈے کے گرد ہیں اسکی گرہ قیامت تک نہ کھلیگی اسکے بعد میں بیدار ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ ہیثم بن عدی نے انکا نسب ازد تک بیان کیا ہے اور واقدی نے بنی عامر بن لوی تک۔ لیکن پہلا زیادہ مشہور ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ ازدی ہوں اور بنی عامر کے حلیف ہوں۔ ملک شام کے مقام اردن میں رہتے تھے

انکی کنیت ابو حوالہ ہے۔ ہمیں ابو یاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ربیعہ بن لقیط سے انھون نے عبد اللہ بن حوالہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین چیزون سے بچا اُس نے نجات پائی (وہ تین چیزین یہ ہین) میری موت اور دجال اور صابر خلیفہ کا قتل جو حق کا دینے والا ہوگا۔ ابو ادریس خولانی نے عبد اللہ بن حوالہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تم لوگ لشکر لشکر ہوجاؤ گے ایک لشکر شام مین اور ایک عراق مین اور ایک یمن مین ہوگا۔ حوالی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ میرے لئے (مقام) تجویز کر دیجیے آپ نے جواب دیا کہ تم شام کو لازم پکڑو۔ مکحول اور جبیر بن نفیر وغیرہما نے عبد اللہ بن حوالہ سے اسکے مثل روایت کی ہے اور انسے اہل مصر مین سے ربیعہ بن لقیط تجیبی نے روایت کی ہے۔ یہ مصر مین گئے تھے اور شام مین ۵۸ھ مین وفات پائی ان کی روایت سے اور حدیثین بھی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حولی۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہے کہ خولی وہی عبد اللہ بن خولی ہین بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ابن حوالی صحابی ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم بن اسماء بن صلت بن حارثہ بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امرئ القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور۔ انکی کنیت ابو صالح ہے۔ سلمی۔ خراسان کے سردار اور مشہور بہادر اور نامی جوانمرد ہین۔ ان سے سعید بن ازرق اور سعید بن عثمان نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین۔ انھون نے سرخس کو فتح کیا اور ابن زبیر کے فتنہ کے زمانہ مین یہ خراسان کے سردار تھے۔ یہ پہلے پہل ۶۴ھ مین یزید اور اُس کے بیٹے معاویہ کے انتقال کے بعد خراسان کے والی ہوئے۔ خراسان مین انکے پورے تسلط ہونے تک بہت لڑائیان ہوئین جنکی خبرین پوری طور پر تاریخ کامل مین ہمنے بیان کی ہین اور ۷۱ھ مین خراسان کے فتنہ مین قتل ہوئے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی عتاب بن اسید کے بھتیجے ہین۔ ان کے صحابی ہونے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے مین اعتراض ہے۔ ان سے انکے بیٹے عبد العزیز نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ وہ دن ہے جسدن لوگ پہچانے جاتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو منده اور ابو نعیم نے

لکھا ہے - اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مخزومی ہیں لیکن یہ کچھ نہیں ہے یہ بلاشبہ اموی ہیں - انکو زیاد نے بلاد فارس کا عامل مقرر کیا تھا اور مرتے وقت زیاد نے انکو اپنا خلیفہ کیا تھا اور انھیں نے زیاد کی نماز (جنازہ) پڑھائی تھی - انکو حضرت معاویہ نے زیاد کے بعد انکی جگہ پر برقرار رکھا - اسکو زبیر نے ذکر کیا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعد - انکو ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد و المثانی میں قبیلہ بنی فہر کے زمرہ میں بیان کیا ہے - ہمیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی مقبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ ابن محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عائذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہیثم بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء نے حرام بن حکیم سے { انکا نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حرام بن حکیم ابن خالد بن سعد قریشی } انھوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو جسمیں فقہاء بہت ہیں خطباء کم ہیں اور مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت ہیں عمل اسمیں علم سے بہتر ہے اور عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا جسمیں خطباء بہت ہونگے فقہاء کم ہونگے مانگنے والے زیادہ ہونگے دینے والے کم ہونگے علم اس زمانہ میں عمل سے بہتر ہوگا - اس آدمی کو (جسکا نسب ابھی بیان ہوا) ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور انکا نام عبداللہ بن سعد بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں خالد کو نہیں ذکر کیا واللہ اعلم انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ انھوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے - اور اگر ابوموسی ہر اُس تذکرہ کا استدراک کریں جسمیں انھوں نے کچھ نسب چھوڑ دیا ہے تو انکو ابن مندہ کی اکثر کتاب پر استدراک کرنا چاہیے کیونکہ انھوں نے اکثر انساب کو چھوڑ دیا ہے اور خاص کر اسکے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن عروہ بن شہاب - انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی - اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکیدر دومۃ الجندل (کے بادشاہ) کو لے آیا تھا -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوخالد ہے - شام کے رہنے والے ہیں - انکی روایت کردہ حدیث کو عقیل بن مدرک نے خالد بن عبداللہ

سلمی سے انھون نے اپنے باپ سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمکو تمھارے مال کی تہائی پر تمھین اختیار دیا ہے (کہ بعد موت کے جسکو چاہو دلا جاؤ) تاکہ تمھارے ثواب مین ترقی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ)

ابن ابی خالد بن قیس بن مالک بن کعب بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی قبیلۂ بنی دینار سے ہین۔ غزوہ خندق مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب بن ارت۔ انکا نسب انکے والد کے بیان مین گذر چکا ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور ان کے والد صحابی ہین۔ انھون نے اپنے والد اور ابی بن کعب سے روایت کی ہے زکریا بن علا نے بیان کیا ہے کہ اسلام مین سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن خباب پیدا ہوئے انکو خارجیون نے شہید کیا خارجیون کا ایک گروہ بصرہ سے اپنے کوفی ہم مشربون کی طرف جا رہا تھا کہ عبداللہ بن خباب سے ملاقات ہوئی انکے ساتھ انکی بی بی بھی تھین۔ خارجیون نے انسے پوچھا تم کون ہو انھون نے جواب دیا کہ مین عبداللہ بن خباب صحابی ہون ان لوگون نے ان سے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کے بارے مین سوال کیا انھون نے سب کی تعریف کی خارجیون نے انکو ذبح کر ڈالا اور انکا خون پانی مین بہگیا اور انکی حاملہ بی بی کو جنکی مدت حمل پوری تھی قتل کر ڈالا انکی بی بی نے کہا مین عورت ہون تم خدا سے کیون نہین ڈرتے ان لوگون نے انکا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ واقعہ ۳۷ھ مین ہوا۔ یہ مسلمانون کے سردارون مین سے تھے خدا ان سے راضی ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خبیب جہنی۔ انصار کے حلیف تھے۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے یہ اور انکے والد صحابی ہین۔ انسے ان کے بیٹے معاذ نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن ابی منصور بن سکینہ امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے ابن ابی ذئب سے انھون نے ابو اسید براد سے انھون نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا ہم ایک سخت تاریک بارش کی رات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین نکلے تاکہ آپ ہمارے واسطے دعا کرین وہ کہتے ہین مین نے آپ کو پایا آپ نے فرمایا کہو مین نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو مین نے کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا کہو مین نے پوچھا کیا کہون آپ نے جواب دیا کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین صبح و شام تین مرتبہ

پڑھا کرو تمکو ہر چیز سے بچا لیگا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خریت۔ بکری ہین قبیلہ بنی بکر بن معاویہ سے۔ انکا شمار حجازیون مین ہے۔ نہ ان سے کوئی مسند حدیث ہی اور نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے اور نہ دیکھنا صحیح ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انھون نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انھون نے عبداللہ بن خریت سے روایت کی ہے (اُنھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے) کہ اُنھون نے کہا قریش مین کوئی ایسا خاندان نہ تھا جسکے واسطے مسجد (حرام) مین نشست گاہ مقرر نہ ہو جسمین وہ لوگ بیٹھتے تھے چنانچہ بنی بکر کی بھی ایک جائے نشست تھی اس حال مین کہ ہم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکا آیا اور مسجد کے دروازہ سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا یہان تک کہ خانہ کعبہ کے پردون سے لٹک گیا۔ اس کے بعد ایک بڈھا اس کے لینے کے ارادہ سے آیا یہان تک کہ اس لڑکے تک پہونچ گیا اور جب اسکو پکڑنے کے لئے بڈھا اسکا ہاتھ خشک ہوگیا۔ ہمنے کہا غالب گمان یہ ہے کہ یہ بڈھا بنی بکر مین سے ہے اور ہم اُٹھکر اُسکے پاس گئے اور پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو۔ اُس نے جواب دیا بنی بکر سے۔ مین نے کہا (تجھکو کشادگی نہو) تجھکو اس لڑکے سے کیا تعلق ہے۔ اُسی لڑکے نے کہا خدا کی قسم کچھ تعلق نہین مگر میرا باپ جب مرا اس وقت ہم لوگ بچے تھے اور ہماری بیوہ ماں کے پاس کچھ مال نہ تھا لہذا انھون نے اس گھر سے پناہ لی اور ہمکو یہان لیکر چلی آئین اور ہمکو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن اور تم میرے بعد باقی رہو اور تمپر کوئی ظلم کرے اور وہ اس گھر کو دیکھے تو اس کے پاس آکر پناہ طلب کرے یہ گھر اسکو بچا لیگا اب اس شخص نے مجھکو پکڑ لیا ہے اور مجھسے خدمت لیتا ہے اور مجھسے اپنے اونٹ چرواتا ہے۔ اور یہ اپنے اونٹون کی ایک جماعت کو لئے آتا تھا اور مجھکو بھی اسی کے ساتھ لاتا تھا جب مین نے اس گھر کو دیکھا اپنی ماں کی وصیت یاد کی۔ ہمنے کہا خدا کی قسم ہم دیکھتے ہین کہ اس گھر نے تجھکو بچا لیا ہے۔ اور ہم اس آدمی کو دیکھنے لگے یکایک دیکھا کہ اسکے ہاتھ سوکھ گئے ہم نے اسکو اسکے ایک اونٹ پر کس دیا اور اس سے کہا جا خدا تجھپر لعنت کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد ابن ملیح بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ طلحۃ الطلحات کے والد تھے۔ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے دیوان بصرہ کے کاتب تھے۔ انکی والدہ حبیبہ بنت ابی طلحہ عبدری تھین حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ جنگ جمل مین شہید ہوئے۔ اور ان کے بھائی عثمان بن خلف واقعہ جمل مین حضرت علی کے شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور اُنھون نے بیان کیا ہے کہ مجھے انکا صحابی ہونا معلوم نہین

اور ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خمیر - قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے حلیف ہیں - خاندان بنی دہمان سے تھے جو قبیلۂ اشجع کا خاندان ہے - حارثہ بن خمیر کے بھائی ہیں - بدر میں شریک ہوے - انکو ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے - اموی نے ابن اسحاق سے انکا نام حمیر حاے مہملہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے خمیر خاے معجمہ کے ساتھ نقل کیا ہے - واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیس - بعض لوگ انکا نام عبد الرحمن بتاتے ہیں - اور یہی صحیح ہے - اور عبد الرحمن کے نام میں ان شاء اللہ انکا ذکر ہوگا - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خولانی - ابی ادریس خولانی کے والد ہیں صحابی ہیں - یہ شام کے رہنے والوں میں سے ہیں - ابو ادریس کا نام عائذ اللہ تھا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے - بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے ابو ادریس نے سماعت حدیث کی ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خولی - کلبی نے انکو شرکاء بدر میں ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے انکو انکے بھائی خولی بن ابی خولی کے تذکرے میں ضمناً ذکر کر دیا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ - انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے - محمد بن سعد واقدی کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو خیثمہ ہے سالمی ہیں - انکا نام عبد اللہ بن خیثمہ ہے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہیں - اُحد میں شریک ہوے اور یزید بن معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے - ابو بکر بن جعابی نے کتاب الاخوۃ میں بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن خیثمہ سعد یعنی ابی خیثمہ کے بھائی ہیں - احد میں شریک ہوے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے - میں کہتا ہوں ابو موسی نے جعابی کا کلام ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابو موسی نے اُن عبد اللہ اور سعد کو جنکا ذکر ابن جعابی نے کیا ہے اور ان عبد اللہ کو جو اس تذکرے میں مذکور ہیں ایک شخص خیال کر لیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ انھوں نے ذکر کیا ہے کہ یہ عبد اللہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہیں - اور اسیطرح ابو موسی کے سوا اور وں نے بھی انکو سالمی بیان کیا ہے - لیکن وہ عبد اللہ اور سعد جو خیثمہ کے بیٹے ہیں اور جنکا ذکر ابن جعابی نے کیا ہے وہ

خزرج سے نہین ہین بلکہ وہ دونون قبیلے اوس کے امرء القیس بن مالک بن اوس کی اولاد مین ہین اور خزرج سے کچھ بھی تعلق نہین رکھتے ہین۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ سعد بن خیثمہ کے بیٹے ہین بھائی نہین ہین اور یہی مشہور ہے پس اگر ابن حبان نے سعد بن خیثمہ کو ان عبداللہ بن خیثمہ سالمی کا بھائی خیال کیا تو یہ انکا وہم ہے۔ کیونکہ سعد بالاتفاق اوس سے ہین اور اگر انھون نے یہ خیال کیا کہ سعد اوس سے ہین اور عبداللہ انکے بھائی ہین تو یہ بھی انکا وہم ہے کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہین اور انکا ذکر عبداللہ بن سعد بن خیثمہ کے تذکرہ مین مشرح وارد ہوگا واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دارہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین موجود تھے۔ ان سے محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہی۔ انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہونا معلوم نہین ہوتا ہے انھون نے عثمان سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام تھے۔ انکو بعض متاخرین نے بیان کیا ہی اور گمان کیا ہی کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین موجود تھے۔ انکو کسی نے صحابہ مین نہین کہا۔ ان کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبداللہ اور بعض زید بن دارہ بیان کرتے ہین۔ انکی روایت حمران اور عثمان سے ہی۔ محمد بن کعب قرظی نے عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام سے انھون نے حمران غلام عثمان سے انھون نے عثمان سے روایت کی ہی کہ انھون نے وضو کیا اور وضو کو پوری طور پر کیا۔ اور کہا اگر مین نے اسکو ایک یا دو یا تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو مین اسکو تمسے نہ بیان کرتا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ پوری طور پر وضو کرکے نماز کے واسطے نہین کھڑا ہوتا ہی مگر خدا اسکے اور دوسری نماز کے درمیان مین جتنے گناہ ہوتے ہین سب کو بخش دیتا ہی اسکو محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے ابن دارہ سے انھون نے خود حضرت عثمان سے نقل کیا ہے اور انکا نام زید بن دارہ بتایا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دیان۔ دیان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک ابن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب تھا۔ حارثی ہین۔ انکا نام عبد الحجر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا۔ اور بعض لوگ انکا نام عبداللہ بن عبد المدان بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ انکا نام عمرو تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے انکا نام عبداللہ رکھدیا اور یہ مسلمان ہوئے اور آپ سے بیعت کی۔ انکی بیٹی عائشہ عبیداللہ بن عباس کی زوجیت مین تھین۔ یہ وہی عائشہ ہین جنکے باپ اور بیٹون کو بسر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا اور یہ قصہ مشہور ہی اور ہم اسکو اسی کتاب مین بسر بن ارطاہ کے

تذکرہ ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح اس نام کا ذکر ابو عمر کی کتاب استیعاب میں بیان ہوا ہے اور بعض میں نہیں وارد ہوا اور شاید یہ کاتب سے رہگیا ہے لیکن عبداللہ بن عبدالمدان انکی کتاب کے تمام نسخون میں پایا جاتا ہے اور اسکا ذکر اسی جگہ ہوگا اور ہم اسکی طرف اشارہ کرینگے کہ ہم اسکو اس جگہ ذکر کرچکے ہیں۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن درہ۔ مزنی ہیں۔ خزاعی بن عبد نہم اور بلال بن حارث کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے۔ انکا نسب ابو احمد عسکری نے اسطرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن درہ مزنی بن عائذ بن طانجہ بن لای بن خلادہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ ابن لاطم بن عثمان بن عمرو۔ مزنی۔ عبداللہ بن عون بن ارطبان کے دادا ارطبان کے غلام ہیں۔ انکی کنیت ابو بردہ تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھون نے بیان کیا ہے کہ انکا نام زوال مجمہ کے ساتھ ہے۔ اور انکا ذکر عبداللہ بن عبد نہم کے تذکرہ میں گذرچکا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔ بلوی ہیں انصار کے حلیف ہیں۔ مالک کا دوسرا نام مجذر ہے زیاد کے بیٹے ہیں۔ مجذر کے معنی درشت خو یہ عبداللہ بھی مجذری کے لقب سے مشہور ہیں۔ ردیف میم میں انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ ہوگا۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن راشد کندی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ (قبیلہ) کندہ کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر۔ انصاری اوسی خزرجی ظفری غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن قیس بن عمرو بن عباد بن ابجر یہ ابجر خدرہ (کے نام سے مشہور) ہیں جو عوف بن حارث کے بیٹے ہیں (یہ عبداللہ) انصاری خزرجی خدری ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے عروہ نے کہا ہے کہ بدر میں بھی شریک تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے ان انصار کے نام میں جو خاندان خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے کہا ہے کہ بنی ابجر یعنی بنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے عبداللہ بن ربیع بن قیس بھی تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اغفل عامری۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ یہ قول ابو عمر کا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسطرح بیان

کیا ہے کہ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بن مسروح بن معاویہ۔ اور بعض لوگوں نے اسطرح بیان کیا ہے (عبداللہ بن) عامر بن صعصعہ
مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ عبداللہ عامر بن طفیل کے ساتھ وفد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ عامر
کا قصہ اور انکا اسلام سے باز رہنا اور آنحضرت کا انکے حق میں بد دعا کرنا (کتب سیر میں) مذکور ہے۔ ابن مندہ نے پورا
قصہ بیان کیا ہے لیکن ابن عبدالبر اور ابو نعیم نے اسکو مختصر کرکے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا انکے نسب میں ربیعہ
بن عامر بن صعصعہ کو بیان کرنا محل کلام ہے کیونکہ جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا ہو اسکے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان
ایک پشت نہیں ہو سکتی بلکہ چند پشتیں ہونگی جیسا کہ علقمہ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ
اور لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب میں ہیں پس یہ لبید باوجود اسکے کہ انکی عمر زمانہ جاہلیت میں بہت گذر چکی تھی انکے
نسب میں عامر تک پانچ پشتیں ہیں اور علقمہ کے چھ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ عبداللہ اور عامر میں صرف ایک ہی پشت ہو شاید ربیعہ اور عامر
کے درمیانی نام انکو نہیں ملے اسوجہ سے انھوں نے خیال کیا کہ عامر ربیعہ کے والد ہیں واللہ اعلم۔ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے
کہ اغفل عین معجمہ اور (ف) اسکے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

بن ربیعہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی ہیں۔ انکی ماں حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں۔ ان سے عروہ بن
زبیر اور فضل بن حسن ضمری نے انسے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید سے انھوں نے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہے
کہ ام الحکم بنت زبیر نے انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھیجا آپ ام سلمہ کے مکان کی طرف جا رہے تھے یہ اس زمانہ میں
بچے تھے ام حکم نے انسے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جاکر لپٹ جاؤ اور آپکی چادر اتروا لاؤ چنانچہ یہ دوڑتے ہوئے آپ کے
پاس گئے کہتے ہیں میں نے (جاکر) آپکی چادر پکڑ لی تو حضرت نے میری طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا تم کون ہو میں نے جواب دیا
کہ میری ماں نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے آپ نے اپنی چادر لپیٹ کر مجھے عنایت کی اور کہا کہ اپنی ماں کے پاس لیجاؤ اور انسے کہو کہ
اسکو پھاڑ کر دو اوڑھنیاں بنا لو اور مانکو اوڑھو۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو بنی مطلب سے
بیان کیا ہے (اور ہمنے) ذکر کیا ہے میں نے ایسا ہی کئی نسخوں میں دیکھا ہے حالانکہ وہ بنی عبدالمطلب سے ہیں (چنانچہ) زبیر بن بکار
نے حارث بن عبدالمطلب کی اولاد کے تذکرہ میں ربیعہ بن حارث کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنے چچا عباس سے عمر میں
بڑے تھے اسکے بعد انھوں نے کہا ہے کہ ربیعہ بن حارث کے تین لڑکے تھے محمد اور عبداللہ اور عباس ان سب کی ماں ام الحکم
بنت زبیر بن عبدالمطلب تھیں تینوں صاحب اولاد تھے۔ ابو عمر نے (بھی) ام حکیم بنت زبیر بن عبدالمطلب کے بیان میں
لکھا ہے کہ وہ ضباعہ بنت زبیر کی بہن تھیں اور ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کو بیاہی تھیں ان سے انکے بیٹے عبداللہ

کرتے ہین ۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی بنت زبیر کے بیان مین لکھا ہے کہ انکو ام حکیم اور بعض ام الحکم کہتے ہین اسکے بعد ایک حدیث فضل بن حسن کی روایت سے نقل کی ہو جسکو وہ عبداللہ ابن ربیعہ بن حارث سے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہین پھر عبداللہ کے والد ربیعہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب ابو احمد عسکری نے ربیعہ بن حارث کے ذکر کے بعد بیان کیا ہو کہ انکے بیٹے عبداللہ بن ربیعہ بن حارث ہین ۔ ان روایات سے روشن ہو گیا کہ عبداللہ عبد المطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہین نہ انکے چچا مطلب ابن عبد مناف کی اولاد سے ۔ انھین ربیعہ کی بابت آنحضرت نے (حجۃ الوداع) مین فرمایا تھا کہ پہلا خون جسکو مین معاف کرتا ہون ربیعہ ابن حارث کا خون ہو۔ اسکو ہم ربیعہ کے بیان مین ذکر کر چکے ہین انشاء اللہ تعالیٰ

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ ثقفی ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن ابو عاصم نے انکو احادین مین بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ انسے ایک حدیث مروی ہے ابو موسیٰ نے ہمین اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد مقری نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے عبد الرحمن بن محمد بن احمد نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے وہ کہتے تھے عبداللہ بن محمد بن فورک نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن عمرو بن ضحاک نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن ہشام نے ہمسے بیان کیا انھون نے سفیان سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے اسود بن یزید سے روایت کی کہ عبداللہ بن ربیعہ رمضان کے علاوہ اور زمانہ مین بھی اپنے ساتھیون کو نوافل جماعت سے پڑھایا کرتے تھے اور خود امام ہوتے تھے ۔ ابو موسیٰ نے اسکو اسیطرح روایت کیا ابن ابی عاصم نے بروایت ابو بکر بن ابی شیبہ انکو احادین مین ذکر کیا ہو ۔ اور اسی حدیث کو انکی روایت سے بیان کیا ہو اور کہا ہے کہ ابو بکر نے بیان کیا ہو کہ ان سے ایک اور حدیث مسند (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مروی) ہو جو مجھے نہین ملی ۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ نمیری ۔ کنیت انکی ابو یزید ۔ حضرمی نے انکو وحدان مین ذکر کیا ہو ۔ عفیف بن سالم نے سالم سے انھون نے یزید بن عبداللہ بن ربیعہ نمیری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بستیون کیطرف دو خط دعوت اسلام کے بھیجے انمین سے ایک کو مٹی سے خشک کیا تھا اور دوسرے کو اسی طرح رہنے دیا جس بستی مین مٹی سے خشک کیا ہوا خط پہونچا وہان کے لوگ مسلمان ہو گئے ابو موسیٰ و ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو ۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ع معلوم ہوا مٹی سے اگر خط خشک کرنا باعث برکت ہو ایک حدیث مین اسکی ترغیب بھی وارد ہوئی ہے ۔

لہ مطلب یہ ہو کہ زمانہ جاہلیت کے جسقدر خون تھے سب معاف کرتا ہون اب انکا کوئی مطالبہ نکرے ۱۲

ابن ابو ربیعہ ثقفی۔ سفیان کے والد ہیں انسے انکے بیٹے سفیان روایت کرتے ہیں (لیکن) انکی حدیث میں اعتراض ہے۔ حمید بن اسود نے ہشام ابن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی چیز سے اپنے کو سیراب[1] ظاہر کرنیوالا جو اسے نہیں ملی مثل اس شخص کے ہے جو فریب کے[2] دو کپڑے پہنے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ انکی ماں قبیلۂ ثقیف کی ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکی ماں اور انکے بھائی عیاش بن ابو ربیعہ کی ماں اسما بنت مخرمہ ہیں (جو خاندان) بنی مخزوم سے تھیں اور بعض کے نزدیک بنی نہشل بن دارم سے واللہ اعلم۔ یہ عبداللہ عمر بن عبداللہ بن ابو ربیعہ شاعر مشہور کے والد ہیں۔ کنیت انکی ابو عبدالرحمن ہے انکا نام زمانہ جاہلیت میں بحیرا تھا جب یہ مسلمان ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھیں کی بابت ابن زبعری نے یہ شعر کہا ہے[3]

بحیر ابن ذی الرمحین اجلس مجلسی   وراح علینا فضله غیر عاتم

ابو ربیعہ کے والد کا نام عمرو تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حذیفہ تھا اور یہ روایت بلحاظ انکی کنیت ہی انکا نام کلبی ہے۔ مگر اکثر لوگ انکو عمرو کہتے ہیں۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو ہے اور انکے بھائی ابو امیہ کا حذیفہ ہے۔ ابو ربیعہ کو ذو الرمحین (بھی) کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قریش کے بزرگوں میں سے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ بہت خوبصورت تھے یہی ایسے تھے جنکو قریش نے عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی (پادشاہ حبش) کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیوں کو لینے کے واسطے بھیجا تھا جو حبش میں (ہجرت کر گئے) تھے بعض لوگوں کے نزدیک (یہ نہ تھے) کوئی اور تھا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھوں نے حارث بن ہشام کے ساتھ ام ہانی کے گھر میں فتح مکہ کے دن پناہ لی تھی حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے دونوں کے مارنے کا ارادہ کیا ام ہانی نے حضرت علی کو روک دیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکو اس واقعہ کی خبر دی آپنے ارشاد فرمایا کہ جسکو تمنے پناہ دی اسکو ہمنے بھی دی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن اور اسکے گردونواح کی فوج کا افسر مقرر کیا تھا یہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی شہادت تک برابر اسی کام پر مقرر رہے (بلکہ) حضرت عمر نے [illegible] کی حکومت بھی انہیں کے سپرد کر دی تھی پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے بھی انکو بدستور

---

[1] یعنی خود بغیر اوصاف کے اپنے میں ظاہر کرے مثلاً علم سے بے بہرہ ہو اور اپنے کو عالم کہے سخاوت سے معرا ہو اور اپنے کو سخی بتائے [2] فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل اس سبب سے فرمائی کہ اس شخص نے بھی دو فریب کئے ایک یہ کہ اپنی جھوٹی تعریف کی دوسرے یہ کہ خدا پر جھوٹ باندھا کہ یہ چیز خدا نے نہیں دی تھی اسکے دینے کی نسبت اسکی طرف کی [3] بحیر ابن ذی الرمحین مجھے اپنے پاس بٹھایا اور بحیر اسکی [illegible]

قائم رکھا جب حضرت عثمان محصور ہوئے یہ انکی مدد کیواسطے آرہے تھے مکہ کے قریب پہونچکر سواری سے گرکر مرگئے انکا شمار اہل
مدینہ مین ہے اور انکی حدیث کی روایت بھی انہین لوگون سے ہے۔ ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے باسناد اپنی
سند سے خبر دی انھون نے ابو عبد الرحمن نسائی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے عمرو ابن علی نے ہمسے بیان کیا وہ
کہتے تھے عبد الرحمن نے ہمسے بیان کیا انھون نے سفیان سے انھون نے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ
انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد اللہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے
چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے جب آپکے پاس مال آیا تو آپنے مجھکو دیا اور کہا کہ اللہ تعالی تیرے مال اور گھر والون مین
برکت عنایت کرے قرض کا بدلہ یہی ہے کہ ادا کیا جائے اور شکر ادا کیا جائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ سلمی کوفی۔ عبد الرحمن بن ابی لیلی نے انسے روایت کی ہے حکم اور شعبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی تھے اور ان
دونون کے سوا اور لوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ انکی حدیث مرسل ہے۔ علی بن مدینی نے
کہا ہے کہ عبد اللہ بن ربیعہ سلمی صحابی ہین اور وہ عمرو بن فرقد سلمی کے ماموں ہین اور منصور بن معتمر کے چچا ہین کیونکہ منصور بن معتمر
بن عتاب بن ربیعہ کے بیٹے ہین۔ شعبہ نے حکم سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا
مینے عبد اللہ بن ربیعہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے آپنے موذن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب مین کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اسکے بعد موذن نے کہا اشہد ان محمدا
رسول اللہ پھر آپنے فرمایا اشہد ان محمدا رسول اللہ اسکے بعد آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ یہ اذان دینے والا
یا تو بکریاں چرانیوالا ہے یا کوئی گھر بار چھوڑنیوالا (بادیہ نشین) جب نشیب مین اترے تو معلوم ہوا کہ چرواہا ہے وہین ایک
مری ہوئی بکری بھی پڑی تھی (اسکی طرف اشارہ کرکے فرمایا کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ اپنی مالک کے نزدیک (کیسی) بیقدر
ہے بخدا دنیا اللہ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے۔ عمرو بن میمون اور مالک بن حارث اور علی
بن اقمر وغیرہم نے انسے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رزق مخزومی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہے لیکن انکی صحبت اور روایت کا کچھ حال معلوم نہین ہے۔ عمران بن
ابی النضر نے عبد اللہ بن رزق مخزومی سے روایت کی ہے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق
مین اللہ کے نزدیک دو گروہ چنے ہوئے ہین عرب مین خدا کے برگزیدہ قریش ہین اور عجم مین اہل فارس۔ ابن مندہ

اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع زرقی۔ انکا پورا نسب انکے باپ کے بیان میں گذر چکا ہے حسن بن سفیان نے انکو وحدان میں ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے بھی انکی موافقت کی ہے۔ ابو یاسر بن حبہ نے ہمیں اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھسے بیان کیا انھوں نے کہا ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے عبد الواحد بن ایمن مکی سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن رفاعہ زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا۔ (امام احمد کہتے تھے کہ فزاری (راوی) نے ایک دوسری مرتبہ اس سند میں رفاعہ کے بیٹے کا نام نہیں ظاہر کیا اور فزاری کے علاوہ اور راویوں نے انکا نام بجائے عبید اللہ بن رفاعہ کے عبید بن رفاعہ بیان کیا ہے) کہ وہ کہتے تھے جب غزوہ احد میں مشرکین کو شکست ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ صف بستہ ہو جاؤ تاکہ میں اپنے پروردگار کا شکر ادا کروں چنانچہ سب لوگ آپکے پیچھے صفیں باندھکر کھڑے ہو گئے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا شروع کی اور کہا اے اللہ تیرے ہی واسطے سب تعریف ہے جسکو تو وسعت دے اوسکو تنگی میں ڈالنے والا کوئی نہیں اور جسکو تو تنگی میں ڈالے اوسکو وسعت دینے والا کوئی نہیں۔ اسکے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواحہ بن ثعلبہ بن امری القیس بن عمرو بن امری القیس اکبر بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی انکی کنیت ابو محمد ہے اور بعض نے ابو رواحہ اور ابو عمرو بیان کی ہے۔ انکی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ یہ عبد اللہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بنی حارث بن خزرج کے سردار تھے بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء (وغیرہا) تمام مشاہد میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک بجز فتح مکہ اور اسکے بعد کے واقعات کہ یہ اسکے پہلے (یعنی غزوۂ موتہ میں) شہید ہو چکے تھے۔ غزوۂ موتہ کے سرداروں میں سے ایک یہی تھے۔ نعمان بن بشیر کے ماموں ہیں۔ حماد بن زید نے ثابت سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اسوقت خطبہ پڑھ رہے تھے اثنائے خطبہ میں آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ یہ سنتے ہی تمہارے باہر جھکے کھڑے تھے وہیں (فوراً) بیٹھ گئے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپکو پہونچی تو آپنے انسے فرمایا کہ اللہ تمکو (اس سے) زیادہ خدا اور خدا کے رسول کی پیروی کی خواہش عنایت کرے یہ جہاد میں سب

پہلے گھر سے نکلنے اور سب کے بعد لوٹنے۔ یہ اُن شاعروں میں سے ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے (مخالفین کی ہجو کا) جواب دیا کرتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو اشعار انہوں نے کہے ہیں اونمیں سے چند شعر یہ ہیں

انی تفرست فیک الخیر اعرفہ[1]   واللہ یعلم ان ما خاننی البصر

انت النبی ومن یحرم شفاعتہ   یوم الحساب فقد ازری بہ القدر

فثبت اللہ ما اتاک من حسن   تثبیت موسی ونصرا کالذی نصروا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار کو سنکر فرمایا کہ اے ابن رواحہ اللہ تجھے بھی ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انکو (اس دعا کی برکت سے) خوب ثابت قدم رکھا حتی کہ یہ شہید ہوئے اور انکے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور یہ شہید ہوکر داخل ہوئے۔ ابو الدرداء کہتے تھے کہ میں اوس دن سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جسمیں میں عبداللہ بن رواحہ کا ذکر نہ کروں (انکو بھی مجھسے بہت محبت تھی) جب وہ مجھسے ملتے اور سامنے کھڑے ہوتے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھدیتے اور اگر پیچھے کھڑے ہوتے تو میرے شانوں کے درمیان میں ہاتھ رکھدیتے اور مجھسے کہتے کہ اے عویمر بیٹھو تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں پس ہم بیٹھتے اور خدا کا ذکر کرتے جتنا خدا چاہتا تھا پھر وہ کہتے کہ اے عویمر یہ ایمانی مجالس ہیں۔ امین عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انھوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ غزوہ موتہ کیطرف جہاد کے واسطے چلے پیچھے زید تھے انھیں بوقت شب خود انکے تصنیف کردہ اشعار پڑھتے سنا وہ یہ ہیں

اذا ادنیتنی وحملت رحلی[2]   مسیرۃ اربع بعد الحساء

فشانک فانعمی وخلاک ذم   ولا ارجع الی اہلی ورائی

وجاء المومنون وغادرونی[3]   بارض الشام مشہور الثواء

وردک کل ذی نسب قریب   الی الرحمن منقطع الاخاء

ہنالک لا ابالی طلع بعل   ولا نخل اسافلہا رواء

جب زید نے ان اشعار کو سنا رو دیے

---

[1] یعنے آپ (کی ذات مقدس) میں بھلائی پہچان لی تھی میں بھلائی کو پہچانتا ہوں۔ اور خدا جانتا ہے کہ میری بصیرت نے خطا نہیں کی۔ آپ نبی ہیں قیامت کے دن جو شخص آپکی شفاعت سے محروم کر دیا گیا بیشک قضا وقدر نے اسکو ذلیل کر دیا۔ پس اللہ ان نعمتوں کو قائم رکھے جو آپکو دی ہیں جیسے موسی کو ثابت قدم رکھا اور آپکی مدد کیجیو جیسا انبیاء کی مدد کی گئی ۱۲

[2] ترجمہ (اے نفس) جب تو نے مجھے نزدیک کیا اور میرے کجاوے کو کسا چار راہ کی مسافت کے لئے مقام حساء کے بھی آگے۔ بس اپنی شان کو دیکھ اور خوش ہو ملامت تجھسے دور رہے میں اپنے پیچھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹونگا ۱۲

[3] مسلمان آئے اور مجھے شام کی مشہور خوابگاہ میں چھوڑ دیا اور ہر قریبی نے ناتا توڑ کر خدا کے سپرد کر دیا۔ اسوقت مجھے نہ کسی شوہر سے بیوی کے شادی کرنے کی کچھ پرواہ ہے اور نہ ان باغوں کی جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ۱۲

عبد اللہ بن رواحہ نے انکو ڈرے سے دھمکا کر کہا ای چھچھورے تیرا کیا نقصان ہے اگر خدا مجھکو شہادت نصیب کرے اور تو (فرشتے) اسی کچہ و سکے بیچون بیچ مین بیٹھا گھر لوٹ جائے ۔ عبد اللہ بن رواحہ نے زید سے (خطاب کر کے) یہ شعر کہا ہی

یا زید زید الیعملات الذبل ۞ تطاول اللیل ہدیت فانزل

ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھون نے کہا مجھسے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہوجائین تو جعفر بن ابی طالب انکی جگہ پر ہون پھر اگر جعفر بن ابو طالب بھی شہید ہوجائین تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہین اگر عبد اللہ بھی شہید ہون تو مسلمان جسکو پسند کرین اوسکو اپنا سردار بنالین پس جب لشکر تیار ہوگیا اور اہل لشکر کوچ کرنیلگے تو لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردارونکو رخصت کیا اور انکو سلام کیا جب لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردارونکو اور عبد اللہ بن رواحہ کو رخصت کیا تو عبد اللہ بن رواحہ رونے لگے لوگون نے رونے کا سبب دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ بخدا مجھے کچھ دنیا کی محبت اور اسکا خیال نہین ہے (جسکے چھوٹنے پر روتا ہون) بلکہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک آیت پڑھتے سنی ہے کہ وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ۔ یعنی تم مین کوئی ایسا نہین جو دوزخ پر (ہوکر) گذرنے والا نہو (کیونکہ صراط اسی پر ہوگا) تمہارے رب پر (وعدہ) مقرر ہے ۔ پس مین نہین جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد یارا تہنے مین میرا کیا حال ہو ۔ مسلمانون نے کہا اللہ تمہارے ہمراہ ہے اور وہی تمکو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے اور تمپر نظر عنایت رکھے ۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اسوقت یہ اشعار کہے

لکنني أسأل الرحمن مغفرة ۞ وضربة ذات فرع یقذف الزبدا
او طعنة بیدی حران مجہزة ۞ بحربة تنفذ الاحشاء والکبدا
حتی یقولوا اذا مروا علی جدثی ۞ یا ارشد اللہ غاز وقد رشدا

پھر عبد اللہ (مسلمانون کے پاس آکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوے آپنے انکو رخصت کیا ۔ پھر لوگ چلے یہانتک کہ مقام معان مین جاکے فروکش ہوے (وہان جاکر) معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج لیکے

[1] اے زید اے زید اونٹنیان (ہماری) دبلی ہوگئی ہین اور رات بہت آگئی خدا تمہین ہدایت دے اب اتر پڑو یعنی اب ساتھ والے جب آجائین تو اونکے ساتھ چلنا ۱۲ [2] ترجمہ ۔ لیکن مین خدا سے مغفرت طلب کرتا ہون ۔ اور تلوار کے ایک ایسے کشادہ گھاؤ کو جو تازہ خون پھینکتا ہوے یا تیار رکھے ہوے نیزہ کے ایک زخم کو جو کسی خون کے پیاسے کے ہاتھ مین ہو اور وہ ایسا وار کرے کہ جگر اور اندرونی اعضا کے پار ہوجائے ۔ یہانتک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گذرین تو کہین اسے غازی اللہ تجھے رشد عنایت کرے اور اُسنے عنایت کردیا ۔

ساتھ (مقابلہ) ہے اسمین مرج ہو کہ مسلمانون نے دو دن معان مین مقام کیا اور آپس مین) کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پاس کسیکو بھیجکر اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دین یا تو وہ (ہمارے واسطے مدد بھیجینگے) ہماری مدد کرینگے یا پھر اور ہی حکم دینگے مگر عبد اللہ بن رواحہ نے مسلمانون کو جوش دلایا چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے یہانتک کہ شہر بلقا کی ایک بستی مین بلکہ شہر اون کہتے ہین رومیون سے جا ملے پھر مسلمان (وہان سے) موتہ کی طرف ہٹ آئے۔ عبد السلام بن نعمان بن بشیر نے روایت کی ہے کہ جعفر بن ابی طالب جب شہید ہوے تو لوگون نے عبد اللہ بن رواحہ کو (سپہ سالاری کیواسطے) بلایا یہ (اوسوقت) لشکر کے ایک گوشہ مین تھے (فوراً) آگے بڑھے اور لڑنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کرکے یہ اشعار پڑھے

یا نفس الا تقتلی تموتی ۞ ہذا حیاض الموت قد صلیت ۞ وما تمنیت فقد لقیت ۞ وان تفعلی فعلہما ہدیت ۞

وان تاخرت فقد شقیت

پھر اپنے نفس سے کہا تو کس چیز کا مشتاق ہے کیا تجھکو (اپنی بیوی) کا نام لیکر، فلانی کا اشتیاق ہے اُسکو طلاق ہے اور فلان فلان غلامون کا تجھکو خیال ہے (جاؤ) وہ بھی آزاد ہین اور کیا تجھکو اپنے باغ معجت (نامے) کا خیال ہے پس وہ بھی خدا و رسول کیواسطے (وقف) ہے پھر کہا۔

یا نفس مالک تکرہین الجنۃ ۞ اقسم باللہ لتنزلنہ ۞ طائعۃ او لتکرہنہ

فطالما قد کنت مطمئنۃ ۞ ہل انت الا نطفۃ فی شنہ ۞ قد اجلب الناس وشدوا الرنہ

مصعب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ ابن رواحہ لڑنے کیواسطے میدان مین گئے اُنکے نیزہ لگا اُنھون نے خون کو اپنے ہاتھ سے پونچھ کر منہ پر ملا پھر دونون صفون کے درمیان مین گر گئے اور (مسلمانون سے پکارکر) کہا اے مسلمانون اپنے بھائی کے جسم کی حفاظت کرو مسلمان حملہ کرکے انکو برابر بچاتے رہے حتیٰ کہ یہ اسی مقام پر انتقال کر گئے۔ یونس بن بکیر کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھون نے کہا ان لوگون پر جب یہ مصیبت واقع ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ مین اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ (اسوقت) زید بن حارثہ نے فوج کا علم لیا اور اسکو لیکر لڑے یہانتک کہ شہید ہوگئے پھر اسکو جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہوگئے یہانتک کہ انصار کے چہرے متغیر ہوگئے اور انھون نے خیال کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ

لہ ترجمہ۔ اے نفس اگر تو قتل نہ کیا جائیگا تو بھی ایک نہ ایک دن مریگا۔ یہ حوض موت کے (تیار) ہین انمین تو بھی ڈالا جائیگا۔ تیری جو آرزو شہادت تھی وہ تجھے مل گئی۔ اگر تو زید اور جعفر کے مثل کام کریگا تو (مقصود تک) پہنچ جائیگا۔ اور اگر تو (انسے) پیچھے رہجائیگا تو (البتہ) نامراد ہوگا۔

سہ ترجمہ۔ اے نفس تجھے کیا ہوا کہ تو جنت کو ناپسند کرتا ہے مین خدا کی قسم کہاتا ہون کہ تو ضرور اسمین داخل ہوگا۔ (خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے) بہت زمانہ تک تو مطمئن رہ چکا۔ تو (مثل) آب صافی (کے) ہے جو مشک مین ہو۔ لوگ آگئے ہین۔ اور انھون نے کمانین کھینچ لی ہین۔

کی نسبت جس امر کو برا جانتے تھے وقوع مین آیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اوس علم کو عبد اللہ بن رواحہ نے لیا اور لڑے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہوگئے پھر تینون آدمی سونے کے تختون پر جنت مین بلند کرکے دکھائے گئے۔ مینے عبد اللہ بن رواحہ کا تخت انکے ساتھیون کے تختون سے کچھ ہٹا ہوا دیکھا مینے پوچھا اس دوری کا کیا سبب مجھسے کہا گیا کہ ان دونون نے بے کھٹکے کام کیا اور عبد اللہ بن رواحہ نے کچھ تردد کے بعد۔ انھون نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ غزوہ موتہ جمادی ۸ھ مین ہوا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ رباب کے بیٹے ہین۔ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انکی حدیث مرسل ہے جسکو معمر نے کثیر سے انھون نے عبد اللہ بن رباب سے روایت کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرائدہ بن اصم۔ یہ ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہین ایسا ہی انکا نام قتادہ نے بیان کیا ہے اور دوسرون نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن قیس بن زائدہ (ہی) اور اسکے سوا بھی لوگونکے اقوال ہین جنکا ذکر انشاء اللہ اپنے مقام پر آئیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن حوف بن ہصیص۔ قریشی سہمی شاعر انکی والدہ عاتکہ بنت عبد اللہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھین۔ زمانہ جاہلیت مین یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر اپنی زبان وجان سے بہت ہی سخت تھے۔ قریش کی طرف سے مقابلہ کرتے اور مسلمانون کی ہجو کہتے تھے۔ یہ قریش کے بہترین شاعرون مین سے تھے ابن زبیر نے کہا ہے کہ قریش کے راوی ایسا ہی بیان کرتے ہین کہ جاہلیت مین یہ قریش کے بہترین شاعر تھے لیکن انکے اور ضرار بن خطاب کے اشعار جو ہمین پہونچے ہین (انکے لحاظ سے) ضرار انسے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہین انکے کلام مین گرے ہوئے الفاظ کم ہین۔ عبد اللہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوے اور انکا اسلام اچھا رہا۔ یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو ہبیرہ بن وہب اور عبد اللہ بن زبعری نجران کیطرف بھاگ گئے۔ جسوقت یہ نجران مین تھے حسان بن ثابت نے انکی بابت یہ شعر کہا

لا تعدمن رجلا احلک بغضہ ۔۔۔ نجران فی عیش احذ لئیم

ابن زبعری نے جب اس شعر کو سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مسلمان ہوگئے مسلمان ہوتے وقت انھون نے کچھ اشعار کہے جنمین سے چند شعر یہ ہین

لہ ترجمہ۔ تو اس شخص کو نہ دور کر جسکے بغض نے تجھکو شہر نجران مین سخت بری زندگی مین پہونچا دیا۔

دسبابہ اور اسکے پاس والی انگلی کیطرف اشارہ کرکے کہا ہو (یعنی بہت ہی قریب ہی) ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہم

ابن زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین۔ انکی ماں عاتکہ بنت وہب ابن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھین۔ انکے اولاد نہین ہے۔ یہ ضباعہ بنت زبیر کے بھائی ہین اور زبیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ اور ابوطالب کے حقیقی بھائی تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین جنگ روم ہوگئی اور اجنادین کے معرکہ مین شہید ہوے انکے گرد رومیون کی ایک جماعت کشتہ پڑی ہوئی تھی جسکو انھون نے قتل کیا تھا پھر زخمون نے انکا خون بہادیا اور انکی جان نکلگئی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ رومیون کا پہلا آدمی جو اجنادین کی جنگ مین مارا گیا وہ وہی بطریق تھا جسکو عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا۔ بطریق نشان لگائے ہوے نکلا تھا عبد اللہ بن زبیر نے بڑھکر اسکو مار ڈالا اور اسکے سامان کی طرف کچھ متوجہ ہوئے پھر دوسرا بطریق آیا عبد اللہ بن زبیر اسکی طرف بھی بڑھے دونون مین نیزہ بازی ہونیلگی تھوڑی دیر کے بعد دونون نے تلوارین میان سے نکال لین پھر عبد اللہ بن زبیر نے اوسرد (؟) رومی کے کندھون پر زرہ تھی ایک ہی ہاتھ مین کاٹکر مونڈھون تک ضرب پہونچا دی اور کہا کہ اسکو لے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون رومی ایک ہی وار مین بھاگ گیا۔ عمرو بن عاص نے انکو قسم دیکر کہا کہ اب نہ لڑو انھون نے جواب دیا کہ بخدا مجھمین اب صبر کی طاقت نہین ہی۔ جب باہم تلوارین چلنے لگین اور ایک دوسرے کو کاٹنے لگے (اسوقت) عبد اللہ ایک ٹیلہ پر شہید ملے انکے گرد دس رومی کٹے پڑے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو (محبت سے) میرے چچا کے بیٹے اور میرے دوست کہا کرتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ آپ میری ماں کے بیٹے، فرمایا کرتے تھے انکی روایت سے کوئی حدیث محفوظ نہین ہی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت انکی عمر قریب تیس سال کے تھی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہم)

ابن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی۔ انکی کنیت ابوبکر ہی۔ انکی دوسری کنیت ابو خبیب (انکے بڑے بیٹے کے نام سے) بھی ہے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکو اس کنیت سے وہ لوگ پکارتے تھے جو انکا عیب لگاتے تھے۔ انکی والدہ اسما بنت ابی بکر بن قحافہ ہین جو ذات النطاقین کے لقب سے مشہور ہین اور انکی دادی صفیہ بنت عبد المطلب ہین جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور خدیجہ بنت خویلد انکے باپ زبیر بن عوام کی پھوپھی تھین اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انکی خالہ ہین۔ ہجرت کے بعد مہاجر مسلمانون مین سب سے پہلے یہی پیدا ہوے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خرمے کو اپنے دہن مبارک مین چباکر انکے تالو مین ملا اسلئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن سب سے پہلے انکے پیٹ مین گیا۔ نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نے انکے نانا ابو بکر کے نام اور کنیت پر انکا نام اور کنیت رکھی۔ یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ انکی والدہ نے جب ہجرت کی ہے تو یہ پیٹ مین تھے۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ہجرت کے بعد یہ حمل مین آئے۔ ہجرت سے دس مہینے بعد پیدا ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ہجرت کے پہلے سال مین پیدا ہوے ان کی پیدایش کے وقت تمام مسلمانون نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے اسوجہ سے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ ہمنے مسلمانون پر جادو کر دیا ہے اب انکے اولاد نہ ہوگی۔ انکی پیدایش سے خدا نے یہود کی بات جھوٹی کر دی یہ بڑے نمازی روزہ دار بہادر تھے۔ جب یہ سات آٹھ برس کے ہوے انکے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ انکو بیعت کے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو تے دیکھکر تبسم فرمایا پھر انسے بیعت لی۔ انھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد اور حضرت عمر وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور انکے بھائی عروہ اور انکے دونون صاحبزادے عامر اور عباد اور عبیدہ سلمانی اور عطا بن رباح اور شعبی وغیرہم نے انسے روایت کی ہے ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ابو الحسن بن ابی یعلی اور بنا کے دو بیٹون ابو غالب اور ابو عبد اللہ نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابو جعفر نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابو طاہر مخلص نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن سلیمان نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے زبیر بن ابی بکر نے ہمسے بیان کیا۔ انھون نے کہا عبد الملک بن عبد العزیز نے مجھسے بیان کیا انھون نے اپنے ماموں یوسف بن ماجشون سے انھون نے ایک ثقہ کی سند سے روایت کی انھون نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر نے اپنے وقت کو تین راتون پر بانٹ دیا تھا ایک رات قیام کی جسمین وہ صبح تک کھڑے رہتے ایک رات رکوع کی جسمین وہ صبح تک رکوع مین رہتے ایک رات سجدہ کی جسکو وہ صبح تک سجدہ ہی مین گذارتے۔ احمد بن سلیمان نے کہا ہے کہ زبیر نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے سلیمان بن حرب نے مجھسے بیان کیا انھون نے یزید بن ابراہیم تستری سے انھون نے عبد اللہ بن سعید سے انھون نے مسلم بن نیاق مکی سے روایت کی انھون نے کہا کہ ابن زبیر نے ایکدن ایک (ایسا لمبا) رکوع کیا کہ ہمنے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ ختم کر دی (مگر) انھون نے سر نہ اٹھایا۔ ہشیم نے مغیرہ سے انھون نے قطن بن عبد اللہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ ہمنے ابن زبیر کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلا افطار برابر روزہ رکھتے دیکھا ہے جب افطار کی رات آتی تو دودھ کا ایک پیالہ منگواتے پھر روغن کی ایک قعب منگوا کر دودھ پر چھوڑ دیتے پھر تھوڑا ایلوا منگوا کر چھڑکتے اسکے بعد اسکو پی جاتے۔ دودھ سے قوت حاصل ہوتی روغن سے پیاس مر جاتی۔ ایلوے سے آنتون کے دہن کھلجاتے۔ ہمسے ابو الفضل بن ابو الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلے موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ابو خیثمہ نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے یحیی بن سعید نے ہمسے بیان کیا انھون نے محمد بن عجلان سے انھون نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب تشہد مین بیٹھتے تو

۱۵۔ معلوم ہوا کہ اس قدر کثرت عبادت ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ نفس متحمل ہو سکے ۱۲

عبد اللہ بن زبیر نے عبد اللہ بن سعد بن ابو سرح کے ہمراہ افریقہ مین جہاد کیا تھا جرجیر (افریقہ کا بادشاہ) ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر مسلمانون کے مقابلہ کو آیا مسلمانون کی تعداد صرف بیس ہزار تھی مسلمان متحیر ہوئے۔ عبد اللہ نے (دشمنون پر) ایک نگاہ ڈالی دیکھا کہ جرجیر اپنے لشکر سے باہر نکلا ہے۔ عبد اللہ مسلمانون کی ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کو مارنے کے ارادے سے چلے اور جاتے ہی اسکو مار ڈالا اور انھین کے ہاتھون یہہ فتح ہوئی۔ انھون نے جنگ جمل مین اپنے والد حضرت زبیر کے ہمراہ حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا حضرت علی کہا کرتے تھے کہ زبیر برابر ہم مین یعنے اہلبیت مین رہے یہانتک کہ انکے بیٹے کا نشو و نما ہوا۔ انھون نے حضرت معاویہ کے انتقال کے بعد انکے بیٹے یزید کی بیعت سے انکار کیا یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو انکی طرف بھیجا اُسنے مدینہ کا محاصرہ کرلیا اور اہل مدینہ کے ساتھ بہت ظلم کیا جو واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ پھر ابن زبیر سے لڑنیکے واسطے مکہ کی طرف بڑھا اور رستہ مین مرگیا۔ اور اپنی جگہہ حصین بن نمیر سکونی کو مقرر کیا حصین نے مکہ پہونچکر ابن زبیر کو گھیر لیا یہ حصار ۲۶ محرم سنہ ۶۴ھ مین ہوا تھا اور اسی حصار مین خانہ کعبہ اور حضرت اسمعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کے مینڈھے کے سینگ جو انکے فدیہ مین آیا تھا جلگئے۔ یہ محاصرہ یزید کے مرنے تک برابر قائم رہا یزید کا انتقال نصف ربیع الاول سنہ ۶۴ھ مین ہوا۔ اسکے بعد حصین نے عبد اللہ کو بلایا تاکہ انسے بیعت کرے اور انکو ساتھ لیکر شام کو جائے اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے واقعات مین اُنسے دونون مین کشت و خون ہوا ہے درگذر کیجائے۔ ابن زبیر نے اسکو نامنظور کیا اور کہا کہ مین خون نہ معاف کرونگا۔ حصین نے کہا خدا تمہارا برا کرے کون شخص تمکو ہوشیار و عقلمند خیال کرسکتا ہے۔ مین تو تمکو خلافت کیواسطے بلاتا ہون اور تم مجھے لڑائی کیطرف بلاتے ہو۔ عبد اللہ بن زبیر کی بیعت خلافت یزید کے مرنیکے بعد ہوئی۔ اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان انکے مطیع ہوے۔ انھون نے خانہ کعبہ کو نئے سر سے بنوایا اور (مقام) حجر کو کعبہ کی بنا مین داخل کردیا۔ جب ابن زبیر شہید ہوئے عبد الملک ابن مروان نے حکم دیا کہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی پھر بنا دیا جائے اور (مقام) حجر کعبہ کی بنا سے نکال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور ابتک اُسی طرح موجود ہے۔ ابن زبیر کی خلافت عبد الملک بن مروان کی تخت نشینی تک رہی جب عبد الملک اپنے باپ کی جگہہ پر بیٹھا اور مصر و شام مین پورا تسلط ہوگیا تو عراق پر فوج کشی کی اور مصعب بن زبیر کو قتل کرڈالا اور حجاج بن یوسف کو حجاز کیطرف روانہ کیا اسنے جاکر یکم ذی الحجہ سنہ ۷۲ھ کو عبد اللہ بن زبیر کا محاصرہ کرلیا اور خود لوگون کو حج کرایا خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف نہین کیا۔ جبل ابو قبیس پر منجنیق قائم کی وہان سے مسجد حرام پر پتھر مارتا تھا۔ جب تک ابن زبیر شہید نہوئے برابر محاصرہ قائم رکھا۔ نصف جمادی الاخری سنہ ۷۳ھ مین عبد اللہ بن زبیر شہید ہوگئے۔ عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ جب عبد اللہ پر حصار سخت ہوا قتل سے دس دن پہلے اپنی والدہ اسماء کے پاس آئے وہ بیمار پڑی تھین عبد اللہ نے اپنی مان سے کہا کہ مرنے مین راحت ہے انھون نے عبد اللہ کو جواب دیا کہ شاید تمنے موت کی آرزو میرے واسطے کی ہے۔ مین مرنیکو اسوقت تک ہرگز نہین پسند کرتی جبتک مجھے تمہاری دو حالتون مین سے ایک نہ ظاہر ہوجائے یا تو تم شہید ہو اور مین تمپر صبر کرکے خدا کے یہان ثواب کی مستحق ہون اور یا تم دشمن

پر کامیاب ہوا اور میری آنکھ کو ٹھنڈک نصیب ہو عبد اللہ یہ کلام سنکر نہیں پڑے جس دن عبد اللہ شہید ہونگے اُس دن اپنی والدہ کے پاس گئے انھون نے کہا کہ (بیٹا) مرنے سے ڈر کر کسی ایسے امر کو ہرگز نہ گوارا کرنا جسمین ذلت ہو بخدا عزت کے ساتھ تلوار کی مار کھانا ذلت کے کوڑون سے بہتر ہے۔ پھر عبد اللہ دشمن کے لشکر کی طرف گئے اور مسجد حرام مین لڑنے لگے جس طرف رخ کرتے تھے اسی طرف شامیون کے پیر اوکھڑ جاتے تھے (اسی اثنا مین) ایک پتھر صفا کی طرف سے آیا اور عبد اللہ کی پیشانی پر لگا اسکو ٹوٹ پھوٹا اور یہ شعر پڑھا

ولسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ولکن علی اعقابنا یقطر الدم

اسکے بعد لوگ انکے اوپر ٹوٹ پڑے اور انکو شہید کر ڈالا۔ جب شامیون نے انکو شہید کیا تکبیر کہی عبد اللہ بن عمر نے کہا انکی پیدایش کے وقت تکبیر کہنے والے وفات پر تکبیر کہنے والون سے بہتر تھے۔ یعلے بن حرملہ نے بیان کیا ہی کہ جب عبد اللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد مین مکہ مین آیا (دیکھا کہ) عبد اللہ کی والدہ (جو دراز قد بوڑھی نابینا تھین) پکڑا کر آئین اور حجاج سے کہا کیا اوس سوار (یعنے عبد اللہ بن زبیر) کے اترنے کا وقت نہین آگیا۔ حجاج نے انسے کہا کہ اُس منافق کا انھون نے کہا خدا کی قسم وہ منافق نہ تھا بلکہ وہ بڑا روزہ دار نمازی صلہ رحم کرنیوالا تھا حجاج نے کہا تم لوٹ جاؤ تم سٹھیا گئی ہو انھون نے کہا خدا کی قسم مین سٹھیائی نہین ہون مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ قبیلہ ثقیف مین جھوٹا اور ہلاک کرنے والا ہوگا سو جھوٹے کو ہم دیکھ چکے اور ہلاک کرنیوالا تو ہے۔ جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید ہی۔ ابن زبیر کو سچ تھے۔ ابن عمر عبد اللہ کے پاس سے گذرے یہ سولی پر لٹکے ہوے تھے انھون نے ٹھہر کر سلام کیا اور انکے حق مین دعاے خیر کی اور کہا بخدا جس اُمت کے برے تم ہو وہ امت کیا ہی اچھی ہے۔ یہ ابن عمر نے اسوجہ سے کہا کہ شامی عبد اللہ بن زبیر کو برے برے نامون مثل ملحد منافق وغیرہ سے یاد کیا کرتے تھے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زغب ایادی۔ ابو زرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہین اور دوسرون نے انکے صحابی ہونیسے انکار کیا ہے۔ عبد الرحمن بن عائذ نے انسے روایت کی ہے انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو شخص مجھپر قصداً جھوٹ باندھے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ مین کرے۔ ضمرہ بن حبیب نے بھی انسے روایت کی ہے۔ انھون ہی نے قیس بن ساعد کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی۔ قریشی اسدی۔ انکی والدہ قریبہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ ام المومنین ام سلمہ کی بہن تھین۔ یہ عبد اللہ سرداران قریش سے تھے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان تھے لوگون کو آپ سے اجازت لادیا

کہ اسلئے ترجمہ ہماری ایڈیٹون پر ہمارے مضمون کا قون نہین کرتا۔ بلکہ ہمارے قدر سے بہتر کرتا ہے

لا دیا کرتے تھے۔ ابوبکر بن عبدالرحمن اور عروہ بن زبیر نے انسے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد فقیہ اور اسمعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہارون بن اسحق ہمدانی نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا انھون نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زمعہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ایکدن (حضرت صالح علیہ السلام کی) ناقہ اور اوسکے مارنے والے کا ذکر کر رہے تھے اسی ذکر مین آپ نے فرمایا کہ اونٹنی مارنے کیواسطے قوم کا ایک شخص مستعد ہوا جو زمعہ کی طرح شریر و قوت ور تھا۔ پھر عورتون کا ذکر کرنے لگے کہ تم مین سے بعض اپنی عورتون کو مثل غلامون کے کوڑون سے مارتے ہین اور شاید دوسرے وقت اوسی سے ہمبستر ہون پھر لوگون کو خروج ریح پر ہنسنے کی بابت نصیحت کی کہ تم اس بات سے ہنستے ہو جسکو خود کرتے ہو۔ ابو زمعہ اسود بن مطلب کی کنیت ہے جو بدر کی لڑائی مین بحالت کفر مارا گیا۔ اسود ان لوگون مین سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزا کیا کرتے تھے جنکی بابت یہ آیت نازل ہوئی (انا کفیناک المستہزئین) یعنی ہم تمکو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہنسی کرنیوالون سے بچالینگے۔ عبداللہ عثمان کے ہمراہ یوم الدار مین شہید ہوے۔ ابو احمد عسکری نے اسکو ابو احسان زیادی کی روایت سے بیان کیا ہے۔ عبداللہ کے ایک بیٹا یزید نامی تھا جو واقعہ حرہ مین مسلم بن عقبہ مری کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زمل جہنی سلیمان بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابو مسیحہ بن ربعی سے انھون نے ابن زمل جہنی سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے ستر بار سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ ان اللہ کان توابا فرماتے اس حال مین آپ دوزانون (بیٹھے) ہوتے اور انھون نے ابن زمل کا خواب بھی نقل کیا ہے جو انھون نے دیکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونون نے انکا نام عبداللہ بن زمل بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے انکا نام ضحاک بن زمل (جہنی) بیان کیا ہے لیکن یہ دونون قول صحیح نہین ہین کیونکہ عبداللہ تابعی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن زمل اور ضحاک تبع تابعی ہین صحیح یہ ہے کہ ابن زمل کا نام معلوم نہین اور یہ عبداللہ اور ضحاک دونون کے سوا ہین واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر عسکری نے انکو افراد مین بیان کیا ہے۔ ابوبکر بن ابو علی نے حماد بن سلمہ کی سند سے انکو بیان کیا ہے انھون نے عطا بن سائب سے انھون نے عبداللہ بن زہیر سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے یعنی ایک درہم بعوض سات سو درہم کے۔ ابو موسیٰ نے انکو ابن مندہ پر استدراکا بیان کیا ہے۔ اسی اسناد سے ابو نعیم نے انکا ذکر کیا ہے مگر انھون نے (بجاے ابن زہیر کے) ابو زہیر لکھا ہے۔ یہ بعض راویون کا

وہم ہے جنہون نے اسمین غلطی کی یا لکھنے والون سے سہو ہوگئی یا یہ کہ بعض راویون نے انکو انکے والد کی طرف منسوب کیا ہو اور دوسرون نے انکے بیٹے کو انکی تعریف مین ذکر کردیا ہو انسے روایت کرتے ہین۔ عنوان دو قرار دیئے ہین لیکن بیان دونون کا ایک ہی ہے۔ ہم اسکو بعد کے عنوان مین انشاء اللہ ذکر کرینگے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابو زہیر۔ انکے بیٹے نے انسے روایت کی ہے اور یہ درست نہین ہے اسکی اسناد مین اختلاف ہے۔ علی بن عاصم نے عطاء بن سائب سے انھون نے زہیر بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے۔ علی بن عاصم نے اسکو عطاء سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ وہم ہے۔ اس حدیث کی اسناد مین عطاء بن سائب پر اختلاف واقع ہوا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور انھون نے اسکو علی بن عاصم کی روایت سے انھون نے عطاء بن سائب سے انھون نے زہیر سے انھون نے اپنے والد سے متصل کرکے بیان کیا ہے انھون نے (یعنی ابو نعیم نے) کہا ہے کہ ٹھیک وہی ہے جو ہمسے محمد بن علی نے اپنی سند سے منصور بن ابی الاسود سے انھون نے عطاء بن سائب سے انھون نے ابو زہیر ضبعی سے انھون نے ابو بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے یعنی ایک درہم سات سو درہمون کے برابر۔ ابو عوانہ اور ایک جماعت نے اسکو عطاء سے منصور کی روایت کی طرح بیان کیا ہے۔ وہم کرنیوالے نے جو کچھ علی بن عاصم سے انھون نے عطاء سے انھون نے زہیر سے انھون نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ ابو زہیر ہے ابو کا لفظ گرا دیا اور صحیح یون ہے کہ ابو زہیر نے عبد اللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی وہم کرنیوالے نے (ابو) لفظ گرا دیا اور کہا کہ زہیر بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید۔ خاندان بنی جشم مین حارث بن خزرج سے ہین انصاری خزرجی حارثی ہین انکی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ عبد اللہ بن محمد انصاری نے کہا ہے کہ ثعلبہ انکے آبا مین نہین ہین یہ تو عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ بن حارث ہین۔ اور ثعلبہ بن عبد ربہ عبد اللہ بن زید کے چچا ہین جنکو نسب بیان کرنیوالون نے انکے نسب مین داخل کردیا اور یہ محض خطا ہے۔ ابن مندہ اور ابن کلبی اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین۔ اور ثعلبہ کو ثابت رکھا ہے۔ عبد اللہ بیعت عقبہ اور بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے

ہوئے - انہیں کو اذان خواب میں دکھائی گئی تھی جسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ عبد اللہ کے خواب کے مطابق اذان دیا کریں - انکا خواب پہلے سال ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد نبوی بنانیکے بعد ہوا تھا - ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا انھون نے عبد اللہ بن زید سے روایت کی انھون نے کہا کہ ہمنے جب صبح کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انسے اپنا خواب عرض کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہے پس تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کیونکہ وہ تمسے بلند آواز ہیں اور جو کچھ تمسے خواب میں کہا گیا ہے وہ بلال کو بتاؤ تاکہ وہ اوسکو پکار کر کہدیں پس جب عمر بن خطاب نے نماز کی اذان حضرت بلال سے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور کہا اُس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا جیسا کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ اسکو یاد رکھو - محمد بن عیسیٰ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن زید وہ ابن عبد ربہ ہیں - اور ہم کوئی صحیح حدیث انکی روایت سے بجز اس ایک حدیث کے نہین جانتے ہین - اور عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی کی روایت سے بہت سی حدیثین مروی ہین اور یہ یزید بن تمیم کے چچا ہین - اور زید بن ثعلبہ بن حارث یعنی عبد اللہ کے والد کے بیان میں گذر چکا ہے کہ انکے بیٹے عبد اللہ نے اپنا تمام مال خیرات کر دیا تھا - تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو عمر کا بیان عبد اللہ کے نسب میں کہ خاندان جشم بن حارث بن خزرج سے ہین صرف ابو عمر کا وہم ہے (کیونکہ) وہ تو زید بن حارث بن خزرج کی اولاد سے ہین - ابن اسحاق نے بیعت عقبہ کے شرکا کے بیان میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر انھون نے اور عبد اللہ ابن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن حارث بن خزرج اور زید ابن حارث بن خزرج (یہ دونون (یعنے جشم بن حارث اور زید بن حارث) بھائی ہیں) کے بیان کئے ہین اسنے حبیب بن اساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن جشم اور عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید ابن حارث بن خزرج شریک (بدر) ہوئے - اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہے - اس سے ظاہر ہو گیا کہ عبد اللہ بنی جشم سے نہین ہین - ابو عمر کو اسوجہ سے دھوکا ہوا کہ انھون نے ابن اسحاق کو دیکھا کہ انھون نے لکھا ہے کہ خاندان بنی جشم بن حارث اور زید بن حارث سے حبیب (شریک بدر) ہوئے - اور انکو جشم کی طرف منسوب کر دیا پھر کہا اور عبد اللہ بن زید پس ابو عمر نے انکو بھی بنی جشم سے خیال کر لیا اور اگر وہ تامل کرتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ وہ زید کی اولاد سے ہین نہ جشم کی اولاد سے واللہ اعلم - ابو عمر نے اسی نسب کو جسکو ہمنے شروع میں بیان کیا ہے عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے (مگر) انکے نسب میں ثعلبہ کا نام گر گیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جہنی - انکی حدیث کی سند میں اعتراض ہے - حرام بن عثمان نے معاذ بن عبد اللہ بن حبیب سے انھون نے عبد اللہ بن زید جہنی سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جو شخص) چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو اگر (دوبارہ) چوری کرے اسکا

پیر کاٹ ڈالو (اگر تیسری بار) چوری کرے اوسکا (دوسرا) ہاتھ کاٹ ڈالو (اگر چوتھی مرتبہ) چوری کرے اُسکا (دوسرا) پیر کاٹ ڈالو اگر پھر بھی) چوری کرے گردن مار دو - حرام نے معاذ بن عبد اللہ سے اسیطرح روایت کیا ہے - اور دوسرون نے انکی مخالفت کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے - ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے عبد اللہ بن زید کو بیان کرکے کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد مین اعتراض ہے - ابن مندہ نے اس حدیث کو محمد بن یحییٰ مازنی کی روایت سے انھون نے حرام سے انھون نے معاذ سے انھون نے عبد اللہ ابن حبیب سے انھون نے عبد اللہ بن زید سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو الخ یحییٰ نے حرام سے انھون نے معاذ سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور درست یون ہے کہ معاذ بن عبد اللہ بن حبیب نے عبد اللہ بن بدر جہنی سے روایت کی جیسا اوپر گذر چکا

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صباح ابن طریف [illegible] - انکا نسب عبد اللہ بن حارث بن زید کے بیان مین گذر چکا ہے - دار قطنی نے انکو اپنی سند سے [illegible] انھون نے [illegible] سے انھون نے مصعب بن شطیم سے انھون نے بلال بن ابی بلال ضبی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ عبد الحارث بن زید ضبی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا نسب بیان کیا آپنے انکو دعوت اسلام کی یہ مسلمان ہوگئے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عبد اللہ ہو نہ عبد الحارث انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ و درست فرمایا نہین ہے پرہیزگاری مگر خدا کے بچانے سے اور نہین ہے کوئی عمل مگر توفیق سے اور ثواب کیواسطے کام کرنا سب سے زیادہ درست ہے اور عذاب سے ڈرنا سب سے زیادہ زیبا ہے خدا کی پروردگاری سے ہم راضی ہوے اور ہم اوسکے حکم تک پہونچے تا کہ ہم اوسکے وعدہ سے حصہ پاوین اور اوسکے عذاب سے بچین پھر یہ کہکر لوٹ گئے اور ہجرت نہین کی - ابو موسی نے اسکو بیان کیا ہے - مین کہتا ہون ابو موسی نے اس نام کو اس مقام پر اور عبد اللہ بن [illegible] کے تذکرہ مین بیان کیا ہے اور ربعیہ بھی روایت موسیٰ سے [illegible] انھون نے [illegible] سے روایت کی ہے اور ابو عمر نے اسکو عبد اللہ بن حارث کے تذکرہ مین لکھا ہے - صحیح یہ ہے کہ وہ عبد اللہ بن زید ہے جیسا کہ ابو موسی نے اسکو ذکر کیا ہے اور ماکولا اور ابن [illegible] اور ابن کلبی وغیرہم نے انکی موافقت کی ہے - ابو عمر نے شاید عبد الحارث کو دیکھا ہوا سکو عبد اللہ بن حارث خیال کرلیا لیکن معلوم نہین کہ ابو موسی نے اسکو دو بیان کیون قرار دیا ہے - غایۃ الامر یہ کہ انکے والد مین اختلاف واقع ہوا ہو حالانکہ [illegible] کچھ اتنا بڑا بھی نہ تھا ہمین نہین شخص عبد الحارث نام سے ہون جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلکر عبد اللہ کردیا ہو

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم ابن مازن بن نجار - انصاری خزرجی مازنی - ابن ام عمارہ

کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو محمد انکی کنیت ہے۔ ابو عمر نے انکے والد کے بیان میں انکا نسب بیان کیا ہے۔ بعض جگہ کچھ اختلاف بھی کیا ہے جسکو ہم وہیں بیان کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ حد وغیرہ میں شریک تھے اور بدر میں نہ تھے اور یہی صحیح ہے۔ خلیفہ بن خیاط وغیرہ کے بیان کے موافق یہی مسیلمہ کذاب ملعون کے قاتل ہیں مسیلمہ نے انکے بھائی کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا جسکو ہم ذکر کر چکے ہیں پس عبداللہ کی یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بھائی کا بدلہ لیں (چنانچہ) محمد اسنے انکو مسیلمہ کے مارنے میں وحشی کا شریک کر دیا وحشی نے مسیلمہ کو حملہ کر کے گرا دیا اور عبداللہ نے تلوار سے اسکو مار ڈالا۔ عبداللہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث کی ہے اور انکے بھتیجے عباد بن تمیم اور یحییٰ بن عمارہ اور واسع بن حبان وغیرہم نے انسے روایت کی ہے۔ ہمسے محمد بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن نجیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی زائدہ نے بیان کیا انھوں نے شعبہ سے انھوں نے حبیب بن زید سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے عبداللہ بن زید سے انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے وضو کیا اور دونوں کانوں کا مسح کیا۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے بیان کیا انھوں نے ابن جریج سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن خرجہ نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پیر پر پیر رکھے چت لیٹے دیکھا ہے۔ مالک اور یونس اور ابن جریج اور یحییٰ بن سعید اور معمر اور عبداللہ بن عمر اور ابراہیم بن سعد وغیرہم (جیسے سفیان) نے اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور عبدالعزیز بن ماجشون نے انکی مخالفت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ زہری نے محمود بن ولید سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن زید واقعہ حرہ ۶۳ھ زمانہ یزید میں شہید ہوئے۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عمرو بن مازن۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر مقرر تھے۔ یونس نے ابن اسحاق سے روایت کی انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹ آئے تھے آپکے ہمراہ اسباب غنیمت تھا جسپر عبداللہ بن زید بن مازن مقرر تھے۔ یہ ابن مندہ کا کلام ہے۔ ابو نعیم نے اسکو نقل کر کے کہا ہے کہ انھوں نے اسمیں وہم و تصحیف کی ہے۔ وہم تو یہ کہ وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ اور تصحیف یہ کہ نفل جو انفال کا مفرد ہے اور جسکے معنی عطیہ کے ہیں اسکو نقل سے

بیٹھنے میں سواری اور عورتوں کے تھے بدل دیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر سے مدینہ کی واپسی میں غنائم کی دیکھ بھال انکے سپرد کی تھی۔ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو باب الکاف میں عبداللہ بن کعب کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ لیکن ابو نعیم کا قول درست ہے۔ ابو عمر اور ابن کلبی وغیرہ ہمانے انکی موافقت کی ہے۔ علاوہ اسکے ابن مندہ کو اس بارے میں کچھ معذوری بھی ہے کیونکہ ابن اسحاق نے بواسطۂ یونس بن بکیر کے عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدر سے لوٹتے ہوئے مدینہ آرہے تھے اور جو مال غنیمت آپ کو ملا تھا وہ ساتھ تھا اس مال کی حفاظت کیلئے عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن کو آپنے مقرر کیا تھا ابن مندہ نے جو کچھ سنا اوسکو نقل کر دیا مگر اسمیں بھی کلام نہیں کہ ابن مندہ نے نقل کی لفظ کو بدلکے نقل کر دیا ہو واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط بن ابی حمیضہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی کی ہیں انسے انکے بیٹے عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط نے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے جو انکے بیٹے کو عبداللہ بن سابط لکھدیا ہو انھوں نے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہو۔ تابعین کے اسی طبقہ میں ہیں۔ اکثر لوگ انکو ابن سابط اور بعض لوگ عبدالرحمن بن سابط کہتے ہیں۔ انکے والد عبداللہ صحابی ہیں۔ اور بعض علمائے نسب نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ اور عبدالرحمن فرزندان سابط دونوں بھائی بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی نہیں ہیں دونوں فقیہ تھے۔ زبیر اور انکے چچا مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن سابط کی ماں اور انکے بھائیوں عبداللہ اور ربیعہ اور موسیٰ اور فراس اور عبیداللہ اور اسحاق۔ اور حارث کی ماں ام موسیٰ بن جواحور کی بیٹی تھیں۔ احور کا نام خلف بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا اور ام موسیٰ کا نام حاضر تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط مشہور تابعین میں تھے اور فقیہ تھے۔ انسے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے انکے والد عبداللہ بن سابط کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہو۔ قریش کے قبیلہ بنی جمح کے مشہور صحابی اور شریف آدمی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عامر۔ کنیت انکی ابو خیثمہ ہے۔ انصاری ہیں۔ ہمنے انکا تذکرہ عامر کے نام میں بھی کیا ہو۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ سہل بن ابی خیثمہ کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالےٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری ہیں ابن کلبی نے انکا تذکرہ اسی طرح بیان کیا ہو اور کہا ہے کہ اصل میں یہ قبیلہ بلی سے ہیں۔ عویم بن ساعدہ کے بھائی ہیں مدینہ کے ہمود آئے

ابن کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبد اسود کے بیٹے تھے۔ انسے سمرہ بن جندب نے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو ایسا ہوں آئے چاہیے کہ مدینہ سے نکلکر انکو چلا جائے۔ کیونکہ مدینہ خدا کی زمینوں میں بلحاظ پانی کے سب سے اچھی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ انکی وفات سنہ ہجری میں ہوئی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ ہذلی۔ کنیت انکی ابو محمد ہے۔ انھوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے۔ سنہ ہجری میں انکی وفات ہوئی انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے عبد اللہ بن ساعدہ انصاری کا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہے کہ سنہ ہجری میں انکی وفات ہوئی۔ ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم۔ انسے عبادہ بن نسی نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کتاب خدا (یعنی توریت) میں ایک حمد کرنیوالی امت کا ذکر پاتے ہیں۔ بعد اسکے انھوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد العزی۔ انکی والدہ عاتکہ بنت اسود بن مطلب بن اسد تھیں۔ بزرگ شخص تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ اور کہا ہو کہ ہمارے بعض مشائخ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ یہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھتیجے ہیں بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی ہوں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی سائب۔ ابو سائب کا نام صیفی بن عابد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ قریشی ہیں مخزومی ہیں۔ قاری ہیں۔ انسے اہل مکہ نے قرأت حاصل کی تھی اور انہیں کی قرات کے موافق مجاہد وغیرہ قرآن پڑھتے تھے۔ یہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور وہیں عبد اللہ بن زبیر کی شہادت سے کچھ پہلے وفات پائی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے آقا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مجاہد کے آقا قیس بن سائب تھے۔ ابن کثیر نے قرآن مجاہد سے پڑھا۔ اور مجاہد نے عبد اللہ بن سائب سے پڑھا۔ ہشام بن محمد کلبی نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ زمانہ جاہلیت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک رہتے تھے۔ اور واقدی نے کہا ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک سائب بن ابی سائب تھے اور اور لوگوں نے کہا ہے کہ آپ کے شریک قیس بن سائب تھے۔ ہر ایک کے متعلق حدیث وارد ہوئی ہے اور یہ اختلاف مجاہد سے شروع ہوا ہے۔ یہ کلام ابو عمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن سائب بن ابی سائب عابدی مخزومی قاری قبیلہ قارہ کے ہیں۔

کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہے۔ ہمیں ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہوذہ بن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عباد ابن جعفر نے ایک حدیث بیان کی جسکی سند ابو سلمہ بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن سائب تک پہونچا ئی کہ عبد اللہ بن سائب کہتے تھے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوا۔ آپ نے صحن خانہ کعبہ میں نماز پڑھی اور اپنی نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھ لیں۔ پھر آپ نے سورۂ مومنون پڑہنا شروع کی۔ جب حضرت موسیٰ یا عیسیٰ (علیہما السلام) کا ذکر آیا آپکو کہانسی آئی اور آپ نے رکوع کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان کہ یہ عبد اللہ قاری ہیں قبیلۂ قارہ سے۔ یہ ان دونوں کے الفاظ تھے۔ قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے جسکی طرف ان کی نسبت کی جاتی ہے۔ قارہ کا نام اثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ابن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام دیش بن محلم بن غالب بن عایذہ بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ہے۔ انکو ابن کلبی نے بیان کیا ہے لہذا انکی طرف نسبت قاری تشدید یا کے ساتھ ہونا چاہئے حالانکہ ایسا نہیں ہے اور یہ عبد اللہ بنی مخزوم سے ہیں قبیلہ قارہ سے نہیں ہیں۔ اور یہ قاری ہمزہ کے ساتھ (یعنے قرائت سے) ہے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے پھر ابن مندہ اور ابو نعیم انکو مخزوم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور باوجود اسکے انکو قبیلہ قارہ سے بھی بتلاتے ہیں۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ۔ جہنی ہیں۔ انکا شمار اہل بصرہ سے ہے۔ ان سے انکے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمکو تین باتوں (یعنی قیل و قال اور کثرت سوال۔ اور بربادی مال) سے منع کرتا ہوں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ۔ ہمدانی ہیں۔ مجہول شخص ہیں۔ انکو ابن ابی خیثمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن مہاجر نے محمد بن سعد سے انھوں نے عبد اللہ بن سبرہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپاہج ہو جانے کی وجہ سے تندرست آدمیوں کی طرح کام نکر سکتا ہو اور پہلے وہ اچھے کام کرتا تھا تو خدا اسکی اپاہجی کو اسکے گناہوں کا کفارہ کر دیگا اور اسکے اعمال زائد رہینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ عبدی ہیں قبیلۂ عبد القیس سے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

سدوسی ہیں۔ تمیم سدوسی کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عبد اللہ سدوسی سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ انکا ذکر اپنے مقام پر انشاء اللہ تعالے آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ۔ بن معتمر بن انس بن اذاہ بن رباح بن عبد اللہ ابن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ انکا نسب کلبی نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کے نسب میں معتمر اور عبد اللہ کے درمیانی نام گرادئیے ہیں۔ یہ قریشی ہین۔ عدوی ہین اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے [illegible] مل جاتے ہین۔ یہ عمرو بن سراقہ کے بھائی ہین۔ ان دونون کی والدہ امنہ بنت عبد اللہ بن عمیر بن اہیب [illegible] اسحاق اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن سراقہ اور انکے بھائی عمرو بدر مین شریک ہوئے [illegible] موسیٰ بن عقبہ [illegible] بن عشر نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بدر مین نہین شریک ہوئے اور احد اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے۔ انکو ابو عمر نے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے نقل کرکے انکا بدر مین شریک ہونا بیان کیا ہے۔ عمران قطان نے قتادہ سے انھون نے عقبہ بن وشاح سے انھون نے عبد اللہ بن سراقہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (رمضان مین) پچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہو تو پانی ہی سہی۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے عمران کی روایت کو محمد بن بلال تک نقل کیا ہے۔ انھون نے عمران سے انھون نے قتادہ سے انھون نے عقبہ سے انھون نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رمضان مین) پچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہو تو پانی ہی سہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سرجس۔ مزنی ہین۔ بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی تھی۔ اور آپ نے انکے واسطے استغفار کیا تھا۔ انکا شمار بصریون مین ہے۔ ان سے عاصم احول اور قتادہ نے روایت کی ہے۔ عاصم کہتے ہین کہ عبد اللہ ابن سرجس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ اور یہ صحابی نہ تھے۔ ابو عمر کہتے ہین کہ انکا صحابہ مین بغیر اختلاف کے ذکر ہے۔ اور یہ ان لوگون کے مذہب پر صحابی ہونے مین لقاء اور روئیت اور سماع کو کافی سمجھتے ہین صحابی ہین لیکن عاصم نے میرے خیال مین صحابیت سے اس معنی کو لیا ہو جسکی طرف تھوڑے سے علما گئے ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن مذہب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے انھون نے عبد اللہ بن سرجس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سفر کرتے فرماتے تھے اے اللہ تو ہی سفر مین ساتھی ہے اور گھرون مین خلیفہ ہے۔ اے خدا سفر مین ہمارے ساتھ رہ۔ ہمارے پیچھے ہمارے گھر کی کفالت کر خدا سفر کی سختی اور لوٹنے کے

رنج سے اور آسانی کے بعد سختی سے پناہ مانگتا ہون"۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ازدی ہین۔ شامی ہین۔ ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبردی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے بحیر بن سعد سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے عبد اللہ بن سعد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے مجھکو ملک فارس اور وہان کی عورتین اور لڑکے اور ہتھیار اور مال عنایت کئے۔ اور خدا نے مجھکو روم اور وہان کے لڑکے اور ہتھیار عنایت کئے۔ اور قبیلہ حمیر سے میری مدد کی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن سعد انصاری کے تذکرے مین لکھا ہے اور ان دونون نے اس تذکرے کو نہین لکھا۔ اور ابو عمر نے دونون تذکرون کو لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ اسلمی ہین۔ مدنی ہین۔ انکی روایت واقدی کے پاس ہے انھون نے ہشام بن عاصم اسلمی سے انھون نے عبد اللہ ابن سعد اسلمی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسافت رات مین اسقدر طے ہوتی ہے جتنی دن مین نہین ہوتی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انصاری ہین۔ حرام بن حکیم کے چچا ہین۔ اور بعض لوگ انکو حرام بن معاویہ کا چچا بتاتے ہین۔ انکا شمار شامیون مین ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ جنگ قادسیہ مین شریک ہوے تھے اور یہ اسدن مقدمۃ الجیش کے سردار تھے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو انکے بھتیجے حرام بن حکیم اور خالد بن معدان نے نقل کیا ہے۔ ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب ابن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبردی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے علاء ابن حارث سے انھون نے حرام بن حکیم سے انھون نے اپنے چچا عبد اللہ ابن سعد انصاری سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اُن چیزونکو) پوچھا جنسے غسل واجب ہوتا ہے اور یہ کہ اگر غسل کے بعد پھر رطوبت نکلے (توکیا پھر غسل کرنا چاہئے) آپ نے (اُن چیزونکو بیان کرکے جنسے غسل واجب ہوتا ہے میرے دوسرے سوال کے جواب مین) فرمایا کہ وہ رطوبت مذی ہے اور ہر مرد کے مذی نکل آتی ہے۔ تم اسکی وجہ سے اپنی شرمگاہ دھو ڈالا کرو اور جس طرح نماز

نماز کے واسطے وضو کرتے ہو وضو کر لیا کرو۔ بقیہ بن ولید نے بحیر ابن سعد سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے عبد اللہ بن سعد انصاری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے مجھکو ملک فارس اور اور وہان کی عورتین اور لڑکے اور ہتھیار اور اموال عنایت کیئے اور خدا نے مجھکو ملک روم اور وہان کے لڑکے اور ہتھیار اور مال دیا اور قبیلۂ حمیر نے میری مدد کی"۔ ابو احمد عسکری نے انکو ذکر کیا ہے اور انکو قبیلۂ عنبر کے خاندان تمیم سے بیان کیا ہے اور انکو ذویب بن شعثم بن قرط عنبری کا بھائی بتایا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے انکے تذکرہ مین اس حدیث کو نہین ذکر کیا ہے اور انکا جنگ قادسیہ مین شریک ہونا اور انسے خالد بن معدان اور حرام بن حکیم کا روایت کرنا ذکر کیا ہے۔ فارس اور روم کی حدیث کو عبد اللہ بن سعد ازدی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو اسی مقام پر ذکر کیا ہے اور ان کے سوا کسی کا ذکر نہین کیا۔ اور ابو عمر نے انکو دو تذکرون مین بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن خیثمہ بن مالک بن حارث بن نحاط بن کعب ابن عمرو۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہین اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بیٹے ہین سعد بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن سلم بن امری القیس بن مالک بن اوس کے۔ یہ اور انکے والد اور دادا صحابی ہین۔ ان کے والد بدر کے دن اور دادا احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن مبارک نے رباح بن ابی معروف سے انھون نے مغیرہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ انصاری سے پوچھا وہ کیا تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوئے تھے"، انھون نے جواب دیا ہان اور بیعت عقبہ مین بھی۔ اور اسوقت مین اپنے والد کا ردیف تھا۔ اور بشر بن سری نے رباح سے انھون نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عبد اللہ سے پوچھا وہ کیا تم بدر مین شریک تھے" انھون نے جواب دیا ہان بلکہ بیعت عقبہ مین بھی اور مین اسوقت اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ ابو عمر کہتے ہین کہ روایت مین اسی طرح بدر کا لفظ ہے لیکن ابن مبارک احفظ اور اضبط ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابو عامر عقدی اور ابو احمد زبیری اور ابو داؤد طیالسی اور ابو عاصم نے رباح بن ابی معروف سے نقل کیا ہے اور سبھون کی روایتون مین ہے کہ مین نے عبد اللہ سے پوچھا کیا تم بدر مین شریک ہوے تھے؟ انھون نے جواب دیا ہان بلکہ بیعت عقبہ مین بھی، اور مین اسوقت اپنے والد کا ردیف تھا"،

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ ابن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ قریشی ہین۔ عامری ہین

یہ قریش ظواہر مین سے ہین قریش بطاح مین سے نہین ہین ۔ انکی کنیت ابو یحیی ہے ۔ عثمان بن عفان کے رضاعی بھائی ہین انکی والدہ نے حضرت عثمان کو دودھ پلایا تھا ۔ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے ۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور آپکی خدمت مین یہ کتابت کیا کرتے تھے ۔ پھر یہ مرتد ہوکر مشرکین مکہ سے مل گئے تھے اور ان سے بیان کیا کہ مین محمد کو جس طرح چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ مجھکو عزیز حکیم لکھاتے ہین پوچھتا کیا علیم حکیم وہ کہتے ہان ہر ایک ٹھیک ہے ۔ جب مکہ فتح ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا ۔ اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردون مین چھپے ہوئے تھین ۔ عبداللہ ابن سعد عثمان بن عفان کے پاس بھاگ کر گئے اور عثمان نے انکو پوشیدہ کر دیا یہانتک کہ جب مکہ مین اطمینان ہوگیا وہ انکو لیکر آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ سے امان کے خواستگار ہوئے ۔ آپ بہت دیر تک خاموش رہے ۔ پھر آپ نے درخواست منظور کر لی ۔ جب عثمان چلے گئے آپ نے اپنے گرد وپیش والون سے فرمایا مین اس وجہ سے خاموش تھا تاکہ تم مین سے کوئی شخص اٹھکر اسکی گردن اڑا دے ۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے میری جانب کیون نہ اشارہ کیا ۔ آپ نے جواب دیا کہ نبی کی آنکھ کو خائن نہونا چاہئے " اور یہ اسی دن مسلمان ہوگئے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہے اور پھر انسے کوئی ایسی بات نہین ظاہر ہوئی جس سے انکو ملامت کی جاتی ۔ یہ قریش کے دانشمندون اور بزرگون مین سے ہین ۔ پھر حضرت عثمان نے ۲۵ سنہ مین انکو مصر کا سردار مقرر کیا ۔ اور خدا نے انکے ہاتھ پر افریقہ کو فتح کیا فتح بہت بڑی تھی ۔ اسمین سوار کو تین ہزار مثقال سونا ملا اور پیادہ کو ایک ہزار مثقال "

اس فتح مین انکے ساتھ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص شریک تھے ۔ یہ خاندان بنی عامر بن لوی کے شہسوارون مین تھے اور فتح مصر کے دن عمرو بن العاص کے میمنہ پر تھے ۔ اور اس جگہ انکی جتنی لڑائیان ہوئین ان سب مین شریک رہے ۔ جب حضرت عثمان نے انکو مصر کا عامل مقرر کیا اور عمرو کو معزول کر دیا تو وہ حضرت عثمان پر اعتراض کرنے لگے اور انکی مخالفت اور انکے انتظام بگاڑنے مین کوشان ہوئے عبداللہ بن سعد نے افریقہ کے بعد سرزمین نوبہ مین حبشیون سے جنگ کی اور انھون نے انکو ایسا پست کر دیا جسکا اثر آج تک باقی ہے ۔ اور انھون نے جہاد صواری سمندر مین روم تک کیا تھا ۔ اور جب لوگون نے حضرت عثمان پر نرغہ کیا تو یہ مصر مین سائب بن ہشام بن عمرو عامری کو اپنا خلیفہ کرکے حضرت عثمان کے پاس حاضر ہونیکے ارادے سے چلے ۔ ادہر سائب پر محمد ابن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن امیہ اموی نے غلبہ کرکے وہان سے انکو ہٹا دیا اور خود مصر کے سردار بن گئے ۔ اور جب عبداللہ بن سعد لوٹ کر آئے محمد بن حذیفہ نے انکو فسطاط مصر کے

اندر داخل ہونیسے روکا - وہ عسقلان چلے گئے اور وہین اقامت کی یہانتک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے -
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے فتنون سے بچنے کے لئے رملہ مین سکونت اختیار کی اور انتقال کر گئے - ہم اُن لڑائیون
اور واقعات کو تاریخ کامل مین کامل طور سے درج کر چکے ہین - عبد اللہ بن سعد نے دعا کی تھی کہ اے خدا میرا آخری
عمل نماز کو کرنا - چنانچہ انھون نے (ایکدن) فجر کی نماز پڑھی پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ اور والعادیات پڑھی اور دوسری
مین سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھی اور داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد بائین طرف سلام پھیرتے تھے کہ انتقال
کر گئے - انھون نے نہ حضرت علیؓ کی بیعت کی اور نہ حضرت معاویہؓ کی - بعض لوگ کہتے ہین کہ صفین مین حضرت معاویہؓ کے
ساتھ شریک ہوئے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ نہین شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے انکی وفات عسقلان مین ہوئی
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ افریقہ مین - ۳۶ھ مین یا ۳۷ھ مین انکا انتقال ہوا - اور بعض کا قول ہے کہ حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ
تک زندہ رہے اور ۵۹ھ مین انتقال کیا - لیکن پہلا قول اصح ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ
اور ابو نعیم نے انکے نسب مین غلطی کی ہے کیونکہ ان دونون نے حبیب کو حارث پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ یہ بالکل بے اصل ہے
پھر ان دونون نے بیان کیا کہ جذیمہ بیٹے ہین نصر بن مالک کے حالانکہ وہ مالک کے بیٹے ہین - پھر انھون نے کہا کہ وہ
قریشی ہین خاندان بنی معیص سے اور یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ حسل معیص بن عامر کے بھائی ہین - انکے باپ اور بیٹے نہ
تھین ہین - اور صحیح یہ ہے کہ حارث کو حبیب پر مقدم کرنا چاہیئے - زبیر بن بکار جو انساب قریش کے بہت بڑے ماہر
ہین انکا بیان ہے کہ عامر بن لوی بن غالب سے حسل بن عامر اور معیص بن عامر پیدا ہوئے - اور حسل بن عامر سے
مالک بن حسل پیدا ہوئے اور مالک بن حسل سے نصر اور جذیمہ بن مالک بن حسل پیدا ہوئے - پھر زبیر نے نصر بن مالک
کی اولاد کو ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ جذیمہ یعنی شحام بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے حبیب پیدا ہوئے اور یہی
حبیب ابن شحام ہین - اور حبیب بن جذیمہ سے حارث پیدا ہوئے اور حارث بن حبیب سے ربیعہ اور ابو سرح پیدا ہوئے
اور ابو سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل سے سعد پیدا ہوئے اور سعد سے عبد اللہ بن سعد پیدا ہوئے
اور یہ عبد اللہ حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے - یہ ابن زبیر کے کلام کا ماحصل ہے - اور اسی طرح ابن کلبی نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن سفیان بن خالد بن عبید شاعر بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف - انکی کنیت ابو سعد ہے احد اور اسکے
بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک سے واپسی مین انتقال کر گئے - بنو عوف
بن خزرج کا بیان ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے قمیص کا کفن دیا - انکا تذکرہ غسانی نے ابن قداح

سے نقل کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ۔ اشہلی ہین۔ انکی اولاد نہین ہے۔ انکا تذکرہ غسانی نے عدوی سے نقل کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدی۔ انکے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ اور بعض وقدان اور بعض عمرو بن وقدان بیان کرتے ہین اور یہی صحیح ہے۔ اور وقدان بیٹے ہین عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے قریشی ہین۔ عامری ہین۔ انکے والد کو سعدی اسوجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے قبیلۂ سعد بن بکر مین دودھ پیا تھا۔ یہ اور سہیل بن عمرو عبد شمس مین ملجاتے ہین۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ عطا خراسانی نے عبد اللہ بن محیریز سے انھون نے عبد اللہ بن سعدی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اپنی قوم کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا مین ان سب مین سب سے کمسن تھا۔ وہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور اپنی حاجتین پوری کین اور مجھکو فرودگاہ پر چھوڑ دیا۔ پھر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے حاجت ہے آپ نے پوچھا تمھاری کیا حاجت ہے مین نے عرض کیا ہجرت منقطع ہوگئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب کفار سے لڑائی ہوتی رہیگی ہجرت منقطع نہوگی۔ انکی وفات سنہ ۵۷ھ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاصی بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی ہین۔ اموی ہین۔ انکی والدہ صفیہ بنت عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھین۔ انکا نام جاہلیت مین حکم تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے جواب دیا کہ حکم۔ آپ نے فرمایا تمھارا نام عبد اللہ ہے۔ یہ جاہلیت مین لکھنا جانتے تھے اسوجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ اہل مدینہ کو لکھنا سکھا دین۔ یہ اچھے کاتب تھے۔ بدر مین شہید ہوے۔ زبیر کہتے ہین کہ غزوۂ موتہ مین شہید ہوے۔ اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور یہی زیادہ مشہور ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ ازدی ہین۔ شامی ہین۔ حمص مین رہتے تھے۔ انسے عثامہ بن قیس نے روایت کی ہے (اور یہ دونون صحابی ہین) کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کے واسطے ایک دن روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے بقدر سو برس کے راہ کے دور کر دیتا ہے۔ عبد اللہ بن سفیان کہتے ہین کہ مین تمسے وہی بیان کرتا ہون جسکو

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ۔ قریشی ہیں ہاشمی ہیں ۔ انکا ذکر صحابہ میں ہے لیکن انکا صحابی ہونا اور آپکو دیکھنا صحیح نہیں ہے ۔ انکی روایت کردہ حدیث کو شعبہ نے سماک سے انھوں نے عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے (اور یہ کبیر السن تھے) کہ انھوں نے کہا ایک یہودی کچھ خرمے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تھے وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے خولہ بنت حکیم سے خرمے قرض لیکر اوسکو دیدیئے الیٰ آخرہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر ابن مخزوم ۔ قریشی مخزومی ۔ سلمہ بن عبد الاسد کے بھتیجے ہیں اور ہبار بن سفیان کے بھائی ہیں ۔ ان دونوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی ۔ یہ یرموک میں شہید ہوئے ۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو سلمہ بن عبد الاسد کے چچازاد بھائی ہیں ۔ اور صحیح یہ ہے کہ ابو سلمہ عبداللہ کے چچا ہیں

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ۔ انکو ابن ابی عاصم نے ذکر کیا ہے ۔ ہمیں یحیی ابن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معمر بن سلیمان نے زید بن حبان سے انھوں نے ابو امیہ سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے عبداللہ بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ظہر سے پہلے) قبل زوال آفتاب کے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس گھڑی آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اسوجہ سے میں دوست رکھتا ہوں کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان میں چڑھے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سفیان ثقفی ۔ عروہ بن زبیر نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ۔ اس روایت میں سفیان بن عبداللہ کا اپنے والد سے راوی ہونا صحیح نہیں ہے ۔ بلکہ یہ روایت خود سفیان سے درست ہو جاتی ہے بغیر والد کے ذکر کے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام بن حارث - اسرائیلی ہین - انصار کے حلیف تھے - قبیلہ بنی قینقاع سے ہین - یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے ہین - انکا نام جاہلیت مین حصین تھا جب یہ مسلمان ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا - یہ اسوقت مسلمان ہوے ہین جب آپ مدینہ ہجرت کرکے آئے تھے - انسے انکے دونون بیٹون یوسف اور محمد اور انس بن مالک اور زرارہ بن اوفی نے روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو محیاۃ یعنی یحیی بن یعلے نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت کرکے بیان کیا - انھون نے بیان کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیون نے شہید کرنا چاہا، عبد اللہ بن سلام آئے حضرت عثمان نے انسے پوچھا تم کیون آئے ہو؟ انھون نے جواب دیا کہ تمھاری مدد کو آئے ہین - حضرت عثمان نے کہا " لوگون کے پاس جاکر ان کو مجھسے ہٹا دو اور تمھارا باہر رہنا میرے واسطے تمھارے اندر رہنے سے بہتر ہے " پھر عبد اللہ بن سلام لوگون کے پاس گئے اور کہا ای لوگو میرا نام جاہلیت مین فلان تھا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ رکھا - اور میری بابت قران مین بہت سی آیتین نازل ہوئی ہین - وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ میری حق مین نازل ہوئی ہے " اور یہ آیت بھی میرے ہی بابت ہے کہ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ " بیشک خدا کے (غضب کی) تلوار میان مین ہے اور فرشتے تمھارے اس شہر کی مجاورت کرتے ہین جس مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نازل ہوے - سو تم اس شخص کے قتل مین خدا سے ڈرو خدا کی قسم اگر تم انکو قتل کر ڈالوگے تو فرشتے تمھاری ہمسایگی سے بھاگ جاوینگے - اور خدا کی بند تلوار تم لوگو نپر کھنچ جائیگی پھر قیامت تک میان مین نہوگی " باغیون نے کہا اس یہودی کو مار ڈالو - اور ان لوگون نے حضرت عثمان کو شہید کر ڈالا - راوی کہتا ہے ہمین ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے معاویہ سے انھون نے ابن صالح سے انھون نے ربیعہ سے انھون نے یزید سے انھون نے ابو ادریس خولانی سے انھون نے زید بن عمیرہ سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا جب معاذ بن جبل کی وفات کا وقت آیا - لوگون نے انسے کہا اے ابو عبد الرحمن ہمکو وصیت کیجیے - انھون نے کہا مجھکو اٹھاکر بٹھا لو - پھر انھون نے کہا کہ " علم اور ایمان کے مرتبہ کو جو شخص طلب کرتا ہے انکو پالیتا ہے - اور تم علم کو چار شخصون (عویمر یعنی ابو الدرداء اور سلمان فارسی اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سلام) کے پاس طلب کرنا

عبداللہ بن سلام وہ شخص ہین جو یہودی تھے پھر مسلمان ہوے۔ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی
کہ وہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ زرارہ بن اوفی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے، مین بھی آپ کے دیدار کرنے والون مین گیا۔ جب مین نے آپ کا چہرہ دیکھا
پہچان لیا کہ آپ جھوٹے نہین ہین۔ اور سب سے پہلے مین نے آپ سے جو کلام سنا وہ یہ تھا کہ "سلام کو پھیلاؤ
اور کھانا کھلاؤ اور صلۂ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سوتے ہون نماز پڑھو۔ سلامتی کے ساتھ جنت مین داخل ہو"
عبداللہ بن سلام کی وفات ۴۳ھ مین ہوئی۔ اسکو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن عمیر یعنے عبداللہ بن ابی حدرد۔ اسلمی ہین۔ معززین صحابہ مین سے تھے۔ انکو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم لشکرون کا سردار مقرر کیا کرتے تھے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ صرف ابواحمد نے انکی صحابیت
اور سماعت حدیث سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انکے والد صحابی اور صاحب روایت تھے۔ لیکن یہ انکی
غلطی اور وہم ہے واللہ اعلم۔ مدائنی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کی کنیت ابومحمد تھی۔ انکی وفات
۷۱ھ مین بعمر ۸۱ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بلوی ہین۔ عجلانی ہین۔ انصاری اوسی ہین
یہ قبیلۂ بلی سے ہین اور انکے حلف انصار کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ انکی کنیت ابومحمد تھی۔ انکی والدہ
انیسہ بنت عدی تھین۔ یہ بدر مین شریک ہوے اور احد مین شہید ہوے۔ انکو ابن زبعری نے شہید کیا تھا
یہ ابن اسحاق وغیرہ کا کلام تھا۔ دارقطنی اور ابن ماکولا کا بیان ہے کہ سلمہ جب شہید ہوے تو یہ اور محذر
بن زیاد دونون ایک ہی عبا مین لپیٹ کر سلمہ کے اونٹ پر اٹھا آئے۔ اور سلمہ کی والدہ نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ بدری تھا اور احد مین شہید ہوا
مین چاہتی ہون کہ اوسکو لے آؤن تاکہ اوسکی نزدیکی سے مانوس رہون" آپ نے انکو لانے کی اجازت دی
عبداللہ بہت ہی جسیم تھے اور مجذر بہت ہی دبلے پتلے، لیکن اونٹ پر دونون برابر رہے۔ لوگون کو
ان دونون کے حال سے بہت تعجب ہوا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونون کے عمل نے ان
دونون مین مساوات کر دی۔ (ابن اسحاق نے ان لوگون کے بیان مین (جو بدر مین شریک ہوے) ذکر کیا ہے

کہ انصار کے قبیلہ اوس سے عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بنی عبید بن زید کے حلیف (شریک بدر ہوئے) اور احد میں شہید ہوئے۔ موسی ابن عقبہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن زید قبیلہ بنی عجلان سے ہیں۔ انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ لیکن انھوں نے انکا بلوی ہونا نہیں بیان کیا۔ حالانکہ بنو عجلان بلوی ہیں۔ اور یہ سب کے سب بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ۔ مرادی ہیں۔ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلیط۔ انکے والد بدری تھے۔ اور انکے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔ یہ مدینہ کے باشندے ہیں انھوں نے پالو گدھوں کے گوشت کھانیکی ممانعت میں حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان بن اکیمہ۔ لیثی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ محمد ابن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے حدیث سنتا ہوں لیکن جس طرح میں سنتا ہوں اسکو اسی طرح نہیں ادا کر سکتا۔ بلکہ کوئی حرف گھٹ بڑھ جاتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک ٹھیک معنی بیان کر دو تو کچھ حرج نہیں ہے پھر اسکا ذکر حسن (بصری) کے سامنے ہوا۔ انھوں نے کہا اگر یہ نہوتا تو ہم حدیث نہ بیان کرتے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کا کلام ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت ولید بن سلمہ طبرانی نے یعقوب سے انھوں نے عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اور اسکا ذکر حرف سین میں گذر چکا ہے لہذا ابو نعیم اور ابن مندہ کے بیان پر تو سلیمان صحابی ہونگے نہ عبد اللہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان۔ مزنی ہیں۔ ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بیٹے ہیں عمرو بن سنان بن نبیشہ بن سلمہ کے خاندان بنی لاطم بن عثمان بن عمرو سے۔ یہ علقمہ بن عبد اللہ مزنی کے والد ہیں۔ بصرہ میں فروکش ہوئے۔ انکو ابن منده

نے عبداللہ بن عمرو کے نام مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر جذامی ہین۔ انکی کنیت ابوالاسود تھی۔ ان کے والد سندر زنباع بن سلامہ جذامی کے غلام تھے سندر اور انکے بیٹے عبداللہ صحابی ہین۔ انسے انکے بیٹے اور ابوالخیر یعنے مرثد بن عبداللہ مزنی اور ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ابوالخیر نے انسے بیان کیا کہ انھون نے ابن سندر سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ اسلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلۂ غفار کو خدا بخشدے اور قبیلۂ تجیب نے خدا اور اسکے رسول کی دعوت کو قبول کیا۔ ابوالخیر نے پوچھا اے ابوالاسود کیا تمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ تجیب کا ذکر کرتے ہوے سنا ہے! انھون نے جواب دیا ہان، ابوالخیر نے پوچھا کیا لوگون نے تمسے اسکی روایت کی ہے انھون نے کہا ہان، اور عبداللہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ انکے والد زنباع جذامی کے غلام تھے انھون نے اِنکے والد کو خصی کرڈالا اور انکی ناک کاٹ لی۔ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے حال بیان کیا۔ آپ نے زنباع کو سخت ملامت کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف۔ انصاری ہین۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوے تھے۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ انکی والدہ امیمہ تھین جو حسان بن دحداح کی زوجیت مین رہ چکی تھین۔ انھین کے بارے مین آیت "اذا جاءک المومنات یبایعنک" نازل ہوئی۔ اسکی روایت ابن وہب نے ابن لہیعہ سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے کی ہے کہ انکو یہ خبر پہونچی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ عبداللہ اپنے والد سہل بن حنیف سے روایت کرتے ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زکریا بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عمرو نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انھون نے عبداللہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے خدا کی راہ مین جہاد کرنے والے یا مکاتب کی انکو خلاصی مین مدد کی خدا اسکو اس دن سایہ مین رکھیگا جسدن اسکے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم

سے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع - انصاری ہیں - اشہلی ہیں خاندان بنی زعورا بن عبد الاشہل سے - اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلۂ غسان سے ہیں اور بنی عبد الاشہل کے حلیف ہیں - ابو عمر کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہیں - اوسی ہیں - پہلے نسب کو ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے انکو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو قبیلۂ انصار کے خاندان بنی عبد الاشہل اور انکے حلفا میں سے بدر میں شریک ہوے ہیں - ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے (ان لوگوں کے ناموں میں جو قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبد الاشہل سے بدر میں شریک ہوے) روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سہل شریک بدر تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے ابو موسی نے ابو نعیم سے انکی سند سے ابن شہاب تک روایت کرکے بیان کیا - کہ یہ بدر میں شریک ہوے اور انہیں ابو موسی نے بیان کیا کہ تنہا ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ممکن ہے کہ جنکا ذکر ہمنے رافع بن سہل کے تذکرہ میں کیا ہے کہ وہ خیبر میں شہید ہوے یہی ہوں - ابو موسی کا کلام ختم ہوگیا - ابن اسحاق نے اُن لوگوں کے بیان میں جو غزوہ خندق میں شہید ہوے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل اشہلی بھی انہیں شہداء خندق میں تھے - واللہ اعلم - میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ جس نسب کو ابو عمر نے بعض لوگوں سے روایت کرکے بیان کیا ہے وہ پہلا نسب نہیں ہے اسوجہ سے کہ پہلا نسب خاندان عبد الاشہل سے ہے اور یہ خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے اور عمرو عبد الاشہل کے بھائی ہیں - اور اکثر کم اولاد والے بھائی کے لڑکے نامی بھائی کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں - اور ہم اس قسم کی بہت سی مثالیں اسی کتاب کے متعدد مقاموں پر ذکر کرچکے ہیں واللہ اعلم - اور یہ عبداللہ وہ نہیں ہیں جنکا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آویگا کیونکہ جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد ہے وہ عبداللہ بن سہل بن زید ہیں جو حویصہ کے بھتیجے ہیں خاندان بنی حارثہ بن حارث بن خزرج سے - یہ اور جنکا ذکر ابو عمر نے کیا ہے حارث بن خزرج میں لکھا ہے ہیں یا تو یہ عبداللہ ان دونوں سے علیحدہ ہیں اور یا دونوں ایک ہیں) اختلاف نسب سے الگ الگ ہوگئے ہیں اور انکا نسب انکے بھائی رافع بن سہل کے تذکرہ میں گذر چکا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید۔ انصاری ہین۔ حارثی ہین۔ یہود نے خیبر مین انکو شہید کر ڈالا تھا۔ یہ عبدالرحمن کے بھائی اور حویصہ اور محیصہ کے بھتیجے ہین۔ اور انہین کی وجہ سے قسامت ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک پہنچا کر انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے بشیر بن ابی حبشان یعنے بنی حارثہ کے غلام سے انھون نے سہیل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ عبداللہ بن سہل خیبر مین شہید ہوے۔ یہ خیبر اپنے ساتھیون کے ساتھ گئے تھے وہ لوگ خرمے خریدنے گئے تو یہ ایک چشمہ مین ملے انکی گردن توڑ کر کسی نے انکو اوسمین ڈالدیا تھا۔ ان لوگون نے ان کو دفن کیا۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اکر آپ کو انکے حال سے آگاہ کیا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ اسکی روایت امام مالک نے موطا مین ابو لیلے یعنے عبداللہ بن عبدالرحمن ابن سہل سے انھون نے سہل بن حنیف سے کی ہے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہین کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے یونس کی سند سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے بشیر بن ابی حبشان سے (یعنے بنی حارثہ کے غلام سے) انھون نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے۔ انھون نے اس سند مین دو جگہ غلطی کی ہے ایک ابی حبشان مین۔ حالانکہ وہ بشار ہے۔ اور باتفاق بشیر بشار کے لڑکے ہین۔ اور دوسری سہل بن حنیف مین۔ حالانکہ وہ سہل بن ابی حثمہ ہین۔ اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے۔ اور تعجب ہے کہ انھون نے امام مالک کی حدیث کو شہادت مین پیش کیا کہ اسکو امام مالک نے موطا مین ابو لیلی سے انھون نے سہل بن حنیف سے نقل کیا ہے باوجودیکہ موطا مین اسکے برخلاف ہے۔ کیونکہ انھون نے سہل بن ابی حثمہ کو ذکر کیا ہے۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث مین نام بھی نہین۔ مین کہتا ہون کہ جو مین نے بیان کیا ہے اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے کتاب المغازی مین نقل کیا ہے کہ وہ بشیر بن بشار ہین۔ جس طرح کہ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے پھر مین نہین جانتا کہ ابن مندہ کو کہان سے دہوکا ہو گیا شاید کاتب نے یسار یا بشار کے ساتھ لکھدیا ہو۔ جسکو انھون نے حارثی خیال کر لیا ہو۔ لیکن موطا کی حدیث اسکی خبر ہمین فتیان جوہری نے اپنی سند سے قعنبی تک دی۔ انھون نے مالک سے انھون نے ابو لیلی بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سہل سے انھون نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی ہے کہ انکو انکی قوم کے بڑے لوگون نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ دونون مصیبت کی وجہ سے خیبر گئے اور محیصہ نے آکر خبر دی کہ

عبداللہ بن سہل مار کر چشمہ میں ڈالدیئے گئے۔ یہودیون نے آکر کہا کہ خدا کی قسم ہمین نے انکو مارا ہے۔ الخ اور قصہ آخر تک بیان کی۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث مین ذکر تک نہین ہے۔ واللہ اعلم۔ اور امام مالک نے اسکی روایت یحییٰ بن سعید سے انھون نے بشیر بن یسار سے بھی کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن عمرو۔ عامری ہین قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذرچکا ہے۔ انکے اور انکے بھائی ابو جندل کی والدہ فاختہ بنت عامر بن نوفل بن عبد مناف تھین۔ اور ابو ناب بن عزیز بن قیس بن سوید بھی ان دونون کے مادرزاد بھائی تھے۔ ابن مندہ انکو صحابی بتاتے ہین۔ انھون نے انکا ذکر کتاب المغازی مین کیا ہے۔ انکا روایت کرنا نہین معلوم ہوتا ہے۔ ابن مندہ نے اسکو ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہین کہ انکی کنیت ابو سہل تھی۔ انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی موافق بیان ابن اسحاق اور واقدی کے پھر یہ مکہ مین لوٹ کر آئے۔ اور انکے والد نے انکو پکڑکر قید کیا۔ اور دین کے بارے مین انکو بہت ستایا مجبوراً انھون نے اپنا اسلام سے لوٹنا ظاہر کیا۔ حالانکہ انکا دل اسلام کی طرف سے مطمئن تھا۔ پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بدر مین گئے اور یہ اپنے والد سے اپنے مسلمان ہونے کو چھپائے ہوئے تھے۔ اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدر مین اُترے تو یہ بھی اپنے باپ کے پاس سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے۔ یہ بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ یہ بزرگ صحابہ مین سے ہین۔ اور یہ صلح حدیبیہ کے گواہون مین سے ہین۔ یہ اپنے بھائی ابو جندل سے بڑے تھے۔ انھین نے فتح مکہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کے واسطے امان لی تھی۔ انھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے والد کو امان دینگے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ خدا کی امان سے ہے۔ پھر فرمایا کہ اب سہیل [illegible] بیٹے خوف مین انکو چاہیے کہ ظاہر ہو جائین۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والون سے فرمایا کہ جو شخص سہیل بن عمرو کو دیکھے تو انکو سختی کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ زندگی کی قسم ہے کہ وہ عقلمند اور شریف آدمی ہین۔ اور سہیل جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہین رہ سکتا۔ عبداللہ اُٹھکر اپنے والد کے پاس گئے اور انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا۔ سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم وہ بڑا بیٹے اور بچپن مین نیکوکار تھے۔ عبداللہ سنہ ۱۲ھ بعمر ۳۸ سال جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

٭ ٭ ٭

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو۔ ابو جندل بن سہیل کے بھائی ہیں۔ بدر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے صرف ابن مندہ نے انکا دوسرا تذکرہ لکھا ہے۔ اور انہیں ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کہ انھوں نے شرکاء بدر کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کے خاندان بنی مالک بن حسل سے عبداللہ بن سہیل بن عمرو شریک بدر ہوئے انتہی کلامہ۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین نے ان عبداللہ کو مکرر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہیں۔ ایک میں عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بیان کیا ہے اور دوسرے تذکرہ میں عبداللہ بن سہیل ابو جندل بن سہیل کا بھائی بیان کیا ہے حالانکہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم کا کہنا کہ وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں ٹھیک ہے لیکن انھوں نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو مکرر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہیں۔ حالانکہ ابن مندہ کے متعدد نسخوں میں میں نے دیکھا ہے کہ انھوں نے تین تذکرے انکے نام کے لکھے ہیں۔ باوجودیکہ سب ایک ہی ہیں۔ جنمیں سے دو اوپر گذر چکے تیسرے تذکرہ کو میں اسکے بعد بیان کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے عبداللہ سے علحدہ ہیں۔ اسکے قائل ابن مندہ ہیں۔ اور انھوں نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اُن لوگوں میں سے جنھوں نے حبشہ کو ہجرت کی عبداللہ بن سہیل (بھی) ہیں۔ ابن مندہ کا کلام ختم ہوگیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ عبداللہ وہی پہلے اور دوسرے شخص ہیں اسمیں کوئی (شک) شبہہ نہیں ہے اور شاید ابن مندہ کو اس وجہ سے غلطی ہوئی کہ انھوں نے انکا ذکر (ایک جگہ) شرکاء بدر میں دیکھا۔ اور مہاجرین حبشہ میں نہیں دیکھا اور دوسری جگہ انکا ذکر مہاجرین حبشہ میں دیکھا تو انکو گمان ہوا کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھنے میں بہت خوبی کی ہے کہ انھوں نے سب کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کردیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید۔ انصاری ہیں۔ حارثی ہیں قبیلہ بنی حارثہ سے۔ صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ لیث بن سعد نے عقیل سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن سوید حارثی صحابی سے عورات ثلاثہ کے اذن کے بارے میں سوال کیا جنکا ذکر اس آیت میں

لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم الایہ عبد اللہ بن سوید نے کہا ہاں ان اوقات کے سوا بغیر اجازت اندر جانے مین کچھ حرج نہین ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا بیان کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین اور کہا ہو کہ یہ اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہین وہ ابو حمید ساعدی کی بی بی تھین انسے ثعلبہ بن ابی مالک نے روایت کی ہو ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیدان سلمی ۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ لوگون نے بیان کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو انھون نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہو کہ انھون نے اُنکے پیچھے نماز پڑھی اور کہتے تھے کہ مینے ابو بکر اور عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہو اسکو ابن شاہین نے محمد بن سعد کاتب واقدی سے روایت کی ہو ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیلان ۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہو ۔ انسے قیس بن ابی حازم نے روایت کی ۔ حافظ ابو علی نیشاپوری نے انکا نام لکھا ہو ۔ قیس نے ابن سیلان سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر فرمایا سبحان اللہ تم لوگون پر فتنے اس طرح اتر رہے ہین جس طرح پانی برستا ہو ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو ۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہو سیلان کی سین مکسور اور یاے تحتانیہ ساکن ہو وہ صحابی ہین انکی حدیث بیان بن بشر نے قیس سے انھون نے سیلان سے روایت کی ہو ۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن نجدہ بن مالک بن عمرو ۔ بنی تمیمہ سے ہین پھر خزرج مین داخل ہو سے سرداران انصار مین سے ہین ابن عیسی نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن شبل سرداران انصار مین سے ایک شخص تھے اور ان لوگون مین تھے جو مقام حمص مین فروکش ہوے ۔ بیعۃ الرضوان مین شریک تھے بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ عبد اللہ عبد الرحمن بن شبل کے بھائی تھے ابن ابی عاصم اور ابو عروبہ اور ابن شاہین وغیرہم نے انکا تذکرہ لکھا ہو ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ضحاک ابن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل بن عیاش نے اپنے والد سے انھون نے ضمضم سے انھون نے زید سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے زید ابن جمیر نے بواسطہ عبد اللہ بن شبل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے ایک شخص کا نام لیکر فرمایا کہ یا اللہ اسکو لعنت کر اور اُسکے دل کو بہت برا دل بنا دے اور اُسکے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھر دے ۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانے مین ہوئی ۔ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو ۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل احمسی - انکے صحابی ہونے میں کلام ہے ۲۲ھ ہجری میں بعہد خلافت حضرت عثمان جہاد کرنے کے لیے آذربیجان گئے تھے وہان کے لوگون نے ان شرائط کو پورا کر دیا جنپر حضرت حذیفہ سے اور ان لوگون سے صلح ہوئی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن شبیل غزوۂ آذربیجان مین جبکہ اُن لوگون نے نقض صلح کی ولید بن عقبہ کے لشکر کے سردار تھے پس عبد اللہ نے اہل موقان اور تبر اور طیلسان پر شبخون مارا اور ان مقامات کو فتح کیا اور مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ لوگون کو قید کیا پھر آذربیجان والون نے صلح کی درخواست کی لہذا انھون نے ان لوگون سے صلح کر لی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شخیر بن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش - نام انکا معاویہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے - عامری ہین کعبی ہین قبیلۂ بنی حریش سے ہین جو بنی عامر بن صعصعہ کی ایک شاخ ہے صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو القاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنے ابو علی حسین بن صفوان بردعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مہدی بن میمون نے غیلان بن جریر سے انھون نے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی عامر کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا ان لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے سردار ہین اور آپ ہمارے باپ ہین اور آپ سب سے افضل ہین اور آپ ہمارے محسن ہین اور آپ بڑے مہمان نواز ہین غرض اُن لوگون نے بہت کچھ تعریف آپ کی بیان کی آپنے فرمایا تم اپنا مطلب بیان کرو اور شیطان کے پھندے مین نہ آؤ - ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے قتادہ سے انھون نے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے اسوقت آپ الہٰکم التکاثر پڑھ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال وہی ہے جو تو خیرات کر جائے یا کھا کے ختم کر دے یا پہن کر ختم کر دے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن اسامہ بن عمرو - عمرو کا مشہور نام ہاد بن عبد اللہ بن جابر بن بر بن عتوارہ بن عامر بن لیث بن بکر بن

عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی ثم العتواری - انکے دادا کو باداس وجہ سے کہتے ہین کہ وہ شب کے وقت مہمانون کو راہ معلوم ہونے کی غرض سے آگ جلا دیا کرتے تھے ان عبداللہ کے والد کو شداد بن ہاد دادا کی طرف منسوب کرکے کہتے ہین - یہ عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انھون نے اپنے والد سے اور حضرت عمر سے اور حضرت علی سے روایت کی ہے - ان سے شعبی نے اور اسمعیل بن محمد بن سعد وغیرہما نے روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شدیدہ - انکا شمار اہل طائف مین ہے انکا صحابی ہونا صحیح نہین - ان سے مغیرہ بن سعید طائفی نے روایت کی ہے مغیرہ کہتے تھے مین عبداللہ بن ابی شدیدہ کے ہمراہ ایک باغ مین گیا وہان ایک بیری کا درخت بہت بلند تھا مینے کہا کاش آپ اس درخت کو کاٹ ڈالتے انھون نے کہا معاذ اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر ضرورت کانٹے بیری کا درخت کاٹ ڈالے اللہ اسکے لیے جہنم مین گھر بنائیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - ابن قانع نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن ابی شدیدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارثہ بن حبیب بن حارثہ بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی قسی کا نام ثقیف ہے ثقفی ہین -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل - کنیت انکی ابو علقمہ ہے - انکا نسب یحیی بن یونس شیرازی نے بیان کیا ہے انکا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہے اور شمار انکا تابعین مین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عمرو ہے کنیت انکی ابن ام مکتوم ہے قبیلہ بنی عبد غنم بن عامر بن لوی سے ہین - انکا نسب ابو موسی نے ابن شاہین سے اسی طرح نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوہ بدر کے دو برس بعد ہجرت کرکے مدینہ آئے تھے انکی بینائی چلی گئی تھی غزوہ قادسیہ مین شریک تھے اور جھنڈا انھین کے پاس تھا پھر مدینہ لوٹ کر آگئے اور وہین وفات پائی حضرت عمر کے عہد - انکا ذکر نہین سنا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات مین انکو مدینہ پر خلیفہ بنایا تھا انکے نام مین اختلاف ہے انکا تذکرہ عمرو بن قیس کے نام مین ہوگا اور وہین انکے نسب کی تحقیق بھی انشاء اللہ تعالی کی جائیگی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک بن انس بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل - انصاری اوسی ثم الاشہلی - احد میں اپنے والد شریک کے ہمراہ حاضر تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شفی بن رقی بن ذی العابل بن رحیب بن نحیص بن تزاید بن عبل بن عمرو بن مالک بن زید بن رعین۔ رعینی ثم العبلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور وہان سے لوٹ کر یمن گئے یمن مین حضرت معاذ نے انکے لیے ایک جھنڈا باندھ دیا تھا یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو یمن مین باندھا گیا انھون نے مرتدین سے جہاد کیا انکے بھائی جبر ادہ ابن شفی اسی مین شہید ہوے یہ عبداللہ فتح مصر مین شریک تھے انکا تذکرہ ہانی بن منذر نے کیا ہے اہل مصر مین یہ ایک مشہور شخص ہین قبیلۂ عبل سے ہین یہ سب حالات ابوسعید بن یونس نے لکھے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر خولانی۔ صحابی ہین۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا شمار تابعین مین ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب ابن عبداللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زہری۔ بقول بعض یہ عبداللہ ابن شہاب زہری فقیہ کے دادا ہین اور زبیر نے کہا ہے کہ یہ دو بھائی تھے دونون کا نام عبداللہ تھا یہ عبداللہ بڑے بھائی تھے انکا نام عبدالجان تھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا یہ ان لوگون مین ہین جو حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے ہی مکہ مین انکی وفات ہو گئی تھی انکے بھائی عبداللہ اصغر غزوۂ احد مین مشرکون کی طرف تھے پھر بعد مین اسلام لائے مکہ ہی مین انکی بھی وفات ہوئی یہی ابن شہاب زہری کے دادا ہین یہ قول زبیر کا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہی ہین جنھون نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک زخمی کیا تھا اور ابن قمیہ نے آپکا رخسارہ زخمی کیا تھا اور عتبہ بن ابی وقاص نے آپکا دندان مبارک شہید کیا تھا اور زبیر نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عتبہ بن ابی وقاص کی اولاد مین جو شخص سن بلوغ کو پہونچا یا تو اسکے منہ مین بو آنے لگی یا اسکے دانت گر گئے یہ اسی کی سزا تھی جو عتبہ نے آپکا دندان مبارک شہید کیا تھا بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شہاب اصغر زہری فقیہ کے نانا تھے اور عبداللہ اکبر انکے دادا تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ عبداللہ اصغر ہی حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور وہی زہری کے دادا ہین اور وہی ہین جو حبش سے لوٹ کر مکہ مین انتقال کر گئے قبل اسکے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرین اور یہ بھی روایت ہے کہ ابن شہاب زہری سے پوچھا گیا کہ کیا آپکے جد غزوۂ بدر مین شریک تھے انھون نے کہا ہان مگر مشرکون کی طرف سے واللہ اعلم انھون نے جد سے دادا مراد لیا یا نانا۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب زہری - یہ انھیں عبد اللہ کے بھائی ہیں جنکا ذکر پہلے ہوا یہ اُنسے چھوٹے ہیں انکا ذکر انکے بھائی کے تذکرہ میں ہو چکا ہے جو کافی ہے شہاب بن عبد اللہ کی نسل بہت جلد ختم ہو گئی - یہ زبیر کا قول ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبابہ - انکا شمار اہل حمص میں ہے - انکا نام ابن ابی داؤد نے عبد اللہ رکھا ہے خالد بن معدان نے ابن ابی بلال سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن شبابہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شعب کے دن اپنے تمام صحابہ کے پیچھے تھے آپکے اور دشمن کے درمیان میں آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا وہ کافروں سے لڑ رہے تھے وحشی اُنکی گھات میں بیٹھا ہوا تھا پس یکایک اُسنے انھیں شہید کر دیا اللہ نے حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اکتیس کافروں کو قتل کرایا حضرت حمزہ کو اسی وجہ سے شیر خدا کہتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیخ محاربی - ابن ابی داؤد نے انکا نام عبد اللہ بتایا ہے - انسے عاصم بن بحیر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے گھر میں گئے اور آپنے فرمایا کہ اے گروہ محارب خدا انھیں قتل کرے تم کسی عورت کا وہ دھوا دودھ نہ پلانا ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی شیخ نے اسکے سوا اور کوئی حدیث روایت نہیں کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری احد میں اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور یوم جسر میں شہید ہوئے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ بن خلف جمحی - انکا نسب انکے والد کے نام میں بیان ہو چکا ہے - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ایک لشکر اس گھر (یعنے کعبہ) پر چڑھائی کریگا وہ لشکر جنگل میں دھس جائیگا بعض لوگوں نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے اور بعض لوگ اسکو مسند کہتے ہیں .. انسے بہت لوگوں نے روایت کی ہے منجملہ انکے انکے بیٹے امیہ ہیں - یہ ابن زبیر کے ہمراہ تھے جب حجاج نے انکا محاصرہ کیا جب ابن زبیر کی جماعت ٹوٹی تو مخالفین نے انکو امان دی ابن زبیر نے بھی انسے کہا کہ میں نے اپنی بیعت سے تمکو آزاد کر دیا تم امان قبول کر لو مگر انھوں نے کہا کہ واللہ میں آپکے ساتھ آپکے لیے نہ لڑتا تھا بلکہ میں تو اپنے دین کے لیے لڑتا تھا اور انھوں نے امان نہ قبول کی - یہ بھی اسی دن شہید ہو گئے

جس دن عبداللہ بن زبیر شہید ہوے یعنے نصف جمادی الآخرہ ۷۳ھ ہجری مین حجاج نے انکا سر اور ابن زبیر کا سر اور عمارہ بن عمرو بن حزم کا سر مدینہ بھیجا وہان لوگون نے ان سرون کو لٹکایا اور بطور تمسخر اِن کے ابن صفوان کا سر ابن زبیر کے سر کے پاس رکھتے تھے کہ گویا یہ انسے کچھ آہستہ باتین کر رہے ہین بعد اُسکے پھر اُن سرون کو عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجدیا مجاہد نے عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ ہیہے حضرت عباس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین سفارش کرائی کہ آپ میرے والد سے ہجرت کے لیے بیعت لے لین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہین ہے حضرت عباس نے آپکو قسم دلائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے بیعت لے لی اور فرمایا کہ مینے اپنے چچا کی قسم پوری کر دی مگر فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہین رہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان - انصاری - بعض لوگ انکو صفوان بن عبداللہ کہتے ہین اور بعض لوگ محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد کہتے ہین - داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انھون نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوکر گزرا مینے دو خرگوش شکار کیے تھے انکو لٹکائے ہوے جارہا تھا اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے پورا تذکرہ انکا محمد بن صفوان کے نام مین انشاء اللہ تعالی آئیگا -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان خزاعی - صحابی ہین حماد بن سلمہ نے ابو سنان سے انھون نے یعلی بن شداد سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن صفوان جو صحابی تھے انھون نے وصیت کی تھی کہ انکے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا رہے وہ چاک کر دیا جائے اور انپر مٹی اچھی طرح ڈالدی جائے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہے کہ بعض متاخرین کا گمان ہے کہ یہ صحابی ہین مگر انھون نے انسے کوئی حدیث روایت نہین کی اور انکو ردیف صاد مین صفوان بن عبداللہ لکھا ہے اور یہی حدیث بعینہ حماد سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسکو ابو سنان نے عبداللہ بن اوس سے انھون نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کیا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے انکو حدیث کے راویون مین ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہین مگر میرے نزدیک یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا صحیح نہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قدامہ تمیمی - اپنے والد صفوان کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے عبدالرحمن

ابن صفوان کے بھائی ہین۔ یہ اور انکے والد اور انکے بھائی سب صحابی ہین جب یہ اور انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تو ان دونون کا نام عبد العزی اور عبد نہم تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن رکھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

صنابحی۔ انسے عطاء بن یسار نے روایت کی ہی۔ ابن ابی خیثمہ نے یحیی بن معین سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تہی انکا نام عبد اللہ یا ابو عبد اللہ بیان کیا جاتا ہی اور اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہو اور کہا ہو کہ یہ ابو عبد اللہ کے علاوہ دوسرے شخص ہین ابو عبد اللہ کا نام عبد الرحمن ہی اور انکا نام عبد اللہ ہی۔ ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنے احمد بن علی ابن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مصعب بن عبد اللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تہے مجھسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے انھون نے عطاء سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آفتاب کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہی پھر جب آفتاب بلند ہو جاتا ہی تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہی پھر جب آفتاب سمت الراس پر آتا ہی تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہی زوال کے بعد پھر شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہی پھر جب آفتاب قریب غروب آتا ہی تو شیطان اس سے ملجاتا ہی اور بعد غروب کے پھر اس سے جدا ہو جاتا ہی اسی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات مین نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہی اور نیز انسے عطاء نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن وضو کرتا ہی اور کلی کرتا ہی گناہ اسکے منہ سے نکلجاتے ہین اسکے بعد پوری حدیث انھون نے ذکر کی۔ اور امام مالک نے موطا مین زید بن اسلم سے ایسی ہی روایت کی ہی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ابو عبد اللہ صنابحی بڑے درجہ کے تابعین مین سے ہین انکا نام عبد الرحمن بن عسیلہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ملے اور عبد اللہ صنابحی صحابہ مین مشہور نہین ہین ابن معین نے ایکمرتبہ بیان کیا کہ انکی حدیث مرسل ہی اور ایک مرتبہ کہا کہ عبد اللہ صنابحی جنسے اہل مدینہ روایت کرتے ہین ممکن ہی کہ صحابی ہون مگر میرے نزدیک وہ ابو عبد اللہ ہین نہ عبد اللہ اور ابو عیسی ترمذی نے کہا ہو کہ صنابحی جنھون نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہین سنی نام انکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہی کنیت انکی ابو عبد اللہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین اور صنابح بن اعسر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو لوگ صنابحی بھی کہتے ہین انکی حدیث یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین (قیامت کے دن) سب امتون سے اپنی امت کے زیادہ ہونیکا فخر کرونگا بس تم لوگ باہم میرے بعد قتال نکرنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

عبد اللہ

ابن صیاد - انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ صائد کے بیٹا تھا اسکے والد یہودی تھے یہ نہیں معلوم کہ کس خاندان سے ہین - اسکی نسبت بعض لوگون کا خیال ہی کہ دجال تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکا تھا یک چشم تھا اور مختون تھا اسکی اولاد مین سے عمارہ بن عبد اللہ بن صیاد اچھے مسلمانون مین سے تھے سعید بن مسیب کے شاگرد تھے انسے امام مالک وغیرہ نے روایت کی ہی کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابو عیسی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہمسے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معمر نے زہری سے انھون نے سالم سے انھون نے ابن عمر سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مرتبہ ابن صیاد کی طرف ہوا آپکے ساتھ آپکے صحابہ بھی تھے حضرت عمر بن خطاب بھی تھے ابن صیاد لڑکون کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلہ کے پاس کھیل رہا تھا اُس زمانے مین کم سن تھا اسے بالکل خبر نہین ہوئی یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ مارا اُسکے بعد پوری حدیث ذکر کی نیز ہمین ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلی نے جریری سے انہون نے ابو نضرہ سے انھون نے ابو سعید سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ابن صیاد ہمارے ساتھ ہوا ہم حج کر رہے تھے یا عمرہ کر رہے تھے اُسکے بعد پوری حدیث ذکر کی کہتے تھے مجھسے ابن صیاد کہتا تھا کہ میرا ارادہ یہ ہوتا ہی کہ ایک رسی لیکر درخت مین باندھون اور اُس سے گلا گھونٹ لون بوجہ اسکے کہ لوگ میری نسبت یہ یہ باتین کہہ رہے ہین کیا کوئی شخص ہی جو میرے حالات نہ جانتا ہو کیا تم نہین جانتے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اسکی کوئی اولاد نہوگی حالانکہ مین مدینہ مین اپنی اولاد چھوڑ آیا ہون اور کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ مین داخل نہوگا مگر مین خاص مدینہ کا رہنے والا ہون اور اب مکہ جا رہا ہون ابو سعید کہتے تھے کہ اسنے اسی قسم کی بہت سی باتین کین یہانتک کہ مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید اسپر جھوٹ جوڑا جاتا ہی پھر اسنے کہا کہ اے ابو سعید واللہ مین تمسے ایک سچی بات بیان کرتا ہون واللہ مین دجال کو پہچانتا ہون اور اُسکے والد کو بھی پہچانتا ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ وہ اسوقت کہان ہی مینے کہا تیری خرابی ہو -

یہ تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہی کہ یہ دجال نہ تھا جیسا کہ اسی حدیث مین بیان ہوا اور اس وجہ سے کہ ابن صیاد کی وفات مدینہ مین بحالت اسلام ہوئی پس اگر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اسلام لے آیا تھا تو صحابی ہی کیونکہ اسنے حضرت کو دیکھا اور حضرت سے باتین کین اور اگر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا تو صحابی نہوگا مگر

صحیح یہی ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا کیونکہ بہت سے صحابہ جنمیں حضرت عمر بھی تھے اس شخص کو دجال سمجھتے
رہے اور اگر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لے آیا ہوتا یہ گمان جاتا رہتا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیفی بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصار کے حلیف ہیں پھر بنی عمرو بن عوف کے حلیف
ہوئے حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے درخت کے نیچے آپ سے بیعت الرضوان کی تھی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ بن مالک بن سلمہ بن عبد العزی بجلی۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ یزید بن عبد اللہ بن ضمرہ نے اپنی بہن ام قصافہ
بنت عبد اللہ بن ضمرہ سے انھوں نے اپنے والد عبد اللہ بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھا اور آپکے پاس اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے انہیں اکثر لوگ یمن کے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اس پہاڑی کیطرف سے ایک شخص آنے والا ہے جو تمام اہل یمن سے بہتر ہے پس سب لوگ
اس بات کی آرزو کرنے لگے کہ کاش وہ شخص ہمارے ہی گھرانے کا ہو پس یکایک جریر بن عبد اللہ اس سے برآمد ہوئے
جب وہ آگئے تو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جتنے لوگ موجود تھے اُن سب نے سلام کا جواب دیا
پھر حضرت نے اپنی چادر اُنکے لیے بچھادی اور فرمایا کہ اے جریر اسپر بیٹھو مگر جریر اور صحابہ کے پاس ہی بیٹھ گئے اسکے تھوڑی
دیر کے بعد چلے گئے جب وہ جاچکے تو چند صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آج ہمنے جو کیفیت آپکی جریر کے ساتھ دیکھی وہ کسی کے
ساتھ نہیں دیکھی آپنے فرمایا ہاں وہ اپنی قوم کے بزرگ تھے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا بزرگ آئے تو اُسکی عزت کرو۔
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی اولاد میں صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبد اللہ بن ضمرہ محدث تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق ظفری۔ بدر میں شریک تھے یہ زہری کا قول ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن طارق بلوی جو انصار کے حلیف
تھے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی تھا انصار کے
قبیلہ بنی ظفر کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے۔ یہ ان چھ آدمیوں میں تھے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سنہ ۳ ہجری میں قبیلۂ عضل اور قارہ کے چند آدمیوں کے پاس بھیجا تھا تاکہ انھیں علم دین سکھائیں اور قرآن اور شرائع
اسلام کی تعلیم کریں چنانچہ یہ لوگ جب مقام رجیع میں پہونچے جو حجاز میں ایک چشمہ ہے جو قبیلہ ہذیل کی ملک تھا اس وقت ان لوگوں نے
ان لوگوں سے بے وفائی (?) کی اور ان سے قتال کیا ان چھ آدمیوں کے نام یہ ہیں۔ عاصم بن ثابت [illegible] [illegible]

خبیب بن عدی۔ خالد بن بکیر۔ مرثد بن ابی مرثد۔ عبد اللہ بن طارق پس مرثد اور خالد اور عاصم تو وہین مقتول ہو گئے اور خبیب اور عبد اللہ اور زید نے صلح کر لی لہذا اُن کافرون نے انھین قید کر لیا اور انکو لے چلے جب مقام ظہران مین پہونچے تو عبد اللہ بن طارق نے اپنا ہاتھ رسی سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار ہاتھ مین لی یہ کیفیت دیکھکر کافر انسے پیچھے ہٹ گئے اور انکو پتھرون سے مار کر قتل کر دیا اور وہین مقام ظہران مین انکو دفن کر دیا حضرت حسان نے اپنے شعر مین انکا تذکرہ کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انکا نسب اور انکے والد کے نام مین گذر چکا ہو۔ انصاری ہین قبیلۂ خزرج کی شاخ بنی مالک بن نجار سے۔ کنیت انکی ابو یحییٰ ہو نام انکا عبد اللہ بن ابی طلحہ ہو۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی ہین ماں ان دونون کی ام سلیم بنت ملحان ہین۔ یہی ہین جنکا ذکر اس حدیث مین ہو ہمین یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن یعقوب وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الرحمن سقطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے ابن عون سے انھون نے ابن سیرین سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابو طلحہ اپنے کسی کام سے گئے انکے پیچھے لڑکے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو انھون نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہو ام سلیم نے کہا پہلے سے اچھا ہو اور کھانا انکے سامنے رکھا ابو طلحہ نے کھانا کھایا پھر ام سلیم سے ہمبستری کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ اس لڑکے کو دفن کر آؤ صبح کو ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور یہ کیفیت آپ سے بیان کی آپنے پوچھا کہ کیا تم شب کو اپنی بی بی کے پاس بھی رہے ابو طلحہ نے کہا ہان حضرت نے فرمایا اللہ تمھین برکت دے چنانچہ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو مجھسے ابو طلحہ نے کہا کہ اس بچہ کو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤ پس مین آپکے پاس اُسے لے گیا ام سلیم نے میرے ساتھ کچھ چھوہارے بھی کر دیے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چھوہارون کو لیکر چبایا اور اپنے منھ سے نکالکر بچہ کے منھ مین دیدیا اور اسکے تالو مین لگا دیا اور اسکا نام عبد اللہ رکھا اور بعض روایتون مین اس طرح ہو کہ جب ابو طلحہ ہمبستری سے فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ اے ابو طلحہ دیکھو فلان لوگون نے فلان لوگون سے کچھ عاریت لی تھی اب جو وہ لوگ عاریت طلب کرتے ہین تو یہ نہین دیتے ابو طلحہ نے کہا یہ انھین مناسب نہین ہو ام سلیم نے کہا تو سنو وہ تمھارا بیٹا خدا کی عاریت تھا جب تک خدا نے چاہا اسے رکھا اور جب چاہا لے لیا حضرت انس کہتے تھے کہ انصار مین کوئی نوجوان عبد اللہ بن ابی طلحہ سے افضل نہ تھا علی بن مدینی کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کے دس بیٹے ہوئے سب قاری قرآن تھے اور انمین سے اکثر لوگون نے علم کی

لکھا ہو اور انھون نے اس نام کے دو آدمی لکھے ہین ایک یہی عبد اللہ اکبر اور دوسرے عبد اللہ اصغر - زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہو انھون نے بھی اس نام کے دو آدمی لکھے ہین ایک اکبر اور دوسرے اصغر مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف ایک ہی شخص کو ذکر کیا ہو جنکا ذکر ہم بعد اس تذکرہ کے لکھتے ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف تھے یہ انھین عبد اللہ کے بھائی ہین جنکا ذکر اوپر ہوا ان عبد اللہ کا لقب اصغر ہو کنیت انکی ابو محمد ہو اور قبیلہ عنزہ کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین یمن کے قبیلہ مذحج کے ہین ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ عنزہ یمن کا ایک قبیلہ ہو - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ ۶ھ ہجری مین پیدا ہوئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انکی عمر چار برس کی تھی ابونعیم نے کہا ہو کہ پانچ برس کی تھی انکی والدہ وہی ہین جو انکے بھائی کی والدہ تھین یعنے لیلی بنت ابی حثمہ بن عبد اللہ ابن عویج بن عدی بن کعب - ان دونون کے والد حضرت عامر تھے جو اکابر صحابہ مین تھے انھین عبد اللہ بن عامر نے زید بن عمر بن خطاب کے مرثیہ مین یہ اشعار کہے زید اس لڑائی مین مقتول ہوئے تھے جو عدی بن کعب مین ہوئی تھی یہ لڑائی بنی ابی حذیفہ اور ابن مطیع کے درمیان مین تھی اشعار

ان عشیۃ لیلتہ البقیع   تکشفوا عن رجل صریع   مقاتل فی الحسب الرفیع   ادرکہ شوم بنی مطیع

شعیب نے زہری سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی مین سب سے بڑے تھے خبر دی ابو عمر کہتے تھے کہ نسب انکا انکے حلیف قبیلہ کی طرف ہو اور اکثر لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہین - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے محمد بن عجلان سے انھون نے زیاد سے جو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے غلام تھے انھون نے عبد اللہ بن عامر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر مین آئے اسوقت مین بچہ تھا کھیل رہا تھا میری والدہ نے کہا اے عبد اللہ یہان آؤ ہم تمھین چیز دون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انکو کیا دینا چاہتی ہو انھون نے کہا مین انکو ایک چھوہارا دینا چاہتی ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر تم ایسا نکروگی تو ایک جھوٹ تمھارے ذمہ لکھ لیا جائیگا - عبد اللہ بن عامر کی وفات ۸۵ھ مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قریشی عبشمی - حضرت عثمان بن عفان کے مامون کے

بیٹے ہیں حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز ہیں اور اروی کی اور عامر بن کریز کی والدہ ام حکیم بیضا بنت عبد المطلب
ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اور ان عبد اللہ کی والدہ دجاجہ بنت اسماء بن صلت سلمیہ ہیں۔ یہ عبد اللہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے یہ بچپن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے تھے
حضرت نے فرمایا یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہوا اور حضرت نے انپر تھتکارا تو عبد اللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب
دہن نگل لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکے کو پانی بہت ملیگا چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے تو فوراً
پانی نکل آتا تھا یہ بڑے بزرگ اور بابرکت تھے حضرت عثمان نے انکو سنہ انتیس ہجری میں ابو موسی کے بعد بصرہ کا حاکم بنایا تھا
اور بعد عثمان بن ابی العاص کے بلاد فارس کا بھی انکو حاکم کردیا تھا جب یہ بصرہ کے حاکم ہوئے تو انکی عمر چوبیس یا پچیس برس
کی تھی انھوں نے خراسان پورا فتح کرلیا اور اطراف فارس و سجستان و کرمان و زابلستان کو جو غزنہ کے متعلقات سے فتح کرلیا تھا
انھوں نے لشکر کشی کرکے ان تمام مقامات کو فتح کیا انھیں کی حکومت میں کسری یزدگرد قتل ہوا۔ انھوں نے نیشاپور سے بطور
شکرانہ ان فتوحات کے عمرہ اور حج کا احرام باندھا اور مدینہ میں حضرت عثمان کے پاس پہونچے حضرت عثمان نے انسے کہا کہ اپنے
قرابت والوں سے اور اپنی قوم سے نیک سلوک کرو تو انھوں نے بہت مال اور کپڑے اپنی قوم کو دیئے سب انکی تعریف کرتے تھے
بعد اسکے پھر یہ اپنی حکومت پر واپس گئے یہی ہیں جنھوں نے عامر بن عبد القیس کو بصرہ سے شام کی طرف بھیجا تھا اور انھیں نے
بصرہ میں بازار بنائی تھی کئی گھر مول لیکر انھوں نے گرادیے اور وہاں بازار بنادی انھیں نے سب سے پہلے بصرہ میں اونی
جبہ پہنا تو لوگوں نے کہا دیکھو امیر نے سوسمار کی پوستین پہنی ہے پھر انھوں نے سرخ جبہ پہنا۔ انھیں نے سب سے پہلے مقام عرفہ میں
حوض بنائے اور وہاں نہر پہونچائی۔ حضرت عثمان کی وفات تک یہ بصرہ کے حاکم رہے جب انھوں نے حضرت عثمان کی
شہادت کی خبر سنی تو بیت المال کا ذخیرہ لے کے مکہ کی طرف چلے گئے مکہ میں انھیں طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ ملے وہ لوگ شام
جانیکا ارادہ رکھتے تھے انھوں نے کہا نہیں بلکہ بصرہ چلو وہاں میرے بہت کچھ بنایا ہوا اور وہ زرخیز زمین ہے اور وہاں بہت سے
مرد ہیں چنانچہ وہ لوگ بصرہ کی طرف چلے واقعہ جمل میں یہ بھی طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک تھے جب ان لوگوں کو شکست ہوئی
تو یہ دمشق چلے گئے اور وہیں مقیم رہے صفین میں انکا کوئی ذکر نہیں سنا گیا مگر جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت
کرلی اور خلافت انکو سپرد کردی اور حضرت معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو حاکم بصرہ مقرر کیا تو ابن عامر نے حضرت معاویہ سے کہا
کہ بصرہ میں کچھ لوگوں کے پاس میرا مال ہے اگر آپ مجھے حاکم بصرہ مقرر نہ کرینگے تو وہ مال جاتا رہیگا چنانچہ تین برس کے لیے
حضرت معاویہ نے انکو حاکم بصرہ مقرر کیا مصعب بن عبد اللہ زبیری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے
میرے دادا مصعب بن ثابت سے انھوں نے حنظلہ بن قیس سے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عامر سے روایت

کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مقتول ہو وہ بھی شہید ہے ابن عامر کی وفات ۵۸ھ اور بقول بعض ۵۹ھ میں ہوئی انھون نے عبد اللہ بن زبیر کو اپنا وصی بنایا تھا یہ اُن سخی لوگون میں سے تھے جنکی تعریف کی جاتی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن لوہم - انکا ذکر عبد اللہ بن عمرو بن لوہم کے نام میں آئیگا ابو نعیم نے انکا ذکر عبد اللہ بن عمرو کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن عامر کہتے ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ ثمالی - ابو حاتم نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن عبد ہے اور بعض لوگ عبد الرحمن بن عائذ کہتے ہین اور بعض لوگ انکو عبید بن عبد کہتے ہین یحیی بن جابر نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عائذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپکے صحابہ کے اصحاب مین سے تھے صفوان بن عمرو نے عبد الرحمن بن ابی عوف جرشی سے انھون نے عبد اللہ بن عائذ ثمالی سے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ اگر مین کسی بات پر قسم کھاؤن تو ضرور اسکو پورا کرون الحدیث انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بن قرط - بعض لوگ انکو ابن قرط کہتے ہین [illegible] عمرو بن عثمان اور محمد بن ہاشم نے ابن حمیر سے انھون نے عمرو بن قیس سکونی سے انھون نے عبد اللہ بن عائذ بن قرط سے جو صحابی ہین [illegible] ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے [illegible] آدمی کی نماز [illegible] جائیگی اگر اسنے کامل طریقہ سے نماز ادا کی ہے تو خیر ورنہ وہ نوافل سے پوری کی جائیگی اس حدیث کو حیوۃ بن شریح اور ابو التقی یعنی ہشام بن عبد الملک نے ابن حمیر سے انھون نے عمرو سے انھون نے ابن عائذ بن قرط سے روایت کیا ہے اور تمام اہل [illegible] ابن عائذ کا نہین لیا اور ولید بن شجاع اور حسین بن ابی السری اور ہشیم بن خارجہ نے ابن حمیر سے انھون نے عمرو بن عائذ بن قرط سے اسکو روایت کیا ہے اور ابن مصفا نے اسکو ابن حمیر سے انھون نے عمرو بن عائذ بن عمرو سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

خبر الامۃ ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف - کنیت انکی ابو العباس ہے قریشی ہاشمی ہین - رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں انکی کنیت انکے والد عباس ہی کے نام پر رکھی گئی ہے حضرت عباس کی اولاد میں
یہ سب سے بڑے ہیں۔ انکی والدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہیں۔ یہ عبد اللہ حضرت خالد بن ولید کے خالہ کے
بیٹے تھے۔ انکو لوگ بحر کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکا علم بہت وسیع تھا اور لوگ انکو حبر الامۃ بھی کہتے تھے جب یہ پیدا ہوئے
اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت مکہ میں شعب (ابی طالب) میں رہتے تھے انکو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے گئے آپنے اپنا لعاب دہن انکے منہ میں ڈالدیا یہ ہجرت سے تین برس پہلے کا واقعہ ہے انھوں نے جبریل کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس دیکھا تھا۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے بندار اور محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو احمد نے سفیان سے انھوں نے لیث سے انھوں نے ابی جہضم
سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھوں نے جبریل کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکے لیے دو مرتبہ دعا کی نیز ابراہیم کہتے تھے ہمسے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد حذاء نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے
روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لپٹا لیا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو حکمت تعلیم کر۔ ہمیں ابو یاسر
ابن ابی حبہ وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی اسمعیل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن
نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
یوسف بن محمد بن سابق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو مالک جنبی نے جویبر سے انھوں نے ضحاک سے انھوں نے
حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اہل بیت (نبی) ہیں ہم شجرۂ نبوت ہیں ہمارے گھر میں ملائکہ
کی آمد رفت تھی ہم اہل بیت رسالت ہیں ہم اہل بیت رحمت ہیں اور معدن علم ہیں۔ ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ
کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام بہاء یعنی فاطمہ بنت محمد نے خبر دی وہ کہتی تھیں ہمیں ابو طاہر
ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر زراد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سریج بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی
الزناد نے اپنے والد سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت عمر کے پاس جب پیچیدہ
مقدمات آتے تو وہ حضرت ابن عباس سے کہتے کہ یہ پیچیدہ مقدمات ہمارے پاس آئے ہیں ایسے مقدمات کے لیے تمہیں ہو
پھر انھیں کے قول پر عمل کر لیتے اور اس قسم کے کاموں کے سوا ابن عباس کے کسی کو نہ بلاتے حالانکہ حضرت عمر حضرت
عمر تھے یعنی خدا رسیدہ تھے اور امت کے لیے اور مسلمانوں کے لیے اجتہاد کرتے تھے (یہ حضرت عمر تھے) عبید اللہ بن عباس کہتے تھے

عتبہ کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس چند باتون مین تمام لوگون سے فوقیت رکھتے تھے انسے پہلے جسقدر احادیث ہوچکی تھین انکے علم مین اور علم فقہ مین جسکی لوگون کو ضرورت رہتی ہو اور حلم مین اور نسب مین اور تاویل مین مینے کسی کو نہین دیکھا کہ انسے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گذشتہ حدیثون کا علم رکھتا ہو یا ابوبکر و عمر و عثمان کے فیصلون کا علم انسے زیادہ رکھتا ہو یا شعر و عربیت یا تفسیر قرآن یا حساب یا فرائض کا علم انسے زیادہ رکھتا ہو یا لوگون کو جن باتون کی ضرورت ہو ان باتون مین انسے زیادہ مضبوط راے رکھتا ہو وہ ایک دن بیٹھتے تھے اور سوا فقہ کے اُسدن اور کچھ نہ بیان کرتے تھے اور ایک دن تفسیر بیان کرتے تھے اور ایک دن شعر اور ایک دن واقعات عرب مینے جس عالم کو دیکھا کہ اُنکے پاس بیٹھا اُسنے ضرور انکے سامنے سر جھکا لیا جس سائل نے انسے کوئی بات پوچھی اُسنے اُنکے پاس علم پایا۔ لیث بن ابی سلیم کہتے ہین مینے طاؤس سے کہا کہ تم اس لڑکے یعنے ابن عباس کے پاس بیٹھتے ہو اور تمنے اکابر صحابہ کو چھوڑ دیا طاؤس نے جواب دیا کہ مینے ستر آدمیون کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا کہ جب وہ کسی امر مین اختلاف کرتے تھے تو حضرت ابن عباس کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے اور معتمر بن سلیمان نے شعیب بن درہم سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عباس کا یہ مقام یعنے رخسارون مین آنسو بہنے کی جگہ پوشیدہ چمڑے کی طرح (سیاہ) ہو رہی تھی بوجہ اسکے کہ وہ زیادہ روتے تھے۔ انکو حضرت علی نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا چنانچہ یہ وہان رہے مگر قبل شہادت حضرت علی کے یہ وہان سے چلے آئے تھے اور حجاز مین لوٹ گئے تھے حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے اور اس جنگ مین یہ بھی ایک سردار تھے۔ حضرت ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر اور حضرت علی اور معاذ بن جبل اور ابوذر سے روایت کی ہو اور انسے حضرت عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو الطفیل اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف اور اُنکے بھائی کثیر بن عباس اور انکے بیٹے علی بن عبد اللہ بن عباس اور اُنکے غلامون عکرمہ اور کریب اور ابو معبد نافذ نے اور عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور ابن ابی ملیکہ اور عمرو ابن دینار اور عبید بن عمیر اور سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار اور عروہ ابن زبیر اور علی بن حسین اور ابو الزبیر اور محمد بن کعب اور طاؤس اور وہب بن منبہ اور ابو الضحیٰ اور بہت سے لوگون نے علاوہ انکے روایت کی ہو۔ ہمکو کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث اور ابن لہیعہ نے قیس بن حجاج سے نقل کر کے بیان کیا (اور دوسری سند) وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قیس بن حجاج نے بیان کیا مضمون دونون روایتون کا ایک ہو قیس بن حجاج حنش صنعانی سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مین (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس اگر میں تم لوگون مین مرون تو وہ جماعت تم ہی لوگ ہو - اسکے فرمانے کے بعد آٹھ شب سے زیادہ زندہ نہین رہے کہ انکی وفات ہوگئی [اللہ تعالی انپر رحمت کرے] اسکے جنازہ کی نماز محمد بن حنفیہ نے پڑھائی ہیں (اتنے مین) ایک سفید چڑیا آکر انکے کفنون مین گھس گئی اور وہ چڑیا انکے کفنون سے نہین نکلی یہانتک کہ وہ بھی انکے ساتھ مدفون ہوگئی - جب قبر کی مٹی برابر کردی گئی تو محمد ابن حنفیہ نے یہ فرمایا کہ واللہ آج کے دن اس امت کا عالم مرگیا - جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی اسوقت انکی عمر تیرہ سال کی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ پندرہ سال کی تھی - انکی وفات (بمقام) طائف ۶۸ھ ہجری مین ہوئی اسوقت انکی عمر ستر سال کی تھی اور بعض کا قول ہو کہ انکی عمر ۷۱ سال کی تھی اور بعض کا بیان ہو کہ انکی وفات ۷۰ھ ہجری مین ہوئی اور بعض اسکے قائل کہ انکی وفات ۷۳ھ ہجری مین ہوئی - مگر یہ قول خلاف جمہور ہو یہ اپنی داڑھی مین زرد خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے خوبصورت اور طویل قد اور موٹے آدمی تھے انکا سینہ ابھرا ہوا تھا چہرہ روشن تھا (گفتگو مین) فصیح و بلیغ تھے (حضرت) عثمان محبوس ہوے تھے - اسی سال مین انھون نے حج کیا تھا - یہ آخر عمر مین نابینا ہوگئے تھے تو انھون نے اسی کے متعلق (یہ اشعار کہے تھے) اشعار

ان یاخذ اللہ من عینی نورہما   ففی لسانی وقلبی منہما نور
قلبی ذکی وعقلی غیر ذی دخل   وفی فمی صارم کالسیف ماثور[1]

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب لوی - قریشی مخزومی - انکی کنیت ابو سلمہ ہو - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی کے لڑکے تھے - انکی والدہ برہ بنت عبد المطلب ہین اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور (حضرت) حمزہ بن عبد المطلب کے رضاعی بھائی بھی ہین اس لیے کہ ان سبھون کو ثویبہ نے جو کہ ابی لہب کی لونڈی تھین دودھ پلایا تھا - پس انھون نے پہلے حمزہ رضی اللہ عنہ کو (دودھ) پلایا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے بعد ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو - ابو سلمہ ان لوگون مین ہین جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہین - انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین (بھی) انکا تذکرہ کیا جائیگا - ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ (حضرت) ابو سلمہ غزوہ بدر اور احد اور حنین اور بہت سے غزوات مین شریک تھے پس غزوہ بدر سے واپس آکر مدینہ مین مرے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے (حضرت) ام سلمہ کے خاوند تھے - انھون نے دس آدمیون کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور گیارہوین شخص ہی تھے - اسکو ابن اسحاق نے

[1] ترجمہ اگر اللہ نے میری آنکھون سے روشنی لے لی (تو کچھ پروا نہین) میری زبان اور میرے قلب مین آنکھون کی روشنی موجود ہو میرا دل ہوشیار ہو اور میری عقل صحیح و سالم ہو اور میرے منہ مین برہنہ تلوار کی طرح ایک شمشیر ہو ۱۲

بیان کیا ہو - یہ ملک حبش میں ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور حبش کے مہاجرین میں پہلے مہاجر یہی تھے - اسکو ابو عمر نے
بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ پہلے شخص ہیں جو قبیلے سے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کرکے گئے اور ابو نعیم کا یہ بیان
ہو کہ یہ اول اُن لوگوں کے ہیں جو خاندان قریش سے ہجرت کرکے مدینہ میں گئے قبل بیعت کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے انصار کو بیعت عقبہ میں - اور (اُسوقت) انکی بی بی (حضرت) ام سلمہ انکے ساتھ تھیں اور بعض لوگوں نے کہا ہو
کہ ام سلمہ انکے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ میں نہیں گئی تھیں بلکہ انھوں نے انکے بعد ہجرت کی تھی ہمنے اسکو انکے نام میں
بیان بھی کردیا ہی - اور حضرت ابو سلمہ کو حبش میں لڑکا ہوا تھا (کہ جسکا نام عمر بن ابی سلمہ تھا) اور وہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک
تھے - چنانچہ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرؤا کتابیہ الایہ - ہمسے یونس بن بکیر نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قریش نے اہل قریش کے اسلام لانیوالوں پر تعدی
کی انکو باندھا اور (طرح طرح کی) ایذائیں دین مسلمانوں پر مصیبت سخت ہو گئی اور وہ بڑی آزمائش میں پڑ گئے اور سخت
زلزلہ میں ڈالدیے گئے قبیلۂ بنی جمح کے لوگوں نے (حضرت) عثمان بن مظعون پر تعدی کی اور ابو سلمہ بن عبد الاسد بھاگ کر
(حضرت) ابو طالب کے پاس گئے تاکہ انکو بچالین [ابو طالب کے پاس گئے تاکہ ابو سلمہ کو گرفتار کرلین مگر ابو طالب نے
انکو نہین دیا - تو ان لوگوں نے کہا کہ اے ابو طالب تمنے ہم لوگوں سے اپنے بھتیجے کو بچالیا تو اب کیا ہے ہمارے بھتیجے کو
بھی بچاتے ہو - ابو طالب نے کہا ہان میں اپنے بھانجہ کو (بھی) اس چیز سے بچاؤنگا جس سے مینے اپنے بھتیجے کو بچایا ابو لہب
نے کہا کہ ابو طالب سچ کہتے ہیں وہ ابو سلمہ کو تمھارے حوالہ نکرینگے ابو لہب سے سوا اسدن کے کبھی کوئی کلمۂ خیر نہین سنا گیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ کو مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جسوقت کہ سنہ ۲ ہجری میں غزوۂ عشیرہ میں تشریف
لے گئے تھے - ہمین ابو الفرج بن ابی رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد
ابن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن مثنی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی ذئب نے زہری سے انھوں نے
قبیصہ بن ذویب سے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ جب ابو سلمہ کی موت قریب آپہونچی
تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے جب انکی روح قبض ہو گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی دونوں آنکھوں کو بند کردیا اور اس حدیث کو ابو داؤد نے (بھی) قبیصہ سے روایت کرکے بیان کیا مگر انھوں نے
اسنادا زیادہ بیان کیا ہو کہ آپنے آنکھ کے بند کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ جسوقت روح قبض ہوتی ہو تو آنکھ اسکو دیکھتی

ملہ ترجمہ لیکن جسکا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہر یثرب آنے سے قبل اسلام کے قبیلہ خزرج کے لوگون نے اتفاق کر کے انکے والد عبداللہ
بن ابی کو اپنا سردار بنالیا تھا - اور اپنے کل کامون کا دارومدار انہین کے سپرد کر دیا تھا - پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے تو لوگ اس معاہدہ سے لوٹ گئے (اور انکا اتباع چھوڑ دیا) پس انکو انکی بڑائی اور عظمت نے گمراہ کیا اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے رشک کرنے لگے اور دلمین نفاق رکھنے لگے - یہ وہی ہین جنہون نے آنحضرت سے غزوۂ بنی مصطلق مین یہ
کہا تھا - لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل تو انکے لڑکے عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا
کہ مجھے انکی دعوی فضیلت و خواری ہوا اور آپ غالب و معزز ہین - یا رسول اللہ اگر آپ مجھکو انکے قتل کے لیے حکم دین تو مین (فوراً)
انکو قتل کر دون اس حالت مین کہ واللہ آپ یہ بھی جانتے ہین کہ قبیلہ خزرج مین مجھسے زیادہ کوئی اپنے والد کے ساتھ نیک
سلوک کرنیوالا نہین تھا مگر مین اس سے خوف کرتا ہون کہ آپ کسی مرد مسلمان کو انکے قتل کا حکم دین پس وہ شخص انکو
قتل کر دے اور میرا نفس انکو نہ دیکھ سکے کہ اپنے والد کے قاتل کو زمین پر زندہ چلتا ہوا دیکھے یہانتک کہ مین کبھی اسکو
قتل کر دون پس مین ایک مومن کو ایک کافر کے عوض مین قتل کرون جسکے باعث مین جہنم مین داخل ہو جاؤن - اسکے بعد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ تم قتل نہین کرو) بلکہ انکی اچھی طرح خدمت کیا کرو جب تک میرے ساتھ رہیگا مین بھی اسکے
ساتھ نرمی کیا کرونگا - پھر کبھی اسکی نوبت نہین آئیگی کہ لوگ یہ گفتگو کرین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین (ہرگز ایسا نہوگا) تم اپنے
والد کیساتھ احسان و نیک سلوک کیا کرو جب انکے والد مر گئے تو انکے بیٹے (حضرت) عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی
درخواست کی کہ آپ انکے جنازہ کی نماز پڑھا دین - ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے خبر دی ان سبھون نے اپنی اپنی اسناد (سے)
ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمین نافع نے ابن عمر سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کے والد کا انتقال ہوا تو
وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ عرض کیا کہ آپ اپنا قمیص (مبارک) دین کہ مین اسمین اپنے
والد کو کفنا دون اور آپ انکے جنازہ کی نماز پڑھا دین اور انکے لیے دعاے مغفرت کرین (تو) آپ نے انکو اپنا قمیص دیدیا
اور یہ فرمایا کہ جب تم لوگ (غسل وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھکو خبر دیدینا - (چنانچہ انہون نے خبر دی اور آپ تشریف لے گئے)
پس جب آنحضرت نے انپر نماز پڑھانیکا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے (آپکا دامن پکڑ کر) کھینچا اور یہ عرض کیا کہ کیا اللہ عزوجل نے
آپکو منافقون پر نماز پڑھنے سے منع نہین کیا ہو تو آپ نے جواب دیا کہ مجھکو دونون باتون کا اختیار ہے فرمایا اللہ تعالی نے (کہ) چاہے
تم ان لوگون کے لیے طلب استغفار کرو چاہے نہین کرو اسکے بعد آپ نے انپر نماز پڑھائی تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی
ترجمہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائینگے تو جو ہم مین باعزت ہے وہ ذلیل کو وہان سے نکال دیگا ۔

ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ[1] پس اسکے بعد آپنے منافقین پر نماز پڑھانی چھوڑ دی ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ غزوہ احد مین عبد اللہ بن عبد اللہ کی ناک کٹ گئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے حکم دیا تھا کہ چاندی کی ناک بنوا لین اور ابو نعیم کا بیان ہو کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ سے انہون نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی سے نقل کرکے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میرا دانت ٹوٹ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم چاندی کا بنوا لو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہی قول مشہور ہو اور قول متاخرین یعنے ابن مندہ کا یہ قول کہ انکی ناک کٹ گئی تھی (غلط) وہم ہو۔ حضرت عبد اللہ زندہ رہے یہانتک کہ یمامہ کے دن بعہد خلافت حضرت ابو بکر صدیق اکبر کی لڑائی مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ اعشی مازنی۔ انکا تذکرہ ہمزہ کے باب مین گزرچکا ہو۔ عبد اللہ والے نامون مین سب سے پہلے انہین کا ذکر دیا ہو اسلیے کہ انکے والد عبد اللہ اعور کے لقب سے مشہور تھے۔ انسے معن بن ثعلبہ اور صدقہ مازنی نے جو کہ طیلسہ بن نصر کے والد تھے حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی امیہ۔ مخزومی۔ یہ بھائی تھے (حضرت) ام سلمہ کے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین۔ ایک گروہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ مگر اسمین شبہہ ہو اس لیے کہ ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ بوجہ انکی صغرسنی کے انکا صحابی ہونا میرے نزدیک صحیح نہین۔ عروہ بن زبیر اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے انسے حدیث روایت کی ہو۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہون نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے مین نماز پڑھتے ہوے دیکھا تھا کہ آپ اُسکو لپیٹے ہوے تھے اور آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہین تھا۔ اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو اور انہون نے کہا ہو کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر آٹھ سال کی تھی۔ انسے مروی ہو کہ انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوے دیکھا تھا۔ طبری نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ مگر ابو موسیٰ نے یون بیان کیا ہو۔ عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن امیہ

---

[1] ترجمہ اور (اے نبی) اگر انمین سے کوئی مرجائے تو تم اسکی نماز نہ پڑھو اور اسکی قبر پر نہ کھڑے ہو ۱۲

پس انھون نے اُبی کو اُبیہ سے بدل دیا اور اسکو عبد اللہ ثانی کے ساتھ کر دیا مگر یہ صحیح نہین بلکہ صحیح وہ ہو جسکو ہیلے اول ترجمہ مین بیان کیا ہو (انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ - انکی کنیت ابو ربیع ہو - انصاری ہین - واقدی اور کلبی نے کہا ہو کہ یہ وہی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی عیادت کی تھی اور یہ فرمایا کہ اے ابو ربیع ہم تمھارے بارہ مین مجبور ہین اور بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ تھے - واقدی اور کلبی نے بیان کیا ہو کہ جب یہ عبد اللہ مرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قمیص مین کفنایا - واللہ اعلم - غسانی نے اسکو ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عثمان - یہ عبد اللہ (حضرت) ابو بکر صدیق کے لڑکے ہین - انکا پورا نسب انکے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے تذکرہ مین لکھا جائیگا اور یہ اسما بنت ابی بکر کے عینی بھائی ہین - ان دونون کی والدہ قتیلہ تھین جو کہ قبیلہ بنی عامر ابن لوی کی ایک عورت تھین - یہ عبد اللہ وہی ہین جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد حضرت ابو بکر کے پاس غار مین ہر شب کھانا اور اہل قریش کی خبرین پہونچایا کرتے تھے - آپ دونون حضرات غار مین تین شب ٹھہرے تھے - اسمین بعض لوگون کے اور اقوال بھی ہین - عبد اللہ جوان و ہوشیار آدمی تھے (جب رات کو ٹھہر کر چلے جاتے تو) تمام رات وہین غار مین آپ دونون حضرات کی خدمت مین رہتے - اور سحر کے وقت اُٹھکر (اسقدر سویرے) آتے کہ صبح ہوتے ہوتے قریش مین پہونچ جاتے اور تمام دن وہان رہکر جن جن باتون کو سنتے خوب خیال کر لیتے - جب رات خوب اندھیری ہو جاتی تو ان خبرون کو لیکر پھر آپ حضرات کی خدمت مین پہونچ جاتے - یہ عبد اللہ غزوہ طائف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے پس انکو وہان ایک تیر لگا کہ جسکو ابو محجن ثقفی نے چلایا تھا تو انھون نے اس تیر کو نکال لیا اور زخم بھی بھر گیا مگر اچھا مین پھر تازہ ہو گیا پس اُسی زخم سے اپنے والد (حضرت) ابو بکر کے شروع خلافت مین انتقال کر گئے یہ واقعہ ماہ شوال سنہ ۱۱ ہجری مین ہوا تھا - یہ قدیم الاسلام تھے - انکا شریک ہونا فتح مکہ اور غزوہ حنین اور طائف مین اور کسی غزوہ مین نہین سنا گیا انھون نے ایک چوغہ کو سات دینار مین اس ارادہ سے خریدا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسمین دفن کیے جائینگے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسمین دفن نہین کیے گئے تو انھون نے اسکو اپنے لیے رکھ لیا تاکہ اُسمین دفن کیے جائین گے جب انکی موت کا وقت قریب پہونچا تو انھون نے لوگون کو منع کر دیا کہ مجھکو اسمین ہرگز نہ کفنانا اگر اسمین کوئی بھلائی ہوتی تو نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسمین کفنائے جاتے - یہ بعد ظہر کے دفن کیے گئے اور انکے جنازے کی نماز انکے والد نے

پڑھائی انکی قبر میں اسکے بھائی عبد الرحمن اور عمر اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اترے تھے اس جگہ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو اور قبل میں ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو اور ابو موسی نے یہاں پر انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے احاد میں بیان کیا ہو۔ یزید بن ہارون نے کہا ہو کہ عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عمر (اپنے والد) عبد اللہ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے سعید بن جبیر نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت (حجۃ الوداع میں) عرفہ سے چلے تو آپ نے اپنے پیچھے سے شور و غل اور اعراب میں لڑائی کی آواز سنی تو آپ انکی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ اے لوگو خاموشی اختیار کرو شور اور غل میں کوئی بھلائی نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی مالک۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے روایت کی ہو وہ کہتے تھے انصار میں خاندان بنی عوف بن خزرج سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی مالک غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو۔

میں کہتا ہوں جیسا کہ ہم نے سنا ہو ایسا ہی انکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا ہو مگر یہ وہم ہو اسلیے کہ جو قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے غزوہ بدر میں شریک تھے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک ہیں ایسا ہی اسکو ابن ہشام نے بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو وغیرہ اسکو سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا یہی صحیح ہو۔ تینوں نے یعنی یونس اور بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ان لوگوں میں جو غزوہ بدر میں قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے شریک تھے دو شخصوں کو بیان کیا ہو ایک تو یہی عبید اللہ دوسرے اوس بن خولی لیکن یونس نے یوں کہا ہو عبید اللہ بن ابی مالک پس چونکہ انھوں نے خلاف کیا لہذا درست نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن انصاری اشہلی۔ صحابی ہیں ان سے حدیث مروی ہو جس [illegible] ابی الرجال نے کہا ہو [illegible] ابن ابی حاتم نے [illegible] ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے اسمعیل بن ابی حبیبہ سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگوں کو مسجد بنی عبد الاشہل میں

مالک بیٹے ہیں عبداللہ بن ثعلبہ بن غفار بن ملیل کے - یہ عبداللہ آبی اللحم کے (لقب کے) ساتھ مشہور تھے اس لقب کے ساتھ مشہور ہونیکی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں جو جانور بتوں کے اوپر ذبح کئے جاتے تھے انکا گوشت نہیں کھاتے تھے - اور بعضوں نے کہا ہے کہ (مطلقاً) گوشت نہیں کھاتے تھے بلکہ اس سے انکار کرتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عویرث تھا سنہ اسکو ذکر کردیا ہے یہ غزوہ حنین کے دن شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد مناف بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بنی جشم بن خزرج سے ہیں - انصاری ہیں خزرجی ہیں سلمی ہیں کنیت انکی ابو یحییٰ ہے غزوہ بدر میں شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں بھی شریک تھے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن ہلال - انصاری - انکا شمار اہل قبا میں ہے بشر بن عمران نے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہے کہ مجھسے میرے مولی عبداللہ بن عبد بن ہلال بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکے لئے دعا فرمائیے اور برکت مانگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا آپکے ہاتھ کی ٹھنڈک مجھے نہیں بھولتی - بشر بن عمران کہتے تھے کہ یہ عبداللہ رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو انکے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے تھے بالوں کی کثرت کے سبب انکے بال علیحدہ نہیں کئے جا سکے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے انکے والد کا نام صرف عبد ہے اللہ تعالیٰ کے نام کیطرف مضاف نہیں ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عبد بن ہلال کے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عبداللہ بن ہلال کے واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ہلال یا عبید بن ہلال اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبد ہلال۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو عبد بن عبد کہتے ہیں ثمالی ہیں کنیت انکی ابو الحجاج ہے ثمالہ ایک شاخ ہے قبیلہ ازد کی - انکا شمار اہل شام میں ہے حمص میں رہتے تھے بقیہ نے صفوان بن عمرو سے انھوں نے عبدالرحمن بن عوف جرشی سے انھوں نے عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکروز) فرمایا اگر میں قسم کھاؤں تو سچ ہوگی کہ میری امت کے سابقین سے پہلے صرف چند لوگ جنت میں داخل ہونگے یعنی ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہونگے انسے ایک حدیث اور بھی مروی ہے اسکو اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان سے

روایت کیا ہی اور کہا ہو کہ وہ عبدالرحمن بن عائذ سے اور وہ عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور سب نے کہا ہو کہ ان عبداللہ کی کنیت ابوالحجاج ہو ثمالی ہین . اور ابن مندہ نے انکو عبداللہ ثمالی لکھا ہو اور بیان کیا کہ انسے عبدالرحمن بن ابی عوف نے روایت کی ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

بن عبس بعض لوگ انکو عبیس کہتے ہین انصاری ہین بنی عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بدری ہین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - زہری نے کہا ہو کہ غزوہ بدر مین انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے عبداللہ بن عبس بھی شریک تھے انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی - ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام مین جو خزرج کے خاندان بنی زید بن مالک بن ثعلبہ سے غزوہ بدر مین شریک تھے عبداللہ بن عبس کا نام بھی روایت کیا ہو - یہ ثعلبہ بیٹے ہین کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کے . انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عبداللہ ابو عبس نہین ہین یہ خزرجی ہین اور ابو عبس اوسی ہین یہ دونون انصار سے ہین .

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے لوگون نے انکا نسب بیان کیا اور کہا ہو کہ یہ بنی حارث بن خزرج کی اولاد سے ہین - مین کہتا ہون کہ میرے خیال مین یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ابو عمر کو اشتباہ اس وجہ سے ہوا کہ انھون نے اس تذکرہ مین دیکھا کہ یہ حلیف ہین اور پہلے تذکرہ مین اسکا ذکر نہین دیکھا حالانکہ اس قسم کے اختلافات ہوتے رہا کرتے ہین بعض علما ایک شخص کو ایک قبیلہ کا حلیف لکھتے ہین اور بعض اس شخص کو اسی قبیلہ سے لکھتے ہین واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عتیق عسکری نے انکا تذکرہ افراد مین لکھا ہو اور ابوبکر بن علی نے اپنی سند سے علی بن سعید عطاردی سے انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن عتیق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ عزوجل کی راہ مین ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر آپنے اپنی تین انگلیان ملائین اور فرمایا الخ پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہو یا اسے کوئی جانور کاٹ لے اور اس سے مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہو یا اور کسی طرح مر جائے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہو یا کوئی شخص لڑائی مین مارا جائے تو اسکا بھی اجر اللہ

تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ان لوگون کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ تمھارے چہرے کامیاب ہین - ابوعمر نے کہا ہی میرا خیال ہی کہ یہ
اور ان کے بھائی بدر مین شریک تھے اور اسمین کسی کا اختلاف ہی نہین کہ عبداللہ بن عتیک احد مین شریک تھے - ہشام کلبی
اور انکے والد محمد بن سائب نے کہا ہی کہ عبداللہ صفین مین علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے اگر یہ صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جنگ یمامہ
مین شہید نہین ہوے بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی نہین ہین جابر کے بھائی کا نام حارث ہی مگر
پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی کیونکہ جن لوگون نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ خزرج کے تھے اور جن لوگون نے
کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ اوس کے تھے ابن اسحاق وغیرہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہی اسمین کسی کا اختلاف نہین
اس سے اسی قول کی تائید ہوتی ہی کہ عبداللہ بن عتیک قبیلۂ اوس سے نہین ہین اور جابر بن عتیک کے بھائی نہین ہین -
انکا نسب خلیفہ بن خیاط نے اس طرح بیان کیا ہی عبداللہ بن عتیک بن قیس بن اسود بن مری بن کعب بن غنم بن سلمہ
قبیلۂ خزرج سے ہین - مین کہتا ہون کہ ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہما نے بھی خلیفہ بن خیاط ہی کے مثل نسب بیان کیا ہی
باقی رہے جابر بن عتیک تو وہ بیٹے ہین عتیک بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن
عمرو بن عوف کے جو قبیلۂ اوس کی ایک شاخ ہی ابن اسحاق وغیرہ نے بھی قبیلۂ اوس تک انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی پس یہ
عبداللہ جابر کے بھائی نہین ہو سکتے - اسکی ایک دلیل یہ بھی ہی کہ قبیلۂ اوس کے لوگون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور
قبیلۂ خزرج کے لوگون نے ابو رافع کو قتل کیا اسمین اہل سیر کا اختلاف نہین ہی - ابوموسی نے اس تذکرہ سے پہلے عبداللہ بن
عبید بن عتیق کا تذکرہ لکھا ہی اور انکے تذکرہ مین یہی حدیث لکھی ہی جو ابن بکیر نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے جہاد کی فضیلت
مین روایت کی ہی ابوموسی نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبید بن عتیق کے تذکرہ مین لکھا ہی اسمین شک نہین کہ بعض کاتبون نے
یا راویون نے عتیک کو عبید کر دیا یعنی کاف کو انھون نے دال سمجھا یہی صحیح ہی اور پہلا تذکرہ کوئی چیز نہین ہی اسکے صحیح ہونے کی
تائید اس سے بھی ہوتی ہی کہ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے وہی حدیث روایت کی ہی جو ہم شروع تذکرہ مین لکھ چکے پس
معلوم ہوا کہ پہلا تذکرہ غلط ہی واللہ اعلم اور ابن ابی داود کا یہ کہنا کہ یہ جابر اور جبر فرزندان عتیک کے والد ہین انکی غلطی ہی
کیونکہ ابو عمر کہتے ہین اگر یہ قبیلۂ اوس سے ہوتے تو انکے بھائی ہوتے نہ کہ والد کیونکہ یہ سب عتیک کے بیٹے ہوتے ہین اور زیادہ لوگ
اس طرف ہین کہ جابر بن عتیک ہی کا نام جبر بھی ہی یہ دونون دو شخص نہین ہین اور اگر یہ عبداللہ قبیلۂ خزرج سے ہون تو پھر
اسمین کلام نہین کہ جابر اور جبر کے بھائی نہین ہو سکتے کیونکہ وہ دونون اوسی ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان اسدی - قبیلۂ اسد بن خزیمہ سے ہین بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہین جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ان کا تذکرہ

ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان تیمی بعض لوگ انکا نام عبد الرحمن کہتے ہیں یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب نے عبد اللہ بن عثمان تیمی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کے اٹھانے سے منع فرمایا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی۔ ہمام نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عبد اللہ بن عثمان ثقفی سے انھوں نے ایک اعور شخص سے جو قبیلۂ ثقیف سے تھے {قتادہ کہتے تھے کہ لوگ انکو معروف کہتے تھے اگر انکا نام عبد اللہ بن عثمان نہو تو میں نہیں جانتا کہ انکا کیا نام تھا} روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن باعث ثواب ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن تو دکھانے سنانے کیلئے ہے بعض لوگوں نے انکا نام زہیر بن عثمان بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اوپر ہوچکا ہے انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین حبیب رسول اللہ صدیق اکبر

ابن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ قرشی تیمی کنیت ابوبکر لقب صدیق۔ والد کی کنیت ابوقحافہ اور نام عثمان۔ والدہ ام الخیر سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد ابن تیم بن مرہ۔ ابوقحافہ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام لیلیٰ بنت صخر بن عامر تھا یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا مگر یہ غلط ہے اسلئے کہ اس صورت میں وہ ابوقحافہ کے بھائی کی بیٹی ہو جائینگی اور اہل عرب بھائی کی بیٹی سے (زمانہ جاہلیت میں بھی) نکاح نہ کرتے تھے پہلا ہی قول صحیح ہے۔ حضرت ابوبکر غار میں بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہجرت میں بھی ساتھ تھے اور آپ کے بعد خلیفہ بھی ہوئے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے اور ان سے حضرت عمر و عثمان و علی و عبد الرحمن بن عوف و ابن مسعود و ابن عمر و ابن عباس و حذیفہ و زید بن ثابت وغیرہم نے روایت کی ہے انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں عبد الکعبہ تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکے گھر والوں ہی نے انکا نام عبد اللہ رکھا تھا ایک لقب انکا عتیق بھی ہے عتیق کی وجہ تسمیہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں حسن و جمال کی وجہ سے لوگ انکو عتیق کہتے تھے لیث بن سعد اور بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے اور زبیر بن بکار اور بہت سے لوگوں کا قول ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ انکے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو قابل عیب ہو اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ

تیمی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے جسکو اسلام کی طرف بلایا کچھ نہ کچھ اعتراض اور تردد اسے ضرور ہوا سوا
ابوبکر کے کہ میں نے جس وقت ان سے ذکر کیا انھیں کچھ بھی تردد نہیں ہوا۔ ہمیں حافظ ابو القاسم بن علی بن حسین نے کتابۃً خبر دی وہ
کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن احمد بن محمد بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل
بن خیرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منجاب بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یوسف نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خالد عرفطی یعنی ابو امیہ نے جو خالد بن عرفطہ کی اولاد سے تھے ابن داب یعنی عیسیٰ بن یزید سے روایت
کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان کرتے تھے کہ میں (ایک دن) کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی وہاں بیٹھے
ہوئے تھے امیہ بن ابی الصلت انکے پاس آیا اور انسے پوچھا کہ ای طالب خیر تمہارا کیا حال ہے زید نے کہا اچھا حال ہے امیہ نے پوچھا کہ کیا
تم اپنا مقصود پا گئے زید نے کہا نہیں مگر جستجو میں ہوں اور یہ شعر پڑھا کل دین یوم القیامۃ الا ما قضی اللہ و الحنیفۃ بور اچھا بتاؤ تو یہ نبی جنکا
انتظار ہے ہم میں سے ہوں گے یا تم میں سے یا اہل فلسطین سے حضرت ابوبکر کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار
ہے یا وہ مبعوث ہوں گے بعد اسکے میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا انکی نظر کتب آسمانی میں زیادہ تھی اور ان کا دل بہت بولتا تھا میں ان سے
جاکے ملا اور سب حال ان سے جاکر بیان کیا انھوں نے کہا ہاں ای میرے بھتیجے اہل کتاب اور علما سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نبی جنکا
انتظار ہے عرب کے اعلیٰ خاندان سے ہوں گے میں نسب سے واقف ہوں تمہاری قوم عرب کے اعلیٰ خاندان میں ہے حضرت ابوبکر کہتے تھے میں نے
کہا ای چچا نبی کیا بات کہتے ہیں انھوں نے کہا جو انکو خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے وہ بیان کرتے ہیں اور کبھی ظلم کی بات نہیں کہتے چنانچہ جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی۔ ہمیں قاسم نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح نصر اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن علی بن عمر قاری نیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے ابو العباس یعنی احمد بن حسن رازی نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد یعنی اسماعیل بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابو یعقوب قزوینی صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو القاسم یعنی عبد اللہ بن محمد بن ادریس رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو القاسم
یعنی یحییٰ بن حمید تنگی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو خالد نے عبد العزیز بن عادیہ
جو عتاب بن اسید کی اولاد سے تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے انھوں نے منصور سے انھوں نے
زید سے انھوں نے خالد جہنی سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان فرماتے تھے کہ
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے (ایک مرتبہ) یمن گیا اور قبیلہ ازد کے ایک شیخ کے یہاں مہمان ہوا یہ شیخ عالم تھا کتب سماویہ

علیہ ترجمہ سب دین قیامت کے روز سوا اسکے جسکا اللہ نے حکم دیا ہوا اور سوا ملت حنیفیہ کے ہلاک ہو جائینگے ۱۲

پڑھا ہوا تھا اور اسکے علاوہ دوسرے علوم بھی جانتا تھا اس نے مجھے دیکھا تو کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم کے رہنے والے ہو مینے کہا ہاں میں حرم کا
رہنے والا ہوں پھر اس نے کہا میں تمکو قریشی سمجھتا ہوں مینے کہا ہاں میں قریشی ہوں پھر اسنے کہا میں تم کو تیمی سمجھتا ہوں مینے کہا ہاں میں تیم
بن مرہ کی اولاد سے ہوں میں عبداللہ بن عثمان ہوں کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی اولاد سے اس نے کہا اب صرف ایک بات باقی
رہگئی ہے مینے کہا وہ کیا کہا کہ تم اپنا پیٹ کھولدو مینے کہا میں ایسا نکرونگا تم مجھے بتاؤ کہ ایسا کیوں چاہتے ہو اسنے کہا کہ علم صحیح صادق میں مجھے
یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہونگے انکے کام میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ مدد کرینگے جوان کا تو حلیہ یہ ہوگا اور
ادھیڑ کا حلیہ یہ ہے [illegible] ایک تل بائیں ران پر ایک نشانی تھا سا کیا حرج ہے اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو کیونکہ اور سب باتیں
تو تم میں موجود ہیں صرف یہی ایک بات باقی ہے پس مینے اپنا پیٹ کھولدیا اس نے دیکھا تو ناف کے اوپر ایک سیاہ تل تھا کہنے لگا کہ قسم ہے رب
کعبہ کی وہ تمہیں ہو میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اسکو یاد رکھنا مینے کہا وہ کیا اس نے کہا کہ خبردار ہدایت سے انحراف نکرنا اور
راہ راست کے تمسک کو نہ چھوڑنا اور خدا نے جو تمہیں مال و دولت دیا ہے اس میں خدا سے ڈرتے رہنا حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ یمن میں مینے اپنا کام
پورا کیا بعد اسکے میں اُس شیخ کے پاس رخصت ہونے کو گیا اسنے کہا کیا تم میرے چند اشعار جو مینے اس نبی کی شان میں کہے ہیں یاد کر لوگے
مینے کہا ہاں پس اُسنے چند اشعار مجھے سنائے حضرت ابوبکر کہتے تھے پھر میں مکہ میں آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے پس عقبہ
بن ابی معیط اور شیبہ اور ربیعہ اور ابوجہل اور ابو البختری اور نیز اور سرداران قریش میرے پاس گئے مینے کہا کیا کوئی مصیبت پیش آگئی یا کوئی واقعہ
ہوگیا وہ سب ملکر اسوقت کیوں آئے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوبکر بہت بڑا واقعہ ہوگیا ابوطالب کا یتیم یہ کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا نبی ہوں ہمارا
صرف تمہارا ہی خیال تھا ورنہ ہم اسکے معاملہ میں انتظار نکرتے اب تم آگئے ہو تو تمہیں کافی ہو پس ان لوگوں کو الطف الحیل سے ٹالدیا اور مینے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا معلوم ہوا کہ آپ خدیجہ کے مکان میں ہیں مینے جاکے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت باہر تشریف لائے مینے کہا کہ اے
محمد آپ اپنے خاندانی گھر سے اٹھ جائے اور آپنے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر میں خدا کا رسول ہوں تمہاری
طرف بھی اور تمام لوگوں کی طرف بھی پس تم ایمان لاؤ مینے کہا آپکے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے حضرت نے فرمایا وہ شیخ جس سے تم نے یمن میں ملاقات
کی تھی مینے کہا یمن میں تو بہت سے شیخ ہیں جن سے مینے ملاقات کی تھی حضرت نے فرمایا وہ شیخ جسنے تمہیں اشعار سنائے تھے مینے عرض کیا
اے میرے حبیب آپکو کس نے یہ خبر بیان کی حضرت نے فرمایا اس بڑے فرشتہ نے جو مجھسے پہلے انبیاء کے پاس بھی آتا تھا مینے عرض کیا آپ
اپنا ہاتھ بیعت کیلئے بڑھائے میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ خدا کے رسول ہیں حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ پھر
میں لوٹا اور میرے اسلام کیوجہ سے جسقدر خوشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی اسقدر خوشی مکہ میں کسی کو نہ تھی ہمکو کئی محدثین نے اجازۃً
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن عبد الرحمن
ابن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ہارون بن حمید بن مجدر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے

سے ہمیں عبد الرحمن بن مغرا نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا تھا انہوں نے کہا کہ حضرت ابو بکر کیا تم نے حسان کے یہ اشعار نہیں سنے ؎

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقۃ　　فاذکر اخاک ابا بکر بما فعلا
خیر البریۃ اتقاہا واعدلہا　　بعد النبی واوفاہا بما حملا
الثانی التالی المحمود مشہدہ　　واول الناس منہم صدق الرسلا

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو سلام حبشی نے بیان کیا کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ سلمی سے سنا وہ کہتے تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ بتوں کی عبادت باطل ہے میں ایک مرد کی خبر سنا کرتا تھا کہ ایک شخص نے سنا ہے کہ مکہ میں بھی ایک شخص ہے جو وہی ایسی ہی باتیں کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو عمرو کہتے تھے پھر میں اس شخص کی تلاش میں مکہ گیا معلوم ہوا کہ وہ چھپے ہوئے ہیں رات کے سوا ان سے ملاقات نہیں ہو سکتی رات کو وہ کعبہ کا طواف کرنے آتے ہیں میں کعبہ کے پردوں کے درمیان میں بیٹھ گیا میں نے انکی آواز کو اسی سے پہچانا کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے پس میں باہر نکل آیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ خدا نے آپکے ذریعہ سے کیا پیغام بھیجا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور خونریزی نہ کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرو عمرو کہتے تھے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپکی پیروی بھی کی ہے آپ نے فرمایا ہاں ایک آزاد (یعنی ابو بکر) اور ایک غلام (یعنی زید بن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے بیعت کروں پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا میں نے آپ سے بیعت کی بیشک میں اپنے کو دیکھتا ہوں اسوقت چوتھا مسلمان تھا۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عقبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے جریری سے انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے ابو سعید سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر نے (اپنی خلافت میں) فرمایا تھا کہ کیا میں سب لوگوں سے زیادہ مستحق خلافت نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا کیا فلاں فضیلت مجھ میں نہیں ہے کیا فلاں فضیلت مجھ میں نہیں ہے۔ ابو ابراہیم نے بیان کیا کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر اسلام لائے تھے

حضرت ابو بکر کی ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور بوقت ہجرت غار میں آپکے ساتھ تھے اور وہاں آپکے مونس تھے اور اپنی جان آپ پر سپر کر دی تھی بعض علما کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص سوا حضرت ابو بکر کے اور تمام صحابہ کو کہے کہ وہ صحابی نہ تھے تو کافر نہ ہوگا اور اگر کہے کہ حضرت ابو بکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نہ تھے تو کافر ہو جائیگا کیونکہ قرآن عزیز اس بات کی شہادت دیتا ہے

ف ؎ ترجمہ جب تم اپنے کسی پرہیزگار بھائی کا مصیبت یاد کرو تو چاہیے کہ ابو بکر کے حالات پیش نظر رکھو وہ بعد نبی کے تمام مخلوق سے بہتر اور سب سے زیادہ پرہیزگار

کہ وہ آنحضرت کے صحابی تھے ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے
روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین خدا کے حکم کے منتظر تھے پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انھوں نے
آپ کو حکم پہونچایا کہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جائین کفار قریش سب جمع ہوئے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچانی
چاہی جبرئیل آئے اور انہون نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے مکان مین شب کو نہ بیٹھئے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا جب آپ گھر سے نکلے تو تمام کافر
آپ کے دروازہ پر جمع تھے آپنے ایک مشت خاک لیکر سب کے سرون پر ڈالدی اللہ نے اسوقت انکی بینائی زائل کردی۔ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیعت عقبہ کے دو مہینے بعد ہجرت کی تھی جس زمانہ مین یہ بیعت ہوئی تھی وہ زمانہ ایام تشریق کا تھا اور آپ شروع ربیع الاول
مین مکہ سے چلے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر (بہت دنون سے) آپ سے ہجرت کی اجازت مانگ رہے تھے مگر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جلدی نکرو امید ہے کہ اللہ کسی اور کو بھی تمھارے ساتھ کردے چنانچہ جب حضرت کو ہجرت کی اجازت
ملی تو آپ حضرت ابوبکر کے گھر تشریف لے گئے وہ سورہے تھے آپنے انھین جگایا اور ان سے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت ملگئی ہے حضرت
عائشہ کہتی تھین مینے اسوقت ابوبکر کو دیکھا کہ مارے خوشی کے انکے آنسو نکل پڑے بعد اسکے دونون چلدیے یہانتک کہ غار مین
پہونچے اور تین روز وہین قیام کیا۔ ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے انس سے روایت
کرکے خبر دی کہ حضرت ابوبکر انسے کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غار مین ایک مرتبہ عرض کیا کہ اگر ان کافرون مین سے کوئی
شخص اپنے پیرون کے نیچے نظر ڈالے تو ہمین دیکھ لیگا حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر ان دو آدمیون کی طرف تمھارا کیا خیال ہے جنکے
ساتھ اللہ ہے۔ ہمین ابو القاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب علی
ابن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابو القاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین فقیہ ابو القاسم علی
ابن محمد بن علی بن ابی العلا مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین ابو الحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن احمد دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے عبید اللہ بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے روایت
کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے تو ابوبکر کو اکثر لوگ پہچانتے تھے جو شخص راہ مین ملتا اور
پوچھتا کہ اے ابوبکر یہ تمھارے ہمراہ کون شخص ہین تو حضرت ابوبکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتاتے ہین۔ ہمین ابو الفضل
عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین ابو محمد حسن بن علی بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن

احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد یعنی ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے براء بن عازب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر نے میرے
والد سے ایک عماری تیرہ درہم میں مول لی اور کہا کہ براء کو حکم دیجیے کہ وہ اسکو میرے مکان میں پہونچا دیں میرے والد نے کہا
یہ نہوگا تاوقتیکہ آپ مجھ سے اس وقت کے حالات نہ بیان کر دیجیے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے چلے اور آپ
اُنکے ہمراہ تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا (اچھا سنو میں بیان کرتا ہوں) ہم بہت تڑکے اندھیرے سے چل دیے تھے پھر ہم اُس دن
اور اُس شب برابر چلتے رہے یہانتک کہ دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا اور آفتاب سمت الراس پر آیا میں نے ادھر اُدھر نظر ڈالی
کہ اگر کہیں سایہ معلوم ہو تو وہاں قیام کریں مجھے ایک پتھر دکھائی دیا اسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اسکے نیچے سایہ ہے پس میں نے وہ جگہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صاف کی اور ایک پوستین آپ کے لیے بچھا دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ لیٹ جائیے
(چنانچہ آپ لیٹ رہے) بعد اسکے میں دیکھنے کے لیے چلا گیا کہ کوئی شخص تعاقب میں تو نہیں آتا اتفاقاً مجھے ایک چرواہا ملا گیا
میں نے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے اسنے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جسکو میں جانتا تھا میں نے اُس سے پوچھا کہ تیری بکریوں میں
کچھ دودھ بھی ہے اسنے کہا ہاں میں نے کہا کیا تو مجھے دودھ دیگا اُس نے کہا ہاں پس میں نے اس سے کہا کہ دودھ دے تو اُسنے ایک
بکری کے پیر باندھے میں نے اس سے کہا تو اُس نے اپنے ہاتھوں کو غبار سے صاف کر ڈالا میرے ساتھ ایک برتن تھا جسکے منہ پر
کپڑا بندھا ہوا تھا اس چرواہے نے ایک ہانڈی بھر کر دودھ مجھے دوہ دیا میں نے یہ دودھ اُسی ظرف میں ڈال دیا یہانتک کہ وہ خوب ٹھنڈا
ہوگیا بعد اُسکے میں اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا میں جسوقت آپکے پاس پہونچا تو آپ بیدار ہو چکے تھے
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکو آپ پی لیجیے چنانچہ آپ نے پیا یہانتک کہ میں خوش ہوگیا پھر میں نے عرض کیا کہ اب چلنے کا وقت
آگیا بعد اُسکے وہاں سے چلے اور لوگ ہماری جستجو میں چاروں طرف چھوٹے ہوے تھے مگر ہمیں سراقہ بن مالک بن جعشم
سوا کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ یہ دوڑ آگئی حضرت نے فرمایا کچھ غم نہ کرو اللہ ہمارے
ساتھ ہے یہانتک کہ جب وہ ہمارے قریب آگیا اور ہمارے اور اُسکے درمیان میں ایک یا دو نیزے کا فصل رہگیا یا تین نیزوں کا
فصل رہگیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دوڑ آگئی اور ہمارے پاس پہونچ گئی اور میں رو دیا حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا
واللہ میں اپنے خیال سے نہیں روتا بلکہ صرف آپ کے خیال سے روتا ہوں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو بددعا
دی اور فرمایا کہ اے اللہ تو ہمیں اسکو روک لے جس طرح تجھے منظور ہو پس اسکا گھوڑا پیٹ تک دھنس گیا حالانکہ زمین سخت
تھی سراقہ گھوڑے سے اُتر پڑا اور کہنے لگا اے محمد میں سمجھ گیا کہ یہ آپکے عمل کا نتیجہ ہے اب آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے اس
حالت سے نجات دے خدا کی قسم اور لوگ جو میرے پیچھے آپکی جستجو میں آرہے ہیں انسے میں آپکی خبر چھپا لونگا اور یہ میرا ترکش ہے

اسمین سے ایک تیر نکال لیجیے عنقریب آپکا گذر فلان مقام پر میرے اونٹون اور بکریون پر ہوگا آپ انمین سے بقدر ضرورت کے لے لیجیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انکی کچھ ضرورت نہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیے دعا کی تو اسکا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور مین آپکے ساتھ ہی ساتھ تھا یہانتک کہ ہم مدینہ پہونچ گئے لوگ راستون مین آ آکر حضرت سے ملے اور کچھ لوگ بلند مقامات پہ بیٹھے ہوئے تھے خدام اور لڑکے راستے مین چلا چلا کر یہ کہتے تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر جاء رسول اللہ جاء محمد پھر لوگون مین باہم اختلاف ہونے لگا کہ آپ کسکے یہان مہمان رہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آج شبکو تو بنی نجار کے یہان اترونگا جو عبد المطلب کے ماموں ہین مین آج انکی عزت افزائی کرونگا حضرت براء کہتے تھے کہ سب سے پہلے جو شخص مہاجرین مین سے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے جو بنی عبد الدار کے بھائی تھے پھر ابن ام مکتوم نابینا آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے بعد اسکے حضرت عمر بن خطاب بیس سوارون کے ساتھ آئے ہم لوگون نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارادہ ہے حضرت عمر نے کہا وہ بھی میرے پیچھے آرہے ہین بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر آپکے ساتھ تھے حضرت براء کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لائے مین کئی سورتین مفصل کی پڑھ چکا تھا اسرائیل (راوی) نے بیان کیا ہوکہ حضرت براء انصار کے خاندان بنی حارثہ سے تھے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مالک بن اسمعیل نے منصور بن ابی الاسود سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے کثیر یعنی ابو اسمعیل نے جمیع بن عمیر سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے صاحب الغار ہو۔

حضرت عتیق صحابی اور انکا پدر دونو ہجرت مین شریک ہوتا

ہمین ابو القاسم یعنی حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب یعنی علی بن حیدرہ بن جعفر حسینی اور ابو القاسم یعنی حسین بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلا مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد ابی عطار نے بصرہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسعر بن کدام نے ابو عون سے انھون نے ابو صالح حنفی سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے اور حضرت ابوبکر صدیق سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱ ۔ یعنی اسکے رسول خدا آ رہے تھے ۱۲

بدر کے دن فرمایا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہیں اور اسرافیل بھی ایک بہت بڑے فرشتے ہیں جو لڑائی میں شریک ہوا ہیں۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ابن اسحاق کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ بدر کے دن جب لڑائی شروع ہو گئی تو سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے لیے ایک عریش (خیمہ) بنا دیں آپ اسی میں رہیں اور آپ کے قریب آپکی سواریوں کو بٹھا دیں اور ہم دشمن سے لڑنے چلے جائیں پس اگر اللہ ہمیں فتح دیدے اور ہمیں غالب کر دے تو یہ ہمارا عین مقصود ہو اور اگر کوئی دوسری صورت ہو تو آپ اپنی سواری پر بیٹھکر جو لوگ باقی رہ گئے ہیں اُنسے جا ملیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہت تعریف کی اور انکو دعا دی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش بنا دیا گیا اسمین آپ تھے اور حضرت ابو بکر تھے کوئی اور نہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے اسکے وعدۂ نصرت کے ایفا کی التجا کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اے اللہ اگر یہ چند مسلمان ہلاک ہو جائینگے تو پھر تیری عبادت کوئی نہ کریگا حضرت ابو بکر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ بس اتنی ہی مناجات کافی ہو اللہ نے جو وعدہ نصرت آپ سے کیا ہو اسکو پورا کریگا۔ محمد بن سعد نے لکھا ہو کہ اہل سیر نے بیان کیا ہو کہ حضرت ابو بکر بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور حدیبیہ میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بڑا جھنڈا تبوک کے دن حضرت ابو بکر کو عنایت فرمایا تھا یہ جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا خیبر کے دن انکو رسول خدا صلی نے سو وسق عنایت فرمائے تھے حضرت ابو بکر اُن لوگوں میں تھے جو احد اور حنین کے دن جبکہ لوگوں کے قدم پیچھے ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہو کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمیں عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد سراج نے خبر دی ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حامد بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن جعفر رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انھوں نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے عبد اللہ ابن حارث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جندب بن عبد اللہ نے بیان کیا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں کچھ لوگ میرے بھائی تھے کچھ میرے دوست تھے لیکن میں خدا کی طرف برات کرتا ہوں اگر میں تم میں سے کسی کو خلیل (جانی دوست) بناتا ہوا گر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا مگر میرے پروردگار نے مجھے خلیل بنایا ہو جس طرح اُسنے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا عبد اللہ بن احمد خطیب کہتے تھے کہ ہمیں ابو القا[illegible]

یعنی علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوسعید یعنی حسن بن جعفر بن محمد بن وضاح حرفی بسمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن عبد اللہ بابلتی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے محمد بن حارث تیمی سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے یعنے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت واقعہ جو تمنے مشرکون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے دیکھا ہو بیان کرو انھوں نے کہا (ایک روز) عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اسنے اپنا کپڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گلوے مبارک مین ڈالکر سختی کے ساتھ گھونٹنا شروع کیا اتنے مین حضرت ابو بکر آگئے اور انھون نے اسکا شانہ پکڑکر اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹایا بعد اُسکے حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے لوگو کیا تم ایسے شخص کو قتل کیے ڈالتے ہو جو کہتا ہو کہ میرا پروردگار اللہ ہو اور تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے معجزات بھی لایا ہو ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد بن منصور سیحی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عبد الرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ ابو بکر جنت مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور عثمان جنت مین ہین اور علی جنت مین ہین طلحہ جنت مین ہین زبیر جنت مین ہین عبد الرحمن بن عوف جنت مین ہین سعد بن ابی وقاص جنت مین ہین سعید بن زید جنت مین ہین ابو عبیدہ بن جراح جنت مین ہین۔ ہمین عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر یعنے محمد بن عبد اللہ ابن بخیت دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو ہاشم یعنے محمد بن ابراہیم مطلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن موسی بن معدان کرابیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زکریا بن دوید کندی نے حمید بن انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے وحی لیکر آئے اور کہا کہ اے محمد اللہ تعالی آپکو سلام فرماتا ہو اور فرماتا ہو کہ عتیق بن ابی قحافہ سے کہدیجیے کہ مین اُنسے راضی ہون۔ نیز ہمین ابن بخیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن داؤد بن کثیر بن وفدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سواد بن عبد اللہ عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن عیینہ بیان کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سب مسلمانون کو عتاب کیا سوا (حضرت) ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے کہ انپر کچھ عتاب نہین ہوا اور فرمایا کہ

ہمسے ہشام بن سعد نے عمر بن اسید سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم لوگون
مین یہ چرچا ہوا کرتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اس امت مین سب سے بہتر ہین اور بعد آپکے ابوبکر ہین بعد انکے
عمر ہین اور علی بن ابی طالب کو تین باتین ایسی دی گئی ہین کہ اگر وہ مجھے ملتین تو سرخ اونٹون سے زیادہ مجھے پسند ہوتین
(وہ تین باتین یہ ہین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کیا اور خیبر کے دن انھین جھنڈا دیا
اور انکے سوا مسجد سے سب کے دروازہ بند کرا دیے۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمٰعیل
صائغ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے کہ ہمسے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے قتادہ سے انھون نے
حضرت انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (کوہ) احد پر چڑھے اور آپکے ہمراہ ابوبکر و عمر و عثمان تھے
تو وہ پہاڑ ہلنے لگا حضرت نے فرمایا کہ ٹھیر جا تیرے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہین۔ ہمین ابوالبرکات حسن
ابن محمد بن عبداللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر یعنے محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین فقیہ ابوالقاسم یعنے علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے عبدالرحمن بن عثمان بن القاسم
ابن [illegible] نے وہ کہتے تھے ہمین ابواسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن احمد بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن داؤد
قنطری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھون نے حارث سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے
روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ابوبکر و عمر کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونون پیران[1]
اہل جنت کے سردار ہین۔ یعنے تمام اولین و آخرین کے سوا انبیا و مرسلین کے اے علی ان دونون سے اسکو نہ بیان کرنا
نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمین ابومحمد یعنے عبدالرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے خیثمہ بن
سلیمان [illegible] اطرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن
منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد محاربی نے جویبر سے انھون نے ضحاک سے اللہ تعالی کے قول
یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین[2] کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ صادقین سے مراد ابوبکر و عمر ہین نیز فقیہ
ابوالقاسم کہتے تھے ہمین خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے

[1] مطلب یہ ہو کہ جن لوگون نے پیرانہ سالی مین وفات پائی ان سب کے یہ سردار ہین ورنہ جنت مین کوئی بوڑھا نہو گا ۱۲ [2] اے ایمان والو
اللہ سے ڈرو اور صادقین یعنے سچون کے ساتھ ہو جاؤ ۱۲

محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھون نے ابو جحیفہ سوائی سے وہ
کہتے تھے حضرت علی نے کہا اے وہب مین تمھین بتاتا ہون کہ اس امت مین نبی کے بعد سب سے بہتر ابو بکر و عمر ہین اور
ایک شخص اور اسی قسم کی روایت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے بھی کی ہے نیز فقیہ ابو القاسم نے کہا ہے کہ ہمسے خیثمہ نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سلیمان صوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
یوسف بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید قلانی نے
حسن سے انھون نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) سات کنکریان
زمین سے اٹھائین وہ کنکریان آپکے ہاتھ مین تسبیح پڑھنے لگین پھر آپ نے وہ کنکریان حضرت ابو بکر کو دیدین اُن کنکریون نے
اُنکے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین پڑھی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریان حضرت عمر
کے ہاتھ مین دیدین اُن کنکریون نے اُنکے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح ابو بکر کے ہاتھ مین پڑھی تھی پھر آپ نے وہ کنکریان
حضرت عثمان کے ہاتھ مین دیدین اُن کنکریون نے حضرت عثمان کے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح حضرت ابو بکر و عمر کے ہاتھ مین
پڑھی تھی۔ ہمین ابو القاسم یعنے حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب یعنے
علی بن حیدرہ علوی اور ابو القاسم یعنے حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے علی بن محمد
ابن علی بن ابی العلا مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے عبد الرحمن بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن
یعنے خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد قلانسی نے مقام رملہ مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن
ربیح بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھون نے عطا بن یسار سے انھون نے
حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) پوچھا کہ آج تم مین
کون شخص روزہ دار ہے حضرت ابو بکر نے کہا مین آنحضرت نے پوچھا کہ آج تم مین سے کس نے صدقہ دیا حضرت ابو بکر نے کہا
مینے حضرت نے پوچھا کہ آج تم مین سے کون شخص جنازہ مین شریک ہوا ہے حضرت ابو بکر نے کہا مین حضرت نے پوچھا آج تم مین سے
کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے حضرت ابو بکر نے کہا مینے آنحضرت نے فرمایا جو شخص یہ سب باتین ایک دن مین کرے اُسکے لیے
جنت واجب ہو یا یہ فرمایا کہ وہ بخشدیا جائیگا۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسین [illegible]
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے حصین سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے ذکر
کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ کوفہ کے رہنے والے اور کچھ لوگ بصرہ کے رہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے پاس آئے جب وہ منزل پر پہنچ گئے تو آپس مین کچھ باتین کرنے لگے یہانتک کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر آگیا۔ بعض لوگون نے

حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی اور بعض نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی جارود بن معلی ان لوگوں میں تھے جنھوں نے حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی تھی یہ خبر حضرت عمر کو پہنچی وہ درہ لیے ہوئے آئے اور جن لوگوں نے انکو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی تھی انکی طرف متوجہ ہوئے اور درہ سے انکو مارنا شروع کیا یہانتک لوگ اپنے پیروں سے بچانے لگے پس جارود نے کہا کہ اے امیر المومنین ٹھیر جایئے اللہ عز و جل اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہم آپکو حضرت ابوبکر پر فضیلت دیں حضرت ابوبکر آپ سے فلاں بات میں افضل ہیں فلاں بات میں افضل ہیں یہ سنکر حضرت عمر کا غصہ فرو ہوا اور وہ لوٹ گئے پھر دوسرے وقت منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ آگاہ رہو اس امت میں بعد نبی کے سب سے افضل ابوبکر ہیں جو شخص اسوقت کے بعد اسکے خلاف کہیگا وہ مفتری ہوا اسکو وہی سزا دیجائیگی جو مفتری کو دیجاتی ہے ہمیں ابو القاسم کہتے تھے کہ ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو سنان نے ضحاک بن مزاحم سے انھوں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) ہمنے علی کو خوش خوش دیکھا تو ہمنے کہا کہ اے امیر المومنین ہمسے اپنے اصحاب کی حالت بیان کیجیے انھوں نے کہا کہ جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے وہی میرے بھی اصحاب ہیں ہمنے کہا حضرت ابوبکر کی حالت بیان کیجیے انھوں نے فرمایا کہ وہ شخص تھے جنکا نام خدا نے صدیق رکھا جبریل کی زبان پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز میں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے خلیفہ تھے آنحضرت نے ہماری دینی پیشوائی کے لیے انتخاب فرمایا تھا پس ہم انکی دنیاوی پیشوائی پر راضی ہو گئے

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا علم

ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محاسبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عمر بن واقد اسلمی نے کہا ہمسے محمد بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے انھوں نے قاسم بن خالد سے انھوں نے حضرت عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کون شخص لوگوں کو فتوی دیتا تھا انھوں نے کہا ابوبکر و عمر ان دونوں کے علاوہ اور میں کسی کو نہیں جانتا ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حافظ ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد

یہنے اس وقت اسی حدیث کو یاد کیا اور مجھے خوف آیا کہ کہیں دنیا نہ مجھے ملجاے نیز ابو محمد کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنے احمد بن علی بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن محمد بن احمد عکبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الطیب یعنے محمد بن احمد بن خلف بن خاقان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنے محمد بن حسن بن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حاتم نے اصمعی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر کی عادت تھی کہ جب انکی تعریف کی جاتی تو وہ کہتے کہ یا اللہ تو مجھسے بھی زیادہ میرے نفس کے حال سے واقف ہے اور میں ان سب لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کے حال سے زیادہ واقف ہوں یا اللہ مجھے اس سے بھی بہتر کردے جیسا یہ لوگ گمان کرتے ہیں اور جن باتوں کو یہ لوگ نہیں جانتے انکو بخشدے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اسکا مواخذہ مجھسے نکر۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن شجاع سکونی وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسامہ نے مالک بن مغول سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابو السفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لوگ حضرت ابو بکر کے مرض (وفات) میں انکی عیادت کو گئے اور کہا کہ اے خلیفۂ رسول خدا کیا ہم کسی طبیب کو بلائیں کہ وہ آپ کو دیکھے حضرت ابو بکر نے کہا طبیب مجھے دیکھ چکا ہے لوگوں نے پوچھا کہ طبیب نے کیا کہا حضرت ابو بکر نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ انی فعال لما ارید[1]۔ ہمیں ابو العباس احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنے احمد بن موسی بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے میمون بن اسحاق بن حسن حنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ ضریر نے اعمش سے انھوں نے ابو صالح سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے کسی کے مال نے اسقدر نفع نہیں پہونچایا جسقدر ابو بکر کے مال نے نفع پہونچایا پس ابو بکر روئے اور کہا کہ میں اور میرا مال سب یا رسول اللہ آپ ہی کا ہے نیز ابو مسعود کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن عمیر قریشی نے شعبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب آیہ ان تبدوا الصدقات فنعما ہی[2] نازل ہوئی تو حضرت عمر اپنا نصف مال لوگوں کے سروں پر لاد کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اور حضرت ابو بکر اپنا کل مال نہایت پوشیدگی کے ساتھ لائے رسول خدا

---

[1] ترجمہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں مراد حضرت صدیق کی طبیب سے ذات پاک حق سبحانہ ہے ۱۲ [2] پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم لوگ صدقہ ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا ہے اور چھپا کے دو تو وہ تمھارے لیے اور بھی بہتر ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والون کے لیے کیا چیز چھوڑ آئے حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کے وعدہ کو اور اُسکے رسول کے
وعدہ کو حضرت عمر نے یہ دیکھکر حضرت ابوبکر سے کہا کہ میری جان آپ پر فدا ہو جاے اور میرے گھر والے آپ پر فدا ہو جائین
جس نیکی کی طرف ہم جانا چاہتے ہین آپ اُسمین ہمسے سبقت لیجاتے ہین - اس حدیث کو ابو عیسی ترمذی نے ہارون بن عبد اللہ
بزاز سے انھون نے فضل بن دکین سے انھون نے ہشام بن سعد سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے حضرت عمر سے اس طرح روایت کیا ہو کہ حضرت عمر نے کہا ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین صدقہ
دینے کا حکم دیا اور اتفاق سے اُسوقت میرے پاس مال بھی تھا مینے (اپنے دل مین) کہا آج مین ابوبکر سے سبقت لیجاؤنگا پس
مین اپنا نصف مال لے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والون کے لیے کس قدر چھوڑ آئے مینے کہا اسیقدر
اور ابوبکر اپنا کل مال لے آئے حضرت نے پوچھا کہ اے ابوبکر اپنے گھر والون کے لیے کیا چھوڑ آئے انھون نے کہا اللہ اور
رسول کو اُنکے لیے چھوڑ آیا ہون مینے (دل مین) کہا کہ ابوبکر پر مین کبھی سبقت نہ لیجا سکونگا - ہمین ابوالقاسم بن علی بن حسن
دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن طبری نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر حمیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے
روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر جس وقت اسلام لائے اُنکے پاس چالیس ہزار روپیہ تھا سب انھون نے اللہ کی راہ مین
خرچ کر دیا اور سات غلام آزاد کیے جن پر اللہ کی راہ مین عذاب کیا جاتا تھا انھون نے حضرت بلال کو آزاد کیا اور عامر بن
فہیرہ کو اور زنیرہ کو اور نہدیہ کو اور نہدیہ کی لڑکی کو اور بنی مومل کی لونڈی کو اور ام عبیس کو - نیز ابوالقاسم کہتے تھے مجھسے
میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے حسن بن علی بن محمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابونصر یعنی اسحاق بن احمد بن شبیب بخاری نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے ابوالحسن یعنی نصر بن احمد بن اسمعیل بن سالح بن قوام نے بخارا مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جبریل بن مجاع
کشانی نے بخارا مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے رشدین نے حیاۃ بن شداد مرادی سے انھون نے ابوصالح غفاری سے روایت کرکے
بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک نابینا بڑھیا کی خبرگیری کیا کرتے تھے جو مدینہ کے کنارہ کسی مقام مین رہتی تھی اُسکے لیے
پانی بھر دیتے تھے اور اُسکے سب کام کر دیتے تھے پھر ایسا ہوا کہ جب حضرت عمر آتے تو دیکھتے کہ کوئی شخص ان کامون کو کر گیا ہے
جب اکثر یہی واقعہ پیش آیا پس حضرت عمر تاک مین بیٹھ گئے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق تھے جو برابر اُس بڑھیا کے پاس جاتے
تھے حالانکہ وہ اُس زمانے مین خلیفہ تھے حضرت عمر نے جب انکو دیکھا تو کہا قسم خدا کی وہ آپ ہی تھے - نیز ابوالقاسم کہتے تھے

مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی حسن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضیل بن یحییٰ نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابی شریح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عقیل بن ازہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابراہیم نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے
خبیب بن عبد الرحمن سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی پھوپھی انیسہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ حضرت ابو بکر تین برس
ہم لوگوں کے پاس رہے دو برس قبل خلافت کے اور ایک برس بعد خلافت کے قبیلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں انکے پاس لیجاتی
تھیں اور وہ انکا دودھ دوہ دیتے تھے۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر انصاری نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے مورق سے انھوں نے ابو سعید معلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے
میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد
سے انھوں نے عبد الرحمن بن صبیحہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا نیز محمد بن سعد کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن عمر نے نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ
حضرت صدیق سے اسی دن بیعت ہوئی جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یعنی بروز دوشنبہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول
۱۱ھ ہجری کو اس وقت انکا مکان مقام سنح میں تھا انکی بی بی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس جو قبیلہ بنی حارث
ابن خزرج سے تھیں وہاں انھوں نے بالوں کا ایک حجرہ بنا لیا تھا پھر چند روز کے بعد وہ مدینہ میں اٹھ آئے بعد خلافت کے مقام
سنح میں سات مہینے رہے برابر پیادہ پا آیا کرتے تھے اور کبھی سوار ہو کر آتے تھے مدینہ میں آکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے پھر
عشاء کی نماز پڑھا کر اپنے گھر لوٹ جاتے تھے قبیلہ کی بکریاں دودھ دیا کرتے تھے خلافت کے بعد قبیلہ کی ایک لڑکی نے کہا کہ
اب ہمارے لیے دودھ نہ دوہینگے حضرت ابو بکر نے جو اسکو سنا تو کہا قسم اپنے پروردگار کی میں اب بھی تمھیں دودھ دیا کرونگا
میں امید کرتا ہوں کہ خلافت کی وجہ سے میری کسی قدیم عادت میں تغیر نہ آئیگا چنانچہ برابر ان لوگوں کو دودھ دوہ دیا کرتے تھے
کبھی کبھی کسی لڑکی سے کہتے تھے کہ کیا تو چاہتی ہے کہ میں تیرے لیے گاے کی آواز بولوں یا پھچون جس بات کو وہ پسند کرتی وہی
کرتے تم تو تواضع کے بہت حالات ہیں جنمیں سے صرف اسی قدر پر ہم اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت صدیق کی خلافت

ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنی محمد
ابن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلا
مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن معروف بن ابی ثابت نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بکر یزباسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے داؤد بن حسن مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مبارک بن فضالہ نے حسن سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کر کے
بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ایک حوض . ہون اور میرے پاس بکریان
آ رہی ہین کچھ سیاہ کچھ سفید سیاہ بکریون کی تعبیر تو یہ تھی اہل عجم سے لی اور سفید بکریون کی تعبیر اہل عرب سے پھر ابو بکر آئے اور انھون نے
ڈول میرے ہاتھ سے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے انکے نکالنے مین کچھ ضعف تھا اللہ اس کو معاف کرے پھر عمر آئے اور
انھون نے حوض کو بھر دیا اور تمام وارد و صادر کو سیراب کر دیا نیز ابو البرکات کہتے تھے کہ ہمین عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حمید بن ربیع خزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم
بن اسمٰعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سلمہ سے انھون نے ابو الزعراء سے انھون نے حضرت عبد اللہ
بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ان دونون کی اقتدا کرو یعنی ابو بکر و عمر کی
نیز ابو البرکات کہتے تھے ہمین خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ملاعب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن
ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مبارک بن فضالہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے (خلیفہ) عمر بن عبد العزیز
نے حسن بصری کے پاس بھیجا کہ مین ان سے کچھ باتین دریافت کرون چنانچہ مین انکے پاس گیا وہ چمڑے کا ایک تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے
مینے کہا کہ مجھے عمر بن عبد العزیز نے آپکے پاس کچھ باتین دریافت کرنے کو بھیجا ہے پس انھون نے میرے سوالات کا جواب دیا بعد اسکے
مینے کہا میری تشفی کر دیجئے اس بات مین جو لوگ اختلاف کرتے ہین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنا دیا تھا
پس حسن بصری سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کیا اسمین کچھ شک ہے قسم اس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو خلیفہ بنایا تھا اور بے شک ابو بکر اللہ کو سب سے زیادہ پہچانتے تھے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرتے تھے اور اس بات سے
وہ بہت خائف تھے کہ ایسی حالت مین وفات پائین جسکا حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین نہین دیا ہمین منصور بن
ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن
خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن دینار مکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن طلحہ نے عائشہ بنت سعد سے
انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر لوگون کو نماز پڑھا دین بعض لوگون نے
کہا کاش آپ کسی اور کو حکم دیتے حضرت نے فرمایا میری امت کو گوارا نہین ہو کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص انکی امامت کرے
ہمین اسمٰعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بشیر نے عیسیٰ بن میمون انصاری سے انھون نے قاسم بن محمد سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے

بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر ہوں اس قوم کو سزاوار نہیں ہے کہ کوئی دوسرا انکی امامت کرے
نیز اسمعیل بن علی کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے
والد نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن جبیر ابن مطعم نے خبر دی کہ انکے والد جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ ایک
عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام کیلئے آئی آپنے اسے کچھ حکم دیدیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے اگر میں آؤں اور آپکو
نپاؤں حضرت نے فرمایا اگر مجھے نپائے تو ابوبکر کے پاس جانا ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید یعنی
عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے
ابوبکر یعنی احمد بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن لیث مالکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن محمد بن یوسف واسطی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابان واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے نضر یعنی ابن عبداللہ تیمی نے ابوبکر ہذلی سے انہوں نے
حسن بصری سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوبکر کو مقدم فرمایا اور انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی حالانکہ میں وہاں موجود تھا کہیں گیا نہ تھا اور میں صحیح تھا مریض نہ تھا اگر آپ
چاہتے تو مجھے مقدم فرماتے پس ہمنے اپنی دنیا کی سرداری کیلئے اس شخص کو پسند کر لیا جس کو اللہ و رسول نے ہماری دینی سرداری
کیلئے منتخب فرمایا تھا ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ
بن علی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمعیل بن احمد بن عمر سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد
بن احمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہمیں اسحاق ازرق نے سلمہ بن نبیط سے انہوں نے نعیم بن ابی ہند سے انہوں نے نبیط یعنی ابن شریط سے انہوں نے سالم بن عبید سے
جو اصحاب صفہ میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض جب سخت ہو گیا تو آپ پر بیہوشی طاری
ہونے لگی جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا کہ بلال سے کہو اذان دیں اور ابوبکر سے کہو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے
والد نرم دل آدمی ہیں کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے پھر حضرت پر غشی ہوگئی پھر پوچھا کہ نماز قائم ہوگئی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میرے والد
نرم دل آدمی ہیں کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ تو یوسف کے ہمنشین عورتوں کے مثل ہو بلال کو حکم دو کہ
وہ اذان دیں اور ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں اسکے بعد پھر حضرت کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا نماز قائم ہو گئی تو لوگوں نے کہا ہاں حضرت
نے فرمایا کسی کو بلاؤ میں اسپر ٹیک لگا کر جاؤنگا پس بریرہ اور ایک اور شخص آیا اور دونوں نے حضرت کو پکڑا اسکے بعد آپکے دونوں پیر زمین
پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے پھر لوگوں نے جب آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا حضرت ابوبکر نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر آپ نے انکو

لہ یعنی جس طرح حضرت یوسف کی ہمنشین عورتیں [illegible]

گروہ انصار کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگون کی امامت کرین پس تم مین سے کس شخص کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہی کہ وہ ابوبکر پر پیشقدمی کرے سب نے کہا کہ ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین اس بات سے کہ ابوبکر پر پیشقدمی کرین ہمین قاسم بن علی دمشقی نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطالب یعنی علی بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن خلعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مشرف بن سعید واسطی نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انھون نے زر بن حبیش سے انھون نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ انصار نے اپنی رائی سے رجوع صرف حضرت عمرؓ کے کلام سے کیا انھون نے کہا کہ مین اللہ کی قسم دلاتا ہون کہ تم کو ابوبکر کو یہ حکم ملا تھا یا نہین کہ وہ لوگون کو نماز پڑھائین سب لوگون نے کہا ہان حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم مین سے کس کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہی کہ جس جگہ پر انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا ہو وہان سے انکو ہٹا دے سب نے کہا کہ ہم مین سے کسی کا دل بھی اس بات کو گوارا نہین کرتا ہم خدا سے مغفرت چاہتے ہین حضرت عمرؓ کی یہ گفتگو حدیث صحیح مین وارد ہوئی ہی وہ حدیث بہت بڑی ہی ہم نے اسکو بوجہ طویل اور مشہور ہونے کے ترک کر دیا ہی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو تمام مکہ مین زلزلہ پڑ گیا اس کیفیت کو ابوقحافہ نے سنا تو پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ابوقحافہ نے کہا بڑا حادثہ ہوا پھر آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا لوگون نے کہا انکے بیٹے ابوقحافہ نے کہا کہ کیا بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ اسبات پر راضی ہو گئے لوگون نے کہا ہان ابوقحافہ نے کہا جو چیز خدا دے اسکا کوئی چھیننے والا نہین حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر سب سے پہلے عمر بن خطاب نے بیعت کی تھی یہ بیعت بمقام سقیفہ مین ہوئی اسی دن جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی پھر بیعت عام دوسرے دن ہوئی علی اور بنی ہاشم اور زبیر بن عوام اور خالد بن سعید بن عاص اور سعد بن عبادہ انصاری نے بیعت علیحدہ ہو کر بعد موت فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب نے بیعت کر لی سوا سعد بن عبادہ کے کہ انھون نے کسی سے بیعت نہین کی یہانتک کہ مر گئے ان تمام لوگون سے موافق صحیح حدیث[۵] کے چھ مہینے کے بعد بیعت کی اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہین۔

ف۵ بیشک یہ حدیث جامع ترمذی مین ہی اور صحیح بخاری مین بھی مروی ہی مگر محققین کے نزدیک یہ حدیث کمزور ہی اور وہ حدیث صحیح ہی جسکو شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا مین بطرق متعددہ نقل کیا ہی کہ حضرت علی نے تین روز کے بعد بیعت کر لی تھی اسکے صحیح ہونے اور چھ مہینے بعد بیعت کی روایت کے ضعیف ہونیکی وجوہ اگر کسی کو بتفصیل دیکھنا ہون تو ہماری کتاب انتصار الاسلام کی طرف رجوع کرے مختصر بیان دو ایک باتین نقل کی جاتی ہین (۱) چھ مہینے کے بعد بیعت کی روایت صحیح مانی جاسے تو حضرت مرتضیٰ کا چھ مہینے تک خطا پر مصر ارلازم آتا ہی امام برحق اور پھر حضرت صدیق جیسے امام کی بیعت نکرنا یقیناً خطا ہی اور اس خطا پر چھ مہینے تک قائم رہنا حضرت مرتضیٰ کی شان سے بہت بعید ہی (۲) اس چھ ماہ مین حضرت مرتضیٰ برابر پانچون وقت نماز مین حضرت صدیق سے ملتے رہتے تھے پس دونون مین بیعت نکرنے کے کسی قسم کا سوال یا استفسار درمیان نہ آنا اسکا نہونا بہت بعید ہی (۳) روایات صحیحہ مین وارد ہی کہ حضرت صدیق نے جب مجمع بیعت مین علی مرتضیٰ کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ علی کہان ہین لوگ انکو بلا لائے تو حضرت صدیق نے پوچھا کہ اے ابن عم رسول خدا کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمانون مین تفرقہ ڈالو انھون نے کہا نہین ایسا نہین چاہتا پھر انھون نے بیعت کر لی اسی طرح حضرت زبیر سے بھی حکایت ہوئی اور انھون نے بھی بیعت کر لی اس روایت سے صاف ظاہر ہی کہ توقف بیعت کو بہت زمانہ نہین گزرا ۱۲

حضرت ابوبکر صدیق نے مرتدین کے قتال میں بڑا کارنمایان کیا جس کو ہم تاریخ کامل مین ذکر کرچکے ہین ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسعر نے سفیان سے انھون نے عثمان بن مغیرہ سے انھون نے علی بن ربیعہ سے انھون نے اسماء بن حکم فزاری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا کہ جب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ جسقدر چاہتا تھا اس سے مجھکو نفع حاصل ہوتا اگر جب کوئی اور شخص مجھسے حدیث بیان کرتا تو مین اُسے حلف دیدیتا اگر وہ حلف لے لیتا تو مین اسکی تصدیق کرتا اور مجھسے ابوبکر نے بیان کیا اور ابوبکر سچے تھے (اسلئے مینے انسے حلف نہین لیا) انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص گناہ کرے پھر وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اسکا گناہ بخشدیتا ہی۔

حضرت صدیق کی وفات

ابن اسحاق نے کہا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری کو وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکی وفات دوشنبہ کے دن بعد زوال کے ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ سہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ کو ہوئی۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح یعنی یوسف بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شجاع بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ بن مندہ نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر کی ولادت واقعہ فیل کے دو برس اور کچھ دن کم چار مہینے بعد ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس اور چند ماہ بعد وفات پائی عمر تریسٹھ برس تھی رنگ سفید تھا جسم لاغر تھا رخسارے کم گوشت تھے چہرہ پر رگین ظاہر تھین آنکھین اندر چلی ہوئی تھین پیشانی بلند تھی حنا اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے مردون مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور انکے والدین بھی اسلام لائے تھے خود بھی صحابی ہین اور انکے والدین بھی صحابی ہین اور بیٹے بھی صحابی ہین رضی اللہ عنہم۔ ابو محمد نے کہا ہی کہ مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر فرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے عقیل سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کرکے خبر دی کہ حضرت ابوبکر اور حارث بن کلدہ ایک خزیرہ کھا رہے تھے جو حضرت ابوبکر کیلئے ہدیہ مین آیا تھا حارث نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ ہاتھ اٹھا لیجئے واللہ اسمین ایک سال کی میعاد کا زہر ملا ہوا ہے اور مین اور آپ ایک ہی دن مرینگے حضرت ابوبکر نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا مگر اسکے بعد دونون بیمار ہی رہے یہانتک کہ سال ختم ہونیکے وقت ایک ہی دن مین دونون کی وفات ہوئی۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنی سند کیساتھ ہمین

---

۱ یہ ایک خاص ترکیب کا کھانا ہی جو آٹا اور گوشت ملا کر پکایا جاتا ہی۔

سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھیں حضرت ابو بکر کے مرض کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ انھوں نے ۷ جمادی الآخرہ کو بروز دوشنبہ غسل کیا اس دن سردی سخت تھی پس ان کو پندرہ دن تک بخار آیا کہ نماز کیلئے باہر نہ جا سکتے تھے حضرت عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں لوگ انکی عیادت کو آتے تھے اور انکا مرض ہر روز بڑھتا جاتا تھا حضرت عثمان سب سے زیادہ ان کی تیمارداری کیلئے حاضر رہتے تھے وفات انکی سہ شنبہ کو بتاریخ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری ہوئی پس خلافت انکی دو برس تین مہینہ دس دن رہی اور ابو معشر کہتے تھے دو برس اور چار دن کم چار مہینے جب وفات ہوئی اسوقت عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی تمام روایات اس بات پر متفق ہیں کہ انکی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر ہوئی حضرت ابو بکر واقعہ فیل سے تین برس بعد پیدا ہوئے تھے وہ اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ ہوئے اور اسلام میں سب سے پہلے امیر حج وہی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ ہجری میں مکہ فتح کیا اور ۹ھ ہجری میں حضرت ابو بکر کو بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو حج کرائیں اور انھیں نے سب سے پہلے قرآن جمع کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے علی بن ابی طالب نے قرآن جمع کیا تھا حضرت ابو بکر کے جمع قرآن کا حال ہم حضرت عثمان کے تذکرہ میں لکھینگے اور وہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں جنکی میراث انکے والد نے بھی پائی زیاد بن حنظلہ نے کہا ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کا سبب وہ اندرونی صدمہ تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے انھیں پہونچا تھا حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا ہے کہ جب حضرت ابو بکر کی وفات کا زمانہ قریب آگیا تو انھوں نے حضرت عمر بن خطاب کو خلیفہ بنایا اس کی کیفیت ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھینگے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس انکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں حضرت عثمان کی کنیت انھیں کے نام پر تھی سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے مصعب زبیری نے کہا ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ہجرت کی تو ان کیساتھ انکی بی بی رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں وہاں انکے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام حضرت عثمان نے عبداللہ رکھا اور عبدالکریم بن حرب بن عباس بن سعید مولائے حضرت عثمان بن عفان نے جو کہ والدہ ام عیاش زوجہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد عباس سے انھوں نے انکی دادی ام عیاش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں حضرت رقیہ سے حضرت عثمان کا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور حضرت عثمان کی کنیت ابو عبداللہ رکھی یہ صاحبزادے چھ برس زندہ رہکر عالم بقا کی طرف تشریف لے گئے انکی قبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اُترے تھے زبیر بن بکار کا قول ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

عدوی قبیلہ بنی عدی سے ہیں انکا نام سائب تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرا جہنی انسے معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ فتح مکہ سے لوٹے جب ہم ام کدید میں تو کچھ لوگ آپ سے اپنے گھر واپس جانیکی اجازت طلب کرنے آئے آپنے انھیں اجازت دیدی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ۔ سالمی۔ قبیلہ بنی سالم بن مالک بن سے ہیں۔ ابن اسحاق نے اُن لوگوں کے نام میں جو قبیلۂ بنی غنم بن سالم بن مالک بن اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عرفجہ کا نام لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف۔ انصاری۔ خدارہ بھائی ہیں خدرہ کے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو خدرہ کی اولاد سے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے اُن لوگوں کے نام میں جو بنی خدرہ بن عوف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عرفطہ کا نام بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ یہ خدرہ کی اولاد سے ہیں مگر میرے پاس جو نسخہ سیرت ابن اسحاق کا ہے اسمیں بروایت یونس بن بکیر وعبدالملک بن ہشام وسلمہ بن فضل انکو خدارہ کی اولاد سے بیان کیا ہے جو خدرہ کے بھائی تھے غالباً یہ غلطی کاتب کی ہے (کہ اس سے خدارہ کا الف چھوٹ گیا) واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابوعصام۔ مزنی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق قریشی سے انھوں نے عصام بن عبداللہ مزنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ (جہاں پہونچنا) وہاں قتل کرتے چلے جانا بشرطیکہ مسجد نہ دیکھو یا موذن کی آواز نہ سنو چنانچہ ہم مقام بطن نخلہ میں پہونچے پس ہمنے ایک شخص کو دیکھا اُس ہم نے کہا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اُسنے ہمیں کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ ہمنے تین مرتبہ ایسا ہی کہا اور اس سے ہمنے کہا کہ اگر تو نہ کہیگا تو ہم تجھے قتل کردینگے اُسنے کہا اچھا مجھے مہلت دو میں عورتوں سے ایک ضروری بات کہہ آؤں چنانچہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اس سے یہ دو شعر کہے۔

فلاذنب لی قد قلت اذ نحن جیرۃ ؛؛ اثیبی بود قبل احدی الصفائق ؛؛ اثیبی بود قبل ان تشحط النوی ؛؛ وینای امیری بالحبیب المفارق ؛؛

ترجمہ میرا کچھ گناہ نہیں ہے کہدیا تھا جبکہ ہم ساتھ رہتے تھے ؛؛ کہ محبت کو پورا کرو قبل موت کے ؛؛ محبت کو پورا کرو قبل اس کے کہ جان نکلے ؛؛ اور میرا امیر جدائی معشوق سے علیحدہ ہو جاسکے ۱۲۔

پھر ہم نے اُنھے قتل کردیا پس ایک عورت آئی اور اس سے لپٹ گئی اور برابر اس سے لپٹی رہی یہاں تک کہ مرگئی سفیان کہتے تھے کہ یہ عورت بہت فریبی تھی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ واقعہ بنی جذیمہ کے ساتھ گذرا ہے جب بعد فتح مکہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بھیجا تھا انھوں نے دھوکہ میں ان لوگوں کو قتل کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کی دیت دی اس عورت کا نام حبیشہ تھا ہم نے اس قصہ کو پوری طرح تاریخ کامل میں بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عصام اشعری انکا شمار اہل شام میں ہے انسے عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جادوگری والی عورت اور گودنا گودنے والی عورت پر لعنت کی ہے یہ حدیث عائذ کے نام میں آئی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عکرمہ بعض لوگ کہتے ہیں [illegible] کے رہنے والے تھے انکی حدیث ابو احمد زبیری نے حنظلہ بن عبید اللہ سے انھوں نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے عبداللہ بن عکرمہ صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے (وضو میں انگلیوں کے درمیان) خلال کرنا سنت ہے انکا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عکیم کنیت ابو معبد کوفہ میں رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابو عمر کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی روایت میں اختلاف ہے انسے زید بن وہب اور عبدالرحمن بن ابی لیلی اور انکے بیٹے عیسی اور بلال بن وزان اور قاسم بن مخیمرہ نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے [illegible] انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھوں نے عبداللہ بن عکیم سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہمارے سامنے پڑھا گیا اور ہم قبیلہ جہینہ کی زمین میں تھے اس خط میں یہ مضمون تھا کہ مردار کی کسی چیز سے فائدہ مت اٹھاؤ نہ اسکی کھال سے نہ اسکے پٹھے سے یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اسی طرح مروی ہے بعض سند میں یہ ہے کہ انھوں نے کہا ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا آپکی وفات سے ایک مہینہ پہلے اس مضمون کا کہ مردار کی کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ نہ کھال سے اور نہ پٹھے سے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

الحمدللہ کہ ترجمہ اسد الغابہ کی پنجم جلد پوری ہوگئی اب چھٹی جلد انشاء اللہ تعالے شروع ہوتی ہے
حق تعالے اپنے کرم سے اس ترجمہ کو بھی مع الخیر ختم کرائے اور مسلمانوں کو
اس سے منتفع اور متمتع فرمائے آمین یارب العالمین

ایک مفید اور ضروری مشورہ

غالباً اس کو تمام مسلمان خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ نجات آخرت اور خوشنودی حضرت رب العزت اتباع شریعت پر موقوف ہی جو شخص اتباع شریعت سے محروم رہا رضامندی الٰہی اسکے حق میں معدوم ہی اور یہ بھی ظاہر ہی کہ اتباع شریعت بغیر علم کے ممکن نہیں لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ علوم دینیہ کے حاصل کرنے اور انکے رواج دینے میں دل و جان سے کوشش کریں اور اسکو بڑی خدمت دین کی سمجھیں۔ خدا کا شکر ہی کہ ہمارے علمای دین نے بہت سی کتابیں علوم دینیہ کی اردو زبان میں تصنیف کر دی ہیں جس سے اردو خوان صاحبوں کیلیئے بھی مسائل دینیہ کا معلوم کرنا بہت آسان ہوگیا اسوقت خاصکر میں آپ حضرات کی توجہ ایک دینی مذہبی علمی اخبار کیطرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جسکا نام نامی النجم ہی۔ یہ اخبار مہینہ میں چار بار یعنی ہر ہجری مہینہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۹ کو شہر لکھنؤ میں عمدۃ المطابع سے شائع ہوتا ہی علاجناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب اسکے ایڈیٹر ہیں اس اخبار کے ساتھ علاوہ صفحات اخبار کے ۸ صفحہ ترجمہ اسد الغابہ کے بھی شائع ہوتے ہیں جسمیں (۷۵۰۰) صحابہ کے حالات ہیں مقصد اصلی اس اخبار کا اشاعت اسلام و حمایت اہلسنت اور علوم دینیہ کی تعلیم و ترویج ہی سالانہ چندہ معہ محصولڈاک للعہ اگر آپ اس اخبار کو طلب کرینگے تو ہر ہفتہ گھر بیٹھے ایک دینی معلم آپکی خدمت میں پہنچا کریگا جس سے آپکو دینی مسائل اخلاقی و علمی مضامین مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات اس آسانی سے معلوم ہوتے رہینگے کہ دوسرا ذریعہ اس سے بہتر ہو نہیں سکتا علاوہ اسکے چند اور نہایت مفید اور ضروری کتابیں بھی دفتر النجم میں موجود ہیں فہرست درج ذیل ہی۔

مفید اور ضروری کتابوں کی فہرست

[illegible] — یہ وہی فقہی مقدس رسالہ ہی جو سات برس سے ماہوار شایع ہو رہا ہی جسمیں فقہ حنفی کی مستند کتابوں سے مفتٰی بہ مسائل منتخب کر کے لکھے جاتے ہیں الحمد للہ کہ اب بالکل ضرورت نہیں تمام ملک کے رسالت پر اتفاق کر لیا ہی کہ دینی مسائل کی تعلیم کے لئے اس سے بہتر ابتک کوئی کتاب اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی چھ جلدیں اس رسالہ کی اسوقت تیار موجود ہیں جلد اول طہارت کا بیان قیمت ۸ جلد دوم نماز کا بیان ۸ جلد سوم روزہ کا بیان ۸ جلد چہارم زکوٰۃ و صدقہ کا بیان قیمت ۸ جلد پنجم حج و زیارت کا بیان ۸ جلد ششم نکاح کا بیان قیمت ۸

[illegible] — یہ وہی مقدس کتاب ہی جسمیں (۷۵۰۰) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے حالات ہیں اردو زبان میں آجتک کوئی کتاب ایسی نہ تھی جسمیں تمام صحابہ کا تذکرہ ہو خدا کا شکر ہی کہ النجم نے اس کمی کو پورا کر دیا تین جلدیں اس کتاب کی تیار ہیں شائقین جلد طلب کریں ورنہ اس کتاب کا دوبارہ چھپنا دشوار ہی پہلی جلد جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات اور نہایت جامع تذکرہ کے بعد (۱۴۰۴) صحابہ کا تذکرہ قیمت عہ دوسری جلد جسمیں (۶۶۳) صحابہ کا تذکرہ ہی قیمت عہ تیسری جلد جسمیں (۵۰۸) صحابہ کا تذکرہ ہی قیمت عہ

[illegible] — عربی کی یہ قدیم و مستند تاریخ ابتک نادر تھی اسکے ترجمہ کا تو خیال بھی نہ آتا تھا النجم کی برکت سے اس نایاب کتاب کا ترجمہ شروع ہوگیا حق یہ ہی کہ تاریخی معلومات کا صحیح ذریعہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتا پہلی جلد کامل موجود ہی جسمیں ابتدای آفرینش سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے حالات ہیں قیمت ۱۲

[illegible] — اس مختصر اور جامع رسالہ میں منطق کے اہم اور ضروری مسائل سلیس اردو زبان میں اس خوبی سے درج ہیں کہ انہیں چند دن کی محنت سالہا سال کی تحصیل ادقات سے بچاتی اور پھر کبری کی ضرورت رہتی ہی میزان منشعب قال اقول تہذیب شرح تہذیب میبذی کی پھر یہ خاص جدت ہی کہ اکثر مثالیں فقہ اور کلام کے مسائل سے دی گئی ہیں قیمت ۳

[illegible] — اس رسالہ میں قدیم یونانی فلاسفہ کے خیالات انکی فلسفہ کے مسائل مصطلحات انکی تعریفیں صاف اردو میں بیان کیگئی ہیں ابتدائی فلسفہ پڑھنے والوں کیلیئے یہ کتاب بہت مفید ہی عربی سے [illegible] حضرات اگر فلسفہ قدیم سے واقف ہونا چاہیں تو اس سے بہتر دوسرا ذریعہ نہیں ہو سکتا قیمت ۳